



<p>۵۴</p> <p>تو کتب و دجلال کا نام ہے علی جبریل پاکستہ زانجام نہایت میدان آید و خداوند اسم آید</p>	<p>۵۵</p> <p>عقل و کرم گزرد کیا کون تو کتب و دجلال کا نام ہے علی جبریل پاکستہ زانجام نہایت</p>	<p>۵۶</p> <p>تو کتب و دجلال کا نام ہے علی جبریل پاکستہ زانجام نہایت میدان آید و خداوند اسم آید</p>
<p>۵۷</p> <p>وہ بڑے توڑ و جس سے توڑا نہ تین سب قدر تین خدا کی ہیں تو پھر نہ تین</p>	<p>۵۸</p> <p>تو کتب و دجلال کا نام ہے علی جبریل پاکستہ زانجام نہایت میدان آید و خداوند اسم آید</p>	<p>۵۹</p> <p>تو کتب و دجلال کا نام ہے علی جبریل پاکستہ زانجام نہایت میدان آید و خداوند اسم آید</p>
<p>۶۰</p> <p>شیخ خدا شجاع عرب شفا و مالک نورین چراغ ہدایت فلکات دار فیاض خلق صاحب صلوات و انوار آدم کا حضرت عیسیٰ کا نثار</p>	<p>۶۱</p> <p>لوی خدا اکوثر لا فاقب قلبی لکیک او اسد شایب قائم رزق عالمیان بجزیب وست خدا و عیسیٰ سرور عرب</p>	<p>۶۲</p> <p>ابو جادہ بشت بین رضائی شیخ شمع رہ نجات بجزیر خدا کی مع مفتاح باب جلد بجزیر کشا کی مع سافی بجزیرت کو شغل کشا کی مع</p>
<p>۶۳</p> <p>مولد ملا تو خانی اکبر کا گھر ملا کعبہ صدت بنا تو ملی سا گھر ملا</p>	<p>۶۴</p> <p>اسرار کو نسا ہی جو تو بمانتا نہیں غیر از خدا کوئی تجھے پہچانتا نہیں</p>	<p>۶۵</p> <p>اہل دلاہی کو تو ثنائے ولی کرے اعلیٰ وہی زبان ہی جو ذکر علی کرے</p>

<p>۷۷</p> <p>جہاں محمد بنی خراسان جسکے قدم سے عالم امکان کو برسات زہو جناب ناظر ہر اسی خوش خفا بیٹی وہ جسکے باغ میں ہر درخت نجات</p>	<p>۷۸</p> <p>غم کی دوا مرض کی شفا در کمال تفریح قلب صحت ناسازی ناز کس با اثر دوا کو خدا نے دیا رواج حاجت طلب کی نہ سجا کی احتیاج</p>	<p>۷۹</p> <p>حسن قبول تو بہ آدم ہی تو بہ آخرین سب کے نام مقدم ہی تو بہ فیض علوم زینت عالم ہی تو بہ جہاں پر کے اسم منظم ہی تو بہ</p>
<p>دورخ ہو اسکا گھر سے اسے دلائم رتبہ ہو کونسا جو علی کو ملا نہیں</p>	<p>پیرون کا ہر عصا ہی تیغ جو ان ہی بیکل ہی سپہر ہی حرز جان ہی</p>	<p>اسکے اثر خفی و جلی کیکے دیکھ لو مشکل میں یا علی ولی کیکے دیکھ لو</p>
<p>۸۰</p> <p>لینا ہون نام اک علی علی کو جب نہوں کو چاہی ہو زبان زار ان لب آلام و رخ درد و غم و غم نہ سب سکرم میں سانسے سے ہوا ہو کسے سب</p>	<p>۸۱</p> <p>مخبر غم و غم و غم و غم و غم مخبر غم و غم و غم و غم و غم مخبر غم و غم و غم و غم و غم مخبر غم و غم و غم و غم و غم</p>	<p>۸۲</p> <p>ایمان کو جب تو لانا ہے سب گو دور سے اپنے خدا سے کہو سب فحش و فساد و فساد و فساد افسان کے جان کے جان کے جان</p>
<p>دل سے خفی کہا تو زبان سے جلی کہا عقبرے ہزار صل ہو سبے جب یا علی کہا</p>	<p>قراں کی جان کیپہر میں ہر درق پر نقطے بین دو گواہ کہ ہمام حق ہیں یہ</p>	<p>روح ہو سجادوں کی مہمان کی شان زینت اذان کی ہو تو اقامت کی جان</p>
<p>۸۳</p> <p>ہر در کی دوا ہو خفی خدا کا نام پڑھتا ہو ہر شریح صبح و شام عالمین اسم کی علی سے ہو عالم شیرین و در و در و در و در و در</p>	<p>۸۴</p> <p>نام خلیہ اسم ہر شریح و جلی کیونکہ زبیر عرش کے خالق چلیں یونہی کا خیر حضرت زوہد کفیل کسی کا نور یوہا زوہد سے جلیں</p>	<p>۸۵</p> <p>اک شب کو اسان اسات کا کتاب قلم کا شے گھر شرف از اسے فرخ آ ماضی یک شے ہر گلابی جناب موجود کی جو جانشہ تو ہو خفی غلاب</p>
<p>کستا ہو واگتہ کہ شمار اسکی شان پر مستعین بہشت کی آئین زبان پر</p>	<p>قربان نام نامے شاہ انام کے ساتون فلک ہیں زیر گین اینام کے</p>	<p>بالا سے فرش زینت عرش خدا تھا برج شرف میں جلوہ شمس الضحا تھا</p>

۷۷ جہاں محمد بنی خراسان جسکے قدم سے عالم امکان کو برسات زہو جناب ناظر ہر اسی خوش خفا بیٹی وہ جسکے باغ میں ہر درخت نجات

۷۸ غم کی دوا مرض کی شفا در کمال تفریح قلب صحت ناسازی ناز کس با اثر دوا کو خدا نے دیا رواج حاجت طلب کی نہ سجا کی احتیاج

۷۹ حسن قبول تو بہ آدم ہی تو بہ آخرین سب کے نام مقدم ہی تو بہ فیض علوم زینت عالم ہی تو بہ جہاں پر کے اسم منظم ہی تو بہ

۸۰ لینا ہون نام اک علی علی کو جب نہوں کو چاہی ہو زبان زار ان لب آلام و رخ درد و غم و غم نہ سب سکرم میں سانسے سے ہوا ہو کسے سب

۸۱ مخبر غم و غم و غم و غم و غم مخبر غم و غم و غم و غم و غم مخبر غم و غم و غم و غم و غم مخبر غم و غم و غم و غم و غم

۸۲ ایمان کو جب تو لانا ہے سب گو دور سے اپنے خدا سے کہو سب فحش و فساد و فساد و فساد افسان کے جان کے جان کے جان

۸۳ ہر در کی دوا ہو خفی خدا کا نام پڑھتا ہو ہر شریح صبح و شام عالمین اسم کی علی سے ہو عالم شیرین و در و در و در و در و در

۸۴ نام خلیہ اسم ہر شریح و جلی کیونکہ زبیر عرش کے خالق چلیں یونہی کا خیر حضرت زوہد کفیل کسی کا نور یوہا زوہد سے جلیں

۸۵ اک شب کو اسان اسات کا کتاب قلم کا شے گھر شرف از اسے فرخ آ ماضی یک شے ہر گلابی جناب موجود کی جو جانشہ تو ہو خفی غلاب

طیلسان
ولام اس
چادر کو کھینچے
چونٹیاں
پوشنے کے
لاندھوں پر
مال پٹے ہیں
نچی قلعہ نون
یکسر چھوڑ دیا
شدیدی
ہموار
نمک
اسم خاں
از باب
تقلیل
پہل مارے
والا اس

طیلسان
کھلی چڑھوڑنے کو بی کے وہ ناگمان
کیجا کر سفت بام پر بین قلیزان
عزیز سر ووش سے طعلی پر طیلان
مٹھے ہوئے بین دست واکو آہان

طیلسان
فرمایا مصطفیٰ نے کر اسکا اقتقاد
بان قریب حق علی کو سو لوگ کو زیاد
گر واسطہ علی کا دعائیں نہ دین عباد
درگاہ حق سے کچھ بھی مل نہوار

طیلسان
کھلا ہو کہ بیٹھے تھے مسجدین مصطفیٰ
بجھکائیں نے آدمی مل سے یکجا
او فوجی نیب علی ناب خدا
پیش دربرہ و فرزند

کتنے ہیں دل کا حال سیح و طیم سے
آنسو روان ہیں چشم رسول کریم سے

ہمنام کبریا کے سوا کسا نام لون
عالی علی سے کون ہی بین جسکا نام لون

ارشاد آپ کیجے کہ دل کو سرو
سینے میں روشنی ہو تو آنکھوں میں نور

طیلسان
مضمون فقرہ مانے دیا کر اگر کیم
عادت ہیں سبحان بین نرانی تو نیم
جنگو نیم کی چو کوڑ کا ہو نیم
یکصد عراط پوری انت کو شقیم

طیلسان
یعقوب و بی و خضر و آدم و نیل
آود و آذیال و سلیمان و عیسیٰ
نوح و یحییٰ و عیسیٰ و یحییٰ و عیسیٰ
غلمان و عور و نظیر و یحییٰ و عیسیٰ

طیلسان
فرمایا مصطفیٰ نے کترین آفتاب ہجر
جکی ضیا ہوگی کھی تابہ شکر
بین باہتاب شہر خدا سرورام
زیرہ پوشان سن سے تیرے لیے آہ

آئے جب آفتاب قیامت زوال پر
صدقہ علی کا رحم کر ان سب کے حال پر

مقبول حق ہو خوش پیغمبر کا واسطہ
یہ سب خدا کو دیتے ہیں جیڑ کا واسطہ

دولوں جہان کا نور سے نور عین ہر
سن ای انس حسین و حسن فرقدین ہر

طیلسان
وکیجا پیراں جب تو اسکا نظراب
کنے لگی رسول خدا سے بعد شتاب
بین اور بھی مقرب حق غیر تو اب
حق کو علی کا واسطہ دیتے ہیں کیوناب

طیلسان
فرماتے ہیں نبی کریم غلبہ ہر
دریا نام کے سب سے ہی ہر
پتھر پرک شجر کے ورق یک تعلیم ہر
سب جن رشتہ عشق کے خوف تو ہر

طیلسان
بان سکھو کھڑوے جو وقت آفتاب
آنت تمام ہر شمسک بباہتاب
چندین میں ہر سے بعد نام فلک بباہتاب
ہر احباب ہو جو ہر محب ابو تراب

سب میں انھیں کا نام خدا کو پسند ہی
کیا انبیاء سے بھی شرف انکا دو چند ہی

دریا بھی اور قلم بھی سراسر تمام ہوں
لیکن نہ وصف تیرے صفہ تمام ہوں

روزہ قبول ہو نہ عبادت قبول ہی
اسکا عدد وعدے خدا اور رسول ہی

<p>۱۱۱ عمارت سے کہتے تھے مجھ کو بکرا گکار عالمین غلام ہو گا مرے بعد آشکار امت کرگئی راہ ضلالت کو اختیار جہالت بین کو ماتھے سے چھوڑ گئے نابکار</p>	<p>۱۱۲ سرخ سے ہوا تھا بین شب کو بوند ابن عم رسول تھا اس اور اپنے گم لیکن ہر اک مقام پہ تھا دل جلہ کر گویا علی پہنچ گئے مجھے بھی کشتیر</p>	<p>۱۱۳ چو پہنچے رسول پر وہ قدرت کے چسپ دل کا پتا تھا انون سے ازاں ان عطا گردن تھی خم زمین پہ نظر تھی بصداب تہا را دھر تھا بین تو اُدھر ذات پاک پہ</p>
<p>۱۱۴ جہان نامہ تو اُدھر کو ہمدرد کو یہ صفت چلے تو چلیو اُس طرٹ کہ علی بصر طرٹ چلے</p>	<p>۱۱۵ باطن میں تھے قریب تو ظاہر میں دور تھے میں آسانہ تھا وہ خدا کے حضور تھے</p>	<p>۱۱۶ خاطر جو تھی خدا کو رسالت آتب کی ہر اوس سے صاف تھی صدا بتو تراب کی</p>
<p>۱۱۷ کشتی تھی ہر کو ادبی امت کا نوح ہو وطم کا بھی تھی باب فتوح ہو مصحف کو دیکھئے شرف کسا نوح ہو ایمان سے کن کی جان ہو قرآن کی نوح ہو</p>	<p>۱۱۸ پست دیکھو کج و بد و کج و نجس افلاک و نور و فلک و تاب و تاب طوبیٰ کو نور و آدم و نور و نور و تاب کرسی عرش واقع وطم توقف و جواب</p>	<p>۱۱۹ چلو سے عرش حق میں کی جو اگیاں دیکھا تخت و در پہ بٹھا جو کہ جوان بولا بین وہی خدا وند انس و جان اسلام کیسے اویس بکرا زمان</p>
<p>۱۲۰ جتنا ہو میرا علم دے سینے میں اسکے ہو تاجی ہو وہ بشر جو سینے میں اسکے ہو</p>	<p>۱۲۱ کس کس جگہ ظہور خدا کے ولی کا تھا دیکھا تو ہر مقام پہ جلوہ علی کا تھا</p>	<p>۱۲۲ تھا اور کون سرور گردون سر پر تھے دیکھا قریب سے تو جناب امیر تھے</p>
<p>۱۲۳ ہر سے پیچہ بین یوں اسرا لند نامور ہوتا تو جیل سے تن آدمی پر جب تن سے سر جدا ہو تو کیا رہی بشر داس اڑیں خلتی ہو یہ شاہ دادگر</p>	<p>۱۲۴ وان چھپیں قریب حق نے کیا سلام پوچھی خبر علی کی بصد شوق و احترام بین نے کہا کہ جانتے ہو تم علی کا نام بولہ برک کب کوہ ہم کا ہوا نام</p>	<p>۱۲۵ روح الامین سے الحمد مل نے کیا کیا بان علی کا مجھے بھی پہلے گد ہوا کی عرض خبر کیل نے اویس زانیہ اسے مل گئے طالب ویدار مرقا</p>
<p>۱۲۶ بازو رسول گاہی تو خالق کا ماتھ ہو حق ہو علی کے ساتھ علی حق کے ساتھ ہو</p>	<p>۱۲۷ ٹکونی تو آنکھ دھسی جانتے ہیں ہم استاد جبریل کو پہچانتے ہیں ہم</p>	<p>۱۲۸ روحانیوں کی عرض خدا نے قبول کی تصویر ہو یہ عرش پر زون بتول کی</p>

<p>۱۰۱ ماتے مجھے وہاں نظر آئے ایک بار صندوق چوب خلوئے دودہ ہر ایک بار جاتی تھی غریب سے طرف شرق وہ تھا گنبد ازل سے گزرا ایک انوشاہ</p>	<p>۱۰۲ اکدن نبی جمع احباب میں کہا کچھ لوگ ایسے تشریف لے گئے اودھا وہاں کہیں کہیں رسولوں کا مرقبہ استاد ہوئے ان شہد کی جان بچا</p>	<p>۱۰۳ سب نے کہا کہ کون بنی ایشا کا کھانا تب بانڈھ رکھے سر پرستی کے کی بات پر کین دین حق اور میں جو منج نجات پر راست حیات ہوتا لذت حیات</p>
<p>۱۰۴ اسکی خبر ملک کو بھی غیر از خدا نہ تھی مثل نجوم حضرت نہ تھا انتہا نہ تھی</p>	<p>۱۰۵ مقبول کبریا میں ازل سے سعید ہیں حالانکہ نہ رسول ہیں وہ نہ شہید ہیں</p>	<p>۱۰۶ یہ ذکر میں نے جنکا کیا منتخب ہیں وہ خلاق گواہ ہو کہ علی کے محب ہیں وہ</p>
<p>۱۰۷ جہیل سے کیئے گئے شاہ و مرد مانے یہ کیسے آتے ہیں اور جانیئے گئے بارانہ کیا ہو محل و زبر جبریاں اگر جہیل نے کہا کہ مجھے بھی نہیں خبر</p>	<p>۱۰۸ محل و گھر ہونے محل و جہاں میں معلوم ہوگا نو کے دریا میں سبب عین لکھان جگہ زب سے جا بگا تا بہ شرق آرکان میں مرا طے گزریئے گئے شرق</p>	<p>۱۰۹ پیش یہ شاہ و عطا جہل شاہ میلوہ اور نور و ضیا جہل شاہ یا اقتدار و مجد و عطا جہل شاہ نور سے میں شان ذات خدا جہل شاہ</p>
<p>۱۱۰ وی ہتی نے جب سے روح مہر جہل زار کو آمدن سے دیکھا ہوں یون اس قطار کو</p>	<p>۱۱۱ پائین گئے جام بھر کے شراب لہور کے سے ہر ایک جسم میں ہو دینکے نور کے</p>	<p>۱۱۲ اعلیٰ عجم سے ہو تو عجب سے بزرگ ہو حقا کہ جس کے بعد وہ سب سے بزرگ ہو</p>
<p>۱۱۳ بولے نبی بہ حال ہو کسل آشکار کی عرض آئے دیکھے یا شاہ امدار بجلا دینے نشا توں نے ماتے بعد وقار و کچا رسول نے نوکتابین میں شیار</p>	<p>۱۱۴ منکر یہ دوتا نفون نے آپ سکا ہم بھی میں اس گردہ میں انور زیا کھا کر قسم رسول خدا نے کہا کہ لا مژگنا مقام اور تعاری ہو اور لا</p>	<p>۱۱۵ شہور ہو غاٹے شہر آسمان سے بیشمار زر و سفار کشتی ہوئے فقیر منہواریا کیوں کے خوبوں کے دیکر سکھڑ کر تھا کرات کو غیب کے دیکر</p>
<p>۱۱۶ صندوق تھے ہونا توں کے اوپر دھڑے ہوئے تھے سب میں مرقدا کے فضائل بھرے ہوئے</p>	<p>۱۱۷ وہ لوگ بمثال میں اور بعدیل میں اگر ان کے زیر عرض خدا سے جلیل میں</p>	<p>۱۱۸ اوقات خدمت فقرا میں بسر ہوئی اس ہاتھ سے دیا تو نہ اسکو خبر ہوئی</p>

<p>۱۴۴ دیر سے عزت علی بے کسار ہو مشرقی چکرش سے انجین اختیار ہو جھلکا ہوا سان کا بھی سوزہ و قار ہو موجوہ ہو قدرت پروردگار ہو</p>	<p>۱۴۵ تھا بڑا کچھ چین اس سفاکش لیکن اسے تھا دشوار خطا کش آنت تو فرج کسی لیلی ادا کش بیں ہو گیا جنوں یہ بے جا دل بکش</p>	<p>۱۴۶ فلکیم کے دل کشتی ہو پاس بیٹھے مصاحبان اولو العزم ہر سب پاچا کشتیاں چین برابر اہرام نکارے تو بیٹھ گیا خاک پیدر</p>
<p>۱۴۷ حیران ہو قفل فوج ہو باخون سے کام لین چہا لین تو وہ بتی ہوئی کشتی کو تھام لین</p>	<p>۱۴۸ مشکل ہوئی کو تو آپ سودا سے شوق کی تزدیک تھا کہ فکر ہو زنجیر و طوق کی</p>	<p>۱۴۹ انسو بھر آئے زیت سے دل سیر ہو گیا سارا جہان آنکھوں میں اندھیر ہو گیا</p>
<p>۱۴۸ لکھا ہو ملک چین تھا ایک بادشاہ والا اگر شبہ سیر ملکیت پناہ بے حد و حد قدرت تیر تھی پناہ دربار بادشاہ تھے اقبال مغز پناہ</p>	<p>۱۴۹ آرام و مصروفیت دین دل قرار پسب دواع ہوتے اس گل سے کیا آوارہ سفر ہوا آخر کجاں زار نوح اسطوت کیا کہ بعد تھا دیار</p>	<p>۱۵۰ دوبارہ آدھر کو چھوڑا دشاد چین راہی ہوا خطا کی طرف کو وہ چین دیر غصہ کیا تھا کہ تھا کسی بھی چین زیر سے تھے آکب یہ جو چین چین</p>
<p>۱۵۱ عادل تھا فیض بخش تھا کشورستان تھادہ گویا کہ اپنے وقت کا نوشیروان تھادہ</p>	<p>۱۵۲ باندھی کمر پور کے رولانے کے واسطے تیار کشتیاں ہو مین جانے کے واسطے</p>	<p>۱۵۳ ماہی اُبھر نہ سکتی تھی موجوں کے زور سے مرغابیاں تھیں چرخ مین پانی کے شور سے</p>
<p>۱۵۴ بخشا تھا اسکو خالق اکبر نے کہ پسر گردن وقار و مقام غیرت تہر مادر کی ریت تقویت پیری پیر آرام روح راحت جان پارہ بگر</p>	<p>۱۵۵ جب باپ نے کشتی جوڑی نوجوان بے اختیار آنکھوں سے آنسو چھوڑا ان کا ہوا حال کہ پوچھیوں بچان لیکن چلانہ زور کسی کا بجز خدا</p>	<p>۱۵۶ وس میں تان خوف و جاہل کشتی وہاں طوفان میں ایک درموج کشتیاں تباہ آسان میں جان کین کسی ہوش کی چاہ تیار و نیت ڈوب گیا شاہ چین کا</p>
<p>۱۵۷ دیکھے سے اس کے غنچہ دل باغ باغ تھا آنکھوں کا تھا جو نور تو گھر کا چراغ تھا</p>	<p>۱۵۸ میتاب ہو کے روح چلی بکھر کے ساتھ آیا پدربھی تاب دریا پسر کے ساتھ</p>	<p>۱۵۹ ہر شخص کو طمانچہ بھر فنا لگا ان پانچون کشتیوں کا نہ مطلق تبا لگا</p>

<p>۵۵۱ اک سال جہلی جہلی کی چھپر سفر میں بدن ضعیف ہوا جھک کر خمس سے بدن ضعیف ہوا جھک کر</p>	<p>۵۵۲ حق نے کیا ہر کوئی کو عالم کا بادشاہ بائے اسکے زیر حکم ہوا ہی سے تاج مردوں کو زندہ کرتا ہر دم میں ہر دین کا</p>	<p>۵۵۳ جلدی ہوا جو عالم کا بادشاہ سازینہ درست لگے کرنے ایل کار زنگیا خزانہ شاہی سے بے شمار</p>
<p>۵۵۴ واقعہ کیا کسی نے نہ اس کے حال سے آخر کو نا امید ہوا اپنے لال سے</p>	<p>۵۵۵ سید ہر پیشوا سے بہان ہر امام ہی ہمنام ہی ہر وہ کہ علی اُسکا نام ہی</p>	<p>۵۵۶ جمع تھا شب سے قلعہ کے باہر سپاہ کا اک شور تھا کہ کوچ ہو کل بادشاہ کا</p>
<p>۵۵۷ سب جانتے ہیں غلام جو خان کو مدد سے ہو گیا دل جو بے منت شاہی باس جیک کے پناہ جو</p>	<p>۵۵۸ سلمان کو لے کر شہر سے چلا آیا طوفان غم سے آسمان پر کھلا آیا بقیوب سے آسمان پر کھلا آیا</p>	<p>۵۵۹ اعیان ملک ہوئے آمادہ سفر فوجوں کی ایک بھیجی ہوئے دست و پا کیا ان کو نہ ہون کو سفر ہوئے</p>
<p>۵۶۰ مطلب فتح سے نہ سواری سے کام تھا دن رات اس کو گریہ و زاری سے کام تھا</p>	<p>۵۶۱ حق نے کیا ہر خلق کا شکلا کشا اُسے دنیا میں جانتے ہیں نصیری خدا اُسے</p>	<p>۵۶۲ سلطان حسین سوار شدہ رو براہ سخت ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ سخت</p>
<p>۵۶۳ خاک ایک ذریعہ چاندنا سے دھوا اک روز لے کر عرش کی پیش شہر نشاہت بن کر کوئی کوئی تین تین</p>	<p>۵۶۴ قدرت سے اس کی ہونے شرفا رخصت پچھلے ہوئے پس ملا دیکھا دھو پس کے شاہین کو نہایت ہوا سو</p>	<p>۵۶۵ واقعے راسخ شد ہر ایک شہر دس دن کی راہ ہوئی تھی اک کین شہر تخت فرشتہ راہ درانج تہی</p>
<p>۵۶۶ سجڑ نا ہو خسرو بر تاؤ پیر ہون سکال مشکلات امیر و قیسر ہون</p>	<p>۵۶۷ افت بکرین دل میں محبت ساگنی اک بیان تازہ قالب بیجان میں آگنی</p>	<p>۵۶۸ لکے کے اشتیاق میں سب حق پرست تھے شور و خروش دے راہ میں شہر پرست تھے</p>

<p>۵۳۵ خبر سے بہت ہو چنانچہ اس نے قصہ شہزادہ خود بھی آفتاب سادات کے گھر کی راہ دیکھی جو بارگاہ شہ آستان چاہ دور اپنا وہ پاس سے دولت مستفاد</p>	<p>۵۳۶ جسے دیکھ کر تیرا دل پر ہوا آواز تھا کہ اس سے کہیے کجکے کو نام بوسے جواب دیکھ کر رسول ملک تمام بجسے کہیے عرض نہجے باغی سے کام</p>	<p>۵۳۷ وزیرین عزت کی نگاہیں زور و شاد وعدہ تھا کہ ان کمان جو کمانہ دار جکا پس جواں ہو گیا ہو جواں میں شاد دایہ یار کجک بھجے حضور کا انتظار</p>
<p>۵۳۸ صدقہ ہوا مکان سہلی کی شان پر سر رکھ دیا گد کی طرح آستان پر</p>	<p>۵۳۹ ہر در و لا دو آئی جہان میں دوا یہ ہیں مشکل کوئی ہو تجھے تو مشکل کشا یہ ہیں</p>	<p>۵۴۰ بیری میں ہو جوان کے کچھڑنے کا دفع ہی ای آفتاب دین مرا گھر چہ راغ ہی</p>
<p>۵۴۱ پہلے تھا وہ جب وطن بام و در گیا اس کو دعا کہ شہنشاہ شیشون میں گیا جہن سے چھت کو لگ گین کچھ بھی گیا دل سے گلا زنا نہ پسینی آگیا</p>	<p>۵۴۲ کسے گئے علی ولی شاہوش صفات دنیا میں جہنمیں اور محبوب کی ذات سلطان خلق باعث ایجاد کائنات چار بن کر دین ات کو دل درون کائنات</p>	<p>۵۴۳ بہنچا پہلے ملک کا میں بادشاہ ہوں پیاد غلام تیرا عالم شاہ ہوں گمراہ اسے تھا گرا ب رو براہ ہوں ای واحد اسے کشتی امت تباہ ہوں</p>
<p>۵۴۴ شہر تھا صنعت قلم ذوالجمال سے مانی کا نقش مٹ گیا لوح خیال سے</p>	<p>۵۴۵ گر ہی خدا کے بعد تو رہے جناب کا ذرا ہوں میں بھی ایک اسی قتاب کا</p>	<p>۵۴۶ دروازہ کریم پہ آیا ہوں دور سے اپنے درمراہ کو لوٹکا حضور سے</p>
<p>۵۴۷ فریب کے اذن ہو تب وہ بابا باب دیکھا ایک بہت بین بین وہ قتاب جہن کی روشنی سے نظر نہیں ہو باب وہ بھی نہیں ہو کہ ہو قتل جناب</p>	<p>۵۴۸ قدون پھر کو کہہ کے یہ بلا وہ باجواں اوو تنگ شہزادہ گدا میں تر سے شمار اک شہنشاہ خادم تازہ کا حال زار ہوں نوجوان کے سوئے خیال لان مزار</p>	<p>۵۴۹ ہم تن اس غلام گمراہ میں چکاں میں کیا ہوں حضور جو چکاں چکاں حضور سے عرض کی کہ لا شاہ خوشحال لوٹیں مجھے کے عجبے ملائیے میرا مال</p>
<p>۵۵۰ سند پہ تاجدار سلیمان سریر ہی سمجھا یہ بادشاہ ہی اور وہ وزیر ہی</p>	<p>۵۵۱ یون ہو سیاہ خانہ دنیا نگاہ میں بد یعقوب کا جو حال تھا یوسف کی چاہ میں</p>	<p>۵۵۲ مالک میں آپ خاں پرور دگار کے وے ڈالیے نو سون پہ صدقہ آثار کے</p>

<p>۵۱۰ ہم کوئی شاعر نہیں کہ جس کی زبان آسان ہو اور زبان میں کسی کی زبان وان کہ یہ چھوڑے ہم کو جس کی زبان زبان نہ تھا کہ کوئی اور نہ آستان</p>	<p>۵۱۱ مجھ کو کہ سو سے قبل جو کی زبان بڑھا آمین کی بوجہ سے آئے نگی صدا یا کہ نفس کی آواز دہشت سے ملی لدا جاوے سے بیان ہوئے نہان کی زبان</p>	<p>۵۱۲ کھڑے چاہیے مجھ یا شاہ خاص صاع مولائین سے آپ میں تہن کا ہون غلام زبان ایسی خدا کے ذوالا حرام نام خدا عجیب تھے حق نے دیا ہونام</p>
<p>مولامعات ہو بہم کیا اختیار ہو حضرت پر قطر قطرے کا سال آشکار ہو</p>	<p>ہو خواب میں کوئی یہ گمان اس جوان پہ تھا کھولا جو منہ تو کلمہ طیب زبان پہ تھا</p>	<p>یہ تجڑہ جو انکھوں سے دیکھیں تو کیا کہیں پھر کس طرح نہ جگو نصیری خدا کہیں</p>
<p>۵۱۳ بہت پسند کر کے امام فلک و قار سب حال میں کیا ہی ہو آشکار تو ایک رنگ بنیخ تو آب و شکر میں نے ہی پڑا نہ آشت گلزار</p>	<p>۵۱۴ میں نے چاہا تو آئے سب خلق کے پاس زبان ہو کوئی تو پھر کوئی آس پاس آٹھ گرا علی کے قدم پر وہ حق شناس سیر ہوئی گلاہ بھی برین دہی پاس</p>	<p>۵۱۵ نہ سکر گمانی نے سپے تو با کہیں ہو کوئی اور خوشی کہ ہو آشت و زادل یہ سنے آتیا باپ جو بیٹے کے منتقل تھا ابراہیم کے یہ شادی سے منتقل</p>
<p>۵۱۶ تم آشت سے پھر ہوا ورزی شعور ہو لاؤ اسے کہ قدرت حق کا ظہور ہو</p>	<p>غل تھا کہ دیکھو فیض شہ کا کائنات کا بخشاں را کے پردے میں خلعت حیات کا</p>	<p>دونوں کے بیچ میں جو بشر تھا وہ بہت گیا بیبا پدر سے باپ پسر سے لپٹ گیا</p>
<p>۵۱۷ نہ کر تیا علی سے وہ ماہی ہوئی طمان سے آئی موخرین پارہ گشت نوجوان آزاد اس سے شہر خداوند انس جان آئے دامن و پارہ گشت تھا جان</p>	<p>۵۱۸ سلطان چین سے کہنے لگے شاہ بکر کیون دیکھو تو غور ہی ہو ترا پسر قدموں پلوٹ کر یہ کیا راہ و ذکر میں عجیب صفتے اور سیرے اور دیر</p>	<p>۵۱۹ جان گئی کہ باپ سے پھر پسر دل نہ کیا کہ سرمہ نہ خیم بکر لے لی جلی آس یعنی وہ قمر جو فنا میں عرق جو فنا وہ گمر</p>
<p>دیکھا بغور اسکو کرم کی نگاہ سے دوٹا نپا اُسے روئے رسالت پناہ سے</p>	<p>تو شاہ انبیا کا وصی لا کلام ہو مردے کو بخشے جان یہ تیرا ہی کام ہو</p>	<p>محتاج پر عنایت رب غنی ہوئی توت کے بعد انکھوں میں پھر روشنی ہوئی</p>

<p>۹۱۷ آئی بار بار بنی خزل خزان ہوا روشن چہر اس چہرے آجڑا کا ہوا چہرہ میں امانہ تاب و توان ہوا جو پہ پہ گیا تھا وہ دل چہرہ ان ہوا</p>	<p>۹۱۸ بیشے کے غم سے اکھنڈی کی تھاجان نہلے تھے دہم دم کہ ہو مودہ کرکمان زنجی پر کے بیان کتنی کیے جی بیان پایا پس کو نوح کے عالم میں ناگمان</p>	<p>۹۱۹ تین بیچ پشیمان سے ہمراہ ادا ایک ایک فوجان تغافل اندام لانا ان باب انکے بن دین اور اتر تمام جا کر دین میں منجھو کے دکھایا غلام</p>
<p>۹۱۸ جلوہ رخ پسر کا نظر میں ساگس ہتائی کا نور باگے پھر آنکھوں میں آگیا</p>	<p>۹۱۹ بر بھی جگر پر خنجر غم دل پر پیل گیا پہلے ادھر حسین ادھر دم نکل گیا</p>	<p>۹۲۰ جو آشنا تھے پاس نہ وہ نیکو رہے پھر غرق کچھ ہوں تو مری آبرو رہے</p>
<p>۹۱۹ کیون عشاق بھڑا سول نکلتا تھا اُسدن کمان تھے شہر شاہ و فقار اکبر کے دل سے لوگ سناں چوبی کوئی نہ اور فوجان میں دب گیا تھا وہ گلزار</p>	<p>۹۲۰ خوش میں تیرے بوجیاں ہوا پس نیت لٹا کے رونے لگے شاہ و جزا پتیا عالمیٹ کے ہاتھوں سے پیاس نہلے کہہ کر آگے بخشش میں دشت</p>	<p>۹۲۱ یہ درد دل ہے کہا جب افسانہ گھبرا کے باپسین حضرت پیری گناہ بولا وہی حضرت پیسیر آیت اور حجابی ہو دوت کی رسم و راہ</p>
<p>۹۲۰ دوڑے گئے تھے شاہ پسر کی تلاش کو پکڑے پکڑے ڈھونڈتے پھرتے تھے لاش کو</p>	<p>۹۲۱ فرصت نہ بیٹے جی ہوئی رنج و ملال سے جب رنج ہو گئے تو لے اپنے لال سے</p>	<p>۹۲۲ تنگین نہ ہو کہ عقدہ کشا حق کی ذات ہی دست خدا کے سامنے یہ کتنی بات ہی</p>
<p>۹۲۱ لانا تھا جولا شہ فرزند خوشحال غائبہ حضرت خیر اللہ کا لال رو کر کیا رہنے تھے علی کو بعد مال کراچی کی چار دین شہ فرزند لال</p>	<p>۹۲۲ افقہ لکھا جو پوسے وہ گلزار کی عرض شاہ دین سے یہ پاشم گیار مولا پھر گئے بن سر سے سب بقیہ ہمار جہا دین میں یحییٰ بن جابجا جاننا</p>	<p>۹۲۳ بہن و بہن کے حکم کنڈر کنڈر یہ اعلیٰ جان میں سما سے ہی تانک میر سے ہی انتہا میں ہو کر دین غم غنا و شکستہ ہوں کہ آئین میں نہ ہوں</p>
<p>۹۲۳ صدر سے جان لب ہوں جلاو حسین کو بکھرے ہوئے پسر سے ملاو حسین کو</p>	<p>۹۲۴ بھر کوئی معجزہ مرے مولا دکھائیے زندہ کیا مجھے تو انھیں بھی جلائیے</p>	<p>۹۲۵ مجھے تھا ہوا ہی سفینہ نجات کا جاری ہی میر سے فیض سے چشمہ حیات کا</p>

<p>۵۹۷ بیکر سے آنحضرت عالم کا بندوبست میں نے کیا بیزاری نہ دیکھوں بندوبست میں نے تو کون کون کا کہیں دیکھتے میں نے کیا بیکر سے تو کون کون کا کہیں</p>	<p>۵۹۸ خطا تو مجھ سے دستِ شہزادان تھیں پھر تو کون کون کا کہیں اعجازِ خروج سے بھٹکتے تھیں کوجان تھے بندہ مروجِ سلامت وہ سب جوان</p>	<p>۵۹۹ دولتِ دین کو لیکر دانا ہوا دوسرے کہیں آئے شہرِ خدا شاہِ بحر و بر نزدیک بچا دیکھتے تھے سیدِ عالم دیکھان علی تھے تھے سیدِ عالم</p>
<p>۶۰۰ ملازق نے دی پوئلک کی شاہی فیکر کو میں رزق باشتا ہوں صغیر و کبیر کو</p>	<p>۶۰۱ مدت کے بعد باغِ جہان کی ہوا لگی کشتیِ برآک اُبھر کے کنارے پہ آ لگی</p>	<p>۶۰۲ پیار آگیا گلے سے لگا یا بڑھاکے باہر آنکھوں پہ پئے رکھو یہ دستِ خدا کے ہاتھ</p>
<p>۶۰۳ میں ہوں وہی حضرت عجب بندہ کمال آسان ہو میرے سامنے ہر عقدہ کمال مشکلنا ہوں زمین کرنا بھی سوال سایہ کون تو ہر شے شک ہو نہ مال</p>	<p>۶۰۴ بچوں سے پہلے ملا جیج خوش نکال بولے تو کیا پتہ پتا کی تیری مراد آئے کہا شاد غصابت پہ غانا زاد محبوب بھی ملے تو مراد دل پر شاد زاد</p>	<p>۶۰۵ جب ناگہ سے دافنا سے کیا سفر کوہِ علم علی پہ لگ جھک گئی کشت دو خود سالِ شبانِ تھیں اوردہ پیر زہر کے شہر پہ نام سے روتے تھے ہاتھ</p>
<p>۶۰۶ چاہوں تو ایک قطرے طوفانِ ابھی اٹھے گرم کون تو مردہ صد سالہ جی اٹھے</p>	<p>۶۰۷ شہرِ خطا کی لہر ہے سودا سے عشق میں دوبا ہوا ہوں میں ابھی دریا سے عشق میں</p>	<p>۶۰۸ ہوں تو ہمیشہ تارک و دنیا جناب تھے اُسدن سے فرشِ ناک تھا ادھر تو رہا تھے</p>
<p>۶۰۹ بیکر سے بیکر کے نزدیک شاہِ دین اٹھتے خدا کے دولتِ شہزادانِ تین بیکر سے بیکر کے نزدیک شاہِ دین بیکر سے بیکر کے نزدیک شاہِ دین</p>	<p>۶۱۰ کشتیِ پیر کو لیکر چلے غنیمتِ الہ لوگوں کے زور سے ان تینوں نے راہ پہنچا خطا کو جو فرانِ بادشاہ پہنچا پہنچا کو رہا اس فوجان کا باہ</p>	<p>۶۱۱ آہو چا چہ زبانِ شہادتِ تیرے دیکھتے تھے اپنی عمر کی ایک ایک کونہ افکار کے صوم کو روتے تھے غائب ہوتی تھی آنسو کون سے غائب تمام</p>
<p>۶۱۲ روشن تھی شمعِ نور خدا ہر جناب میں لہزار تھا پنچہ نور شہید آب میں</p>	<p>۶۱۳ اللہ کیا اثر تھا کلامِ جناب میں اہل خطا بھی آگئے راہِ ثواب میں</p>	<p>۶۱۴ روزوں سے نصیبِ شہدِ عالمی مقام تھی اٹھارہ دین کی شامِ قیامت کی شام تھی</p>

<p>۱۰۱ خانہ ہوسے فریضہ نرب سے جلیلم زینب نے آگے لاکھ کھانچ طعام دور میان میں جکی تو پانی تھا ایک جام تھی بخدا سے خاص نشاۃ خاص طعام</p>	<p>۱۰۲ کچھ اختیاریت زمین سر پر چل گذری اگر شب تو خدا جانتا کیا ہو انسان کو چاہئے کہ نہ غافل ہو کیل دل جس سے ہو وہی کوئی ایسا نہیں مل</p>	<p>۱۰۳ یہ کیا کہو نے عجب گ در کو ترضا زنجیر در جگہ سے مٹی تھی مطلق کھا ہوا زور ناک خیر پونے یہ کیا زیب کہ جو خدا کو بہ کھل گیا</p>
<p>۱۰۴ واقعہ نہ لڑتوں سے جہان کا میر تھا آسدن نگ تھا اور پیالے میں شہر تھا پیشی سے تب کہنے لگے شاہ عالمگیر قوان خوش سے خلق میں قافیا نہیں کہ بچھو کھٹک اٹھانے لگی دستر امیر فرمایا کو کھڑا اٹھا لو بیرون شہر</p>	<p>۱۰۵ وہ شب پر پہ پہلی بھول گیا آیا غضب کا روز نہایان ہوئی سو پہ چکر دکھا بنی اسل اللہ نے کہ گھر چھوڑ کر چلے شہر والا خدا کے گھر</p>	<p>۱۰۶ اٹا جو آستین کو تو زنجیر پٹ گئی لیکن کمر سے شیر خدا کے پٹ گئی زنجیر کو پھڑکے چلے جا جو در دیکھا کہ پیچھے چھپ گئی میں ہنر زما تہم کد مریچا اور بار بار بگر گھر میں نازک آج پڑھو صدمت ہو پر</p>
<p>۱۰۷ کافی نک ہو شیر پر رغبت نہیں تھی بئی حساب دینے کی طاقت نہیں بھے کی خوشیوں نے سید کو کہ بابا جان اعزون سے ہو گئے ہیں بہت ترنا جان چھر سکا گندڑ چو اندر عفران کھینکے یہ روکے شمشادیں جان</p>	<p>۱۰۸ ہر چند آئین ثبات تھے سلطان بڑا چوچن سے چوڑے تھے نہ رات نہ جاوا فرمایا بیوں سے یہ میرے ہیں زور کر تم کہہ دے پانی کی کھجور دراجر</p>	<p>۱۰۹ بھاپا بھر کے آئے حسن شاہ کیند بنوں کو چھن خانہ میں دیکھا شاہ پانی امام زاد سے لاکھاپے وٹو سجبتن وان نازی کا بتے لگا ہو</p>
<p>۱۱۰ ای خوف مرگ کیوں نہ بدن ناتوان ہو کیونکر وہ سیر ہو جسے بھوکون کا دھیان ہو پہلے یہ سیر ہو میں تو کھانے کو کھائیو ماتم میں باپ کے نہ انہیں بھول جائیو</p>	<p>۱۱۱ آواز جبریل کی آئی غضب ہوا سجدے میں حق کے قتل امیر عرب ہوا</p>	<p>۱۱۲ آواز جبریل کی آئی غضب ہوا سجدے میں حق کے قتل امیر عرب ہوا</p>

یہ ان خوش
میں کی کہتے ہیں
جسکے ساتھ وہی
کھاتی جاتے
مرصعہ غفر
سے ہو

<p>۴۱ جلیان شاہ نے شہید کیا ہم جان داران کو پونے کے نیام نہیں بچا کر کے لئے نیا نام غش سے چوکی کو کاشہ سے کیا ہم</p>	<p>۴۲ کھیلنے سے گئے سینے میں گری کی سی کی ہو چھوٹا آہ انھیں کیا ہو جو زندگی جو آہ اور یہ خطرناک قلب انصاری اور یہ خطرناک</p>	<p>۴۳ بھیسے چھائی ہو تھی تین تین کی بھیسے چھائی ہو بجائو دیش جو بیا سے جانی ہو ابن رہا نہ سے صدف سے جانی ہو رہی تو چھپے خاوی عم کی ستانی ہو</p>
<p>۴۴ طوبہ برادی کا معلوم کچھ ہوتا ہے روز راس گھر میں کوئی کچھ پیر ہوتا ہے</p>	<p>۴۵ لال بچپن ہر میرا کچھ آرام نہیں قبر میں نالہ و زاری کے سوا کام نہیں</p>	<p>۴۶ یاد آجائیں جو نہیں تو نہ جیسے ہمارا دل کو مجھ لیون سے کھیل کے بہلا ہمارا</p>
<p>۴۷ تین تین کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو بڑا شہر کو نہیں ہوتا کچھ ہم جو کچھ کے بھی پیر تو ہم ہر گھر</p>	<p>۴۸ کے بچے کا سفر تیار اور ہوا جان گو داروں کی طرح کوئی یہ کرنا ہو شہر کے نکلنے کا ہوا ہر سامان کے کسا ہوا جا ہر گھر کو ہوا جان</p>	<p>۴۹ جائیوں کے لیے بی بی کی بھیسے چھائی ہو درو دیوار سے رو رو کے ہوا جان خون پائے نہ زینار زینار پیرانا وہ جو کچھ کے تو زلفہ میں پائی ہو</p>
<p>۵۰ میری نیر سے نہیں ہاتھ اٹھاتے ہیں دو طرف بھی کر پچھ سے چھڑاتے ہیں</p>	<p>۵۱ نہیں بچ یہ اس مستہ جگر کا رونا عم کی دیتا ہے خبر کچھ پیر کا رونا</p>	<p>۵۲ جب شفا ہوگی تو ہم بی بی کو ملو ہنگام علی اکبر تمھیں لینے لے لے لے لے</p>
<p>۵۳ کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو</p>	<p>۵۴ کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو</p>	<p>۵۵ کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو کسی کی بھیسے چھائی ہو</p>
<p>۵۶ مال کی گودی سے آغوش بدر سے نکلے اب ہلاک گرم ہوا میں نہیں گھر سے نکلے</p>	<p>۵۷ جا کے اس شہر سے آرام نہ ہم پائے مے پچھ میں ہو جو سوپ میں گھلا</p>	<p>۵۸ اتنی طاقت بھی مرے بوز کھوئی بی بی شدت تب میں ضرر کرتا ہر دنا بی بی</p>

<p>۱۰۰ درد و غم کا زیادہ جو بت زدگی ہوگا رخ زرد و رخسار سوختگی خونخوار کی برین جان اگر کھو دے گی رفہ بھی دل ہوگا جو چاہی پیرا دے گی</p>	<p>۱۰۱ پہلی کے سبب پہنچتے ہو رشتہ بلکہ نہ پہنچتے ہو رشتہ بلیان بجائی تھے یہی کہوں کہ خود نہیں پہنچتے تھے نہین خدمت میں</p>	<p>۱۰۲ پہنچتے ہیں کہ بیاہنا ہو کر کیا شوق کیا سفر میں نہیں ہو جاتے سافو جا کبھی تھے بھی نہ آیا تو نہیں مجھ کو بخار کہم جو انکے کہ چھپے برہم آزار</p>
<p>۱۰۳ وہ صہیت کے بہ طور گزرتے ہیں کیا پادری کا بچہ تار و دھڑکتے ہیں</p>	<p>۱۰۴ جب تک ہو چکے آزار نہ زائل آسکا بات ایسی نہیں کرتے کہ کڑھے دل آسکا</p>	<p>۱۰۵ چین لگانے مجھے درد بھائی بابا زہر ہو دیگی مرے حق میں ٹھنڈائی بابا</p>
<p>۱۰۶ کلیں گے گزرتے ہیں بنیان گھر کی جگہ ستر کرتے ہیں کیا بھی پاک ہے نظر کرتے ہیں پرکھتے ہیں خالق پر نظر کرتے ہیں چرخ کو طاعت میں لے کر</p>	<p>۱۰۷ نہج بجا کر ازین کرتا کوئی دیکھتے ہیں سے زنا زین فرض کا چار انہیں کرتا کوئی نہج بجا کر ازین کرتا کوئی</p>	<p>۱۰۸ یہ کوئی نہیں محل کی سواری لگتی یہ کوئی نہیں سینے کوئی لگتی یہ کوئی نہیں چلو گئی نہ عمارت لگتی یہ کوئی نہیں چلو گئی نہ عمارت لگتی</p>
<p>۱۰۹ اگلا شیوہ ہو سدا شکر گزاری کرنا وہین مرنا وہین بھرنا وہین زاری کرنا</p>	<p>۱۱۰ خون ل بدلے ٹھنڈائی کے پیونگی بابا تم سدھارے تو نہین غم سے پیونگی بابا</p>	<p>۱۱۱ ساتھ چلنے کی رضا بھر خرا دو مجھ کو لو کہ نہ زون کے کجا و دن میں بٹھا دو مجھ کو</p>
<p>۱۱۲ ہوئے غم نہ ہوئے غم بابا جان کھینچا چلے گا یہ سارا سان ساتھ سب بٹھائیں گے سر سے تین تیر حکم ہوا کہ مرق میں کہہ دیا بویا جان</p>	<p>۱۱۳ سب کو بچاؤ گے اور کوئی بچاؤ گے گھٹن پر آن بٹھائیں گے سب بچاؤ گے تم تو دل انہا کی تھیں سب بچاؤ گے مان جو رشتہ کی رہا بچاؤ گے</p>	<p>۱۱۴ دم نہ مارو گئی جو اس میں بچاؤ گے سب کو بچاؤ گے سب کو بچاؤ گے سزا دے گا سب کو سب کو بچاؤ گے مان کو بچاؤ گے سب کو بچاؤ گے</p>
<p>۱۱۵ کچھ سو آپ کے نہ ثابت مری تعمیر ہوئی باسے بیماری مرے پاؤں کی زنجیر ہوئی</p>	<p>۱۱۶ آپ کو سہل ہو میرا نہ نونا میرا کیا نہیں یاد نہ آگیا یہ رونا میرا</p>	<p>۱۱۷ چپ رہو گئی میں دم نشہ دہانی بابا نوسم مجھے جو مانگوں کبھی پانی بابا</p>

<p>۱۷ شاہ بوسے کہ تھا زیندین بہت چاہا یہ سفر وہ کہ ممکن نہیں صحت پانا ہم نہ بولنے جو کہنا نہ ہارا مانا حبیب چھیننے کو تو خوشی سے آنا</p>	<p>۱۸ بیان کہے بہت کہ نہ چاہا وہ کہ ان کے ساتھ چلے جا نہیں سے زینت دل خستہ پیچا ہر گویا صورت گل لہو کی طرح</p>	<p>۱۹ نہ سے کھڑے ہوا جا ہی کچھ بیکار دل چھوڑا کہ نہیں کسی سے بیکار در و اندوہ نہ ہو چاروں طرف سے بیکار آنسو سے ہی نہیں صبر کیا بیکار</p>
<p>۲۰ اپنی دادی کے غم و رنج و محن یاد کرو جس کی ہمشکل ہو تم آنکے چلن یاد کرو</p>	<p>۲۱ دیکھا صغیر نے کہ دادی کے بیان سے ہون بایا ان بھائی بن جتنے میں سب سے میں</p>	<p>۲۲ نہ تو ہنوں سے نہ کچھ باپ سے کہ کتنی ہر کیسی حسرت کی نظر سے مراختہ تکتی ہر</p>
<p>۲۳ تاج تھاری تفسلاست میں کچھ اور غم آنکھ میں آنسو گیندیں دافن سے بدھم بن میں بھی آپ بہت کم تھیں اپنے ہم گھڑیں چھوڑ کر تھو تو قطع کیا ہم</p>	<p>۲۴ نہ تو کہ ایک ایک کتنے گلی گھر اگر کھڑا نہ تو کہ اس میں اپنے سے کھڑا نہ تو کہ اپنے میں گھر کے گدا دل خفا نہ تو کہ اپنے پاؤں کو یہ اگر کھڑا</p>	<p>۲۵ ایسے چاکا دل تھا کہ کون کون نہ تو کہ اپنے میں اپنے سے کھڑا شاہ خستہ نہیں اب ہاں کھڑا کھڑا بالی پوی ہوئی بھی پوی ہوئی کھڑا</p>
<p>۲۶ نہ تو کھاتی تھیں راحت سے ذرا سوتی تھیں وٹھانپ کر کرتے سے منہ آٹھ پڑتی تھیں</p>	<p>۲۷ آپ ہی جاتی ہوں میں غم سے نہ مارو لوگو خیر نہ نگہبان سدھارو لوگو</p>	<p>۲۸ کوئی سمجھائے کسلی نہ اسے ہو دگی منہ لپیٹے ہوئے یہ آٹھ پڑو دگی</p>
<p>۲۹ جب کھاسے تھی تھی جی کا کتر چھوڑ کر آکر اس طرح وہ کرتے تھے آن تودہ کان مری اور آکر دہ گھر نہیں تبارو وہ دن کہ تھی یہ تھے</p>	<p>۳۰ نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں</p>	<p>۳۱ نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں نہ تو کہ اپنے منہ نہ آٹھ پڑتی تھیں</p>
<p>۳۲ فتح جب کر کے اطالی کو گھاتے تھے چوم کر تھو اٹھین تھاتی سے لگاتے تھے</p>	<p>۳۳ کتنی تھی سب کی سفر میں تو گذر جا بگی صاحب فاطمہ صغیر مری مر جا بگی</p>	<p>۳۴ روئے دیکھنے کی جو پوتی کو تو سمجھا بگی گو دین لیکو وہ کس طرح سے بھلا بگی</p>

[illegible]

<p>۳۱ بوجہ کوئی چہ چاہی دل کے چلانی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی</p>	<p>۳۲ کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی</p>	<p>۳۳ کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی</p>
<p>۳۴ استر و ن پر تو حرم پہلے سوتے تھے بانور دنی متی اور شاہ آوروتے تھے</p>	<p>۳۵ در پہ آہ سلسلہ کر کے نسان دیا کی منہ کو دھانپنے ہوئے عباس کی بان دیا کی</p>	<p>۳۶ تہمین چہ نہ جنگل میں امان ملتی ہو دیکھتے تہسافر کو کون سا ملتی ہو</p>
<p>۳۷ پودہ چھلکا اٹھا یہ کیا پر ہی تبار حال سفر پر جا رہی ہے جیہٹ غم پر فائدہ صوفت چلا جائیگا بلے کی بجائے حال نیا کوئی ہے</p>	<p>۳۸ صبح دوم کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی</p>	<p>۳۹ یہ وہ دن ہے کہ پہلے جیہٹ چلے گئے جگاڑیوں پر ان روزوں میں کا ساتھ چوں کا ہو یاد نہ تھیں دل سر فہرست کا سامان کس کی بجائے گاؤں</p>
<p>۴۰ سب چلے اور یہ گرفتار محن چھٹی ہو مجھے ہو رہی بیاہن چھٹی ہو</p>	<p>۴۱ رات سے گریہ زہر کی صدا آتی ہو دیکھتے تھیں گسشت میں لہجائی ہو</p>	<p>۴۲ تنگ جینے سے ہوں پاس آج ہوا اپنی تربت میں فلاں سے کو چھپا دانا</p>
<p>۴۳ کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی</p>	<p>۴۴ کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی</p>	<p>۴۵ کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی کہ نہ جی باریک باز سے لپٹ جائی تھی</p>
<p>۴۶ کچھ کسی کی نہ شکایت نہ گلا ہو با با خیر تنہائی میں کیس کا خدا ہو با با</p>	<p>۴۷ یہ مکان ہے اہل شاہ زمین چھٹا ہو آج حضرت کے فلاں سے دھن چھٹا ہو</p>	<p>۴۸ دیکھے کون سے جنگل کو بسا نا ہو گا کبھی اس قبر پر پھر کا ہو گا نا ہو گا</p>

<p>۴۱۵ خج غم کے کہیں جگہ غم فلانے پر غم کے کہیں جگہ غم کرتا تھا بعد زیارت سے دعا میں میں دن بھی نہیں چھوڑتا</p>	<p>۴۱۶ اب جس کے لیے تیرے میں خج اہل کشمیر کے ہاں میں یا خج آپ کی ہی اسی کوچ کی لمان کو والدہ روتی تھیں درد و غم کے</p>	<p>۴۱۷ اگر کسی کو دل کے حکم شکیبہ میں میں سے غلام مسافہ شکیبہ نہ کیا کوئی تیرا درد ناصر شکیبہ ہاں گور غریبان کے مجاہد شکیبہ</p>
<p>۴۱۸ قبر پاؤں میں جنت حق سے جانا ہو پائنتی آپ کی ہر میر اسرہانا ہو</p>	<p>۴۱۹ یہی سامان ہو کہ ایدہ سحر و شام ملے ہو یقین گھر میں خدا کے بھی آرام ملے</p>	<p>۴۲۰ تو جہان جائے گیارے وہیں چلتا ہو خاک اڑاتا ہوا تربت سے نکلتا ہو</p>
<p>۴۲۱ وہ تقدیر ہے چاہے جہاں منظور جو رضا خاق اکبر کی بشیر و مجبور ہاتھ آتے جس طرح بھلا رب غفور میری قسمت میں یہ ہر کہ درخشاں دور</p>	<p>۴۲۲ خانہ کا کشتان ہوں غریب یہ دعا ہے کہ ہر آخری جج مجبور کوئی قسمت نہ ہے دل میں ہر کوئی غریب جلد نزل پہنچ جائے سافر غریب</p>	<p>۴۲۳ کئی دن تیری درویشی میں چلی آئی تھی شکیبہ سے بات کرتی چلی گھر و شاہزادہ در غول افسانہ میں کو اپنا وطن چور کے جاہور</p>
<p>۴۲۴ ہر موت چھٹی میں مزار شدہ خوش چھوٹے ہر بھائی کی چھٹے مان کا بھی پہلو چھوٹے</p>	<p>۴۲۵ اسی اسے کو مار کھول نہ جانا حضرت دن مج کے وقت مدد کو مری نا حضرت</p>	<p>۴۲۶ کہنے آئی ہوں کہ تجھ پر سے ہر ٹونگی میں اپنے بچے کو اکیلا تو نہ چھوڑو نگلی میں</p>
<p>۴۲۷ جس میں سے آٹھ کا یہ سہرا کوئی سہرا کوئی میں نہیں پایا جان نام میں سہرا سے غم گھایا ہاں سے تھے پیغام پیپی آبا</p>	<p>۴۲۸ بیان کر کے تو غریب سے پتھر یوں ہی غریب کہ تھری ضرر اور آئی تیرے یاد از عیب وادار زیادہ سے بن مہر سے غلام وادار</p>	<p>۴۲۹ نکلیے شہر سے کیا آخری کا سلام نکلیے شہر سے مونس روزہ الہام شہر سے اسم کیا درد کے نیلے کا سلام نکلیے شہر سے مجھے چلو یاد انا م</p>
<p>۴۳۰ تیرے تھے جو تم میں میں دیکھے نکھرے بھائی کے کیجے کے لکن میں دیکھے</p>	<p>۴۳۱ کوئی سمجھا نہ مری گود کا پالا تجھ کو ہاں اعدائے میں سے نکالا تجھ کو</p>	<p>۴۳۲ لوگ ہمارے میں محل میں میں کیوں ہوں ان کی تربت سے پھر کبار لپٹا ہوں</p>

<p>۵۵</p> <p>تک رخصت گوی تو جی تو جی تاجی نہی عجب نہ آیان کی آداسی چانی بلے کیا یاس ہی کیا سبب نہانی لشے نہی ہے اس طرح میں تو آداسی</p>	<p>۵۶</p> <p>میں عجیب کی اسوقت قیامت ہو گردن شاہ میں نے دست خانیہ اودھ درودی قبر سے اتنی ہی صدا اویس میر میں نظام یہ بان بچا</p>	<p>۵۷</p> <p>کون اب کیا توبت پر گل شمع چمک رات بھر غم سے جلنے کے دل شیا کیلک نہیں بھی مجھے تھمے بیگانہ زراں ہر غصہ بھل ساری دنیا جی بانی</p>
<p>ایک بار درادھر صبح کو آنا زینب ساتھ شیر کو بھی قبر پہ لا نا زینب</p>	<p>تر پے صدمہ سے نہ کیوں صبح ہماری بٹا چھوڑے ہو مری توبت کو میں اری بٹا</p>	<p>چادر گل بھی نہیں اب کوئی لائے والا ہاے خاروں میں چلا بھول چڑھا والا</p>
<p>۵۸</p> <p>ہاں کی توبت پہ شاہ مجھ غم خوار اتنی بھل سے بھلا وہ کیوں زینب درد و غم سے بھلا جو ام ابرار ماتھ ہر کے حد سے نکلتے</p>	<p>۵۹</p> <p>تو کیوں کیوں کر سازن کے لیے شہر میں کیوں کیوں کیوں کیوں فاطمہ قبر میں رو کے نہ کیوں کیوں ہاے مجھ کے وہ خون چھوٹے بھلے</p>	<p>۶۰</p> <p>جس نے تے تے زیارت کو تیرے تے سکناؤں کو توں اتنی ہی تیرے تے بہتہ تعویذ یہ کسے تے جو غم خوار میں سچ ہی کہ میں تیرے تے</p>
<p>آئی آواز نہ رول کو فلق ہوتا ہی قبر ہلاتی ہی کچھ مر اشن ہوتا ہی</p>	<p>مرے آرام کا نقشہ بھی بگاڑا ہی ظالموں نے مری لبتی کو اجاڑا ہی</p>	<p>ہاے وہ فاتحہ بایدہ گریاں پڑھنا یاد آئے گا تر اترن سے قرآن پڑھنا</p>
<p>۶۱</p> <p>تو ایک کر مر فوج دا کس نصیب میں ہو تو ایک کر مر فوج دا اس پریم کیوں کیوں کیوں کیوں باغ اڑیا کر دن کیوں کیوں کیوں اب تری جان کو لال کیوں کیوں</p>	<p>۶۲</p> <p>تو ایک کر مر فوج دا کس نصیب میں ہو تو ایک کر مر فوج دا اس پریم کیوں کیوں کیوں کیوں باغ اڑیا کر دن کیوں کیوں کیوں اب تری جان کو لال کیوں کیوں</p>	<p>۶۳</p> <p>بولی نہ کیس آواز کے بیجاں بیکر بھائی یہ عجیب قتل ہو جان سفر موت کا اور سا چھین چھین کسی سے تو غم میں میں اور چھین</p>
<p>مجھے تھے ہم بعد میں ایک ہی جا ہوئی کیا قیامت ہو کہ قبر میں بھی جا ہوئی</p>	<p>خاک سے کیسے خدا را ٹنکے بٹا دن یہ گری کے ساروں میں ٹنکے بٹا</p>	<p>جکے خط آئے میں وہ قوم دعا پیشہ ہی مارے جائیں نہ مسافر ہی اندیشہ ہی</p>

<p>۵۶۳ کیا کوئی چیز ایسی ہے جو ہر ایک کو میں سے زیادہ پسند آئے ہو؟</p>	<p>۵۶۴ آئی آواز نہ رہے اس کے لئے اپنے اپنے لئے کی نصیحت کا اور</p>	<p>۵۶۵ انچ تاروں کی جالی پر لپکتے ہوئے سینک سے خاروں پر نہ لپکتے ہوئے</p>
<p>۵۶۶ یہ وہ چیز ہے جسے ہر ایک کو کوئی بآواز نہ غماز سے زیادہ</p>	<p>۵۶۷ بازار میں ہر ایک کی جالی پر میں سے زیادہ پسند آئے ہوئے</p>	<p>۵۶۸ میں سے زیادہ پسند آئے ہوئے میں سے زیادہ پسند آئے ہوئے</p>
<p>۵۶۹ اس گارڈ کے لئے شکر شام آگیا وہی پیلر ہی مجھے سکے جو کام آگیا</p>	<p>۵۷۰ جو مصیبت ہو وہ پیرس میں نہایت سایہ کی طرح مگر ساتھ ہی رہنا</p>	<p>۵۷۱ زین فرزند بھی قربان ہیں گھر صد ہا شام کے نقش قدم پر مراد صد ہا</p>
<p>۵۷۲ بازار میں ہر ایک کی جالی پر میں سے زیادہ پسند آئے ہوئے</p>	<p>۵۷۳ آئی آواز نہ رہے اس کے لئے اپنے اپنے لئے کی نصیحت کا اور</p>	<p>۵۷۴ انچ تاروں کی جالی پر لپکتے ہوئے سینک سے خاروں پر نہ لپکتے ہوئے</p>

<p>۱۷۴ جو درن جی تھو چکا چکن خاک جی ہوئی عباس کی پناہی حضرت جی بن لینا تھو بیخامد کابائین</p>	<p>۱۷۵ بیان کہ علی ان شکر کون کسی جی ہوئی کون گک سپٹ کے کم چون پیچہ پوت کے صلح سے</p>	<p>۱۷۶ ذات شکر کی رحمت رب باری کون اب بھین غبون کی گکاری فنیس گھر سے بنی گجلی جاری پتلی کے دعاؤں شفا آزاری</p>
<p>پہلے مر جائیں کہ تو قیر ہماری ہوئے جان ایسی نہیں جو بھائی سے پیاری ہوئے</p>	<p>غل تھا ای سید زیجاہ خدا کو سونپا ای مدینے کے شہنشاہ خدا کو سونپا</p>	<p>شہر سے سایہ الطاف حرا جاتا ہی شکنجہ بن بہت او عقدہ کشا جاتا ہی</p>
<p>۱۷۷ بول شکر کہ اہل فدا ہی تان ین خدا اسپہون بیخیز تان اسکے دم سے جیے کامرانی تان پیار دیکھے بیٹوں سے سوا ہی تان</p>	<p>۱۷۸ گشتہ کرب شکر کے سب اہل نصرت ایک ایک ہوئے شکر تان شورشالہ توبہ ہی محمد کا چین نظر آئیے اب شہین پیچہ چین</p>	<p>۱۷۹ غول اندون کے چلتے تھے کھڑے او غبون کے مدد گاہ بیٹوں کے آپ کو کرتے تھے شکر سے نصیحت کا سفر کون ہم راہ دہی لویا نصیحت کا سفر</p>
<p>خلق میں جگر رکرا کاشانی ہی یہ پاس شیر کے بابا کی نشانی ہی یہ</p>	<p>نوجوانان علی ہے غضب جاپے میں جسے رونق تھی مدینہ کی وہ بجا میں</p>	<p>کون بن بابا کے بچوں پہ ترس کھاو گلا کون چھپ چھپ کے تمام ہمیں ہو چکا تھا</p>
<p>۱۸۰ راجہ و راجہ مر جعفر ہی راجش مر جوب راد ہی فوج میری ہی اور راجہ میری جیتی جو جہاد گاہ صفد ہی</p>	<p>۱۸۱ والی ملک عجبال سے کرا ہی بکت اٹھئی خالی ہوسا داکٹر نہ وہ زنت ہی مسجد کی نہ بیجا دخل جہاد کون کیجا جاکر</p>	<p>۱۸۲ بڑے بڑے تانوں پر جوتھے حرم گک تیا تھے برہمن با تھا نام غل تھا صلح کا سر در کمان پائے ہم چپ تھا کوئی اتھہ او کوئی خٹکے ہم</p>
<p>مر گئے پر نہ مگر پاس ہمارے ہوئے ہم تو صحرائیں بیدریا کے کنارے ہوئے</p>	<p>اسطرح کا میگو مسجد میں اذان ہو دیگی اب جماعت کی نماز آہ کمان ہو دیگی</p>	<p>سب کو سمجھاتے ہوئے شاہ چلے جاتے تھے لوگ روتے ہوئے ہمراہ چلے جاتے تھے</p>

<p>۲۱۸ راہینا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر نہیں کیا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر نہیں کیا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر نہیں کیا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر</p>	<p>۲۱۹ خط بھلا کا بیکو بیکو شہنشاہ خط بھلا کا بیکو بیکو شہنشاہ خط بھلا کا بیکو بیکو شہنشاہ خط بھلا کا بیکو بیکو شہنشاہ</p>	<p>۲۲۰ نہیں کیا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر نہیں کیا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر نہیں کیا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر نہیں کیا کہ کوئی نہ جھوٹا سفر</p>
<p>۲۲۱ دل سے فریاد جو اس غم میں بھجاتی رہی خود بخود دینے پر بھی مرے چلباتی رہی</p>	<p>۲۲۲ کھل گیا غم سے بدن مضغ ہر طاری اتان صدقہ اشتر کا خیر لے ہمارے اتان</p>	<p>۲۲۳ اس مصیبت میں اسے ہر کا دن گشتا تھا کہ پرستاروں کا دیکھ سے جگر پھٹتا تھا</p>
<p>۲۲۴ بہتر راہ میں کی ہوئی جبکہ بندیانی ہوا فرزند پیہر پرادھر بانی الیہ کو لگا کا طمع صغیر کا جگر کبھی تیری کبھی نالے کے پیہر پیہر</p>	<p>۲۲۵ اسی عالم میں جو پہنچے منہ بیکو اور ہوا ماہ و چرخ عیان گردون پر چاند کو دیکھو وہ رہو نکلے تیرے جگر کہ نانی نگر اب کچھ پڑتی رہی</p>	<p>۲۲۶ جانی کہ جو بھی صغیر کا جگر روتی جانی کہ جو بھی صغیر کا جگر روتی جانی کہ جو بھی صغیر کا جگر روتی جانی کہ جو بھی صغیر کا جگر روتی</p>
<p>۲۲۷ چھا گیا دل غم اس کے دوا ترک ہوئی پانی پینا ہوا موقوف غذا ترک ہوئی</p>	<p>۲۲۸ ہو چکا جگر بھی انا م حرمین آئینے اس مینے میں یقین ہو کر حسین آئینے</p>	<p>۲۲۹ کبھی کیا اوسکینہ کا گلا کرتی تھی ہاں کہ جگر سے بین بھی کب کا کرتی تھی</p>
<p>۲۳۰ یہ کہ لیل گلیا صغیر کا جگر روتی جان بلب ہوئی صد سے وہ چلیا ہوا خاتراں اس کے اوسے سو اور کام پتواری میں صبح سے جاتی تھی</p>	<p>۲۳۱ کہ لیل گلیا صغیر کا جگر روتی جان بلب ہوئی صد سے وہ چلیا ہوا خاتراں اس کے اوسے سو اور کام پتواری میں صبح سے جاتی تھی</p>	<p>۲۳۲ کبھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی جاکے دن خط بھی بھیجی کوئی سجان کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>
<p>۲۳۳ شب کو بھی کوئی ٹھٹھری ل کو نہ مٹتی تھی نواب میں ات کو ڈر کے اچھل پڑتی تھی</p>	<p>۲۳۴ شہ سے کب ہوتا ہوئے کا قریا دیکھوں کیا دکھاتا ہو محرم کا مہینہ دیکھوں</p>	<p>۲۳۵ لیکھیں ان کو سفر میں جنھیں دفتر جانا ہو کو تو نوٹ دیوں کے بھی نہ برابر جانا</p>

<p>۱۰ سید بن وزیر و زکوة و فاداری دل پہ اس طرح ہو گیا ہے کہ شایانہ عین سوزی پادشاه و جہ آزادی و فوج و غزا و اداری</p>	<p>۱۱ نہایت ہے ادب و شایانہ حق و قبول و تہذیب و ادب حاشی شہر و فاطمہ کا دل اسکا ایک عصیان سے ہوا نہ ہوا</p>	<p>۱۲ ذات باری جو شایانہ فوج شایانہ کے اجندہ انظر ایک شخص کی طبیعت وہ جو بہ پروں کو تہذیب و ادب</p>
<p>۱۳ تین چھ کیسی جو حامی وہ بہادر ہوگا حرمت خر کو جو بھیجے گا وہی خر ہوگا</p>	<p>۱۴ نزد تو شنودی مینو و ہاتھ لگی سرفلم ہوتے ہی شیش کی سند لگی</p>	<p>۱۵ خار و تو انہیں کھل کر گل امتد بھی دامن گرد وین چھپا انہیں نوشید بھی</p>
<p>۱۶ شاید شایانہ شہادت ہو سید باجوہ و عثمان و افت و خور پیدا و صف سیدان شجاعت ہو و راز و کلماتان باختر ہو</p>	<p>۱۷ نور سلطان کی شایانہ و باجون راہ پائے کی راز و کلماتان ماقت تھان و راف و کلماتان و راز و کلماتان شایانہ</p>	<p>۱۸ ہم اچھم کی خطا ہوئی شایانہ میت اک شب کی شایانہ ایک شہید کی یاد ان کی شایانہ و راز و کلماتان شایانہ</p>
<p>۱۹ نام پر کے راک اہل و فامرتا ہی جو ہو قمری کی طرح عشق کا دم خور ہی</p>	<p>۲۰ راکب دوش بنی لینے کو پیدل آیا سر خر و فوج حسینی کا ہر اول آیا</p>	<p>۲۱ ام کلثوم کو منہ اشکون سے دھو دیکھا صحن میں زین ناشاد کو روٹھ دیکھا</p>
<p>۲۲ میر کا شایانہ بنی و فوج شایانہ دل پرانہ و صاحب ایان کے گیارہ سعادت وہ شایانہ نور و دین میں شایانہ</p>	<p>۲۳ سج کے وقت کسی کو پادشاه بہ شک و گمان و فوج شایانہ سج کے وقت کسی کو پادشاه بہ شک و گمان و فوج شایانہ</p>	<p>۲۴ پین کے شایانہ شایانہ نور و دین میں شایانہ پین کے شایانہ شایانہ نور و دین میں شایانہ</p>
<p>۲۵ نوب مجھے جتہ فرزند بنی خوب ہو وہ جو نظر کردہ محبوب ہی محبوب ہو وہ</p>	<p>۲۶ مقرر طول میں طوبی کے مقابل پایا بازو سے جو کر گردن میں شامل پایا</p>	<p>۲۷ بولنے کی تھی نہ طاقت کسی بہار میں کوئی آغوش میں غش تھا کوئی نور میں</p>

<p>۱۹ جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی</p>	<p>۲۰ جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی</p>	<p>۲۱ جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی جس کی ہر شے سے تیرا وہ جی</p>
<p>۲۲ اے محمد کی صدا تنگے تڑپ جاتا تھا وہ دم دم چنے سے گہرا کے کل اٹا تھا</p>	<p>۲۳ کھائے وہ کچھ جسے کھانے سے علاوہ ہو اُستی سیر ہوں سادات یہ فاقہ ہو</p>	<p>۲۴ یہ نہ سمجھا تھا کہ دعوت حق اوت ہوگی تھا تصور مجھے مولا کی صفات ہوگی</p>
<p>۲۵ شکر کرتے تھے جو دیکھے جگمگان کیا وان کلک کیا کوئی تین تین پائے کیا</p>	<p>۲۶ راتے بند ہیں قوت بند کی بند جان نہ رہتی نہ بند کی بند</p>	<p>۲۷ عوض کی بجائے چہرے کی بند خسے نہ کیا کہ مرنا نہ دلا سے بند</p>
<p>۲۸ چو کیاں نہ رہ پھلائی مین پیاسے کیے گھاٹ روکا ہر محمد کے فواسے کیے</p>	<p>۲۹ وہ غریب عجب آفت مین بی زادہ ہو دیکھا ہوں جسے وہ قتل پر آمادہ ہو</p>	<p>۳۰ تجہ کھلایا نگا کل صبح ہو کچھ دو نہیں آتش قبر میں جھلنا تھے منظور نہیں</p>
<p>۳۱ ایسا جگمگا کر دے پستے تیار طعام نوش کچھ کر کے مناسب ہو گھر کی آرام</p>	<p>۳۲ ایسا جگمگا کر دے پستے تیار طعام نوش کچھ کر کے مناسب ہو گھر کی آرام</p>	<p>۳۳ ایسا جگمگا کر دے پستے تیار طعام نوش کچھ کر کے مناسب ہو گھر کی آرام</p>
<p>۳۴ پاس ہر سب پسند کی عمر سندی کا آج پھر حکم ہی پچھلے سے مکر بندی کا</p>	<p>۳۵ آپ پیاسا رہے غیروں کے لیے شکل نہ واہ کیا تخت دل فاطمہ دریا دل نہ</p>	<p>۳۶ یہ تو عباس دلاور پر فدا ہو گئے ہم جناب علی اکبر پر فدا ہو گئے</p>

<p>۲۱۵ جو کر لہا کر کیا خادم خرمے پچام مختار پچا غلام شہر والا پ غلام سب تھوڑے بیکے بولارے شریک انجام سپوٹس ٹول پٹ کپڑے پچا پچا</p>	<p>۲۱۶ دو تہ جلتے دیا کلک تیا اوس ختی چوتے ختی نوکے پاپور تسچ تھتے شست کے تھاسے نخل لے لے جب تھتے پچا</p>	<p>۲۱۷ کس کمان کمان کمان کمان مختار پچا کمان کمان کمان پچا کمان کمان کمان کمان ناتھ پچا کمان کمان کمان</p>
<p>گردہ چا پر گیا تو نمرل پیہم ہو نیکے آج دوزخ میں ہیں کل خلدین ہم ہر دیکے</p>	<p>بریان سبرہ نو خیر کی تھیں غاروں میں بلبلین پچول لے پچرتی تھیں تھاروں میں</p>	<p>باغ نر نر میں بودم پچو کور مالی ہوا ہے ناتھ پچا کمان کمان کمان کمان</p>
<p>۲۱۹ پچا چا پچا</p>	<p>۲۲۰ وہ ہر اک کلک کلک کلک کلک سانے پچا پچا پچا پچا پچا موتے وہ ختم تھ لطف لطف لطف وہ ہوا سدرہ پچو پچو کمان کمان</p>	<p>۲۲۱ پچا پچا کمان کمان کمان کمان پچا پچا کمان کمان کمان کمان پچا پچا کمان کمان کمان کمان پچا پچا کمان کمان کمان کمان</p>
<p>چرخ پر صبح کی فوٹ کی صدا جانے لگی فوج اسلام سے آواز اذان آنے لگی</p>	<p>چشم کو کچھ نہ فقط لطف سوا ملتا تھا روح کو کھمت پچا کمان سے فرماتا تھا</p>	<p>رشتہ جان پچا پچو کمان کمان کمان سرفردوس کا طرہ ہی گلدستہ ہی</p>
<p>۲۲۲ نوح پچا</p>	<p>۲۲۳ باغ نر نر کمان کمان کمان کمان پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا پچا</p>	<p>۲۲۴ پچا</p>
<p>حکم تھوڑوں کو سب کی تواداری کا فرش تھا چار طرف مغل نگاری کا</p>	<p>بان کی خوشبو جو گزرتی تھی گلزاروں بلبلین پچول گراوتی تھیں تھاروں کے</p>	<p>عرش و کرسی سے جو سراپا صفا پھینکا صورتیں پچا پچا کمان کمان کمان</p>

<p>۱۷۷ سب سے پہلے کی برائیوں کا نیک سفر و گل کی برائیوں کا نیک پہلے کی برائیوں کا نیک پہلے کی برائیوں کا نیک پہلے کی برائیوں کا نیک</p>	<p>۱۷۸ ایک ایک جو خوش و خوش ایک ایک جو خوش و خوش ایک ایک جو خوش و خوش ایک ایک جو خوش و خوش ایک ایک جو خوش و خوش</p>	<p>۱۷۹ سورہ حمد اور ان کے سورہ قدری تو قریب ایک ایک کا کلام ایک ایک کا کلام ایک ایک کا کلام</p>
<p>۱۸۰ جو ہیں محروم و مزاج اور کچھ ذکر و پھول بکھرتے ہیں</p>	<p>۱۸۱ شور و غلا کہ یہ بھاری ہیں اللہ اللہ امام ایسا ہو پرو ایسے</p>	<p>۱۸۲ پیشے تھے تو تو وہاں سے ان کی تعظیم قیام ان کی تعظیم قیام</p>
<p>۱۸۳ وقت وہ کہ کثرت صداق و قضا و کثرت لے لے لے لے لے لے لے عقب و صفین بازہ کے</p>	<p>۱۸۴ صداق و قضا و کثرت لے لے لے لے لے لے لے عقب و صفین بازہ کے</p>	<p>۱۸۵ عین لطاف کے کلام کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۸۶ طالب خواب جلالت کے ابھی بھی ہیں لڑائی میں سب آگے ہونگے</p>	<p>۱۸۷ استین میں کہ میں شفیقہ باری ہیں کہدے قرآن بکھلت ہو کہ یہی قاری ہیں</p>	<p>۱۸۸ عزیز ہوتے تھے قدسی شہد کی باتیں تو بندہ سپہ زبان پر حقین خدا کی باتیں</p>
<p>۱۸۹ شہر ابراہیم کے قریب ان کے مسجدوں کے قریب ان کے مسجدوں کے قریب</p>	<p>۱۹۰ وہ جہان میں اور وہ قریب کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی</p>	<p>۱۹۱ حسن و حسن کے قریب کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۹۲ نہ ہر حاضر ہی کو وہاں بس وہی عاشق صادق تھے خدا پر</p>	<p>۱۹۳ ایک تسبیح امامت کے یہب داسے ہیں اسی تسبیح کے شہین جو بیکاسے ہیں</p>	<p>۱۹۴ تشرک ب تھے پر فصاحت کا میں ان کے ہون کا خوش و ازون میں</p>

<p>۱۵۴</p> <p>آپ کو پہچاننے کی بھی کوئی تہ نہیں رہ سکے تھے کیا عمر کی تہ ہی نہیں کسی پر ایسے نین بالکے بظاہر و چھیل و چھیل و وہی قادی و وہی سب پر چھیل</p>	<p>۱۵۵</p> <p>بھجھکاتے ہوئے چہ پہننے شہ جہ خاواں در درت سے کہا کہ ہم حسن میں خیمے کے لئے خوشہ خوشہ نہا نظر کیا حرم میں کا احوال تباہ</p>	<p>۱۵۶</p> <p>نہ شب کی کہ مجھ کو وقت پائی دل کو آراہم روح نے رخت پائی زینہ پہلج کا حاصل ہوا وقت پائی سہم کے قصیدہ درخت پائی</p>
<p>حکم مختار کا جو زور رہا کیا ہی سریہ آپو بچی ہی گر موت تو چار کیا ہی</p>	<p>ہاں کھڑے ہوئے رائے دن کو باہم دیکھا پر عجب زینب ناشاد کا عالم دیکھا</p>	<p>نہ کو دیکھے دل پیاسوں کے لہر لگے چہرے حوروں کے دیر چون سے نظر لگے</p>
<p>۱۵۷</p> <p>سیک کر کیا ہو کر وہی سب بھائی موت آئی نہ مجھے ساتھ نہ بھائی سات بار آپ چکھو کوئی دایہ بھائی و شہین یہ کیا ہے یا اشار بھائی</p>	<p>۱۵۸</p> <p>رات بھر میں غم دل گنگنا گنگنا حال بھگا کوئی بھون کا بوجھ بجا تہت ختم ہندو دم روح میں بیکار سکڑ پین کے قرن آئے بھوت بکار</p>	<p>۱۵۹</p> <p>جھوٹے سب بھیکھے بیک وقتوں کی پھول تھے تو خوشی کے پوچھ بھکار ہاتھ اٹھا لے تھے بھگتی شاخیں بکار جان سپین تھی تھیں پوچھ بھون سے بکار</p>
<p>سمجھی میں آپ کو نہا ہی مجھے نہا ہی یہ تو کہید کی کہ بعد آپ کی ہونا ہی</p>	<p>تھا ماضی نے انھیں ہاتھ بغل میں دیکر جھک گئیں پاؤں چہرے کے بلا میں لیکر</p>	<p>شہرت قند کر کا فرا پاتے تھے دوسرے دیکھ لکب بند ہوئے جاتے تھے</p>
<p>۱۶۰</p> <p>جھکے غصے کے کیا چہن کا چہن ہو گیا بازو دیر سے اور سن کا چہن ہاں میں تھی جا ہی بن ابے بہن تن بیکر کو بھجھا یہ بھن ہاں بہن</p>	<p>۱۶۱</p> <p>روکے چلا میں زبان پران جان کیا غصہ ہو گیا ہو کر کب میں جان کس بابا بن میں کبھی نہ تھی مے سادات پر کسی تیا ہی تھی</p>	<p>۱۶۲</p> <p>نکلے کے شہر لائے کہا کیا بیکھا سب کیا ہے شہر وقت مولا دیکھا عقبتی گلشن فردوس میں کھا دیکھا انچھو دیکھ یہ سب یہ طوبہ دیکھا</p>
<p>قافلہ پیاسوں کا دریا کے کنارے ہوگا ایک سجاوہ فقط ساتھ تھا رہے ہوگا</p>	<p>ستنی ہوں آپ جگہ لکھ کے مدفن کے لیے بستی آمان نے بسائی تھی اسی کے لیے</p>	<p>دیر اب کس لیے مرنے میں ہمارے مولا جان دل لیکے حوروں کے اشارے مولا</p>

<p>۵۵۱</p> <p>پیشکش غنیمت بخش کھائے گزشتہ نیکو واصفیان کی مولیٰ آل محمدین پکار آٹھے ایک ایک کھجور کھائے نام ابرار پیشکش پاشاں پھیل گئے ہتیار</p>	<p>۵۵۲</p> <p>اگرچہ پیش غنا شاہ کے غنہ داروں کو پیشکش کئے کھائے کاغذوں پر تلواروں غنیمت سے کئے گئے سرداروں کو پیشکش چاکر بجا دیئے برادران کو</p>	<p>۵۵۳</p> <p>بوغضب کئے چلا جلد شاہ عید کا کام راش حبیب جانی پیچھے کسب نظام پیشکش کو کھائے کھجور کھائے کھجور پیشکش کئے کھائے کھجور کھائے کھجور</p>
<p>اشک خون ایش مبارک سے گرسے بہہ کر بس پلے آپ خدا حافظ و نامر کہہ کر</p>	<p>پاس داب سے سب صاحب شیر کے سامنے آگے عباس تو وہ شیر کے</p>	<p>نہرے چہرہ غولی بد اختر و کھس چاٹ کر ہونٹ رخ شمر شمر دیکھا</p>
<p>۵۵۴</p> <p>دیکھے شہی در دولت پر سوار تھی جود بلبر کے گھوڑے پڑے جلد نام بچو شہنشاہ سلامت کا وہ شور و درود وہ سواری کا شہل وہ جواں کی نو</p>	<p>۵۵۵</p> <p>فل کی صحن سے ان فوج میں تھی تیاری جا بجا بیچ نشان کو لے کر تیاری زینت آرائی تھیں ہر سپہ در تیاری تکلیف نام کی تلواریں علم نصرت ساری</p>	<p>۵۵۶</p> <p>تھوڑا سا بوجھ منہ سے منہ میں بھرا بزدلا شہر کی آہلی ہوئی آنکھوں سے خدا بعد اکدم یہ بلا وہ شہر کی دوسرا کھسکے سیمہ تو اپنے سواروں کی کھرا</p>
<p>تا بہ میدان جفا ظل خدا میں پہونچے نکمت کل کی طرح دشت و غامین پہونچے</p>	<p>نسل تھا دور دور کے پیاسے کا ہو کھین کے آج احمد کے نواسے کا ہو کھین کے</p>	<p>جائے لڑنے ہوا دوسرے آسے جانے دینا نہر تک یاں کسی پیاسے کو نہ آئے دینا</p>
<p>۵۵۷</p> <p>حکام جی سے صف آری ہوئی فوج جبار کھنکھارے اسلام کا شہد اکبر چاندنی تھی ابغدادہ دارین دار اگرچہ سارے یوں ہیں ہر گل خبار</p>	<p>۵۵۸</p> <p>ہر بھی تھا تھا تھا کیا کہ پہونچا خیر آئے میدان میں پہونچے شہر چن و شیر پس جیو آواہ کیا زوہر پس جیو آواہ کیا چاہئے بین باہون پو</p>	<p>۵۵۹</p> <p>تو زمین سے نکلا نہ پہونچا کیا کیا ہو کیوں تغیر تو تازنگ کیا جوئی بات نیا لہو نیا دھنگ کیا مرد جاری اور دنگ سے تھگ کیا</p>
<p>ہوے گلزار جنان باد صبا سے آئی جان مچلی میں پھر سے کی ہوا سے آئی</p>	<p>بڑھ گئیں آگے صفین فوج کے جہازوں کی بیدیاں زمین چکے لگین تلواروں کی</p>	<p>پرچے اخبار کے شام و سحر آتے ہیں مجھے آج تو رترے بگڑے نظر آتے ہیں مجھے</p>

<p>۳۷ خان تالابی شب بی غم سے معلوم نہام وان خفا تو آتا کجا پائی نہی بی غم غزل تجھے آتا تھا تو تھے بوا افعال نام کیوں اسی کج روشی سے مجھے تر تھا سلا</p>	<p>۳۸ دل چاہا پھر دل کھینچا نہیں بلکہ کل سے نہ نہیں جو عین او دیر اب نہ حکم سے علاقہ نہیں تجھے حکم دوستی مسلمان کو بھی کافر کے حرام</p>	<p>۳۹ چہاں کیا تیری آواز اہا اکا کیا کاٹا کسو سے منہ کاٹا اکا کیا خوہیں نہ زہر میں یہ عمدہ دارا کیا مجنوع خند فہمیں یہ سا کیا کیا</p>
<p>تجھ کھینچے ہوئے ہر دم سے چڑھ آیا ہی صاف کدے کہ کسی سنبھلے ہر کیا ہی</p>	<p>ساتھ تیرا ہی دیکھا جو کشتی ہو گا دو تری کا بھی پیرو یہ ہشتی ہو گا</p>	<p>جب غفلت نہ رہا رو سبکدوش ہی پھر لو کر ہی چوڑی تو اتری ہوئی پاؤں ہی پھر</p>
<p>۴۰ بیچارہ کہ جاشہ خاطر تو دل پر خراب کہیں گوسائے خانہ تو غیظ دین کے کماختے کہ جا ہی تو قتل تر را ہی ہی زار سے کو کا ز تو</p>	<p>۴۱ پیر سحر اگر نہ بان اپنی نہ جان وہی غصہ ہے آج اس کو کیا نہ جان اپنی ساری کا کھدھیاں حکم کو نہ جان حلق و شیریں اس تیرا ہی نہ جان</p>	<p>۴۲ ترکے جانی نہ کیا اولیٰ نہ خوش کبھی کا نہ نہیں نہ کاموں کی گشت زن میں آجائے اگر تیرے کا بہن میں شہنشاہی بھی چونک ہو نہ خوش</p>
<p>کے مرہم میں جان دل نہ ہوتا تیرا شرک ہی پاس ترا کفر ہی آداب تیرا</p>	<p>باداد گرمے آگ سے نہ ملجائے گا قید بھی ہو گا رسالہ بھی نکلیا گیا</p>	<p>خاک پر خون کی بہنیں بھی جاری ہو جائیں اکھی ہم چار جوان لاکھ پہ بھاری ہو جائیں</p>
<p>۴۳ حکم سے مجھ کو نہ دیا کی نگہانی کا پانچ امروں میں فاطمہ کے جانی کا جسے شہید نہیں چلے گا مسلمان کا وقر باسوں میں کئے گا نہیں پائی کا</p>	<p>۴۴ خدا پکار اگر نہ جان اپنی نہ جان بش کہ جو جس عیدوں کے لیے ساتیہ تو کھینچ لوں تجھ تو وہ بے تھقی حاکم غیظوں کی تیرا تیرے لشکر کا حاکم</p>	<p>۴۵ اپنی درک اپنی شہید کہہ دے اور اب تر ساتھ نہ حکم کی فاقہ نہ خلو دل میں کچھ پہنچ تو اوڑھیں اور کچھ نہ ماہین دیکھ دانت گرین چھپے نہ</p>
<p>خدا رب احد مختار میں جانا ہی مجھے آج منہ ساقی کو ترک و کھانا ہی مجھے</p>	<p>شیر قابو میں کب آتے ہیں یہ کیا کتا ہی خروں میں چلو کوئی قید بھی کر سکتا ہی</p>	<p>راہ حق سے پھر پھر میں نہ پھر گئے اب تو لنگے یہ سر قدم شہید پر گئے اب تو</p>

<p>۷۷۷ کیا غور نہ کرے کہ اور خانہ خراب اب جو دیگا تو پتہ نہ دے گا تو پتہ بہرگز گون سے کلام حج و عمرہ عباد ہم سپاہی ہیں شہری بات کی ہوئی نہ</p>	<p>۷۷۸ ختم آلودہ نظرائی جو تیرن کی نگاہ ڈر کے نامور کہے نگاہ شکل و باہ آنکھ چمک میں میں سواران پہلہ رنگا پس کے دانتوں کو حجابا جاہ</p>	<p>۷۷۹ حق الشک سے کھانا کھانے لگے نہ اک تلامذہ سطرطیح بھی کچھ نہ نہر کے کہیں شہر سے شہر میں سر پہ اوہ جسے چپکے دکھائی</p>
<p>۷۸۰ نہ اگر علم سے اپنے اب و عم ہو لینے چار ہو جائینگے اک ٹکڑے جو ہم ہو لینے</p>	<p>۷۸۱ عبد و لاقدم اسکو نہ ہٹانے دیجے کہا بیٹے نے کہ اب آئیے جانے دیجے</p>	<p>۷۸۲ ہاتھ آسے نہ شہر یوں کے سوئے نہ گئے دم میں فولاد کے دیا کو بری پر گئے</p>
<p>۷۸۳ تو کہ گزراں سر کو نکھار غلام سختار سے تہ بنداجی سکھام نوکریا دو کی مال ترا حکم شام جان سے نہ کرے باجوہل کچا پنجا</p>	<p>۷۸۴ کہا جانی سکھ چلے سوئے ہو لیلے جس سے جنت میں ہو پتہ نہ چاہیے مار سے جانب زدوں سے نکلا چلے کس شاشت کے کھڑے تھکا چلے</p>	<p>۷۸۵ دور سے شاہ آدم نے جو نظر فرمائی کہا عجب صحرا نامی جاؤ جانی پھر کیا ماروں کی صف بہ نقابائی کہیں نہ تھی نہ تو تیرن سے لڑائی</p>
<p>۷۸۶ ڈنکے سینے میں گھانا فین دل جالیگا ابھی اک ضرب میں پر پاؤں سے لجا لیگا</p>	<p>۷۸۷ سچ کی بجاری یہ تقریر بڑی دیر ہوئی کہیں چلنے نہ لگیں تیر بڑی دیر ہوئی</p>	<p>۷۸۸ تم سپر کو کے ای شک فرے آؤ بہ حفاظت مرے مہمان کوادھر لے آؤ</p>
<p>۷۸۹ دیکھو ان سب میں سب کچھ کچھ پونہ نیک نائنے ہیں ایسے خالوں کی کجک دیکھو کہیں چمکی ہو دیون کی کجک کیون مزا کچھ کچھ ادون تھے اور کجک</p>	<p>۷۹۰ کہتے گھوڑوں کو تیر کی چاندن سے ساتھ ہی ہم کہتے اس کے تیر اور تیر بچے ہٹ ہٹ کہتے ہاتھوں سواران سے کہا تھوڑے تیر تیر تیر تیر اور تیر</p>	<p>۷۹۱ نکلتے غلام گلشن شاہ کجک پان سے عباد پان ہو پان کجک داسین تیر دو دم کھلے گریبان کجک بچے ہو گیا اور تیر تیر تیر کجک</p>
<p>۷۹۲ کچھ کہنا سخت تو کھڑے یہ زبان ہوو گی اکٹھ دکھائی تو پتلی میں سان ہوو گی</p>	<p>۷۹۳ شکر شام سے تیار تار سے نکلی چھوٹا برسیر چار تار سے نکلی</p>	<p>۷۹۴ باندھ کر ہاتھ کہا قابل آزاد می ہون رحم فرما یے مولا کہ میں فریادی ہون</p>

<p>۲۸۲ بہت چھلکے بڑے جذبہ جفا عیاش ہائے فدا کی کہ ہم حال کی دشمنی تو نظر آئی کیوں اب تنگی کی وجہ سے وہ بون ہوئے بے ہوش آویں</p>	<p>۲۸۵ لعل کے پادشہ بن غضنفر تو چھلکے خوف شکستہ وریا جس گھڑی فوج حسینی کے باریا تو چھلکا طرف خدا وریا</p>	<p>۲۸۱ عین کی سخت عباسی سختی آپ بہت تھی لطیف غایتی زات اسکی قدس و انداز سے فتویٰ اب یہ جان ہی کبھی کبھی جانقصو</p>
<p>سنگوں پر مبارک پہ چو پایا او سکو بازو سے شاہ نے سینے سے لگایا اسکو</p>	<p>بندہ خاص شہنشاہ جلیل آپہو نجا نار سے جانب گلزار خلیل آپہو نجا</p>	<p>قیدی دام ندامت ہی رہائی کیجیے ہاتھ باندھے ہوئے عقدہ کشائی کیجیے</p>
<p>۲۸۳ چھوڑ دیا بصد لطف کار و توبہ نہ آئے لعلی عجب پہ چمکے عید وہ خوشی تھی شہسبہ خوشی عید شہنشاہ تھیں ہی رحمت مولایعید</p>	<p>۲۸۶ فوج افندوی بن حجاز آریا جنس فرخ عصیان کا خیر آریا دی صدا کو مولایہ سب کا آریا باگ کو ہاتھ لگانے کا گنگا آریا</p>	<p>۲۸۴ بے حسرت کیا کہو کیا عین ہاتھ جب ہوا قوت بازو تو جا بے ہاتھ ایں دید قدرت کے سوار سے پہنچے تو نے فرسٹ انویس چار سے پہنچے</p>
<p>چل قدیموس ہوا حاج کر اور زاری کر قافلہ چلنے پر کوچ کی تیساری کر</p>	<p>جس کی دست درازی سے کم کر ڈالے کہیے خادم سے مرے ہاتھ قلم کر ڈالے</p>	<p>اب سر دست عقدے سے تجھے کھلی لنگے جام کوثر کے مین دست بدست اینگے</p>
<p>۲۸۷ عین کی خوشنیکو سے آنکھ کی خبر سے فائدہ سے کیا بادشہ جن و شر کہا عین شکلی ہی ایک کپ پر کولی روئے کر تا ہوا دست اور</p>	<p>۲۸۸ دست انجلیوین چاند شہنشاہ ساتھ عین صفت عباسی فلک جاہ تو کہتا ہوں گندہ بندے افندوس اب میں گرہ نہیں انی خیر راہ</p>	<p>۲۸۹ کھلے یہ ہاتھوں کو چھلکے ہوشیار غل ہوا عقدہ کشائی کو بد القیاس خاک پیکر کی بون اکبر بجا ہاے چاپا رہن گلے کو دو داہ ہاے</p>
<p>دور سے پاس شہنشاہ امم کے لاؤ مخکو ہی حکم کہ سایہ بین علم کے لاؤ</p>	<p>جیسے خدمت میں کمی کی ہو وہی خام ہو چار آنکھیں نہیں کر سکتا بہت نام ہو</p>	<p>ویں صدیہ اپنے چاروں کے تارے چمکے سعد اکبر ہی کہ تاروں کے تارے چمکے</p>

<p>۹۱ خواراؤن پھوڑا لیا شکر اور نیرا لیا اور خرچے محبوب نہ کر گھوٹن سادات کے باپوں ان میں مہر ہے کہ دین تو دیکھ کر ہر دم</p>	<p>۹۲ وہ شاد و دل کے شیف کے کلام تجلیک نعلین پہ سے قدم تار شکر دانی با پھر اگر دہام روئے شکر کیلئے جویت کا سما</p>	<p>۹۳ وہ شاد و دل کے شیف کے کلام تجلیک نعلین پہ سے قدم تار شکر دانی با پھر اگر دہام روئے شکر کیلئے جویت کا سما</p>
<p>موت آپہنچی تو یہ حرف و حکایات کہاں پھر قیامت کے سواتجس ملاقات کہاں</p>	<p>پر گیا غل کہ سعید ازلی جاتا ہی ہائے مہمان حسین ابن علی جاتا ہی</p>	<p>بل کئی دیکھ خوشی کا سر اچھوڑا تھا دم جولاں ہی گھوڑے کے لیے گھوڑا تھا</p>
<p>۹۴ نہنے کھراٹ کھلا نیند کی ناکام تیر دن کے سوچے نیند بان اسطعا کھا ناکیا کہ نیندین اک اپنی کام دودھ پیے ہوئے پچھوئے کچھ</p>	<p>۹۵ آئی تھی سچی آواز کا کی ناگاہ عرض کی طرح کی غل کی علی پایس کی کسی صوم کی حالت نہا شہرے فرما باہر کی بکوں کی واہ</p>	<p>۹۶ بالین و غازی کی وہ چھٹی چھین کچھ کھادی کی وہ بیا اور ہفتین غرق غواڑ کے دیا میں بیا در تین چار آئینہ میں چھوڑا ہو جاہرین</p>
<p>چوکیاں روکے ہو گھاٹ آدمی میں کل سے سیدانیاں سب تشہر کی گلی میں</p>	<p>نوبول تشہر چلا آئینوں سے نہر دھوپین اہلیت نبوی تیرے لیے روتے ہیں</p>	<p>ملکیا گلشن فردوس میں خوشنودی تھی پیرین زرد زہرہ جسم میں دواؤدی تھی</p>
<p>۹۷ نہن و دوس کھا گئی پلٹ تیری بچ کھوئے کھا گئی غدت تیری ہوین بھڑک کر محبت تیری نہن کے کام میں غصہ تیری</p>	<p>۹۸ پسے دل میں چھوڑا دل کا تالی پچھوئے تشہر کی دھواؤ غازی تازہ انداز سے آتا تھا ہوا تازی طاہرون کو نہری باؤ فلک پڑا</p>	<p>۹۹ خود نہن کے تشہر کی شکر وہ نشان تشہر میں کو جو بیا جائے نہن کیسی دل کو نہ زنا جائے نہن کیسی دل کو نہ زنا جائے</p>
<p>شادمان روح بھول مدنی ہو و گلی ساتھ میرے تری فاقہ شکنی ہو و گلی</p>	<p>دیکھ کر اسکو پیری تیز پیری بھول گئی اپنی رفتار سیم تھری بھول گئی</p>	<p>دم چور کرے کو طاؤس چہن سے پوچھو شوخیان اسکی غزلان ختن سے پوچھو</p>

<p>۱۰۱ کیا پختہ آتش چاکر کھلے کیا زمین چرخ گردش کھلے بقی پریم روی رخسار کھلے ترسان پریمی اجاڑے تو کھلے</p>	<p>۱۰۲ کیا تو صفت خوش خراب تو تیر تو یا اسے نگارش و تاب تو تیر آتش خامدہی تھمتا ندین تو تیر تیجاری کی صوفے کھنچے کیا تصویق</p>	<p>۱۰۳ کیا کجائی سے کھا تو خاک تو تیر جاسوسے سب سے فوج و دیار تو تیر حکم کا خادم کو دیا ہو سب لیا سہا بیٹے کے تو قلب دین جاو دلدار</p>
<p>۱۰۴ غیر حرم کیا کوئی اس رنگ صبا کو باندھے یہ وہ مگھواری جو کاکل میں ہوا کو باندھے</p>	<p>۱۰۵ باندھ لین دل میں تو تو بھی جو دم بھر تیرے نقش بکلی کا اس آئینہ میں کیونکر ٹھہرے</p>	<p>۱۰۶ مضطرب ہوں میں کہ ترغی میرے سر پر میں نے قربان کیا بجگو علی اکبر پر</p>
<p>۱۰۷ جان سی تھی کہ دم گھوٹو گا تیری تھا ایک ماحول سیلاب شہر تیری تھا باؤں مانعہ تھا کہ پر تیری تھا منہ اندک پہنچنے کا آرت تیری تھا</p>	<p>۱۰۸ باد باگ تما جھل کی بوا کھلنے سے جلیان کو ندی تین تیرے چکھنے سے فتح باندھ غلامان تیری لطف شانے سے پیچھے نہینو دار تھا دسانے سے</p>	<p>۱۰۹ بکھڑے رو باد پہنچنے سے تیر جگ کہ گئے دلاکھ سے وہ تیر آفت جان تھی کل شہر و ان کی تیر ہیوان پہنچے مژان زبرد تیرے تیر</p>
<p>۱۱۰ ثابت اس مضیق اس عمل میں سیار تھا اسے دلدل کی رفاقت میں قدم مار تھا</p>	<p>۱۱۱ سچ کہتی تھی کہ بکلی سے بھی تیر دست ہوں میں ہاتھ کھتا تھا کہ رستم سے زبردست ہوں میں</p>	<p>۱۱۲ ساتھ اس جنگ میں بروں کو چھوٹ گئے بچ گئیں تین مضیق تین پرے ٹوٹ گئے</p>
<p>۱۱۳ شکستہ تھا وہ رنگ گلارین سپید کسی گلگون بیاپندین گلین سپید بنی تھی ایک بچہ نہ زین سپید حلق خاصوت آئینہ تو تیر سپید</p>	<p>۱۱۴ بیٹا نہ ہو گھوڑوں پر دھڑاکی اور غلام شہی کب جسکی پادھر سارے طرح عقب تھا بھنی کب سپید سارے شاہیں سوار کے مانند سپید</p>	<p>۱۱۵ غائب کسب و سیر و قلب جاں غائب کوئی بیت کو کوئی باں کوئی سیر کوئی کعبین بچہ تیر جاں چاہتے کعبین تیر زبون کسے پوچھاں</p>
<p>۱۱۶ اگر گلیاں وہیں آیا جو ہوا کا جھونکا تازیا نہ تھا اُسے باد صبا کا جھونکا</p>	<p>۱۱۷ عزم جا پر مئے کاشیران زبرد پوش تھا تیج قربان تیران گزر گران دوش تھا</p>	<p>۱۱۸ چکر کھیت خلیل فوج کے دل میں آیا جو گر افخاک پہ وہ و ام اجل میں آیا</p>

<p>۱۱۰ خوگاز و زید جلد اعلیٰ جلد اعلیٰ مذہب اس کی توحید کی سوا کرتا تھا اک طرف عبدوداد کی سوا کرتا تھا وہ میں میں تھا وہ جو اہل خانہ تھا</p>	<p>۱۱۱ شاہ شہزادہ کی سب سے بڑی حرکت کے قدر مہمان میں تھی کہ تہذیب حق نہاد اہل کاغذی اور تہذیب میں کسی کی توفیق نہ کہ ہر خدا</p>	<p>۱۱۲ عکس کا اپنے فو توں تھا سخاوت میں نہت رخصت کیا تھی پشانی میں طوفان جنت خاطر تھی پشانی میں جنتی بنی بان کی جلائی میں</p>
<p>۱۱۱ گھر کے تیرہ دن میں بھی غازی نہ کہیں نہ ہوا گرم ہارے وہ خاک کا پیوند ہوا</p>	<p>۱۱۲ ہوگا ہر طرح وہ تقدیر میں جو ہونا ہی ہوگا بھی لاشہ اگر تیرہ یونہی رونا ہی</p>	<p>۱۱۳ کیا ہوا فوج مخالف میں بڑی چلتی تھی ہر لطیف میں نصیحتوں پر پھر چلتی تھی</p>
<p>۱۱۳ یہ بھی چلتے تھے تیرہ بھی نہ چلتے تھے یہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے ما بعد مگر میں تھے تھے تھے تھے تھے اپنی جان بانیان کھلتا تھا تھے تھے</p>	<p>۱۱۴ تو نے جلیج تھاپنے چوٹی کا جی نام ہوگئی ہوگا اسی طرح برادر کا الم عزیز کی تڑلا دے یہاں دیدہ نم حق وہ ساعت دکھانے بچے شاہ</p>	<p>۱۱۵ تو تھا شکل کی تیرانی میں نہیں یہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے یہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے یہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۱۱۴ مہر کی خروشاں جو صدایتا تھا بڑے کے سینے کو سانوں سے ملویتا تھا</p>	<p>۱۱۵ اب دیکھو کہ ہو جلد شہادت میری اب دیکھو کہ ہو جلد شہادت میری</p>	<p>۱۱۶ زور چلتا ہی نہ ثابت قدمی چلتی ہی اک زبان کیا ہو کہ تیغ دودھی چلتی ہی</p>
<p>۱۱۶ میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو</p>	<p>۱۱۷ میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو</p>	<p>۱۱۸ میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو میں نے فوج سے لڑا ہے وہ دیکھو</p>
<p>۱۱۷ اپنے محسن کا فراموش نہ اہسان کرتا سو پیرا ہے جو ہونے تو میں قریان کرتا</p>	<p>۱۱۸ گوش زد تھا ہوشانہ اُحد و خیر کا گوش زد تھا ہوشانہ اُحد و خیر کا</p>	<p>۱۱۹ القیام اسکے بھارت کو نہیں وک نہیں تج کیسی کسی پرچی میں بھی دیکھ نہیں</p>

<p>۱۱۸ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>	<p>۱۱۹ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>	<p>۱۲۰ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>
<p>عقب حق کے شیعہ سے کمان بہانہ چکے اب شیر کے پیچ سے کمان بہانہ</p>	<p>شور تھا چلتی تھی زخون کے بو گلارون پر لوٹے دیکھا تھا چلی کوہ انگارون پر</p>	<p>رنگ سیلا ہو کر منت طبق میں ڈوبے یہ نہ نوہ نہیں ہی خوشق میں ڈوبے</p>
<p>۱۱۹ چکے اب شیر کے پیچ سے کمان بہانہ چکے اب شیر کے پیچ سے کمان بہانہ</p>	<p>۱۲۰ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>	<p>۱۲۱ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>
<p>چاڑھ نصف پڑا رہا جو بھرتا نازی نے کھینچی میان سے تلوار خزانہ نے</p>	<p>جلوہ گریون بھی شعلہ نہ شرار سے دیکھے دھوپ میں دن کو چمکتے ہوئے نار سے دیکھے</p>	<p>بچھ گئی تھی وہ عین صفت بانہی تھی سرتوں پر اڑانے کے لیے اندھی تھی</p>
<p>۱۲۰ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>	<p>۱۲۱ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>	<p>۱۲۲ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ نوکری صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ سیرت سیرت سے ہو کر صیغہ صیغہ</p>
<p>اک تو شفاف تھی رتیب اور بھی شفاف ہوئی پہلے چار آئینہ وادوں ہی کی صف صاف ہوئی</p>	<p>جو سپاہی تھا وہ شہر تھا کہ ہر کاٹ نیا تیز دستی ہی تھی تاہم نہی گھاٹ نیا</p>	<p>ہر نے نوا تھا جو ہرین تو پایا تھا اوسے آب الماس میں صل نہ لے بھایا تھا اوسے</p>

<p>۱۳۱۱ خونِ کونانِ تخی غولِ کونانِ کج سکونِ کونانِ تخی غولِ کونانِ کج بہارِ ناسوتِ تخی غولِ کونانِ کج بہارِ ناسوتِ تخی غولِ کونانِ کج</p>	<p>۱۳۱۲ پیشی بجاگی بولی بولی بولی سب دوسے فرس بولی بولی ایزہ سے بولی بولی بولی رہا پھر کر قیامت کی بولی بولی</p>	<p>۱۳۱۳ نورِ آفتابِ دیدارِ آفتاب دبم گونج کے روایوں جاتا تھا سُرا دیا تاج سے جسے پاتا تھا نورِ آفتاب سے چھین پاتا تھا</p>
<p>۱۳۱۴ دم میں ہوز و زبر جمع مروج ایسا موج ایسی کسی دیکھی نہ تھا ایسا</p>	<p>۱۳۱۵ ہو کماندار تھے جو باد ہوے گوشوں کے لوٹے اڑنے لگے میدان میں زبر پوشوں کے ایسا</p>	<p>۱۳۱۶ دم کل لیتا ہوں رگ سے فتنہ سوار صدید اپنا کہیں زندہ بھی اسد چھوڑتے ہیں ایسا</p>
<p>۱۳۱۷ بہارِ ناسوتِ تخی غولِ کونانِ کج سکونِ کونانِ تخی غولِ کونانِ کج بہارِ ناسوتِ تخی غولِ کونانِ کج بہارِ ناسوتِ تخی غولِ کونانِ کج</p>	<p>۱۳۱۸ راہ کیو پوئے تخی غولِ کونانِ کج سکونِ کونانِ تخی غولِ کونانِ کج بہارِ ناسوتِ تخی غولِ کونانِ کج بہارِ ناسوتِ تخی غولِ کونانِ کج</p>	<p>۱۳۱۹ نورِ آفتابِ دیدارِ آفتاب دبم گونج کے روایوں جاتا تھا سُرا دیا تاج سے جسے پاتا تھا نورِ آفتاب سے چھین پاتا تھا</p>
<p>۱۳۲۰ خوف اسکا تھا کہ یا تنگ نہ دیر آہوئے ابھی پیچھے میں دبا ہے جویر شیر آہوئے ایسا</p>	<p>۱۳۲۱ خوف اسکا تھا کہ یا تنگ نہ دیر آہوئے ابھی پیچھے میں دبا ہے جویر شیر آہوئے ایسا</p>	<p>۱۳۲۲ نورِ آفتابِ دیدارِ آفتاب دبم گونج کے روایوں جاتا تھا سُرا دیا تاج سے جسے پاتا تھا نورِ آفتاب سے چھین پاتا تھا</p>
<p>۱۳۲۳ خوف اسکا تھا کہ یا تنگ نہ دیر آہوئے ابھی پیچھے میں دبا ہے جویر شیر آہوئے ایسا</p>	<p>۱۳۲۴ خوف اسکا تھا کہ یا تنگ نہ دیر آہوئے ابھی پیچھے میں دبا ہے جویر شیر آہوئے ایسا</p>	<p>۱۳۲۵ نورِ آفتابِ دیدارِ آفتاب دبم گونج کے روایوں جاتا تھا سُرا دیا تاج سے جسے پاتا تھا نورِ آفتاب سے چھین پاتا تھا</p>
<p>۱۳۲۶ خوف اسکا تھا کہ یا تنگ نہ دیر آہوئے ابھی پیچھے میں دبا ہے جویر شیر آہوئے ایسا</p>	<p>۱۳۲۷ خوف اسکا تھا کہ یا تنگ نہ دیر آہوئے ابھی پیچھے میں دبا ہے جویر شیر آہوئے ایسا</p>	<p>۱۳۲۸ نورِ آفتابِ دیدارِ آفتاب دبم گونج کے روایوں جاتا تھا سُرا دیا تاج سے جسے پاتا تھا نورِ آفتاب سے چھین پاتا تھا</p>

خاص
بہمنی باب
علم اراد
"قلعہ"

۱۳۱
فوق شہ وہ گھاسنے والی تلواریں
گھاسنے جاتی تھیں زمین پر گھاسنے والی تلواریں
منج گھاسنے کی گھاسنے والی تلواریں
دوسرے منج چھپتی تھیں تلواریں

۱۳۲
ارکھانوں کے منج چھپنے والی تلواریں
خاک پر گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

۱۳۳
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں

۱۳۴
خود گھاسنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

۱۳۵
منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

۱۳۶
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں

۱۳۷
منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

۱۳۸
منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

۱۳۹
منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

منج کی گھاسنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

منج چھپنے والی تلواریں
گھاسنے والی تلواریں
منج چھپنے والی تلواریں

بہمنی باب

<p>۱۴۱۱ھ بہن کی کووند کی بجائے اُن کی سٹ گئی ہاتھ کاٹ گئی صدر کو کاٹ گئی دل کو پیوین نہایا تو جگا کاٹ گئی شیخ سستی کے بجائے کیکا کاٹ گئی</p>	<p>۱۴۱۲ھ کلیت حلقہ پنج نہ گیا وان کی پنج جہان یک جا گیا کسی جاپنطہ بہت حالی نہ گیا جگیا غلطی میں جو ہاتھ وہ خالی نہ گیا</p>	<p>۱۴۱۳ھ سکے پہ پور بھی کھانا تھا تو نہ پایا پنج کرتی تھی نوم تہا تم تو تازی دیکھ یوں جہاروں سے لڑا تو تازی ہاتھ زخمی ہو گیا موت دست اندازی</p>
<p>اگ کے پھولوں سے بدعت کے شجر جلتے تھے دو زنجی سرو چر افغان کی طرح جلتے تھے</p>	<p>شیر ننگ میں باقی نہ کھارنگ کوئی کوئی میسر تھا و پارا کوئی پورنگ کوئی</p>	<p>اول پہ نیزہ کسی خوشوار سے بڑھ کر مارا ایکے سر پہ تیر ایک نے خنجر مارا</p>
<p>۱۴۱۴ھ الہ اللہ وہ ہاتھ اور وہ جہنم کا شہزاد خادم اور در کی طرح دم کا دائغ غول چلیا تھا جو ہم م کا تین کفار میں چھٹکا ہوا تھا ہم م کا</p>	<p>۱۴۱۵ھ باؤں سواروں کی ٹون کی کلو کچھن کبھی کبھی کبھی تلواروں کی بین کچھن کبھی کبھی کبھی غلامین کا بین کبھی کبھی کبھی کبھی ماریں کا بین</p>	<p>۱۴۱۶ھ دیکھ ایک حلق کیا کاندہ کا سینہ میں بڑا حسین ہوئے خنجر گلاؤں میں رکھ دیا سنے پہنکے رکابوں سے قدم جاک پر کے کچا را وہ کہ بالبلہ آم</p>
<p>اگ شمشیر کی ہر جسم میں جا لگتی تھی آبلے پڑتے تھے جب اس کی ہوا لگتی تھی</p>	<p>سر پہ مغز نہ کسی برین زیر جامہ تھا چھٹ گئے عاشق و مشوق وہ ہنگامہ تھا</p>	<p>آسے جلد کہ سرتن سے جدا ہوتا ہو آپ کا بندہ آزاد و فدا ہوتا ہو</p>
<p>۱۴۱۷ھ کبھی سوئی اعلیٰ کی تو خور کبھی کبھی تھی گلے دی تھی آزار کبھی کبھی چھٹی جی حال تھی تلوار کبھی خنجر شمشیر کبھی برق شراب کبھی</p>	<p>۱۴۱۸ھ سویر برق کبھی تھی دھنچ کبھی پیوٹی حریجا کو کھانچ کبھی تھر صلیب تھی اچھائی فرزند تھول یو دعا مالک اس کی طرح بھول</p>	<p>۱۴۱۹ھ کھلے پہر دھوپ دن کی طرف شاہ چلے پیادہ ہو سے تشل شہر دیکھا چلے تک کھنچے ہوئے عباس کی جہاز گئے دو زون فرزند دیکھ پئے اسد اللہ گئے</p>
<p>سٹھ کی طرح شیر روں کے بدن جلتے تھے چار آئینوں کے فانوس میں تن جلتے تھے</p>	<p>وہ کیا نومے جو دنیا میں ولی کو سنے تین تیری ہر ضرب کی قیفر علی کو سنے تین</p>	<p>خون بھری آنکھوں میں دم نہ کھا گئے دیکھا ہونے شیر تو مہمان کو سنے دیکھا</p>

<p>۱۴۴ خاک پر کے کپکپ کے قہقہے بان اور جلد زیاں سے کپکپ کا سان اور بات کچھ کر کے بون پر مری جان اور پکھو تو آئے ہیں یہ ہچک گیاں اور</p>	<p>۱۴۵ عالم غم میں جو آنکھ سے نہ کھول جائیہ کچھ نہ کھلے پچھلے چہاں اور آواز ہوش پر تو صاحب شہیہ رہیہ وہیں پر فکر آجی کھول کونہ</p>	<p>۱۴۶ حلقہ گل گلاب آگے تنہا حلقہ گل گلاب آگے تنہا حلقہ گل گلاب آگے تنہا حلقہ گل گلاب آگے تنہا</p>
<p>۱۴۷ کم نہیں بھائیوں کے غم سے مجھے غم تیرا گھبریں خاتون قیامت کے ہر ماتم تیرا</p>	<p>۱۴۸ نیرین طہیہ اسی آن ہوئی جاتی ہیں سب تری شکلیں سان ہوئی جاتی ہیں</p>	<p>۱۴۹ جمع فوج ملائک تن صد پاش بہ ہر چھاؤں اس دھوپ میں طہی کی مری شہزادہ</p>
<p>۱۵۰ سب بوزد رس سلطان کجاوہ خیار سب جانی میں نے فزاد رس عاشق سب ظلم کی غنیمت سے جو جہلجہار کایہ سب بھی جگر بویں کو کھار</p>	<p>۱۵۱ خزانہ اسباب کیا تری شہنشاہ اس کی جہت کا وہ آغاز یہ انجام سب ترے پاؤں میں جو دین چکا وہ غلام ہر ادا دے جانے پہاں ہاں</p>	<p>۱۵۲ ویرانہ کھاتی جو جھنجھ شب اور شاہ سب میں جو جھنجھ شب اور شاہ سب میں جو جھنجھ شب اور شاہ سب میں جو جھنجھ شب</p>
<p>۱۵۳ فوط غم سے جہت تو درد ہوا جاتا ہوں خون ترا دیکھنے میں زرد ہوا جاتا ہوں</p>	<p>۱۵۴ اتوب کو یہ تیرا شرف پانے کی بخدا اہم کو بھی حسرت ہوئی مر جانے کی</p>	<p>۱۵۵ قصر کو بھی ہو عزت بھی تو کیم بھی ہو نعمت خلد بھی ہو بادہ تسنیم بھی ہو</p>
<p>۱۵۶ کیلے تیرا تو سلف توں پہاں رسک اپنے دواں سے پوچھاں اور رسک واہ سہر تیرا اندر سے تیرا رسک عشق اعلیٰ سے بھی بلے پوچھاں اور رسک</p>	<p>۱۵۷ بولے اگر کہ قیامت بھی ازم نہ جان مغنم خان اسے جہم چٹکے جو جان سزاخون جگر کو دین کے پوچھاں اور رسک غرض کہ تیرا نہیں ہے کچھ اور رسک</p>	<p>۱۵۸ کیا تیرا پانے کی اور شہنشاہ آپ زانو سے مبارک پیچھے پیچھے علی بن یہ جناب شہنشاہ عجیب کہ جو باب تہی جو ابدیت</p>
<p>۱۵۹ وازغانی سے گندنا ہو تو ایسا ہووے بھو جینے کے ہو مرنے ہو تو ایسا ہووے</p>	<p>۱۶۰ دیکھ کر حال تیرا شکون سے نہ دھو سہم اہم ترے پائنتی سرنگے کھڑے رو سہم</p>	<p>۱۶۱ طاقتور وہ آیا وہ عساری آئی بند کر آنکھوں کو زہر کی سواری آئی</p>

<p>۱۶۳ کیون غدار رو چو بلبل کی بختیوار بیجان کسی کے سون بیان بازار تخت پر فرستے طعنے بونہید صدار سب در اساتے ہو کل عیون شکار</p>	<p>۱۶۴ عرض کی خستہ بخت سے نکلتے ہو دم قبرین میری دیو چو بات اہ ام شر نے تو کیا کردو دست عبت پیغم خونین دھوے لگتے تری بزم</p>	<p>۱۶۵ اش اپنی دوا دل کے بیٹے شاہ روح بزم میں سدا آتی کہ زامات میرا عاشق و زور رسول بیجاہ اس وفادار کا نام دانا باہ</p>
<p>تپ میں مجھوس بلا عابد دل خستہ ہو وخر قائلہ بلوے میں رن بستمہ ہو</p>	<p>کچھ تر دہنیں جو ہو گا وہ ہتر ہو گا قبر میں بھی مرے زانو پتر اسر ہو گا</p>	<p>اپنے فرزند کے غمخوار کی غمخوار ہون میں مجلو پرسادو کہ مہمان کی غمخوار ہون میں</p>
<p>۱۶۶ کے نشیں ہو چھوٹے پتھر تھکر ملک الوٹ کھل پنی دکھائی آر آجکیان اپنے گامان کو خور صدار راست جان بنی نہ کیا کھجور</p>	<p>۱۶۷ کچھ کھنکھان دیکھو پھونک غلاب تم نہایت کچھ بھگتے ہو لون کجواب بختے عصیان میں جسے بھگتے ہیں قبر میں دامن مار کی طرح کچھ جواب</p>	<p>۱۶۸ اہلیت نبوی کے کوئی کہہ سکا ملک سیر سردار سے پیٹ کے سو بیچو غلات فی ہون میں لاشے بارہر سکھین چیکے مظلوم کو چلتا ہو</p>
<p>ای ملک شہد ترا کشا ہی یہ حیرانی سے قبض کر روح کو اس شیر کی آسانی سے</p>	<p>شر کے روز بھی چھینے کا نہیں ساتھ ترا دیکھنا ہو گا مرے ہاتھ میں دان ہاتھ ترا</p>	<p>جان دی اسے مرے غمخوار ہون کے بدلے دو گنی میں بخدہ فردوس کفن کے بدلے</p>
<p>۱۶۹ اسکو زانویں کا ہوا خواہ ہے رحم کہ رحم کہ مہمان یہ اتھو ہے جان شاد یہ سپرید زبجاہ ہے سیا تر ہو برآمد کھجور</p>	<p>۱۷۰ بھئی کچھ بھئی کے امام دوجان جاگمان کچھ بھئی شرم سے کھلے جان ہستین بن علی کے کر بارہ جوان غیر جمیدین کھنکھان</p>	<p>۱۷۱ اور کچھ کچھ شہابی ہو تو قصہ خدا لاش توڑی ہو جی جی لاشے بارہا حرمک میں تیرے سے سامان خوا زیاں کھوے ہو سبیلان کتنی چنکا</p>
<p>اکو بھی روٹینگے جو صاحب ماتم ہونگے اب یزت میں ہان ہو گا جان ہم ہونگے</p>	<p>بسکہ صدمہ محتاجہ الی کا دل مضطرب پر مرگیا رکھکے شہد اپنا قدم سرور پر</p>	<p>اسطرح خواہ سلطان زمن پستی ہو جسطرح بھائی کے ماتم میں ہن پستی ہو</p>

۱۱

لیکھ لائے تھے کہ وہ پڑھیں پڑھیں پڑھیں پڑھیں
بانی صفت پڑے کہ وہ شرم کے تمام

۱۲
نہیں لب بول نہیں کہیں کہیں کہیں کہیں
بہت بڑے ہیں اعلیٰ جو علی کے ہیں غلام

۱۳
دیکھنا پاک تر از نامہ عصیان ہوگا
تو بھی فردوس میں شیر کا مہمان ہوگا

۱۴

عقدہ سلک گداز دینے کی کوکھ
انہیں پہن کے اپنے جو کھول دے

۱۵
گروہ باند قلاب کو کھول دے
کوہ را در آوا دیکھین مثل اختر کھول دے

۱۶
خبر نہ معلوم کیلئے نہ کھول دے
بہن کا دہندہ کے فیض کا در کھول دے

۱۷

دشت میں صحر اگر کسی کو کھول دے
شک نافہ طوقہ زلف موی کھول دے

۱۸

تیر کی طلمات کی کیا تھی سیاہی کی کیا
قبر و قبر بزمین اور سکندر کو کھول دے

۱۹

دشت قدرت کو کسی کی پہلوئی ہے
جس کو نوانخن تیر جو کھول دے

۲۰

یوں جن کو کوئی نہ ملتی بن زو القاصیدی
سراٹھا کر اپنا تھوڑا جلیج اثر کو کھول دے

۲۱

تو کہ تھا تعلق دم گم تیر ظلم
اپنا تنہا چپکے بیان لیلے کے کھول دے

۲۲

خج تھانہ آئی علی سے جب یہ کھول دے
ہاں مس سب از چپ کر اب خبر کھول دے

۲۳

تو وہ نامہ گروہ دیش کا اسکے پاکریم
بڑے شمع زبان کے کون جو کھول دے

۲۴

اسے جو خان بچا بچا کے کو علی خان
ہاں گرا دے سب ادا بنی کا آگ لگا دے

۲۵

قدیم میلن چھٹی تھی وہ علی کو میدا
پڑے پڑے قاضی باد کو کھول دے

۲۶

کتنی تھی یاد کرنا دے جو بوجھ
کیون علی گڑھ چلے کی یاد کو کھول دے

۲۷

قلم کا شوق ہو گا کون ایسا نہ نہیں
میں نے چند گریبان زیر غجر کو کھول دے

۲۸

شکر کہ تھی تھی زیب دفتر حیدر مولین
میر باد کی آتن بومیر کو کھول دے

۲۹

شیشے قاصد کے تان توڑ پڑھین میں
تو خط صفر کا نہ نامہ بار کھول دے

۳۰

نکتہ دان طالب ہون مولیٰ کے
پہنچتے سے ابھی زرتک دفتر کھول دے

<p>۴۷ اوست غم شاد کنی لعل سخن اوست غم شاد کنی لعل سخن اوست غم شاد کنی لعل سخن اوست غم شاد کنی لعل سخن</p>	<p>۴۸ شوق ہون گول مرا کاشنا نہ تھو شوق ہون گول مرا کاشنا نہ تھو شوق ہون گول مرا کاشنا نہ تھو شوق ہون گول مرا کاشنا نہ تھو</p>	<p>۴۹ خاست کی بان پر بڑی باغیاں خاست کی بان پر بڑی باغیاں خاست کی بان پر بڑی باغیاں خاست کی بان پر بڑی باغیاں</p>
<p>۵۰ اک حور سراپا مجلی نظر آئے اک حور سراپا مجلی نظر آئے اک حور سراپا مجلی نظر آئے اک حور سراپا مجلی نظر آئے</p>	<p>۵۱ رہنا تر پردے میں کسے شاق نہیں تری رہنا تر پردے میں کسے شاق نہیں تری رہنا تر پردے میں کسے شاق نہیں تری رہنا تر پردے میں کسے شاق نہیں تری</p>	<p>۵۲ خود و جد میں ہر دل ہری جاہ کری تری خود و جد میں ہر دل ہری جاہ کری تری خود و جد میں ہر دل ہری جاہ کری تری خود و جد میں ہر دل ہری جاہ کری تری</p>
<p>۵۳ گل کو درخشا سخن کو ترا جلوہ گل کو درخشا سخن کو ترا جلوہ گل کو درخشا سخن کو ترا جلوہ گل کو درخشا سخن کو ترا جلوہ</p>	<p>۵۴ شیدا اور شیدا ہو خواہ دہری تری شیدا اور شیدا ہو خواہ دہری تری شیدا اور شیدا ہو خواہ دہری تری شیدا اور شیدا ہو خواہ دہری تری</p>	<p>۵۵ ہر دم میں تو غیر خود تری تری ہر دم میں تو غیر خود تری تری ہر دم میں تو غیر خود تری تری ہر دم میں تو غیر خود تری تری</p>
<p>۵۶ خالی جو بھلی سے ہو وہ طور نہیں تری خالی جو بھلی سے ہو وہ طور نہیں تری خالی جو بھلی سے ہو وہ طور نہیں تری خالی جو بھلی سے ہو وہ طور نہیں تری</p>	<p>۵۷ گم رہتا ہوں جس شب ترا پہلو نہیں ملتا گم رہتا ہوں جس شب ترا پہلو نہیں ملتا گم رہتا ہوں جس شب ترا پہلو نہیں ملتا گم رہتا ہوں جس شب ترا پہلو نہیں ملتا</p>	<p>۵۸ مصرع میں ہر سب خشک شجر کو نہیں چین مصرع میں ہر سب خشک شجر کو نہیں چین مصرع میں ہر سب خشک شجر کو نہیں چین مصرع میں ہر سب خشک شجر کو نہیں چین</p>
<p>۵۹ اوجان پہل جان ہو تو نظم کن کی اوجان پہل جان ہو تو نظم کن کی اوجان پہل جان ہو تو نظم کن کی اوجان پہل جان ہو تو نظم کن کی</p>	<p>۶۰ کلو تر سے جلوے کا طبع کیا دیکھا کلو تر سے جلوے کا طبع کیا دیکھا کلو تر سے جلوے کا طبع کیا دیکھا کلو تر سے جلوے کا طبع کیا دیکھا</p>	<p>۶۱ تو چاہے تو کوئی کوئی زنا بیاہے تو چاہے تو کوئی کوئی زنا بیاہے تو چاہے تو کوئی کوئی زنا بیاہے تو چاہے تو کوئی کوئی زنا بیاہے</p>
<p>۶۲ پھر نظم کی تو غیر ہوشان ہوئے پھر نظم کی تو غیر ہوشان ہوئے پھر نظم کی تو غیر ہوشان ہوئے پھر نظم کی تو غیر ہوشان ہوئے</p>	<p>۶۳ بجہ تک ہر رسائی نہ ہوں کی نہ ہوں کی بجہ تک ہر رسائی نہ ہوں کی نہ ہوں کی بجہ تک ہر رسائی نہ ہوں کی نہ ہوں کی بجہ تک ہر رسائی نہ ہوں کی نہ ہوں کی</p>	<p>۶۴ تا فہم کو کیا تیری لطافت کی خبر ہو تا فہم کو کیا تیری لطافت کی خبر ہو تا فہم کو کیا تیری لطافت کی خبر ہو تا فہم کو کیا تیری لطافت کی خبر ہو</p>

مرثیہ میردوش
جلد دوم
صفحہ ۴۹

<p>سطح و کھلا جسے ریگی نضون خیالی الفاظ بھی اعلیٰ ہوں معالی بھی عالی فیظم صغ سے نجل سبک زالی مصع ہو کوئی شمع وی سے خیالی</p>	<p>سطح وہ نور کو اکب وہ ضلی شب شباب وہ درشت کی دست وہ صف شب تاب پھوڑو کی وہ لپٹیں وہ اکب شب شباب گیتی کا کھوپڑا تھا وہ اکب شب شباب</p>	<p>سطح شادی کی جو جہت پائی ہوئی تھی بانوں میں بلبل چین زالی ہوئی تھی جوش بھی شہر کے کوہ خم کھائی ہوئی تھی نوکھت گل شام سے اتر لی ہوئی تھی</p>
<p>او غیرت گل شیفہ حسن نگو ہو جویت لکھوں ایمین دھن دوہ کی بو ہو</p>	<p>پر نور سب اس ارض معنی کا طبق تھا مقتل کی زمین کیا تھی کہ چاندی کا ورق تھا</p>	<p>پھوڑو سے لپٹ کر جو ہوا جلتی تھی بن کی آجاتی تھی بودا من صحر سے دھن کی</p>
<p>سطح مطلع دوسرے کے کھوٹا تھا اوتلج نقاب بھی مضمون کھوٹا تھا مشوق کے جلوے ان کھوٹا تھا پینے کے صفا قلب کد کو جلا دے پیرازہ طالع فصل ساری کا رکھا دے</p>	<p>سطح کیس شب شباب کو دریا میں تھا پیر نور جبالوں پر شاد نگالں تھا عکس رخ شباب کو اکب جو عیان تھا اگر نور کا نظر تھا کاپی میں ان تھا</p>	<p>سطح اس شب سے جو تھی سنت گریبان تھو ثابت تھا زانو امین سدا شادی دیا تھی انجمن کی آدھ دھرم دیم منو میسر پڑھو کے کھٹی جاتی تھی ہر دم</p>
<p>دو ٹھوٹا چین شادی قاسم بن ہرا ہو بائیں ہوں کچھ ایسی کہ نکات چین ہرا ہو</p>	<p>نازان تھی یہ مای کہ ستاروں کی جھلکی ہوں دریا کو یہ تھا جوش کہ میں شک فلک ہوں</p>	<p>منعوم جو تھا چاند شہنشاہ عسرب کا پنہ رخ غور شید پہ تھا دامن شب کا</p>
<p>سطح جیب میں شب عقہ جلیج تھی شمع رخ شباب سو کے آئین تھی آئینہ لیے لیلی گل پیر ہن تھی تار کی ردا اوٹھ کے گویا دھن تھی</p>	<p>سطح شباب کی ضو نو جو سانی تھی ہر جا ریک شب جو تھی میں شت کے آج جا جادہ تھا دھوڑ میں کہ سطر خط گزار وہ چاندنی وہ بولوں دان کسار</p>	<p>سطح سنا ہو اپنی تھی پر آپ سے باہر رخ صفات تھا دریا کا اگر قلب کد محر کے دھنوں کا جہر گگ تھا خیر خقلید ہوئے جانے تھے کھل کھل</p>
<p>گرد و نگو سوزار چین کر اسے جہان سے مانگ اپنی ستار و لٹے بھری کا کھشان سے</p>	<p>خوش رنگ زرد دھتے کہ پتہ بخروں کے پر بدن کا پنا دیتے تھے خوش شہنروں کے</p>	<p>ہر نکل پر گرد غم و افسوس پڑی تھی پر گل تھی ہر اک شاخ مگر اوس پڑی تھی</p>

سطح نال حج
لوہی واریہ
وزن چین شادی
کا جوہر زین طالع
پس تھی اول سے
حج جہانم
اول سے غلط ہو

<p>۱۷۱ چو لوئے عیان چو شمع کے تار سرخ رخ حالہ پر گداز غنودار ہر چند کہ رنگین تھی قبائے گل بجار پر زلفش غم سے عرف آجا تھا ہار</p>	<p>۱۷۲ خسیر کیا حال خیار نہ معلوم شادی کا ہی نہ گناہ کی بھی نفی معلوم ازراطالم سے نفرتی ہوئی تھی معلوم پیشکش پہ کچھ اقلیت سے جانتے معلوم</p>	<p>۱۷۳ خنی بنی طرب بنیم غم غم و نشان مجان سے لالہ الم حسرت و دران ابھیر تھی پردا لون کو تو جو جہان چراں ابون عروسی تھی تھوڑا سا</p>
<p>۱۷۴ عشرت میں جو کچھ بوسہ عزیمانی تھی زگر بیمار تھا دل زرد ہوئی تھی زگر</p>	<p>۱۷۵ خوش حال جو ہو اغم کے بھی پہلو مل آئے اگر کوئی ہنسنا تھی ہی اسنو مل آئے</p>	<p>۱۷۶ پایان تھانہ شادی کا تو غم کی بھی نہ تھی مسند کے قریب شمع ہر اک شمع خد تھی</p>
<p>۱۷۷ سنبھل کا بیجا رنگ میان چشتیان گیسو تو سنوار تھی گول تھا چپیان گریبان غم کی دیدہ گریں بھی جہان منشے غم کے اچال غمے چو نکلیے گریبان</p>	<p>۱۷۸ اس رات کی تو صبح تھی لڑنا ہا پیری کنٹے غم کے جہر کرے ایزد باری شادی میں غلام تھی غم صبح کی ساری نامے غم کی بنیاد تھی زاری</p>	<p>۱۷۹ کشتی تھی بڑا شکر کی بان سیکھنا کام کیون سیب شادی کا پیر کونسا بکام سب غم میں رات ہوئی کونسا بکام نہ نہ دھابتی بڑا رجبہ کونسا بکام</p>
<p>۱۸۰ طاؤں کو تھا وجد گر انشک روان تھے پہلے کے ترالون میں بھی مضمون فغان تھے</p>	<p>۱۸۱ جو بی بی تھی ماتم کی وہ تصویر بنی تھی اس بیباکین نو بہت کے عوض سینہ زنی تھی</p>	<p>۱۸۲ سفر مندہ ہوں کچھ پس نہیں حکم شہ زین سے چار آنکھ نہ ہوئی مری اس سوگ آئین سے</p>
<p>۱۸۳ شاداب تو سب گل تھے چٹا تھا گنیم چہر کا بین صرف تھی کیا رتی تھی بنیم دل باغوں سے ملنا تھا خدا کا کوئی پیہم از قلب صندوبہ چھری تھی چھا ہر دم</p>	<p>۱۸۴ دینی تھی وہ شادی خبر گرج جانی خاتون مصفا صاف ماتم کی نشانی کشتی میں کفن تھا کہ وہ پوناک شانی کافر کا اوتھی تھوڑی عطر نشانی</p>	<p>۱۸۵ کھڑک گیا بکس کی کا بصیرت ہو گیا کیم غیرت میں اڑا بے کالم بیون کا نام اور دوسرے زینے میں پران سلطان دو عالم دانہ پر زنیانی تھے صدے میں نہ تھے غم</p>
<p>۱۸۶ دو لہ کے گلے کا جو اہل ہار ہوئی تھی قمری بھی ہر اک غم میں گرفتار ہوئی تھی</p>	<p>۱۸۷ میت کا عامرہ یہ بگر دی سے عیان تھا سہرے پہ بھی تلاوت کے سہر کا گمان تھا</p>	<p>۱۸۸ دو دن سے سکینہ کو اور اصغر کو عطش ہی جھوٹے میں وہ مر تا ہی لیتوش میں غش ہی</p>

<p>۱۷۱ اس وقت بن بیادیاں تھیں گھمبہ بن شفیق غفلت کی محبت کی ہونکا دم صبح عجب سچ و قیاس کے تھے غفلت کی شب کی شب</p>	<p>۱۷۲ کسی نہیں کہچہ پیر کا ہر احوال مکمل ہو غفلت جو انہر زور گمراہ بنیں پر دین کا فاطمہ کمال کے تھے حکم اور پر ہر حال</p>	<p>۱۷۳ نوشاد کی مادر کا پوجا حال خاتم ایسید کی بھی پوجا یاس کا عالم بلجھا تے بولیں تو اٹھنے لگا چوم سہرہ و یاد و یاد و یاد و یاد</p>
<p>۱۷۴ پھر جانگی نام کی صفیں اہل حرم میں کل خلدین ہم ہو بیٹے تم قید ستم میں</p>	<p>۱۷۵ بگڑے ہیں لعین رست سے برکت دہلی قاسم سے بھی محبوب ہوں شے بھی محل ہوں</p>	<p>۱۷۶ روئے کو کیا ضبط ملا دید کا ترک دیکھا نگہ یاس سے اُس نور نظر کو</p>
<p>۱۷۷ چشم شب بھی راز غل سے چھیل میں جلیبی سے بزرگی تیر غل میں غل چک گیا آئے شے دیکر غل میں پونے کی بس عقد کی تیر غل میں</p>	<p>۱۷۸ کی جن کرین ہا نورانی نے بیان آباد غلام آپ کا بن تاج زمان نور غل کی آئے غور اور احوال صدمہ کے لعل گہر اور نشان</p>	<p>۱۷۹ پوچھتی دھکی ان غل غل گو یا کوئی کہتا تھا کہ سلمان کو پوجا دل بکڑے ہوا دیکھتی ہی تیاہ کی پوجا غفلت ہو گیا تو جگہ ہو گیا صبح</p>
<p>۱۸۰ مطلب پر فاطمہ کا پاکیزہ زینب کچھ فرق سے بھی تھیں قریب ایک زینب</p>	<p>۱۸۱ سر سبز ہو فرزندہ سامان کرونگی دو دھڑین بنا کر اسے قربان کرونگی</p>	<p>۱۸۲ نوحے تھے یہ روح حسین بہر قہار کے دو دھکا گر بیان ہو پیچے میں قضا کے</p>
<p>۱۸۳ زیا بن اور قاسم کو یاد شہر کا زینب نے کی بی بی اور کو آہن وہ حضرت نے دیا حکم کو یاد بن باب کے فرزند کو شاہ آباد</p>	<p>۱۸۴ خون سے بیٹھتی تھیں شہر فرزند کو شاہ بنائے گلین جا کر جگہ میں ادھر بالو سے فرزند پیر بی بی کو بنائی تھیں دھن بول غل</p>	<p>۱۸۵ سہرہ و یاد اور کی دشا پر نہاد خود شہر کا جادو نظر آئے لگا اکا مان کی یہ دعائیں تھیں اکوئل کے لوگار اس کی بالیکے سے یہ جگہ و گار</p>
<p>۱۸۶ کم رنگی شب صبح خدا جانے کیسا ہو یہ فرض بھی بہتر ہو کہ اب جلد ادا ہو</p>	<p>۱۸۷ تن غرق خواہر عمارد انور نشان بھی چہرے سے مگر شان رنڈا پے کی میان بھی</p>	<p>۱۸۸ دل روتا تھا انجام پر اس شے جگر کے باندھا جو کم بند پیرین گرد پیر کے</p>

مرثیہ میروش
نوحہ و رستہ
لڑتے اور
کا جہاں کیوں
جم سے سہل
ہو دیکھتے تھے
اول غل کو

<p>۱۱۱ نوشہ نیشاہ و دھاکم کا جو دلدار اسکون کے چلو کیے تھے درخوار بلغ اسد اللہ میں غل ہوا اکبار سرسبز ہے سید سموم کا گلزار</p>	<p>۱۱۲ اس فکر پر تیرے تو آنسو پڑے جاری سینچنے لگا جگر و گلبن میں ان ساری دل خاتم کے تب ہوئے پھر تیرے بکری ہو کر سچے پیر کیلے یہی جاری</p>	<p>۱۱۳ جب عقد چڑھا دے باغ و باغ جھلا رہا پسندیدہ دل کو باجم خاتم نے روئے گئے موت اقصیٰ شادی کا وہ گھر سب کو ہوا خانہ باقم</p>
<p>۱۱۴ وہ بیاہ ہو جس بیاہ کی حسرت مخی حق کو دو لہا کہ مایوں ہوں ہمارک ہو دھن کو</p>	<p>۱۱۵ مر جھوٹی کیوں ہوش مرے کھوئے ہو لوگو دو لہا کی طرف دیکھو کیوں نہ رہے ہو لوگو</p>	<p>۱۱۶ بھرا گئی مان رنگ تراشہ کی بہن کا منہ چاند ساقی ہو گیا گھٹو گھٹ میں طعن کا</p>
<p>۱۱۷ نوشہ کا خالق نظر سے بچائے بڑا ہی دھن لیکے بیٹوں بچائے نہاں ہوا جی میں نزان اسپندائے دنیائیں شریک ہوئی کا پیائے</p>	<p>۱۱۸ دوساں مجھے اتار آنسو نہ نکالو ہو بیگنی ہر خدار دے کوٹا و دل ہر طرف تار و پٹیشن میں ڈالو دھن سے کلنا ہی کیجے کو سب نکالو</p>	<p>۱۱۹ مادر سے کہا روئے تو کیوں تین جان کی عرض کر دیا باہن یاد آگئے مان ز زندگی شادی کا بہت تھا اچان یہ سن کر جتنے ہوئے والد و دان</p>
<p>۱۲۰ مندان میں اس گل کے ہوا خواہ ہمیشہ اکبر کو سہاگن رکھے اللہ ہمیشہ</p>	<p>۱۲۱ آئے ہو بھلا کچھ تو احسان کر دو لوگو میں راندھوں پہلے مجھے تو ان کر دو لوگو</p>	<p>۱۲۲ جب مرے پھر کسی خوشی بیاہ کہاں کا افسوس عجب بد رنگ ہو گا زاجان کا</p>
<p>۱۲۳ یار بر سر گشتِ شہر کا آباد ناشہ دے گئے بھی بی بیٹ شہاد پیام اجل مان کے لیے ہو علم واد اس راندھنے کی بافیت ہو یاد</p>	<p>۱۲۴ رہ کر کا زینب کہ کوں تیرے ہنر پر نہ شادی ہو جب رونی بیچ ادا تیلی میں قسین ہوئی کچھ دیکھو تیرے نہ نہ مظلوم ہی ہوئے تیرے ہر</p>	<p>۱۲۵ مان بولا یہ صد و یکا اور کیا قائم رکھے حضرت کو خدا تم چاہے کیا غری جب باپ زبانی سے سدا ہے اس ناز سے بالاکوئے آنکھوں کے آہ</p>
<p>۱۲۶ فرزند بردمند ہو دولت بھی میں ہی اک عمر سے پونے کے کھانے کی ہوس ہی</p>	<p>۱۲۷ سب جھوٹے بڑے شاہ کی تعظیم کو اٹھے خاتم بھی چچا جان کی تسلیم کو اٹھے</p>	<p>۱۲۸ شفقت بھی محبت بھی تعین یاد نہ ہوگی بابا کی تو صورت بھی تعین یاد نہ ہوگی</p>

<p>۵۳</p> <p>خالی ہو جب خضر شہر پہنچا شہر پہنچے ٹھونکتا سدا بدھن چلا آگے چلی آوارہ دنیا شک ببارا منظور نظر نہ کہ ہوا دھری مانا</p>	<p>۵۴</p> <p>سبھی گانے غنی نہ نیت غالی دنیاسب ہی رات غنی نہ نیت غالی کیا کام آئے غنی جو دینے والی غنی ہاتھوں لے کے کفر دینے والی</p>	<p>۵۵</p> <p>اچھا لڑکے کو بلوچن لگا دینے چاہیے مان کے لہذا دینے والی نہ لگو گایا نہر کی صدائی کہ نیت اور حرا پلین ہی جا بے غنی لکھ لی بارین</p>
<p>۵۶</p> <p>ظہل کرم خالق اکبر اٹھ میں سمجھو مان صدقے لگی آپ سے ہتر اٹھیں سمجھو</p>	<p>۵۷</p> <p>آمنوئے روان متصل اس شک جن کے سہرا نقاد مویون کا منہ پھٹن کے</p>	<p>۵۸</p> <p>بیجا نین منموم جو شاہ ہوا ہے نام کی صفین اچھنے کو یہ بیاہ ہوا ہے</p>
<p>۵۹</p> <p>بچپن میں جو سر پہ اٹھا کلپا راؤن کو چاہے صفین چھاتی پہ جس بیاہ کس قابل جو ہے پران چھایا منار ہوئے رہنماداری کا پایا</p>	<p>۶۰</p> <p>سب سے بڑا شک جن کے دینے لگے بستور تر و شیبہ جن کے دینے لگے فرمان جن حضرت کی سن کھولنے لگے کنا خا بہ دینے جس کھولنے لگے</p>	<p>۶۱</p> <p>سب سے عریس کا ادا ہو چکا جیم چھوٹ و شادون کا ہو دیم دیم ار بی بی کی حلیم کو خواہ ہوئے غم جس کوئے پھوٹ قبلہ عالم</p>
<p>۶۲</p> <p>تھفتہ ہو ہی کو کہ مصیبت بن پر ہے پھر مر جمان حق شہر والا کے بڑے ہیں</p>	<p>۶۳</p> <p>چاہا کہ جیامین نہ سر موخل آئے آنکھیں تو نہ کھولیں مگر آنسو کھل آئے</p>	<p>۶۴</p> <p>سر نذر کیا سرو گستان حل نے فردوس سلای میں دیا شاہ زم نے</p>
<p>۶۵</p> <p>ہر ایک کو جسے بیان گئی وقت آگے نہ گام نہ چلی شادی کی وجہ مٹی تہی مصیبت عریس کی صوت ستار چوٹ کو تھا آواز شاہ کا جوت</p>	<p>۶۶</p> <p>دو کا دور کیا دینے لگا کوئی جاوی گویا دل بیاب پر چھپی گلی کاری رک کر شادی کو غم گم ہمارا نہ نہ رہا نہ بچہ نہ کرنی اپن گور داری</p>	<p>۶۷</p> <p>اس طرح بولادی کی وہ شب ہو گئی آخر مشرق سے بیاض غم ہوئی ظاہر چھوٹے جو چلے با دھب کے متوا بانو بن کے چلے چلے گلے ملے</p>
<p>۶۸</p> <p>صحف کے عوض نہ تھا جگر بند جن کا اور آئے آئینہ زرا نوحہ وطن کا</p>	<p>۶۹</p> <p>جوش آیا وقت کا نہ اب دیکھیں گلی ہکو مقتل سے جب آئینگے یہ تب کھینگی ہکو</p>	<p>۷۰</p> <p>جھک جھک گئے پتے بھی ٹکونے بھی غم ہو گئے خالق کی عبادت میں شرم بھی</p>

<p>۵۵ جگہ سے ہو رہا تھی میں قدرت دہا خاویں میں جو میں نے کھینچا ہوتا ہے نالاں کہیں میں بھی کہیں میں غنیمت دہم ہوتے تھے یہ لوگ کسی مست کیون</p>	<p>۵۵ کو کی صداقت خود بھی جی پر کار خود نہ تھا سوسے سوسے کی کٹر کار انگشت شہادت کو اٹھا ہونے غنیمت گر کیا نہیں تھا عدالت اللہ کا افسار</p>	<p>۵۵ جگہ سے ہو رہا تھی میں قدرت دہا خاویں میں جو میں نے کھینچا ہوتا ہے نالاں کہیں میں بھی کہیں میں غنیمت دہم ہوتے تھے یہ لوگ کسی مست کیون</p>
<p>۵۵ ماہر تھے زبیں کہ کمال صدی میں مردن تھے سب حمد جناب ہادی میں</p>	<p>۵۵ طاقت میں جھکے ہوں شجر اور جھوم کے اٹھے سجادے کو جس طرح کوئی جوم کے اٹھے</p>	<p>۵۵ ہر سرخ کلی رنگ و خفق میں تھی گلشن کی زمین بھی دھن میں زبانی تھی</p>
<p>۵۵ خفا خونا کوئی کوئی صفت نہ لبات خالی تھی قزاق اچی سے کوئی بات کنا خاکی ایک ڈنڈہ ہر نری ذات دینا تھا صد کوئی کہ بیاض اچھا</p>	<p>۵۵ صفا لیتے تھے اشیا طاعت اور سبز تھا کہ سبز مصلحتا سراسر جو سے کہے طے و ابلان بھی بھینچا ہوا ہر دم تھے ریاضت میں حق و ریخت</p>	<p>۵۵ ہاگہ اٹھا شور اذان وقت خلعت دل بے کجی کے نعرون کی صلا آواز مرد و سنگی ارض و سما آبادہ طاعت جو حد و تہ کے پاس</p>
<p>۵۵ حقا کہ سب تیری ہی قدرت کا سما ہر کو ہی جن آراے گلستان جہان ہر</p>	<p>۵۵ مرغان جن کا دم حق دل رہے تھے تبیح کو سنجھتی دہن کھول رہے تھے</p>	<p>۵۵ کاندھے پر عمل کمال لی ہر عاشق رہنے پانی کا جو خفا خط نیم کیا سب نے</p>
<p>۵۵ کار کوئی گنا تھا بھیلے بوبال رازق تری موت میں تیری رسال اڑتے تھے گریب تاشق در سال سہم کیا تری حکمت کا کسی پہیلے حال</p>	<p>۵۵ سبز گارہ گارہ چھو پونی نرکت ریحان کی دھندلے سے کوئی وہ مرد و اور وہ شہنم کی لطافت تجلی تھی گیس کی بھی آنکھوں میں اوج</p>	<p>۵۵ پانی جو اذان اور اقامت سے زراعت خاکم تیرا قبلہ طیرت کرن امانت آگے تو ایم و دھماں پیچھے جماعت جگہ پیچھے تھی صفت بندہ کی گنت</p>
<p>۵۵ دوم عشق کے بھر کر کبھی چپ رہتا تھا کوئی بجائے لاک لا علم نہ کہتا تھا کوئی</p>	<p>۵۵ ہر برگ ترو تازہ تھا ہر شاخ ہری تھی خارون کے بھی خشکیدہ زبان میں تری تھی</p>	<p>۵۵ کیا صاحب اقبال و مہر ترو تازہ تھا قبلہ طیرت منہ تھے تو دل سے خدا تھے</p>

۵۵
خفا خونا کوئی کوئی صفت نہ لبات
خالی تھی قزاق اچی سے کوئی بات
کنا خاکی ایک ڈنڈہ ہر نری ذات
دینا تھا صد کوئی کہ بیاض اچھا
۵۵
مرغان جن کا دم حق دل رہے تھے
تبیح کو سنجھتی دہن کھول رہے تھے
۵۵
پانی جو اذان اور اقامت سے زراعت
خاکم تیرا قبلہ طیرت کرن امانت
آگے تو ایم و دھماں پیچھے جماعت
جگہ پیچھے تھی صفت بندہ کی گنت

بجائے
مردان و پادشاه
بندون پروردگار
تجلی کران
کی اسلئے
عظمیٰ غم
الغنی زور کی
القدر زور کی
ہجاری بنے
رجت نصرت
امیر حسین علیہ السلام
اسکے بیوی کی
کیا بن نہ انداز
عظمیٰ بنو قاری
بوسے شمشاد
نہارا عظمیٰ بنو قاری
حضرت بوسے کا

<p>۵۷</p> <p>جان آئی قانون بن غلام جو بنام سوسے جو پڑھے پس میں کوئی پونام راکھ سے سب بخت بدتر سلام تھک جھک کے بندون بن برہان بنام</p>	<p>۵۸</p> <p>ن کر کوئی آتا تھا کہ چانگیہ راند پوچھا تھا جاو کی کشتی ان بوی راند کنا تھا کوئی قاری تزان غم راند جاری تھا کسی لب پوکا کشتی راند</p>	<p>۵۹</p> <p>حاضر ہو اور بزرگ امیر مختار کس طرح سے وہ فرستیاں ہوا پڑی کے جاتے ہی ہو دیو گیا رہوار کھوئے تھا غم فرق جابین چو عمار</p>
<p>۶۰</p> <p>قدی بھی برکت تھے کطاعت ہو تو ای معبود شائون پر عبادت ہو تو ایسی</p>	<p>۶۱</p> <p>غل تھا کہیں یارب کا کہیں صل علی کا بر پاتھا کہیں غور رشتہ ناقصا کا</p>	<p>۶۲</p> <p>وہن تھا کہ پھلا سے مٹی اڑنے کو بری پر گوشہ تھا ادم و دوش نیم محسری پر</p>
<p>۶۳</p> <p>خان کے زلف کے کو اور کچھ جہنم اور ادین صرف ہوئے قتل عالم انصار دعا کرنے لگے سے یہاں زب کی مدد یہو خان اکرم</p>	<p>۶۴</p> <p>جاوہ طاعت سے مٹے سبط جہنم رخت کو گئے جہنم میں یہاں وہ حال تفصیل کھون گڑ ہو دفر مجل بڑیں آتا کہ دم پیشے ختم</p>	<p>۶۵</p> <p>وہ جاوہ دفر اور وہ شکوہ شوشان گلگون وہ خامرہ وہ قیصر کنگان نوشہ وہ عبا بوسے چپ پو تو بان وہ حسن وہ شامہ جلوس اور وہ بان</p>
<p>۶۶</p> <p>غیر زوہ ویکس منوم و حزن ہن نصرت ہن سے آج کہ ہم ناصر دین ہن</p>	<p>۶۷</p> <p>بسل عین پر احوال تھا حضرت کی ہن کا نزدیک تھا دم گھٹ کے کھلے و ہن کا</p>	<p>۶۸</p> <p>خوش و خوشے شارفی طرح ماہ کے ہمراہ غل تھا کہ برات آتی ہو شاہ کے ہمراہ</p>
<p>۶۹</p> <p>از بیکری آگاہ تھے وہی کے قتلکار جنت کے دروازے لیے وابستہ آیدار بولاب ہرک دیکھتے فوج کا گلازار چیل گیا طاعت کا نہ موت غلازار</p>	<p>۷۰</p> <p>بجائے کہ دم کو شوشان کی کل تے جلیے چپ کی رہ تیا بان کل تے اندھ چپ کی بیان کل تے منوم کے گھن پشیمان کل تے</p>	<p>۷۱</p> <p>ہو پنجہ سپیدان بوشاہ سرفراز نوزیبا پان لیں تے قلع رازدار ڈاکا بوا تر آئے اوائی ہوئی آخار خانہ کو فدا کر کے صفدر و جبار</p>
<p>۷۲</p> <p>دل جاہن تھے طعت خدا سے دو جہان پر الہد لکھتے بعبادہ تھا زبان پر</p>	<p>۷۳</p> <p>غل پڑ گیا لاوشہ زبجاہ کا گھوڑا ہو خاص ہو گھوڑ وین شمشاہ کا گھوڑا</p>	<p>۷۴</p> <p>کب تاب کل مٹی کسی اہل وفا کو اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا وفا کو</p>

<p>جنت ہوا خاتمہ لشکر اسلام جانے لگے جنہیں غریزان و غلام کام اپنے جہدم پس زینب با کام صوت سے ہوا زور و فاعم کل عام</p>	<p>رفت گویا جنہیں بختال دیکھا صف نام پرین سب سے مان انکی اور ہون تو اور ہوا بے روزی میں جگر تھا ہے ہوسے زینب</p>	<p>وہ نعرہ شہر اندر دھاکے کی لڑائی آگے ہی بڑھا ارتقا قدم بجائی ہو پھرین مٹی دست بدلتی صفائی ان کا بنا تھا اپنے لئے کفار دہائی</p>
<p>اشک آنکھوں میں بھر کر شہر ابرار کو دیکھا لاشے کبھی دیکھے کبھی تلوار کو دیکھا</p>	<p>ماتم تو کبھی اور کبھی فریاد و فغان ہو ایک ایک سے بیٹوں کی شجاعت کا بیان ہو</p>	<p>غل تھا کہ یہ بچپن کسی حق کے ولی کے کتنی مٹی جلالت کہ تو اسے پرین علی کے</p>
<p>بہشت کے پڑ سے کو چلے پڑشاہ بڑ کر کا نام سے کر اور سے ہمراہ جا کر دولت چوٹ سے شہر بوجاہ موت پر گرا کر دھپ سے فاعم نوشاہ</p>	<p>پڑ سے کیلے پیچھے گئے فاعم نوشاہ روئے کبھی بھی دل فکیر سے بھی مہنت تو بنیاب ہون زینب بوجاہ موت کا چپ چپ کر کہم تو بوجاہ</p>	<p>چھوٹے گھر کے دنیا میں بڑا کام اک ہم پرین کا تقدیر نہ رکھا تین کام رفت کا ہو بھی تو عجب دست اس کام جیب جا چکے دوں میں حق پرین کام</p>
<p>مست کبھی کی ہاتھ کبھی جوڑ کے روئے اسوقت تو پتیر بھی منہ موڑ کے روئے</p>	<p>دینا سے پران مان مرے دلبر کے فاعم میں لٹ گئی دو غیر مرے مرے فاعم</p>	<p>لاشاوہ ہمارا جو اٹھائے تو بجا تھا بعد اُنکے مرین ہم پر فاقہ میں کھا تھا</p>
<p>تغیر و کھا یا تو بے بس نہ دیکھ نقش سے ملیں چپ چپ ہون بچہ بچہ کے چا سے دیکھیں کوئی نہ شے کا نہیں ہوئی فاعم خط فاعم</p>	<p>فاعم خفا کا آں جان بول نہ دیکھ مر کبھی چوچ چوچ جان بھول گیا غم وہ دبہ وہ شان وہ جاہ وہ غم اس غم میں لاکھ نصدہ روز با غم</p>	<p>افسوں کہ چون کو بھونچا تین ہم ایک سیلون میں چپ چپ لازم ہو کر اس رخ میں جانی چپ جانے چپ چپ میں ہوا چپ</p>
<p>مان جوہ ہواں ہے جو رضا لاؤ تو جاؤ روکین گئے نہ ہم نیچے میں ہو او تو جاؤ</p>	<p>میدان میں جگر داروں کی جھوٹ گئے خبر میں بھٹن کہ فوج پرے لوٹ گئے</p>	<p>ہم چھوٹے آکھیں تو پر امین تو کرین کیا مرنے کی اجازت ہی نہ پائیں تو کرین کیا</p>

<p>۱۷۷۷ وہی ہوا جی جس نے سب کو کھینچ لیا اب ہر خدایا جی دن دن کی اجازت سب نے پہنچا جسے کہا تھا کہ اب ہر جی طرح آپ کی جی جی ہو</p>	<p>۱۷۷۸ زینب کا جلیبیاں سنکے تیرے منہ میں کہ شاہ کی ان مضطرب دلکین رونی تھی جان خوشی وہان لکھن میں</p>	<p>۱۷۷۹ سب قافلہ دوز کو لایا کرین کیا اولاد محمد چنباہی اور کرین کیا خود سننے جلدی نہیں چاہی کرین کیا موت بار وہ جو حکم اسی اور کرین کیا</p>
<p>۱۷۸۰ ہو شوق اجل زلیست سے ہزار ہوں میں نوشا بجی مر جانے پہ تیار ہوں میں</p>	<p>۱۷۸۱ نر یا کب آؤ گے یہ بتلا کے سدھارو گھونٹ میں دھن رونی ہو سجھ کے سدھارو</p>	<p>۱۷۸۲ تقدیر پر سب کچھ زور ہمارا ہو تو کس دین مرنے کے سوا کچھ نہیں چارا ہو تو کس دین</p>
<p>۱۷۸۳ مان شکو بہتر ہو مناسب ہو کس دین جو عین محو ہے میں قاتل آغین دین عزت کا ہی وقت ہو موت کو نہ مار دین احسان ہوا درپوش شہر پادین</p>	<p>۱۷۸۴ دولت نہ کہ شرم سکون کو چھکارو سجھاؤ گامین ہو کو خدا آپ سے بہتر ہیکو تو یقین ہو کہ میں عاشق سرور خود زبانی نہیاند کہ ہم صدقہ ہوں</p>	<p>۱۷۸۵ جون جن سے بیان کرتا تھا نکل پیر چہر اوجا تھا جن کا مقرب بر بات بھڑی تھی تو ہر کہ جنت تھا بچا تھا بدین ملیپ کر دل مضطرب</p>
<p>۱۷۸۶ زہرا کا پس آج گرفتار محن ہو اب موت بھی آئے تو یہ کھینچ لکھن ہو</p>	<p>۱۷۸۷ جلاؤ دن کے زرخیز میں شہنشاہین بندے کے وہ عزمین اور انکے تو پدین</p>	<p>۱۷۸۸ کستی تھی جیالہ رجا مجاہد نہ نکلے ہم گھٹ کے نکلیا سہ گراہ نہ نکلے</p>
<p>۱۷۸۹ دو جہاں بھی گئے نہ کھینچ لکھن ہو عمر بڑاوت ہو گھوڑین کیونکر مردن کا بھی کام ہو کلام نہیں کیونکر جینے کا وہ خاک ہو جاہلین کیونکر</p>	<p>۱۷۹۰ دونوں پیرین والے حقوق شعلہ پیر کرین جان فدا آئندہ کرین ہم ہر چند کہ جراتی جدائی کا ہر قسم لیکن مود و لبر نہ راہ و قسم</p>	<p>۱۷۹۱ کستا تھا چل چھا جسکے تھے کب کہرا کھن خالہ اٹھائے مجھے بارب</p>
<p>۱۷۹۲ جو بات سبک ہو وہ گوارا نہیں کرتے جاننا زبھی جان کو پیرا نہیں کرتے</p>	<p>۱۷۹۳ جینا ہی یہ مرنا جو سید ازلی ہوں راضی ہوں تول گئے خوشی سے علی ہوں</p>	<p>۱۷۹۴ ہو نہ زمین سامنے دوٹھا کسٹھن ہو زڈ سارے سے پہلے مری پوشاک کفن ہو</p>

<p>۱۹۷ یار مجھے پرہیز میں مضطر نہ چرانا بازار میں بے نقد و عیار نہ چرانا جید کی ہون پونی مجھے درد نہ چرانا اک رات کی بیباکی کو کھلے سر نہ چرانا</p>	<p>۱۹۸ راؤ کر کہا تو شیخ سر پر زہ ہم سر نہ اٹھا لینگے جو نہ دگی نہ تجاس طلب کر رہا بن کی جاہ مارے گئے وہ بھی تو نہیں چنے کیے</p>	<p>۱۹۹ گھٹ گھٹ میں بے اعراض اور نہ چھاپا لیل کی گنگا ہوں کل نہ نہ چھپا پہ صفت رخ ہر پیر چھپا جلد سے درد دل مضطر نہ چھپا</p>
<p>رشتے میں ہومین باور نہ عقدہ کشا کے رہی سے بندھیں ہاتھ نہ پابند حیا کے</p>	<p>صدقے ہوں دعا لکھی ہی و زرات ہماری تم چاہو تو رہا سے ابھی بات ہماری</p>	<p>ہیساں کوئی بات نہ کی سنیے زبان سے اس بات کی حسرت الے جائینگے جہاں سے</p>
<p>۲۰۰ دین پڑھن کتنی تھی ادعا سحر جاد آبادہ تھے سر دینے پر جانے پیر اُٹھے کبھی گئے پھیلے ایک کے تلوار ان کے بھی کی عرض یہ بودہ نہ خوار</p>	<p>۲۰۱ سکا ایشاں کے دھن دم اپنا دھانے کہا حال کہیں سے اپنا اب کپ کوئی دین اور سو سے نام اپنا کچھ سے سوچو کہ دور دو عالم اپنا</p>	<p>۲۰۲ کیوں صورت خوشیدار تار اپنا کیوں بالوں سے تھے عرف آجا ہوا ہمار کیا سچ اور کھلے نہیں کیوں لگ ہمار کیوں نہیں انکھیں صفت مردم ہمار</p>
<p>نرغہ ہوا دھر جان ہر حضرت میں ہماری کیوں والدہ کیا دیر ہر حضرت میں ہماری</p>	<p>اک آن میں زندہ نہ ہمیں یاد کی صاحب اس وقت نہ بولو گی تو چھتا و کی صاحب</p>	<p>دیکھو تو ادھر سے تھیں شرم ہوا کیا کھلے نہیں کیوں غنچہ نرس یہ لب کیا</p>
<p>۲۰۳ ان نے کہا میں کچھ نہیں ایک ننگی زاری اس میں تم آؤ دن جانے تھاری کہہ نہیں سکتی کرنی تیری زاری کہہ رہا ہوں ابھی وقت تیری زاری</p>	<p>۲۰۴ اگر تیرے تو نہیں نہ تھیں تھیں اے دل و آغوش جیل غم نہیں گھر میں نہیں تھنے تھل غم نہیں کھینچ رہے جانی برا تھیں نہیں</p>	<p>۲۰۵ صاحب پوشی و تہمت ان کہہ جہاں میں تھا اسکے کوئی دھاک نہ کہہ تیکو سرور کی قسم بات کہہ چنے نہیں اب پھر نہ کہہ بات کہہ</p>
<p>دل آب ہوا رہنے پس شہنہ دھن کے نوشاہ نے سر رکھ یا قہر مونہ دھن کے</p>	<p>مر جاؤ با با کی بھی خبر یہی ہی نم را نہ بنو خواہش تھدیر یہی ہی</p>	<p>سیت پر یکے کچھ سن غم تو ہمیں کیا بولیں بھی زبان سے اگر اُس دم تو ہمیں کیا</p>

<p>۱۰۷ اگر کسی نظر آتی ہو سپاہ ستم آرا حضرت کی طرف دیکھو وہ شیر کا پلہ خصت ہو گا جو ہو جسے ایشا نویا اسد ہار وہی حافظہ ی قضا</p>	<p>۱۰۸ لی باگ پوشیدہ دوم: موش چھوٹا شکر پہ چلا شمشیر جا باز سنو کے جنگاہ میں ہو جا جو طر سے کسی جیسے ضنیہ کی موشی انکو سوار سچ آدم</p>	<p>۱۰۹ وہ کو کبیں لکھا وہ دبید بہ سن انسان تھیں تو شکر لکھتے ہیں عشرت کی شب آخر وہی طلت کا پلہ لینے کو اجل آئی وہ چہرہ نہیں</p>
<p>بہتر ہو سفر جلد ہو گرد ارمن سے گھر لٹ گیا زہر اکا یہ کمد بچو سن سے</p>	<p>دل خون ہوئے چھینے لگین پائین جگر نہیں گر طے لگین بلکون کی سنہین جگر وں میں</p>	<p>یوں خوش ہیں کہ مستوق نظر آتا ہو طیبہ یوں جاتے ہیں شادی میں کوئی جاتا ہو طیبہ</p>
<p>۱۱۰ اور شک فراز موش خوش کیلے دینا مجھے اندھیرا کو کیسے یوں نالے موتے کیا خالق اکبر کے جوائے اللہ یغنیوں سے تیری جان کیلے</p>	<p>۱۱۱ علی خاکست تاں کلم کوئی کیلے یہاں کا رنگ سن کوئی دیکھے دیکھ کوئی چشم پر اب کوئی کیلے پہلو دیکھنے پر کب کوئی دیکھے</p>	<p>۱۱۲ سلطوت پر لیر نہ ملو کا نہ ہر حال شیر اندھیرا تو شاہانہ ہر اقبال جرات کا اشارہ ہو کہ بیخ کی مال گھوڑا سر اٹھا تا کہ دشمن نہ سجال</p>
<p>بید رہیں کچھ رہ نہیں اہل جفا کو پڑے لگین یقین تو بلا بوجھ کو</p>	<p>خود دس کے جانے پہ کمر کو کسا ہو گلگون بھی نئے دوٹھا کا پھولوں میں لسا ہو</p>	<p>کتنی ہی سپر آئینہ فتح تھا ہون تو مار ہوا پر ہی کہین بال ہما ہون</p>
<p>۱۱۳ گھوڑے پہ چڑھتے تھے قدم چمکے نصیب و دروہ کی شہ نہ کیا ماں دیوہی سے چلائی لڑا پھوٹا صفت میں ہی بظفر سے تعین</p>	<p>۱۱۴ گلگون کر کے جلوہ نا قدرت باری بیکل کی بوا پر کہ نہ دھلا کی ساری نرک سچائی ہوئی ہی ما د باری جیت میں اگر فائینا ہو تے تباری</p>	<p>۱۱۵ وہ اہلیہ موش کی تہ سے بی فزون ہو اب روہ کہ سب سے نہ لو کا گون ہو زلفین وہ کہ چلبے بیون کو فزون ہو خوشبود کہ لافے کا جگر نیک سے فزون ہو</p>
<p>ہاں داری اھیت کرام دو سرا پر میں اب بھی شادی ہو کہ مدہ سے ہو چا پر</p>	<p>یہ شان پر جان اور تگا و رہیں رکھتا تو ہسکو پری پر بھی ہر اور پر نہیں رکھتا</p>	<p>صدہ سے ہی سوا دھن اس بن کی زمین پر ہو شکر نشان موج ہوا رن کی زمین پر</p>

<p>والہ پتی ہوں برکتی کائنات کو کون سے کیا تجربہ جو تشبیہ نہ لے سکتے ہیں کیا خبریں یہ ہم غم نہیں کر رہے کیا محبوب کا مضمون کج دواج ہو گیا</p>	<p>کیسے وہ دم نہاں سے کون تو کر کیا کیا شمع شب افروز کی فنون کر کیا لاسکی ہو کیا اصل جمال گل کر کیا اس فوری آئینہ روشن کو خبر کیا</p>	<p>والہ گنگا نود و عقد گمراہ تھو خانی یاروں کی ہر ترکیب شفق جلوہ خانی اک قطعہ الماس ہو پھوڑ کا آئی ساحر سے ہویدا ہو بیضا کی صفائی</p>
<p>بالا ہو جو تشبیہ اسے کیا کوئی جانے یہ تیغ ہر وہ تیغ ہو چھینی ہر خدا نے</p>	<p>دیکھے جو نظر جھکے یہ کیا ہنہ ہر کسی کا آئینہ خورشید میں پر توڑ کسی کا</p>	<p>خالی ہیں برس ہاتھ جو قبضے پر دھرتے ہیں ہمارے میں سماتے نہیں بازو یہ بھرے ہیں</p>
<p>والہ پیدا کی شہ گری گم کو کون کی پیدا کیجیو گل بہار اور خفتن گم کو کون پیدا تیلی تو دل مردم حق میں کا سودا وصف شکنی ناکہ مرگان ہویدا</p>	<p>والہ غصہ پہنچا کی بد قدرت سے ہی ہو پتلی نہیں گزشتہ میں غزال خشتی ہو پہنچ ہو کہ آئینہ حسن حسنی ہو لب پہن کہ عقیقہ بی بی پر ہی ہو</p>	<p>یابندہ بنا خ نظر آجائے چنچ ہو کتے ہیں ستاروں کی ہوتی آرزوئی ہو ہوش کف دست جوان اور سن کو ہاتھ آسے ہیں اک لو کہ دو اپنے اکلو</p>
<p>توڑ نیلے نشانوں کو اکٹ دینگے ہر دن کو ہر تیرا مان دینگے نہ یہ خبر ہر سرون کو</p>	<p>ہر بات میں بالا یہ والا گمروں سے تو کین سخن پوچھے خوشن جگروں سے</p>	<p>کیساں ہر صفائی اور ہر سین آدھر اکبر منہ کیجی ہی فتح تو اسین ظفر اکبر</p>
<p>والہ سن اپنا کھلتے ہیں گل بہار پائے کی اسو و گیسو و خسار شام سخن و صبح طلب گیسو و خسار نور و کاد و عجب کی گیسو و خسار</p>	<p>والہ کیا کہ قوت سے جگمگ ہیں دن کیا کہ جوانی میں برگی گل ام کیا کہ جوانی میں زبان کو کھلے وصف و دندان میں زبان کو کھلے</p>	<p>والہ کس طرح سے شعلہ آہن کر کیا اقبال سوار حیات میں قدم با قدم کر کیا آزنا ہو اور جوارس دور دور کر کیا اونگ ہو اور وہ سلیمان حشم کر کیا</p>
<p>کس نے تجھے بھلی یہ پاک بدر سے پوچھا قدراں شب گیسو کی شب قدر سے پوچھا</p>	<p>تو صیف نحوٹی کے سوا ہو نہ سیکلی موتی بھی جو اگلین تو غما ہو نہ سیکلی</p>	<p>کھولے تجھے ابھی لب نہ باز طلبی میں ڈھکا ہوا آمد کا سپاہ عربی میں</p>

<p>۱۲۱ سیدان میں صغین با بھین بیدار گئی بڑھ چو کے نشان کھو لایا تم کو جلوہ دیا تیغوں کو آدھ دیکھو دن نے جلوے میں کھلے تیرے ستم چہ درج</p>	<p>۱۲۲ نورہ تھکدین بیج اسکا ہونٹا نورسا ہون جوش پو ایں لخت جگر قاتلہ زیر اکا ہون پیا اسکا ہون زیر درخاسے جسمارا</p>	<p>۱۲۳ تیروئی جو بیکان دم پیکار آئے ہر وار میں سو فارسی ہر بار آئے تیلچہ پیکاروں نے کھڑا آئے چوڑے بڑھ کر کھڑا آئے</p>
<p>جنگا ہین اگر جے سپہ سوم کے بابے بیچنے لگے ترک و عرب وارم کے بابے</p>	<p>سربز ہون اس جنگ میں گوشہ دین ہون میں سرو قبلا پوش گلستان حسن ہون</p>	<p>کج بازوں کے لاشے بھی جگہ چڑھے تھے مرنے پہی تلواریں تھوڑے ہوسے تھے</p>
<p>۱۲۴ برہنہ ہوئے سب کھانے کا کھانے منہ خور ہو اخیلین ابن حنن آئے تلوار کوڑے ہوئے یوں نعرہ زن آئے گوئی کہ احباب شوخ و شیریں آئے</p>	<p>۱۲۵ میں کن کے سب سے جوتیل خانے لیسیان شمشیر و دم شمشیر خانے حکیم چکا کے فرس قلمہ کشانے جانے وہ کہاں گھیر لیا تو فرخانے</p>	<p>۱۲۶ اس غل میں موت آئی جہر گزشتہ وہا لون کی گھٹا فرق کس گزشتہ ان میں ہونک پو سب گزشتہ جوا گیا تھیں اس کے کھانے گزشتہ</p>
<p>بستخ و تیر فوج کی صفت زیر و زبختی ہو بیت رجنی تھی وہ بیشتر دو سرختی</p>	<p>اس مہل میں بالائے جنگ جہل کا کا وہ تھانہ رہو ارکا حلقہ تھا اجل کا</p>	<p>مقی ختم مغانی زبس اس آفت جان پر لوکھا تو نہ انھر پکین غول تھانہ زبان پر</p>
<p>۱۲۷ نورہ خاں داد اسرار عرب جو فرخام خدا نام خدا جیبا لقب ہو جس شکی ولادت کا مکان خاندان ہو پوز ذات خدا کا شہر اس کوئی کب ہو</p>	<p>۱۲۸ چھپنے میں اکھون میں آکر کچھو کچھ پوئے تھے شریار کچھو رٹنے میں کھلے فاسم جہر اس کے جوہر دکھلا دیے ہر وار میں تلوار کے جوہر</p>	<p>۱۲۹ جلی جو گرسہ سر پو غفر کچھو خود سر کا دیں ہون ویکر کچھو چار نیسے میں تیغ داوڑ سے کچھو خانوں میں ہون تیغ تو م سے کچھو</p>
<p>پورے سے بڑھا ہاتھ جو خاق کے ولی کا معراج میں احمد پہ کھلا حال علی کا</p>	<p>خود کھتی تھی تلوار کہ مر دست ہو ایسا تب زیر ہون سرکش جو زبردست ہو ایسا</p>	<p>جھو کوٹنے اجل کے نہیں مکن کہ مفر ہو بیسر ہو اگر کوہ کا دامن بھی سپر ہو</p>

<p>۱۳۱۱ کھار سب غضب رب صحت سے قائم شمر دان سے طلبگار مدد سے نفس وہ نہ تھے ہمت شہر احد سے خفا کی بین نہ آہونہ ترائی میں سے</p>	<p>۱۳۱۲ جس عاصفت شیر آبی نظر سے روباہ دیکھتے ہوئے آہو نظر سے یون رنج ز رہ پوش سپاہی نظر سے جس طرح طیان ربک پابا نظر سے</p>	<p>۱۳۱۳ کیا شہب چالاک کی صحت کا وہ تیر جان زمین یون جلد نفل سے پہچنی گر بیج ہو کینچے تو خوش کی تحقیر پرین قبیلہ وہ کہ بھی ہوئی زخم</p>
<p>۱۳۱۴ لو اربستی ہمیں اہر سو جو لگی سختی خون میں تن دسرہیتے تھے بیاضی سختی</p>	<p>۱۳۱۵ کتنی تھی زمین بل عاصی صفت شکنی پر اوی خاک شکر نری رو بہنہ نئی پر</p>	<p>۱۳۱۶ اگر مائے طرار کیا گھوڑے نے جہاں سے گویا کہ پر بڑا اڑا عالم جان سے</p>
<p>۱۳۱۷ پڑھ رہا میں قاسم صغیر نظر سے ساخا کچھ جو ان کا جوان پرکھ سے میدان سے لکھنا راجن طور سے تیروں کے عوض ہاتھ میں جوڑ سے</p>	<p>۱۳۱۸ چنگیاریا جو سنگ لگائی تھی چلیائی تھی نہت کوئی سر پر تھی مٹنا تھا سپر کیلے بد اختر کوئی تھی رکھ لیتا تھا باقر اپنا جھک کر کوئی تھی</p>	<p>۱۳۱۹ سب کیون تنہا رہتا رہتا تھی فدے کو دینش چو کہ ہے وہ سب تھی پیان بھی جان لھی ہوئی بال لیسے تھی نارک بدن دیکھ کر انسان جو جھینے تھی</p>
<p>۱۳۲۰ کھانا عطا کرگوئے سلطان زمان کو لشکر میں نہ کرش کو امان تھی نہ کمان کو</p>	<p>۱۳۲۱ دو ہوتا تھا جب عرض میں وہ خانہ دین پر منہ ڈھاپنے ہوئے گھوڑے گرتا تھا زمین پر</p>	<p>۱۳۲۲ تجھی لیے راگ جو چڑھے خانہ زمین پر غصے سے اڑے یون کہ کھڑا ہے نہ زمین پر</p>
<p>۱۳۲۳ شیرانہ وہ نعرے دے دے بار بار شیر دہنچہ وہ صفائی دے جلا داری شیر دہل دے چپ اندازی دے طاری شیر دہ تیرنی اور وہ خود اندازی شیر</p>	<p>۱۳۲۴ پا تھا داری کا نہ تو کوئی دشت لاٹھ لڑتے تھے ارکان کے دشت ایکان بن یون تھے زہر پوٹو کشت جس طرح کسی شرف کی کڑیاں یون</p>	<p>۱۳۲۵ کل اکی جو چھپر کی کوئی تائی تھی کھینچے نہ کھائے اسے تصدیق تھی بالا سے ہوا داری تھی میں رنگ کافذ کی طرح خود بخود رنگے وہ رنگ</p>
<p>۱۳۲۶ کھاسوئے نہ لگے دن جیتا ہو دیکھو ابراہیم غضب ہو کہ لہو پیتا ہو دیکھو</p>	<p>۱۳۲۷ سب خانہ ہستی کی حد میں چھٹی ہوئی بھٹن ہو اربن بھی چار کینوں کی کوئی ہوئی بھٹن</p>	<p>۱۳۲۸ وے ساتھ یہ مقدور نورغ لفظ کا رہو اربن یہ خیر سلیمان کے پسر کا</p>

<p>۱۱۱ جب جسم کے اثر شاہ کے فکر میں آیا پایا تو دھڑلے میں نیم سوزیا آفتی کھائی کو بدلتا جب نظر آیا کھلیے سینہ پر جو بھل نظر آیا</p>	<p>۱۱۲ چاروں وہ سنگار کر کر زین آئے مرد درختار ہو او ہوس آئے رٹنے کو تو تاجیم عیسیٰ آئے وڑنے چپڑاں تو دوشین بپ آئے</p>	<p>۱۱۳ کرنا کیجے تھا باخترین اور کچھ بھلا نوست ہوئے تھا ایک شغفی نہ خوش پچھلے واسے تھا خدا کی ایک خطا اگر اسے گڑا کر ڈرے تو جسم جبار</p>
<p>۱۱۴ فی سانس تو روندان پر خون کو جری نے لوں پاؤں خانی کیسے اس رشک پی نے</p>	<p>۱۱۵ خود بھیج دیا باپ نے شمشیر کے منہ پر لے لئی شکاروں کو اجمل شیر کے منہ پر</p>	<p>۱۱۶ رگے ہن کہیں ہاتھ بجا امان عرب کے ہون سینہ ہلائی کہ جگر ہل گئے سب کے</p>
<p>۱۱۷ جب ہندو میرہ بہیم نظر آئے جبد کی طرح قہقہہ بن گئے نعرہ بیکیا شکر کا ہر جا دھڑلے کر دہ شکر جو بڑا ہو وہ تر آئے</p>	<p>۱۱۸ نشان شکر پر انکو زور دہندہ سوس اکمیل تھا وہ میرہ کچھ بپ آئے گودا کچھ چارون اک تھا کچھ بپ آئے چھوٹی تھی نظر بن بپ آئے</p>	<p>۱۱۹ جلی کی طرح خوش کی جلی نے دکھائی میاہ دن کی چپ صوبین سیکنے دکھائی شیش جلی تلخ کے سب بل نے دکھائی جلیا بن بن بپ بچائی جلی نے دکھائی</p>
<p>۱۲۰ بے فتح قدم رن سے ہمارے نہ ہینگے سردار کو بے جان سارے نہ ہینگے</p>	<p>۱۲۱ بھٹکی ہن کہیں صاحب شمشیر کی آکھیں نھیں بجا غزالوں کی طرف شیر کی آکھیں</p>	<p>۱۲۲ خون گھٹ گیا جرح جسم ہو گئے اُنکے حرب بھی گئے ماہر ہی رو ہو گئے اُنکے</p>
<p>۱۲۳ پیلون سے شاہ کیا رفتی کہ جاو سردار کو اس شکر کے شے بے جاو چراغ کو جون میں غلام بپ جاو نہ چار ہو وہ ایک ہوس کاٹ کے لاو</p>	<p>۱۲۴ ۱۱۱ سیف کا بپ بپ کچھ دکھلا ارتق زان کے چپڑاں ہو وہ دکھلا جلی بچے کی نگ دودھ بچے دکھلا بندہ طبیعت کی نگ دودھ بچے دکھلا</p>	<p>۱۲۵ ۱۱۱ الک غم ہو وہ عداوتی دہ بپ جاو سالم ہو وہ عداوتی دہ بپ جاو بہر زانٹ دارن چلی تیج شہر پار پول بن دھاتا تو دست بین بپ جاو</p>
<p>۱۲۶ بندش ہو وہ بندش جو کسی سے نہ لڑی ہو ہن چار نہ رہ پوش ہر اک چوٹ کڑی ہو</p>	<p>۱۲۷ بندش ہو وہ بندش جو کسی سے نہ لڑی ہو ہن چار نہ رہ پوش ہر اک چوٹ کڑی ہو</p>	<p>۱۲۸ نہ صدر نظر آئے نہ گردن نظر آئی مصل جو رہا ہی مٹی مٹن نظر آئی</p>

<p>۱۵۱ کس میں جوں پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا پارسا</p>	<p>۱۵۲ دوئی کہ یوں شہنشاہان زمین کس کو سپر شام میں مجھ کو کوئی جبرن میں چن چن چن چن چن جرات میں باد کو بجاعت میں</p>	<p>۱۵۳ کون سے یوں کو جو ارادہ کیا کون سے یوں کو جو ارادہ کیا کون سے یوں کو جو ارادہ کیا کون سے یوں کو جو ارادہ کیا</p>
<p>۱۵۴ بندیز و باج و آقا لنگر سے لعین کے ہر گام پر ہلے تھے طبق رن کی زمین کے</p>	<p>۱۵۵ کس جنگ میں بات اپنی نہای نہیں میں نے فوجوں سے حمایت کھی جہاں نہیں میں نے</p>	<p>۱۵۶ کچھ سن نہیں لڑ کو نہیں اچھی میل کے دن میں جانیے میں پھر جا کر تے کھیل کے دن میں</p>
<p>۱۵۷ اگر گنبد و آستانہ و سرکاری پتھر کی چٹانوں سے چائے نہ چھاری نیز و دانی جی جگر و زکامی تینیدہ کہ لوہے کی پیر ہواری</p>	<p>۱۵۸ اس قلعے سے شہر کو کھینچ دیا پیکر میں لہرون کے سناغرم سید کھینچوں جہاں خاطر میں ہو کشیدہ نور و جردن میں لہار و در کھینچیدہ</p>	<p>۱۵۹ نور و کھانا گھر کے کیکار و دای نور و کھانا گھر کے کیکار و دای نور و کھانا گھر کے کیکار و دای نور و کھانا گھر کے کیکار و دای</p>
<p>۱۶۰ مہر و جل گر زگران و دوش پر ایسا فرہاد کے پیشے کو تراشے تیر ایسا</p>	<p>۱۶۱ پیرا میں جرات کو ایشہ بھار کے بھاگے گرد و مقابل ہو تو جگہ لڑ کے بھاگے</p>	<p>۱۶۲ گر گر کے بندری سے ہوسے بہت ہزاروں ہن زبرد میں مجھے زبردست ہزاروں</p>
<p>۱۶۳ بھیل پور کو زبان زندہ عالم بھر اک دیو و آدم خاٹوے ہوئے شیر لٹی ہوئی گھر کو موت کی خبر انسان خاکہ خلی پیست کی خبر</p>	<p>۱۶۴ پتھر کی مینین جنیک کہ نہ سے دشمن سے ہم مقامی ہو کہ سے چل سکا ہر تر نا کھولتی ہو سیر صد ہر سیدت ہزاروں ہوئے سیر</p>	<p>۱۶۵ دشمن سے ہم مقامی ہو کہ سے دشمن سے ہم مقامی ہو کہ سے دشمن سے ہم مقامی ہو کہ سے دشمن سے ہم مقامی ہو کہ سے</p>
<p>۱۶۶ مازان عتائیں تیغ کے اور ہاتھ کس پر لف مغوین بھرے جھوٹا آقا فرس پر</p>	<p>۱۶۷ ہاں کرسی دو لٹا کا آرا نہیں میں نے اک رات کا سیاہا کوئی مارا نہیں میں نے</p>	<p>۱۶۸ ہٹتے ہیں کہیں مالک شمشیر کے بچے بچے بھی وہ بچے کہ جو ہون شمشیر کے بچے</p>

<p>۱۶۳ کلیاں پہلے پہلے پورے پورے جان بڑیاں جرات و جوانوں کی ہر گم ہر سال یون نصیر بن کو ترسے کر تہیہ کیاں جیل گھر و دسے کوٹا و نیچے پٹیاں</p>	<p>۱۶۴ ۶۶ بلی بن کی کو درو پڑا ہر توڑا اوتھہ درون ڈھال سچ کو چھپا بان دغ تجارت کو سچ چرے پرانا اس تیغ کا بودار چھپو پودہ کھانا</p>	<p>۱۶۵ کیش نے سنان جانے لگا بڑا کیش کیش نے سنان جانے لگا نیشہ خانہ کی غلطی میں آکر نیشہ خانہ کی غلطی میں آکر</p>
<p>کس بھر کو یہ تیغ دو دم جھیل رہی ہو ہٹا کر ترسے سر پہ اجل جھیل رہی ہو</p>	<p>اومردم بقیل و ہزار آنکھ نہ جھکے بتلی پس لگے ہزار آنکھ نہ جھکے</p>	<p>بڑھتی جو پھری طول میں کم ہو گیا نیزا خامی کی طرح صاف قلم ہو گیا نیزا</p>
<p>۱۶۶ اکا زعفر و کدھر پویش و نیزا کھانچا گیا گو جسم زہ پویش و نیزا کیا تیغ تری کیا تین تویش و نیزا اک دار میں چوبک برد ویش و نیزا</p>	<p>۱۶۷ کیش نے سنان دوش کی تکیہ سین چوس کر آدھا دوش چوبک نوشا دے گئے و سکر ایا سو پیر کھلی جھانک اچھو کے گری برقی شہر</p>	<p>۱۶۸ دو طائفے کما نہ راخصی کی خبر سے شان شکستہ کا دست شہر تکے کو شک باتوں میں شہر بان زناٹھا بن نگار سے تیرے</p>
<p>پتے بھی خزان دیدہ جن کے نہ ملینگے دھوڑا ہیسے کو تھکے ترسے کے نہ ملینگے</p>	<p>قریاں جگر گوشہ سلطان زمان پر پریشان نہ سری پہ خانہ سیر سخی کمان پر</p>	<p>آب دم شمشیر کا پھر شور دکھائیں رو کر لیں یہ جو بھی تو ہم زود دکھائیں</p>
<p>۱۶۹ جان نہ بیٹوں کے خطے کو باہر دان میں کدھر شور و جواہری ہوا خاکستران کا کفن آگ کا تابوت سری ترسے جی اہل ہر موٹو</p>	<p>۱۷۰ گلین بالاس ہوا پھر آتش بن اک تھوڑی تھوڑی وہ بن مخاں ہوا طے کے بچانے کے جان گرا تھوڑی تھوڑی کی زبان</p>	<p>۱۷۱ دور کے ترس گزشتہ گار خارا سب مجھے کہ نوشا کو تو خارا تھوڑا کا تھوڑا اسکو نہ جہاں لے مارا نچا پند حیدر گزرا نے مارا</p>
<p>جو خار ہو وہ ظلم کے خاروں سے ملے گا شدہ رہو تو کھلی اٹھیں چاروں ملے گا</p>	<p>گرداڑی تھی مابوں سے بن زبرد زبھی انسان کا تو کیا ذکر ہو خاک سبر تھی</p>	<p>کیا زور چلے پھر کلائی کو جو سکے وہ گزرا کا تھوڑے پتے پر فرسکے</p>

۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

<p>۵۷۱ چوبانہا خادہ نویدے تھے سیدھا نورس پر گرون کو نہ ختم مرد دھنے نال تھے بیٹوں کا نہ غم سوز ہو ہوا تو رکت بیت میں غم</p>	<p>۵۷۲ بان دار اورات کے جگے جگے دھلے نرا اورات کے جگے جگے کاٹا اسٹاس اورات کے جگے جگے آنی نظر اورات کے جگے جگے</p>	<p>۵۷۳ خلیفہ بو جلا خود سے اٹھائی نلو غضب ہو کے گنگر نے اٹھائی لیکن سپر لبر نے اٹھائی گرون ترس اپنے پیکر نے اٹھائی</p>
<p>دانا ہی مگر طرز و غا بھول گیا ہی کس طرح بھید گاترا دم بھول گیا ہی</p>	<p>مانندید اللہ شجاعت کا دھنی ہی کر دے اسے پورنگ کہ تو بختی ہی</p>	<p>فرماک اوی کہا کہ کل آئے گھنے پر طاؤس بنادوم کو چھو کر کے بنے پر</p>
<p>۵۷۴ فوج غضب جسم کی جلی بن چکی سب غرض میں مٹل میں کیان ہی سر پہی ہوئے کانین لاکر سے جو دار علیکا کر گئے اسے رو</p>	<p>۵۷۵ وہ دو بڑھانے چارادھر سے جب پہلے جیب کرارادھر سے ہزار گیارہ وار پہلووارادھر سے تلے لگی تلوار پہلووارادھر سے</p>	<p>۵۷۶ او بیخ سلجان ارجان دیو دکر کانر کے سراپا کو جلا صاف ہو کر پیل باسے غلو غم ہی خاک میں ہو کر آو چھاسا بھی ہوا رزاورت کی چھو کر</p>
<p>کیا ہو گا بدن کو جو سہیا ہی سنگر بیٹوں سے بھی تو ز درین ہیشا ہی سنگر</p>	<p>ہر ماحو میں بڑھنے لگنے لگنے ٹھالین سینے جو سپر کر دیے کٹے لگنے ٹھالین</p>	<p>ہلچا میں وہ عالم وہ پڑے ضرب لین پر تلوار جو ٹھڑکے تو پر روح امین پر</p>
<p>۵۷۷ کیا ہو گیا عالم وہ کبیرہ ترازو یہ بے مل جگ میں اڑتوں وہ چھوڑ ظاہر میں دنیا ہی میں بن ہی کر منہوں ترے شوق میں تلے ہو کر</p>	<p>۵۷۸ دھلیان سینوں پہی چھینج جا کوئی ہو وہ مغر پر تو بھی یہ پر خالی ہی جب آئی وہ تلوار کے جگہ پر چوڑی پٹھانچے عالم کے جگہ پر</p>	<p>۵۷۹ او بیخ الدس کفر یہ جل جا او ز در جا سنو سنائی کو شکل جا او بن غضب کو کر کے تن سے شکل جا او جان جس تیغ کو چکا کر شکل جا</p>
<p>ثابت ہوا ہمپر کہ اجل آئی ہی میری او کلب زبان منہ سے کل آئی ہی میری</p>	<p>اس خط سے یہ طلب تھا کہ ایک کلمہ دلی بان یاد کہ ابکی میں تلوار پڑے گی</p>	<p>صفر تجھے پالا و دلی ابن دلی نے غل ہک کہ یو میں عمر کو مارا ہی علی نے</p>

۷
 انگ کی
 غصے سے
 زور سے ہوا
 بسلامت نہی
 دھول کا
 تلے
 دھل جا

<p>مرثیہ اس فوج میں شہید ہو کر تو حجاب ثانی خاموش ہو کیوں کیا ہوئی تو حجابی سیراب ہو تو نہر سے اوٹ لے کر مانی میں تو کسی روز سے بایا نہیں پانی</p>	<p>مرثیہ نوشاد نے تلوار کا اک بانٹھا جبار پہر سے پہر رکھ کے دبا دہ شہر دھاراسکی نہی کر فنا کا تھادہ حار ٹپکے تھے پہر کے سر و نہیہ قہار</p>	<p>مرثیہ تسلیم کی اور غلطی نہ ہو فوج پانے لاش کی سچے سچے نہ ہو فوج پانے تیر و غلہ نشان کی طرے بے پانے مشاق شہادت اور آئے اُدھانے</p>
<p>مرثیہ شکوے کا گھر حق بھی لب پر نہیں آیا دو لہا بن پر شربت بھی میسر نہیں آیا</p>	<p>مرثیہ کیا آب حقی تلوار میں کیا باغ میں کس تھا جوش تھا نہ زہر کمر بھی نہ فرس تھا</p>	<p>مرثیہ دل کھل گیا دیکھے جو گل زخم بدن کے موت آئی بنے کی دھن اک رات کی بن کے</p>
<p>مرثیہ میں فصاحت کے پانیے چلے وار کشت گیا مر گیا وہ عالم غور بہر جویت سے بر عادیک تلوار کشتش ہوئی آفت کی علی قری تلوار</p>	<p>مرثیہ جہاں کچا ہے کجا بڑ حسن داہ یہ مہر یا الدنیا وقطعہ ن داہ دکھلا دیا داد کی اٹالی کا چن داہ اور ات کے جاگے ہوئے تو تشہر داہ</p>	<p>مرثیہ تو جین جو جین کم کی تو جین کمال اندھیر تھا تو تانہ اگر رخ کا جال صف پر وصف آئی تو سلے پیرال نشتہ پیر شہر چلی بجائے پیرال</p>
<p>مرثیہ گرد آ رہی تھی لرزہ تھا بیا بان ملا کو چلنے کی کہیں راہ نہ ملتی تھی ہو کو</p>	<p>مرثیہ سب فوجی سر جو کہے اُس کو کو مارا مرحب کو نہ تیغ کیسا دیو کو مارا</p>	<p>مرثیہ خو زری پیر تیر بھی فوج بھی بہم تھے پیسے یہ یہ آفت بھی یہ دھلا پیر تھے</p>
<p>مرثیہ ہو بار بیک سر تیر چلی ہے بھی پتھر پھر نہیں نہ اسکو واسے حاجت میر مخوفوں کے شل دم زور تھے ریز چلے قیامت تھادہ میدان بلا فیر</p>	<p>مرثیہ اگر نہ تھا سلک الدر برادر اجاز تھا نہ یہ بھی داہ برادر اک ملک خافت کے شمشاد برادر نہت و بیک ہوا یہ داہ برادر</p>	<p>مرثیہ جنین وہابی وردہاں فوج کیلے فلاں کس کو کہ کتا تک کوئی کیلے یا کہین امن بہت جان پر کیلے خاموشیہ فوج وہ لاکھوں پر کیلے</p>
<p>مرثیہ شہر مٹے دہلتے تھے دل آواز دل سے ہلتا تھا بیا بان عربی باجون کی فل سے</p>	<p>مرثیہ سک نہ یہ بھولید گا جو شہر زور رہیگا کوئین میں اس ضرب کا بھی شور رہیگا</p>	<p>مرثیہ نہر پر نہ جھلم ادا نہ چرے پیر کی تلوار پڑی تھی یہ جدم مرٹے نظر کی</p>

<p>۱۹۹</p> <p>یون لاش کو زندہ پتہ نہ اٹھایا ہاتھوں پر کو نہ لے پتہ اٹھایا سرخاک سے عباس دلاوے اٹھایا ہلکے جاگ سے اٹھیں اٹھایا</p>	<p>۲۰۰</p> <p>پتہ لے گیا آئی غصہ نے مٹا چہرے پر ملی خاک غم اس پر مٹا معلوم ہو ابین کفن بیاہ کا مٹا نیکے کو بھی سر کا باندھ کر بھی مٹا</p>	<p>۲۰۱</p> <p>دو گنا نہیں جیسے پتہ کو نہ لیا ماغ میں مباحل ہو یاد کو نہ لیا نہیں پتہ میں شاہ کی خاک کو نہ لیا زینا ہی بوہ کے کھلے سر کو نہ لیا</p>
<p>۲۰۲</p> <p>پتہ کی عبا میں تن صد باش کو لائے یون ڈوڑھی پر شاہ شد لاش کو لائے</p>	<p>۲۰۳</p> <p>دم گھٹنے لگا بیابان جب گھر کے مٹیں روانے کے لیے خاک پہنچھیر کے مٹیں</p>	<p>۲۰۴</p> <p>افشان ہو نہ سہرا نہ وہ لاشاک ہو صاحب ہالوں پہنچے چہرے پہنچے اب خاک ہو صاحب</p>
<p>۲۰۵</p> <p>علی پڑ گیا آئی غصہ کی ساری روین صفت آیت مٹیں بیابان فی ہوتی گھٹ پتہ مٹیں مٹا پتہ فضا درخشاں پتہ مٹا</p>	<p>۲۰۶</p> <p>پتہ لگاوان مٹے اٹھ کر مٹا کیا کھٹے مٹیں مٹا کوڑا مٹا چادر کوئی مٹا آگے نہ لائے راہ میں مٹیں مٹا پتہ مٹا</p>	<p>۲۰۷</p> <p>کیمین بوتا آپ تو پتہ مٹا سادہ مٹیں مٹیں مٹا مٹا زینا کے تر و تازہ مٹیں مٹا سر نہ لیا مٹیں مٹا مٹا</p>
<p>۲۰۸</p> <p>غفلت میں خبر کچھ نہیں انکو سرواکی بند آنکھیں کیے سوئے نہیں گودی میں چپکی</p>	<p>۲۰۹</p> <p>نام ہو پراسینہ زنی جاہ سے محکو اب سوگ میں کالی کفن جاہ سے محکو</p>	<p>۲۱۰</p> <p>بوہ نہی کیا خوب مقدم ہو ہمارا اب ماتھر رتن میں ہوں یہ زیور ہمارا</p>
<p>۲۱۱</p> <p>جاہ کے لاش کو نہ پتہ لگا ان کو نہ لے پتہ لگا لگا کر کے کہا پتہ لگا لگا لگا پتہ لگا لگا لگا لگا لگا</p>	<p>۲۱۲</p> <p>پتہ لگا لگا لگا لگا لگا پتہ لگا لگا لگا لگا لگا پتہ لگا لگا لگا لگا لگا پتہ لگا لگا لگا لگا لگا</p>	<p>۲۱۳</p> <p>پتہ لگا لگا لگا لگا لگا پتہ لگا لگا لگا لگا لگا پتہ لگا لگا لگا لگا لگا پتہ لگا لگا لگا لگا لگا</p>
<p>۲۱۴</p> <p>تم دیکھ لو نام کو حرم گرد کھڑے ہیں وہ بیاہ کی مسند پہ جگر خائے پڑے ہیں</p>	<p>۲۱۵</p> <p>ہو کیسین تیغین سے نہ وقفہ ہو اٹھو کیا شکل بنا لائے بنے کیا ہوا اٹھو</p>	<p>۲۱۶</p> <p>جاہ کے کھٹے بہت خاک پدم لوڑ کے سوتے بوہ کی خطا کیا ہو جو منہ موڑ کے سوتے</p>

۱۰۰
کلیے غنیمت ہوگی وہ غم کی سبب
ہوئے کہ اس کی بدولت جو غم میں آئی
اگر تازہ قیامت ہو تو اس کے ادا شدہ

سب بیٹے تھے دیکھ لے سہوش وطن کو
غل تھا کہ کفن بھی نہ ملا ابن حسن کو

۱۰۹
 دین و دنیا داران میں جو چیزیں لگاتار
 کہیں تو کائنات میں جو چیزیں لگاتار
 آج کے کائنات میں جو چیزیں لگاتار
 آج کے کائنات میں جو چیزیں لگاتار

ہرگز نہ سُنئے تھے کبھی رئیسِ سخن ایسے
ہوں نِختِ جگرِ نازِ حسینِ وحشی ایسے

[illegible][illegible][illegible]

کیا خاک پر مٹی پر سکینہ دوڑے
مغنی علی لاؤا ورے
بازا جہان میں در کیا ہے عدن کی
ماؤ قدر کرے کہ گوہر سے اتر کر
میں جو جانی تھی غائب

جب وقت نماز آگیا،

فصلہ
عرب چلی تہ تیغ چلی نہ اکی
خبر کنی بن سن سنو سے مورا
یاد دہکا لکھ لکھ لکھ لکھ
نہی یاد نہی یاد نہی یاد نہی

[illegible]

جب انھوں کو پہچان کر گئے ان کے
 لئے ایک دست علی الصغر سے ان کے
 متعین چلی حلیہ و عیبت
 میں ہے

مجلس جہین مہر
خاموشی و لیکچر کے بین

<p>۷۱</p> <p>سائنس مشرق زیادہ کیجیے کیا صاحب اقبال کیچے دولت و جنتان وفا کے گل ترے کنے کہ وہ اور کے غے شیریں گل ترے دولت میں تو شیریں سار دین جان</p>	<p>۷۲</p> <p>ہامون بن وہ دیشیان چپکے چپکے غنا کا کستان جہان ناگ کتور مقبول خدا ہے دین طاب اک شہزادہ بر سر تاج کشتہ زین</p>	<p>۷۳</p> <p>طفلی میں عزت دینے کا خلاصہ ایوں کیوں ہو اولوں سے بڑا کیوں موت طے قریح میں جہان کے ہر فرد سے انہوں کو دین پر ناک آگ کوٹا دے</p>
<p>عاشق تھے دل و جان سے امام زلی کے دو گویا ناب تھے رشتہ میں علی کے</p>	<p>سید میں نبی زراہ میں معصوم ہن فون عالم تجسین روتا ہوا مجروح مظلوم ہن دونوں</p>	<p>یہ لاد اغ جگر بسط پیر کو لے تھے مرجائے وہ غنچے جو ابھی تاک کھائے تھے</p>
<p>۷۴</p> <p>تھے زعفر علی بی بن وہ جی زو اون حسب ایسا کہ ہر فرد میں جلیں فانا تو لا خیر صفدر سا جان و جد جعفر طیار نہ بر صفت نادر</p>	<p>۷۵</p> <p>مادر وہ کہ ہم چچی اور جکوفیات مصلح حم رونی کا شاد بھوت سوار تو میں جہان صاحب غمت موشان علی ثانی خاتون قیامت</p>	<p>۷۶</p> <p>لاکھوں برس ایسے گل غبار بخت موتی تو بہت بڑا دینا نہیں تھے اباب جہم خلق میں کیا کیا نہیں تھے لیکن یہ چار کچھی اصل نہیں تھے</p>
<p>کیونکہ نہوں نایاب جہان ذی شرف ہے کمد کوئی دیکھے ہوں ہر جہاں ایسے</p>	<p>دنیا میں یہ خالق نے بزرگی کسے ہی ہو بابا بھی بچی مان بھی بچی خود بھی بچی ہو</p>	<p>اب تک نہ کسی صاحب اقبال نے پائے یہ لال فقط فاطمہ کے لال نے پائے</p>
<p>۷۷</p> <p>جانی وہ جو تاج سرش ملے مصور و مظلوم و صلیقہ کبرا عذریہ تو آشرف اور عیسی نعت جگر ختم سیل فاطمہ زہرا</p>	<p>۷۸</p> <p>بازید بھی نہ سالودہ سال تھے وہاں اور بھی نالوں کی طرح تھے ابھی تھوہ میلان سے واقف نصف جگہ آگاہ لیکن وہ اول العزم کا عظمہ شکر</p>	<p>۷۹</p> <p>چچن سے بوس الفت شہین ستار اک گل کہ ہوا واہ تھے دیلی جاندار یوں کہ تھے خست و غلام کا ہر انداز کہ پونک ہوا دونوں کا انجام و تار</p>
<p>نزدیک کیا جب اسے جدر سے بنی نے خود عقدہ پر صفت جناب اصری نے</p>	<p>ہنگام غضب میں چین بیتج و دم بھی دونوں کی نظر شیر کی چوٹ سے نہ کم بھی</p>	<p>طفلی میں افسان حق نے سواوت بھی عطاک رتبہ بھی دیا جس شہادت بھی عطاک</p>

<p>۱۱۵ زیب سے زلیخا کے اکثر اہلکار نم صاحب اقبال اور فخر و غرور بختیہ بن خاندان تحسین صلیح کے دلدار ملنے میں کے خلق میں ایسے درخشاں</p>	<p>۱۱۶ خون تو کے پتھی پتھی بالی کی جانی کیونکہ دونوں دونوں میں غلام کی جانی قوتی گھر میں نمکخواروں نے پائی سرکار و مدد کی نیک کمانی</p>	<p>۱۱۷ توفیق جوان دونوں کی بات چیت قربان گئی اور توفیق نے نصیب سوار غلاموں کی یونین کے رہنما بن کر تاناؤ کی کرپین صاحب قیمت</p>
<p>۱۱۸ غزاسکا ہر جس باپ کے بلند ہوں ایسے جب والدہ تھی ہوں تو فرزند ہوں ایسے</p>	<p>۱۱۹ ہاتھ آئی یہ دولت بھلے افضال خدا سے حضرت کے توفیق سے امان کی دعا سے</p>	<p>۱۲۰ شہزادہ عالم علی اکبر سلاطین آقا امین فرزند پیر سلاطین</p>
<p>۱۲۱ نہیں ہر چہ خوشی شجاعت کے تین تار نم کہیو دونوں پر سے ہونے کو اک جید کار جو ک جنت طیار چا کیونکہ تم کے کرتی ہو بہت پیار</p>	<p>۱۲۲ گھر میں سر سپرد ہوئے ہیں تیرے بن کر جی ہونے کو نہ رشتہ نہ بچا جویریہ تیرا خوش و غم دی ہو بھی بچا حضرت پر فدا ہوں جی دی ہو بھی بچا</p>	<p>۱۲۳ الحق کہ صاحب قیمت تھے شاہ غازی جان بچی تحسین جانے تھے شاہ غازی جبار و فانی شہر و ابرار و غازی اب جیجی شکر کی سنو فخر و غازی</p>
<p>۱۲۴ کس گورہ کی تالی طرہ جان لڑی ہو سننا ہوں کہ اللہ تمہیں جھوٹے سے بڑی ہو</p>	<p>۱۲۵ خوش ہوں جو طیار گار میں نام کے دونوں کچھ آپ کے کام آئیں تو ہیں کام کے دونوں</p>	<p>۱۲۶ یہم جو کچھ خط طلب ال جفانے کہہ لے کیا کوچ امام دوسرا نے</p>
<p>۱۲۷ دونوں کی کردار نہ اب جتن لیاں ہاتھ آئیں جلیبے پر آسٹا خوشام کہتے ہیں کہ شہر گلشن افضال تارم میں بیچ رہے ہوش اقبال</p>	<p>۱۲۸ ابھینا زونچے پوچھے کیا کام میر تو پیرا کی پوچھیں اب گھنٹا نام بہتی ہوں آئی ہیں نقد و عود شہم بروان چٹے و دھوکے دیکھو تو رام</p>	<p>۱۲۹ لکھا ہوا ساتھ اپنے بخت جاگتے قائم تھے اور اب عباس دھتے ماضی بزر حضرت زیب کے بیٹے بھتی جانے وہاں غلام باپ کے گھر تھے</p>
<p>۱۳۰ شان اور روا ہو گی تو آنکے جوڑھینکے وہیکھو کی بہت جلد یہ پروان چڑھینکے</p>	<p>۱۳۱ اب جلد وطن آسٹو آبادی ہو گھر کی نسبت کمین ٹھہر ادرے فیر نظر کی</p>	<p>۱۳۲ سن سن کے خبر کوئی کی گھڑتے مجھے دونوں روستہ ہوئے ڈیوڑھی پہنل آئے تھے دونوں</p>

<p>۱۷۱ جو آغا تختہ تختہ نہ پڑا خیرت اچھی بین بیکر کر کے گھر وہ کہتا تھا کہ بین تلاطم ہو کر ہے پیادہ یہ مکان چھٹ گیا ہر ایک ہے</p>	<p>۱۷۲ بیٹا کے بین آج بے نیو کا کچھ ہے مرکز جی جوا ہو سکے سرور کے ہندم بالا دین شاہ کے اس اندھم سے دائیں بین بیا بین ہندم اسی دم</p>	<p>۱۷۳ اب بکڑو جیگی بودہ جہاں کے ہوا کیا جانے کیا کچھ فاقی ہوگا بخینہ بہر جو رستہ بین باخون کوڑا والدو جاہ چل کر بہین آقا سے ملا دیکھ لگو</p>
<p>۱۷۴ پوچی گئی فرخ شہ والاک ساری ساتھ اُنکے گئی دختر زہرا کی سواری</p>	<p>۱۷۵ برخوت بین رستہ سفر رخ و لقب ہو اس وقت میں ہم ساتھ بنائیں تو غضب ہو</p>	<p>۱۷۶ و ان صبح سے معرہ فکا ہو یگی امان اب بھی جو نہ ہو پکے تو خفا ہو یگی امان</p>
<p>۱۷۷ رستہ شے بین سکنے خبر دونوں بار گھر میں کچھ جانے بچے جاتی تھے بار کتنے تھے کچھ باپ انکے انکھوں بھر کر کوئے کی طر آج روزانہ ہوا ہوا</p>	<p>۱۷۸ ہوں ہی نون چہ بین گنج غریبا اپنا وہ گھر تو شہ عالم میں جا بستی تو کر بارانہ جنگل ہو کر راحت ہو کر آرام و صیبت ہو کر ایدہ</p>	<p>۱۷۹ یاں بین بچوں کے رستہ شے وہ گھر نیاب بھی رستہ میں کوڑا زینب تو شو ہندہ وہ ہندم بھر کے انکھوں میں آنسو پرستہ سے عاری کے نظر کو بھی ہو</p>
<p>۱۸۰ ہمراہ میں سنویش دہر سبط بنی کے امان بھی گئیں ساتھ حسین بن علی کے</p>	<p>۱۸۱ ہر حال میں رستہ جگر ساتھ رہینگے پائینگے شہادت بھی تو سر ساتھ رہینگے</p>	<p>۱۸۲ کتی تھی سواری تو چلی جاتی ہو رو میں لوگو مرے بچے بہین آقا کی جلو میں</p>
<p>۱۸۳ خواری کا قلم میں آقا جان کا ایسا بین جان کوئی جو فرزند ہو والدہ نے جانے میں ہم رخ کے پاس کیا دیکھے اس پر گزرتی ہی سارے</p>	<p>۱۸۴ ہر دونوں لیان کی بقیعتی میں آن کوئے کیوں کچ کر جب شہ نہ دیا کے نصیبت بچلانا کسی عنوان تھم چلے کہ باز صوبے پون تو بان</p>	<p>۱۸۵ سب چھپے بسے سلمیٰ شہی چواری کیا دیکھتی تھی نہ آنے کی اچھی آغا بھی نہ سمجھ کر و سامان تباہی مسلو ہو بیون دولت مر جا چاہی</p>
<p>۱۸۶ جی کہتے ہیں دم سنوین گھراے میں بابا چلنا ہو تو چلیے لیکن ہم جاتے ہیں بابا</p>	<p>۱۸۷ کیسی ہی مصیبت ہو نہ گھرا ہو پیا رو سایہ کی طرح ساتھ چلے جائے پیا رو</p>	<p>۱۸۸ واقف تھے نہ کیا حال امام زلی سے شرمندہ کیا کچھ حسین بن علی سے</p>

<p>۱۳۵ کیا کوئی چاہی جو اسے سہارا ہو کہ اسے چاہیں کہ ان کی جان میں ایک چاشنی بن جائے وہ جاد فقی کی دلی بون والہ کیا خدا کر دے کہ وہ چاہے</p>	<p>۱۳۶ گزر سہا پہن کی دن کر دے کیا دیکھو چھٹی سی اٹھان پڑا نریا مہ جان زن بخت شناس بیون سے سوار دیکھے شیر کی اولاد</p>	<p>۱۳۷ پتھر تو سنگ خیراب نہ آئی ہمیشہ پہلے کی طرف باگ چلی فرما کر او جیسے گڑا کی جانی ہر جگہ فلق دیکھی ہو کون چلی</p>
<p>اس غم نے ہر اک فکر بھلا دی مجھے ہو کس وقت میں دنوں نے وفاداری مجھے ہو</p>	<p>کوئی بھی واقف نہیں جو این ہر بین یہ دنوں جری میری حفاظت کی سپرین</p>	<p>گھر چھٹے کا صدمہ ہو کہ خدا کا الم ہو میں بھی تو سنوں کچھ نہیں کہن کا غم ہو</p>
<p>۱۳۸ ہن جانی چھی میں کے فرزند و نادر حضرت کوئی دیکھیں چھوٹے زینار اس کی زینتی کہ نکلا ہر کا بوسہ پیار جب غریب سے چھوٹے کیا اسے کھار</p>	<p>۱۳۹ آج کی تو یہ پریش دہر و غلیات مکانیہ بل کہ خبر بھی نہیں مہیات حاضر ہیں نہ تھامے وقت میں نزلت حضرت سے بھلا ہوئے تو چھپا کوئی بات</p>	<p>۱۴۰ بائو نہ کہ غم خدین خانقہ دیکھانے دینی میں کیوں عین مومنین نے صاحب کوئی اسوار فرج کے ڈالنے کیوں اسے نہیں آجی ابر کے جانے</p>
<p>بھولے ہیں محبت پہ تو چھپتا سنگے دونوں میں جو بھی نہ دیکھو گئی جواب آئی گئے دونوں</p>	<p>بچے ہیں وہ کیا جانیں شرف سرورین کا سب گرد جو چہرے میں یہ صدقہ ہر آئین کا</p>	<p>ہو خط من یاس کے فرمائی ہیں زیب غصے سے یہ عالم ہو کہ تھرائی ہیں زیب</p>
<p>۱۴۱ اقدس آفتاب میں عجایب جلانی راشخوری مجھے لکھنے جدائی رستہ ہو کہ جانی حضرت سے کھائی بزار و مہین سیر اقدس کی جانی</p>	<p>۱۴۲ بیکے کار نہ لگی خست خیر قائم و دوڑے گھڑا کے اکثر حضرت سے کہا دونوں گھوڑے کھڑا محل میں چھپی اردنی میں باسید میر</p>	<p>۱۴۳ غیرت سے حسین پر حق آجاتا ہو بار کتنی ہیں کہ خدا کا تاب کی جھنکی زبار حضرت نے کہا تہ را و خواہم غیرت میں مجھے چھوٹے لکھنے ہیں دلا</p>
<p>جب دیکھ میں شرک نہ دیکھا ہو میں وہ میرے جنازہ سے بھی ہر راہ ہو میں</p>	<p>گھر ہوتا تو ہم پوچھتے گر گر کے قدم پر روئے کی ہو کیا وجہ یہ کھلتا ایندین پر</p>	<p>پالا ہر آئین سوئے ہیں سینے پہ ہمارے وہ خون گرا نیلے پسینے پہ ہمارے</p>

<p>۱۷۱ قصہ ہوا آئین زکیر اور خواہ ہنگام سفر دیر بھی ہو جانی در اکثر بچوں کا ہو دیکھا صبح بھی دیر ان سب کے گلے چلنے کے ڈار</p>	<p>۱۷۲ نزدیک چہاں کے سپر حشر کیا آداب کا لایا کے کو پیل ہوسکا کیا مندر تباہی میں سے تو کس بلار کئی خوش ہو رہے گلے کے بختار</p>	<p>۱۷۳ سکر بخین شاہ کو روزناست آیا شفقت سے گلے چون خود کو لگایا جب دان سسٹے وہ تو کیا نہ لایا ہر طرف سے خدا کا خان بخین لایا</p>
<p>۱۷۴ اک آن میں شکرین محقق کھلاتے ہیں لون لکھوڑوں کو ہر آتے ہو اب آتے ہیں لون</p>	<p>۱۷۵ گر ہر کسین چپ اور نہ بڑھی کے برادر بیار ہو تم و محبوب میں کسین آئے برادر</p>	<p>۱۷۶ محل میں چوچی دیر سے مصروف کجاہن عرصہ ہوا آئے میں جو تم کو تو خفاہن</p>
<p>۱۷۷ بھلتے تھے زینب کو بھی نہ لیا برا جو کہ وہی کیسکی جانتے ہو در آنے لگی اور کہ او خلق کے خشار تسلیم کو تا جو یہ خادم پہ بیکھوار</p>	<p>۱۷۸ بوسندہ کہ در دل غیب میں جا چلا موم سادق را چا تا ہوں یا شاہ یاد داناں جو مجھے کہ دیا داند پیرین پرستے گلہ آپ کے ہم راہ</p>	<p>۱۷۹ زینب علی اکبر کو یہ محل سے جاری کیوں نہ ابھی انسداد چو توری گذرا رہی بر بھر مجھے کہتے ہوئے زاری اللہ ہی چل تھا ریاست کا ہماری</p>
<p>۱۸۰ جاسے میں تامل بھی فرمائیے آقا ان دونوں غلاموں کو لیے جاسیے آقا</p>	<p>۱۸۱ مدد سے قدم پاک پہو جائینگے دون جید رکھو اس میں یہ کام آئیے دون</p>	<p>۱۸۲ سمجھے نہ کہ صدمہ ہو شہنشاہ ام پر حدت کو دن ان مٹو کو بھالی کے قدم پر</p>
<p>۱۸۳ چوچہ کی شہ کی طرف سے تگشاہ دیکھا کہ چلتے تھے ہیں عبد اللہ زجاہ فرزند چپراس میں سوار رہے ہوا زینب سے کہہ بیٹے زور دے دینا</p>	<p>۱۸۴ کیا عرض کرنا جو تھا مال کے تیاب تھے باز تھے ہوئے تیار کے غم سکا تھا کہ چھوڑتے ہیں آپ کے حیرت کی پوچھتے کہ کون سے تھے</p>	<p>۱۸۵ دون بخین سنگ کا پانی شہر ملک قریب کے یہ کی عرض کہ مادر فی الواقعی موم تو ہوئے آپ کے دہر ناؤ کی جھلسا تو دونوں کھین</p>
<p>۱۸۶ پھیر کی گودی کے پے آتے ہیں دیکھو وہ فون مس عاشق وہ چلے آتے ہیں کھو</p>	<p>۱۸۷ چہیں انکو بغیر آپ کے نہ ہار نہ آتا مر جاتے جو لیکر یہ نمک توار نہ آتا</p>	<p>۱۸۸ اب ساتھ نہ چھوڑینگے قسم لیجا مان تقصیر غلامن کی کل کیجے لیجا مان</p>

<p>۱۴۵ اگر تو چاہے پیرا سفر امانی میرے والہ کلاس راستہ آگاہ ہوں پاکو اور حضرت صفیہ بنت اسلم ان کا بھی میں نے خطا حضرت صفیہ</p>	<p>۱۴۶ کیا ایل غنودہ اختر ظاکر سیات مادری احاطت کو سمجھنے عباد منظور و ملاح کو اب ذکر شہادت میں کھوں میں اشک و زینہ بی بی</p>	<p>۱۴۷ میں نے طاعن خاک آگاہ علی اکبر کی عرض بھی ہے کہ زورانیہ تیار روٹی بونی کبیر کے بھی زینہ بی بی میں کے کما چڑھو جاؤں میں</p>
<p>۱۴۸ سراخرا پشما کر لیکے نہ اب بھی پر کرتے نزل کا پتہ پوچھتے ہم تو نہ گرتے</p>	<p>۱۴۹ یہ ذکر گداز دل مردم کا سبب ہی ان دونوں کے مرجانے کا احوال غنودہ</p>	<p>۱۵۰ میں نے بجا ہوش ہمارے نہیں بیٹا بھائی تو کہیں دن کو سدھارے نہیں بیٹا</p>
<p>۱۵۱ دور کی جو بی بی مٹوں نہ مارے تیرے خوش کیوے بی بی گنگی شاہ کی بابر وہی کھلا اب کہ یہ تھا باعث تاخیر گھوڑی پر چڑھو جاؤں بی بی غنودہ</p>	<p>۱۵۲ ماشور کو حیدر مونی آغاز لڑائی غیر کے بی بی رضا جب کی بی بی جب داخل جنت ہو وہ شہر کے بی بی میں کے بی بی بھی جان اپنی گائی</p>	<p>۱۵۳ دور کے بی بی گنگی شاہ کی بابر میں نے بی بی گنگی شاہ کی بابر جس وقت سے سلیم بی بی بی بی جان میں نے غنودہ بی بی بی بی جان</p>
<p>۱۵۴ حاضر رہو پہلو میں شیر جن و بشر کے میں پیار کر دینی تھیں منزل پر اتر کے</p>	<p>۱۵۵ حضرت کو بڑے دل سے شہر لہی میں میں کی صفین چھ گئیں ناموس نبی میں</p>	<p>۱۵۶ اس بی بی و حیدر میں یہ ہم او غنودہ ہی اب آپ کے فرزند دن کو غنودہ کی طلب ہی</p>
<p>۱۵۷ کیا مطلع وہ کی بی بی بی بی بی دور کی بی بی بی بی بی بی بی پورا نہ شمع نہ شاہ غنودہ کے بی بی محمد کے نو سے پورا نہ</p>	<p>۱۵۸ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی جلائی بی بی بی بی بی بی بی ان میں صفین کی بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۵۹ بی بی بی بی بی بی بی بی بی دور کی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ان میں صفین کی بی بی بی بی بی</p>
<p>۱۶۰ صدیہ نہ گوارا تھا امام ازلی کا میں بھرتے تھے ہر وقت حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۶۱ میں باپ کے فرزند سفر کر گئے لوگو پرسادو کہ بیوہ کے بیوہ کر گئے لوگو</p>	<p>۱۶۲ اس باپ میں دور کے بیوہ کے بیوہ میں نے کا ارادہ ہی تو ہمیشہ سے پوچھو</p>

<p>۷۵۵</p> <p>فرستے گئی نیت علی کے کفار اگر وہی شہزادین زیب ہزار جباری جانب سے ہوئی سوار چھپا چین نہ رکھی قسم کفار</p>	<p>۷۵۶</p> <p>مذکر کی پیر بھونے نہ جایا بجھائے تاج صبح کی نئی بھیرا دو سچو بھونے ہیں کو کنگر دانا ہوئی کنگرے زبان شمشاد خوش اوقات</p>	<p>۷۵۷</p> <p>یہ کھٹے اچے حیدر اگر کسی جانی زلفوں کی لٹکین کو نہ کھٹا کھٹا جھائی سے کہا جھائی نے اب ٹھہر نہ جھائی ان جھائی سے لٹکے کے غلب پیو لائی</p>
<p>۷۵۸</p> <p>راہی پر ہوتا نذر خدا کرتی ہوں انکو ہیں اپنے چھپتوں پر خدا کرتی ہوں انکو</p>	<p>۷۵۹</p> <p>یہ کون کون شہر و گدہ بیٹھیں میں یکے میں اب انکی میں نو مٹی ہوں کہ نہ کو چلے میں</p>	<p>۷۶۰</p> <p>مرنے چلیب پیام کن آسے میں ہوتے سہر بھی مجھے منے نہ کھلائے میں ہوتے</p>
<p>۷۶۱</p> <p>کون پر جان اپنی چاہیں کیا خادم ہیں مگر خوارین فردی ہیں کفار سید تھکے تھکے کہ کیوں ان کو سہار منے کا این میں جہان آگیا کیا</p>	<p>۷۶۲</p> <p>بڑا کھا بوجھن و محنت کے داخل ہنسکر کیا امان میں صفت ہوئی حاصل زیب نہ کہ تھک شوش تھا مول الہیہ لکھ لکھ آسان ہوئی شکل</p>	<p>۷۶۳</p> <p>رود و کسے کہنے کے زینک دہ کیا کون روئی و شادی کے توسلان کو کیا غلت بھی چاہئے میں کہ کس بھی ہونا اکہ میں باب دھوپ ہر بھی کیا</p>
<p>۷۶۴</p> <p>رو کیٹے اگر آپ تو غم کھاؤنگی بھائی میں باؤن پر کرے کو باجلی آؤنگی بھائی</p>	<p>۷۶۵</p> <p>مردم نہ کھا مجھے خالق کے کرم نے ہار پر ماقبول کیا شاہ امم نے</p>	<p>۷۶۶</p> <p>یہ توں سے یہ سر پہیہ کو چاٹینگے امان بیدان سے ہم دھانے آئینگے امان</p>
<p>۷۶۷</p> <p>پلے گئے اگر قبر و موت شاہ بانو سے شہید گئے گئی نیت پادشاہ آئے تھے قبر کیلے بھی کب نہ بچا چلتے ہیں پھر جی جان و حور سے بچا</p>	<p>۷۶۸</p> <p>ایجا نے بن عمر نہ کرا کر ماریا آؤں گئے انکو دنگاؤں تو سہارا مان رن پڑھو نہ کہ سن سے تارا جلادوں کو جی ان کو دھو اورن کو دارا</p>	<p>۷۶۹</p> <p>یکلے چلیے تھے دولوں کو بار بار چلتے حرم کی لٹکی ہو شہر کی خواہر چوٹے نے بڑے کے کما پور میں ہر کار حق دودھ کا بخشا نہیں ان کے نزار</p>
<p>۷۷۰</p> <p>جان آگئی سکر سخن اس غنچہ وہان کے دی تو شجر ہی صدقے میں اکبر کی زبان کے</p>	<p>۷۷۱</p> <p>طرکے کردواری عمر و عمر شفی کے قاتل ہی دولوں ہیں جین ابن علی کے</p>	<p>۷۷۲</p> <p>اس امر کے اب آئے طلبگار ہوں بھائی صل ہو یہ ہم بھی تو کیا رہوں بھائی</p>

<p>۱۷۱ چون کہ طاعت و عبادت کے لئے بیجا ہی سہجی ان اشاروں کو لے لیا کہ بیاری گہراؤں میں جب کبھی انھوں نے کھاری میں دوپہری وقت میں نہ بولی دری</p>	<p>۱۷۲ جس کے دوڑوں نے کھل کر ادا اب نیچے سے ابلے ہوئے دھندلتا اب گھوڑوں پر چڑھے جب توڑا دوڑ کوئی نا علائے لگی در سے بیا دیدہ پر اب</p>	<p>۱۷۳ نہ کہ کھل کر چھڑا لگے پورا نہ کہ لگے لشکر کے جو زمان غور نہ کہ کھل کر چھڑا لگے پورا نہ کہ لگے لشکر کے جو زمان غور</p>
<p>۱۷۴ کیا جلدی ہو اڑاؤ پر شام سے پہلے مٹاؤ کسی کو بھی صلہ کام سے پہلے</p>	<p>۱۷۵ پیارے یقین زخم تیر مبارک پیارے یقین آبِ دم شمشیر مبارک</p>	<p>۱۷۶ مٹاؤ کہ دعوتِ مین و نشانِ قمر و مہر دیکھو جو نہ کھیا ہو قرآنِ قمر و مہر</p>
<p>۱۷۷ کھولیں اپنی دھڑکنی اڑاؤ پر کیجیے کھنکھاتی غزل کا رچاں کیجیے کھنکھاتی غزل کا رچاں کیجیے کھنکھاتی غزل کا رچاں</p>	<p>۱۷۸ دل خالم کے بس مچھلی خاک پاؤ اگر جا لگیا روئے گلے سرور پیشہ چاہے گل ادا م قریب دیکھو</p>	<p>۱۷۹ پیشانی اڑاؤ پر مین و نشانِ قمر و مہر پیشانی اڑاؤ پر مین و نشانِ قمر و مہر پیشانی اڑاؤ پر مین و نشانِ قمر و مہر پیشانی اڑاؤ پر مین و نشانِ قمر و مہر</p>
<p>۱۸۰ پچھتاؤ گے پھر پانڈی جو ساحلِ دھرم کے دو دوہ اپنا مین و نشانِ قمر و مہر کے</p>	<p>۱۸۱ جلوے سے زمین داوی مین و نشانِ قمر و مہر بھیل گئی جیدر و جعفر کے چین کی</p>	<p>۱۸۲ لشکر اٹھائیں مین و نشانِ قمر و مہر لشکر اٹھائیں مین و نشانِ قمر و مہر</p>
<p>۱۸۳ اے والدہ دو دوہ اٹھاؤ پھر کو پانی سین چلیجے کا سبھل مین و نشانِ قمر و مہر سین چلیجے کا سبھل مین و نشانِ قمر و مہر سین چلیجے کا سبھل مین و نشانِ قمر و مہر</p>	<p>۱۸۴ جنگل میں جب بیٹھتی ہے کھنکھاتی تھاؤ کر دو دوہ مین و نشانِ قمر و مہر جنگل میں جب بیٹھتی ہے کھنکھاتی تھاؤ کر دو دوہ مین و نشانِ قمر و مہر</p>	<p>۱۸۵ خشاہد بھل لگے کھنکھاتی خشاہد بھل لگے کھنکھاتی خشاہد بھل لگے کھنکھاتی خشاہد بھل لگے کھنکھاتی</p>
<p>۱۸۶ پیسے ہی چلے جائیں گے مین و نشانِ قمر و مہر سیراب ہوئے گی تو اب نہ مین و نشانِ قمر و مہر</p>	<p>۱۸۷ جلوے سے زمین داوی مین و نشانِ قمر و مہر بھیل گئی جیدر و جعفر کے چین کی</p>	<p>۱۸۸ آٹھ لگے چھک جائے نہ کیوں کہ چوٹی سرے کے برے مین و نشانِ قمر و مہر</p>

<p>۵۷۱ خچہ میں فن طوطی خیم در زمان اویغ طوطا کے شریب زخاندان کرا لوگوں پر کروشن و گریبان سنیوں پہ جلوہ کر مہرین و بان</p>	<p>۵۷۲ پیشانی کا رستے آتش کے سالار حلقوں میں کندوں کے گھنٹوں کو زخا باہر آتے تھے زندہ جی وہی پیر خچہ کے نہیں فاطم سے تیرا پیر</p>	<p>۵۷۳ کوک بکا کر بکا کر کے اعلیٰ جھلون بکا کر بکا کر کے اعلیٰ کس طرح دھارے بودین کو بھلا ہم فرانے گلاخت دل سبب اکرم میر جیس اچھے سے لڑتے نہیں خنیم</p>
<p>خوشبو و عیان عطر نشان پیرنوں کی اکھن نظر آتی نہیں ان گلبدنوں کی</p>	<p>بہیوں کے لیے جی سے گزرا شکی زینب خیم میں تڑپ کر اچھی مر جائیگی زینب</p>	<p>سبقت کریں ہم لوگوں کے پیر نہیں ہیں حیدر کے نواسہ میں کوئی اور نہیں ہیں</p>
<p>۵۷۴ پیر اچھا چھپکے شہد زینب کا لاکارے غیون کو بار بار سے وہ جانبا جلدین ہر جگہ پوچھاغت پیرتار بان کیسے کس معنی میں ہر دور تار</p>	<p>۵۷۵ غیون چری انھوں کو جھکتے بکا زینب میں ہم کیسے کیا خیر بکا داند کو جانیں ہر ار کے پیارے گنتی کو آتے ہیں ابھی لو اردن کے ہارے</p>	<p>۵۷۶ پیشے ہی لڑتے کو رہا لشکر قاتل جیتنے لگے کو میں دن و رات جا جیل تیرن سے داؤد کس بدین جی کے ازل دینے تو چھپ کر قیامت ہوئی ازل</p>
<p>چمکاتے تھے ٹرہ کر جو سانپن ہر کامن میں دو ٹانگ کی ہر چلی کامن ہر کامن میں</p>	<p>ہم بھی اسی خیم کے ہیں بچے جو علی ہو شیرن کہیں بازی رو باہ چلی ہو</p>	<p>ملواریں علم کر کے جھکا اہل جفا پر دو صاعق کرنے لگے دھالوں کی کھٹا پر</p>
<p>۵۷۷ اوقوہ اند کے ہم سخت گزیرین تیار میں سر سے پر خیم کے پیرین ملو اردن میں آفا کے لیے سید پیرین شہر کو آتے ہیں کے دار کردہ پیرین</p>	<p>۵۷۸ اوقوہ اند کے ہم سخت گزیرین تیار میں سر سے پر خیم کے پیرین ملو اردن میں آفا کے لیے سید پیرین شہر کو آتے ہیں کے دار کردہ پیرین</p>	<p>۵۷۹ خیم میں جس صف میں ہر صف پر لکھاتے آتے گزیر دار ہم آتے منوہ کھٹے صف میں رات میں جاتے تینین میں سر پہ تیرنوں پر ہم آتے</p>
<p>ان تیرنوں سے کر دینگے بدن میں ترانے پہچانینگے خراک میں لشک کے سرانے</p>	<p>ہم دہن کر رسم کو فن جنگ سکھا دیں آج کے کوئی منہ پہ ہمارے تو دکھا دیں</p>	<p>رہو اردن سے گر گر پڑے خونخوار برابر اک دار میں دو دو سو کے اسوار برابر</p>

<p>۹۱</p> <p>خاکشور کاروان طوفانی جزیرہ نشین کسلخ فراری چون کرکے پر کربتون روکی ہوئی کسی نے بھی بالاسر سیموت جانب پیون کیو کیو پیون درخورد آمد</p>	<p>۹۲</p> <p>دو شخص کا ایک عصف کا سے لے لکھے پکا آتش کرہ ہمارے بلکھے آذر سے کھیل کھاتے ہوئے غار سے لکھے درد و بوسیدہ امن کسار سے لکھے</p>	<p>۹۳</p> <p>خجندیہ کے لوسون کی کچھ پر کرب اکدمین کچھ کجائی یی لاف زنی ب بلان گنگ پورا داسو او مدر ب لاکھون قدم کے علم میں چھوڑے ب</p>
<p>دشوار ہو جائیں جانوں کو بچا کے دولاکھ کا انہوہ ہر پنجے میں قضا کے</p>	<p>اس کو چیا جابین یہ غصہ میں بھرے تھے بیچھے گئے مسو جھپون لون کے بوسے تھے</p>	<p>ہزار میں دل بند شہ عقدہ کشا میں تم مر حب و عشر ہو تو ہم شیر حرہ میں</p>
<p>۹۴</p> <p>وہ تو خجانیہ دن کی ہر نیم گھنٹہ کا پو نا بھی کھانا تو اسے صورت آ پو نگل نکلے جو سب سے نکلے کال کی جو سب جالا کسبنا دہری کی بیکر جو سب</p>	<p>۹۵</p> <p>نظر تو دشمن بچوں میں بچوں چا آفتاب میں صفت آفتاب کلیا دینم دینم دینم دینم دینم کلیا دینم دینم دینم دینم دینم</p>	<p>۹۶</p> <p>کلیا دینم دینم دینم دینم دینم کلیا دینم دینم دینم دینم دینم کلیا دینم دینم دینم دینم دینم کلیا دینم دینم دینم دینم دینم</p>
<p>اکس ایک تم نام نہ بھی در جلوہ کری بھی طاؤس بھی ان جبین تھے کبک ی بھی</p>	<p>پر جم تھے نام انہیں نہ تھا ترنم حیا کا نامزدوں کو لڑکوں سے کیا عزم و غار کا</p>	<p>تیروں کی طرح قیدہ حیدر میں پلے میں تلواروں سے ہم کھیل کے اس گھر میں پلے میں</p>
<p>۹۷</p> <p>چالانی عت میں برابر جو شہید اک ق تھا اور در آئے جی تم معیز وہ اب سے بھی تندید صبر سے بیکر وہ سبیل زیادہ صبا دم سے بیکر</p>	<p>۹۸</p> <p>بچہ بچہ کے بونہ زن اراج حلا بان ایشان او کے تم بیکر ناشاد کرتے ہیں کر لو اسد اند سے فزاد موتانی تو مامون کج بلانو پلے ادا</p>	<p>۹۹</p> <p>پہلے ہی آفتاب سے بڑھا ایک بان چھوٹے کے عین سے سے لکھے فاط سے مرسا آپ چھوٹے کے عین سے پہلے کھاؤن کے لکھے کے لکھے</p>
<p>وہ قہر یافتہ قیامت یہ بلا تھا وہ آگ یہ پارہ وہ چھلا دایہ ہوا تھا</p>	<p>اگر سے کو با تم میں تختہ بر سر لین جہاں لاد کو پکارو کہ خبہ لین</p>	<p>بھردو سے صفاک در آب کا ہوگا یہ صید ہمارا وہ شکار آنکا ہوگا</p>

کلیا دینم

<p>۱۰۱ سچین شیبے جلان کیا دیوار کھنکھاتی صدای کہر جان شہوار بھائی نے صدائے خورشید و خورشوار سچا کہ عالم نے آدھ خورشید و خورشوار نہ چھوٹے ہی نہیں جگتی دیوار</p>	<p>۱۰۲ یہ کیسے جان عالم نامی چوہہ شیبے میدان میں فرس بنگیا اکہ شیبے نعرہ کیا بول کے شنبہ شیبے چراغ پر نور نور آسانے اظہر</p>	<p>۱۰۳ پھر بیخ کو چھکا کہ چوہہ سانسے آیا یان نہ چھوٹے کی کو لا دے اٹھا یا سٹپ سٹپ کہ بیت چیم سنگی بچا یا نہ جان حال حزن کان کو دین یا یا</p>
<p>۱۰۴ کہا جیسا کہ بیچ میں قضا کے وہ نہیں تھا نہ ترہ گھینے سار کھین بائچہ کہیں تھا</p>	<p>۱۰۵ دکھلا ہر جگہ جو گرم و غاہی ساتھی نرادر و ترخ میں تھکے ڈھونڈ رہا ہی</p>	<p>۱۰۶ سورج نہڑا آتے تھے سینے میں عدد کے نقطے تھے عیان تخت آہن پہ لوہے کے</p>
<p>۱۰۷ نہ نہیں جو نہر اظہر شیبے زس ہاتھ سے جھلکے گلا کھینچنے شیبے کامی سے گرنے نہ بجلی کسی شیبے نہ نہ پھر پھر کھلے باد شیبے</p>	<p>۱۰۸ سچین گنگ کی گنگ میں سنگی گنگ کی گنگ میں سچین گنگ کی گنگ میں سنگی گنگ کی گنگ میں</p>	<p>۱۰۹ بہا پو گھبرا کہ وہ سفاک جوا کیا لی میان سے تبع خورشید طوار کیا نوا کیا کان جابو اذہا علم کیا نہ نہ پھر پھر جابو طوار کیا</p>
<p>۱۱۰ نوا گئی یان سے چمک کہ چوہہ سرنک تسمیر بھی نہ چوہہ اکھین گردن سے گرنک</p>	<p>۱۱۱ گھوڑے کو لگا پیسے رانوں میں دبا کر مجروح کیا ہونوں کو دانوں سے چبا کر</p>	<p>۱۱۲ قبضہ میں ہی بان جگت اللہ کا نقشہ بان دیکھنے ضرب اسد اللہ کا نقشہ</p>
<p>۱۱۳ فی انہ پو گرنک زس سے چوہہ نور نوش ہو کہ گناہوں نہ شاہان نور واللہ بجز سب انزوت حیدر کشتن سے آواز سے قرآن میں بیکر</p>	<p>۱۱۴ کھینچنے تلوار کرے جھپٹا دے کھینچنے تلوار کرے بہا پو گھبرا کہ وہ سفاک جوا کیا لی میان سے تبع خورشید طوار کیا</p>	<p>۱۱۵ کشتن سے آواز سے قرآن میں بیکر نوش ہو کہ گناہوں نہ شاہان نور واللہ بجز سب انزوت حیدر کشتن سے آواز سے قرآن میں بیکر</p>
<p>۱۱۶ دشمن پہ اگر جنگ میں قابو ہو تو ایسا بھائی ہو تو ایسا جو بازو ہو تو ایسا</p>	<p>۱۱۷ جل پھر میں سے یک بار بھی شرف تھا دشمن پہ کیسی تھا تو بھی بائیں طرف تھا</p>	<p>۱۱۸ دشمن سے بلا داشت بھی گردن بھی جل بھی تھرا گئی اللہ غنی لکے اجل بھی</p>

<p>۱۰۹ چھوٹے صدویٰ لے صد فرسبات دائے کارا ہو خطا کار کو کیا بات لید ہی ضربت تھی کہ پوچھو ہی تھا بات نہ کہ جو کج کار دن میں بوجھ جیوارا</p>	<p>۱۱۰ جلی کی طرح چھپتے تھے چپے اس لایع تھے نرن صفت پر الیاس شاہد ہمارے تھے تھے بعد میں شیر بڑھ کے یہ دیتے تھے صلہ حقہ</p>	<p>۱۱۱ زینب خیمہ سے یہ اسوقت نکلا عیاں آئے کہ میں شاد ہوں اری اللہ زادہ کہ کس ہمت کو نکلا لینی جو بلا میں اسدا اللہ کی پیاری</p>
<p>۱۱۲ بھائی کبھی سڑ جب کی لڑائی میں کبھی بند کفر یہ ہاتھوں کی صفائی میں کبھی</p>	<p>۱۱۳ واللہ بڑے حسن سے اس وقت و غاکی خیر کے نواسوں حجت ہو خدا کی</p>	<p>۱۱۴ چہرہ کے خدائوں بھری ستاروں کے حد سے ان ہاتھوں کے ان چھوٹی سی تلواروں کے حد سے</p>
<p>۱۱۵ پہلے ہم ہو گئے وہ صند در جانا شکر میں دھن پھیر کے شہزاد کیا منیوں کو جو ڈالا تو کیا سقد رازا کچھ پوچھو پوچھو باز سے شہزاد جانا</p>	<p>۱۱۶ آوا جیلا کے یہ دونوں نے کیا حضرت ہی کی یہ تعلیم کا باعث ہو کیا اقبال سے آگے نموداروں کو ارا روپوش ہو دے بن سید مہم</p>	<p>۱۱۷ سکندر صد اسحی ہو پھول سے خارا پھر ڈوب گئے غلام آفت میں وہ جارا سب نے نہ کیا آں پاسوں پر کیا بھجن گئے سینے پر ہوتی تیر کی گھبرا</p>
<p>۱۱۸ جانوں کو نہ چھوڑینگے جس صفت یہ گرسنگ سر کو نہیں سرتن سے کوئی دم میں ڈرینگے</p>	<p>۱۱۹ پایا نہ اسے بھکویہ افسوس بڑا ہو نامزدہ حلقے میں فقیوں کے کھڑا ہو</p>	<p>۱۲۰ آپوچی اہل شیر گھر سے فوج عدو میں نہلا دیا خیر کے نواسوں کو لہو میں</p>
<p>۱۲۱ گوشت چھوٹے تھے خیر کے نواسے وارث کے گر کر نہ سکے اہل جفا سے بالا صبا سب پر پی افصال تھا چھین وہ صلیب دو در کے بیٹے</p>	<p>۱۲۲ حکومت الٹ دینے کا حکم غلام شہزادہ جہاں کی صد ہی غدا ہو پر آگاہ دیکھا کہ اسے دیکھا میں والد دیکھا کہ اسے دیکھا میں والد</p>	<p>۱۲۳ کیا دل نہ کھنکھاتا اس کا علاؤ جس نے کیا کیا بازوں کے گھوڑے نہروں کی سائوں کے گھوڑوں میں تو کیا نہروں کے گھوڑے ہاتھوں سے نہ چھوڑے</p>
<p>۱۲۴ سائل کی طرف جب کبھی پڑتے تھے دونوں اس سر سے تھک چھوڑے ہوئے لڑتے تھے دونوں</p>	<p>۱۲۵ ہم تہہ بہ تہہ عازم فردوس برین ہیں کیا جانے اُن بھی غشی میں کہ نہیں ہیں</p>	<p>۱۲۶ بڑھ کر کے اڑے غول سے میرا درون جیسا کہ اڑے گئے سرخروہ سروں کے</p>

باز کھول اس غم شہزادہ کا
ہر نے جانا

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

<p>۱۳۱۱ یک ایک بہت شوق لاشوں کے لپار لین انھوں نے خون کی لاشیں بھی لپار چھین کر لے گئی وہ کیس نہا چار مٹھے نہیں کیس پر گئے تو کورسے دلدار</p>	<p>۱۳۱۲ کھانگی مٹھے نہیں چار کے گناہ رستہ پر سے انھوں سے لگائے قدم جو بری نصیحت مٹی ہی مٹنے کی راہ شوندہ احسان ہوئی بہت اسدا لکھ</p>	<p>۱۳۱۳ یک ایک لگی مٹھے چائی جو نہ لپار لاشیں لپار سے چاقو تیر عباس ان انھوں کے چھلکے پکارتی اھلیاں مٹھی مٹھی چھٹی آگے لپار</p>
<p>۱۳۱۴ میں جانتی تھی انکو یہ غفلت کوئی پل ہو اب سمجھی کہ نیند میں خواب اجل ہو</p>	<p>۱۳۱۵ آلودہ خون انھوں کے دکھا تھیں میں نے لوا کھنی دھو بھی تھسا تھیں میں نے</p>	<p>۱۳۱۶ کیا ہو کہ نہ گڑھے ہو نہ بچھائے ہو پیار و چھوڑے ہوئے اماں کو چلے جاتے ہو پیار و</p>
<p>۱۳۱۷ جو کہنے دنیا سے پریشان ہے جو کہنے پوچھنے پس میں ہی ان کے پوچھنے انھوں سے نہاں ہے جو کہنے گھر آئے میں ایمان ہے</p>	<p>۱۳۱۸ جو کہنے شہنشاہ نہ پوچھ چاہا حشر سچا ان سے تھیں لکھا نہ پایا پیدا ہوئے جھلک سے بھی میں نہ پایا کیجی نہ جانی کہ پایا جہل آیا</p>	<p>۱۳۱۹ عباس کو چائی کہ کھیا اور آد مطلبہ بابا نا جو یان لاشوں کی لاؤ اک لاش گورڈا کو اصرار کے پیر آد اک لاش کو صدمے کو جانی نہ پوچھاؤ</p>
<p>۱۳۲۰ مطلبہ میں ان دنوں کے پچان گئی میں بخشائے کو دودھ آئے میں پچان گئی میں</p>	<p>۱۳۲۱ ہو چہرہ میں ہر من چھوئے نہ پھلے تم جب فضل بہاری کے دن آئے تو پھلے تم</p>	<p>۱۳۲۲ زنبب کو بھی وار و کجبت کی سند ہو شاید سی صدمے سے بھابھائی کی رو ہو</p>
<p>۱۳۲۳ جو کہنے شہنشاہ نہ پوچھ چاہا حشر سچا ان سے تھیں لکھا نہ پایا پیدا ہوئے جھلک سے بھی میں نہ پایا کیجی نہ جانی کہ پایا جہل آیا</p>	<p>۱۳۲۴ گھر سے کسی نادار ہو محتاج ہو کافور کو بھی نہیں لگائی تھیں کپور امون پر سونے میں پڑے کیس نہ مضطر جو کہنے میں نہیں بھی نہ دون کو پھر</p>	<p>۱۳۲۵ پچانے چلائے شہنشاہ نہ پوچھ چاہا پچانے چلائے شہنشاہ نہ پوچھ چاہا پچانے چلائے شہنشاہ نہ پوچھ چاہا پچانے چلائے شہنشاہ نہ پوچھ چاہا</p>
<p>۱۳۲۶ ایٹل کو چہرہ میں آئے کا واری موقع پر ہی مان کے بھی مر جائے کا واری</p>	<p>۱۳۲۷ عشرت کامری حال سنا دیکھو داری نانی سے نہ اماں کا گلہ کیجھو داری</p>	<p>۱۳۲۸ رہا کہ تم تھیں سے گھر سے یہ برن میں رہا کہ تم تھیں سے گھر سے یہ برن میں</p>

<p>۱۲۵۵</p> <p>کی بجائون کے منہ سے پوچھو کہ کیا جنتیوں کا جہنم نہایت بڑا ہے پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے</p>	<p>۱۲۵۶</p> <p>مادر کی صدا کے پکارے شہیدان ان کی لاشیں کھڑی ہیں پوچھو کہ پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے</p>	<p>۱۲۵۷</p> <p>موتیں جن پر محفوظ خزان سے نظر میں ٹھہرتے ہیں عجیب تقدیر کے جانیو گلزار جہان سے پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے</p>
<p>۱۲۵۸</p> <p>اعدائے تولا شے لحدیں پا۔ نیکے زینب یہ بھول کر دھوپ میں نر جھانکے زینب یہ بھول کر دھوپ میں نر جھانکے زینب</p>	<p>۱۲۵۹</p> <p>گستاخ کوئی دم میں گلا خنجر کین سے نانا کو بلا لیجئے منہ دوس برین سے نانا کو بلا لیجئے منہ دوس برین سے</p>	<p>۱۲۶۰</p> <p>یہ باغ سخن لائق تدرشہ دین ہے ہاں اسکا صلہ گلشن فردوس برین ہے ہاں اسکا صلہ گلشن فردوس برین ہے</p>
<p>۱۲۶۱</p> <p>تیکے چور دنے پوئے اٹھے شہنشاہ خس کھاکے گری خاک پینٹا لٹے اس شہنشاہ کی صدا آئی ناہ کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے</p>	<p>۱۲۶۲</p> <p>کد بجے ناٹے کد کوئل کے دنگار پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے</p>	<p>۱۲۶۳</p> <p>نہیں حریف کوئی اتنا آسان کی طرح کین مکان عدو میں یہ میدان کی طرح زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح</p>
<p>۱۲۶۴</p> <p>اس غم میں دنیا سے گذر جائیگی لوگو زینب کو سنبھالو نہیں مرجائیگی لوگو زینب کو سنبھالو نہیں مرجائیگی لوگو</p>	<p>۱۲۶۵</p> <p>حسرت ہو کہ جلدی کین طو راہ خدا ہو سہرت سے در آپ کے زانو پر جدا ہو سہرت سے در آپ کے زانو پر جدا ہو</p>	<p>۱۲۶۶</p> <p>زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح</p>
<p>۱۲۶۷</p> <p>دو دن میں آٹھ شت میں تہی ہوئی مقل کی تین باتوں جھاری ہو سر کد کوئی زینب سے کہ ابو دھند کد کوئی زینب سے کہ ابو دھند</p>	<p>۱۲۶۸</p> <p>او کو منو بیو جہ یہ نام نہ نہیں بکا روٹی میں نواسوں کے لیے غلطہ پا پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے پوچھو کہ کیا جہنم نہایت بڑا ہے</p>	<p>۱۲۶۹</p> <p>کہ آفتاب کے سر پر آسمان کی طرح کہ آفتاب کے سر پر آسمان کی طرح کہ آفتاب کے سر پر آسمان کی طرح</p>
<p>۱۲۷۰</p> <p>کیا ظلم و ستم سا میرا کھوں کے ہوئے ہیں میں ترسے بچے مری گودی میں سوئے ہیں میں ترسے بچے مری گودی میں سوئے ہیں</p>	<p>۱۲۷۱</p> <p>پہناں ہوئے رتی میں ستارے شہیدان کے سہرت ہوئے کہ مارے گئے پیارے شہیدان کے سہرت ہوئے کہ مارے گئے پیارے شہیدان کے</p>	<p>۱۲۷۲</p> <p>زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح زینب پر اب نہیں چھوڑنے کے آسان کی طرح</p>

از زمان

۱۰
 کھانگی گنج کسکو قدر دان بنین
 چھپ چھپتین کل غنمون دل بین کی طرح
 گتھے اسیران کے دم رکھتے ہی زندان کی طرح
 اگر تگسٹخاہ مکان قبلے مکان کی طرح
 ۱۱
 جب آیا بوسم پر تو عافیت سوچی
 جھکا ہوں چوٹ نیچی پر اب کان کی طرح
 ۱۲
 مزار شہ کے تصور میں عیش سرا پر دل
 روان ہو تا فدا رشک کا روان کی طرح
 ۱۳
 سہ ہزار کو کیا نفوت جو عصیان سے
 کھلا جو دامن شیر بادبان کی طرح
 ۱۴
 سو گھا دسے یوسف زہرا کی بوجو باد صبا
 نہ پھینکا قافلے کو عین مشک کے
 بہت تباہ ہو کر کاروان کی طرح

۱۵
 عجب بی بی نظر اے اگر کو پر و ضعیف
 لگ کر شبنم کی سیل طریق کی طرح
 ۱۶
 سنا رہا دسے کے عجب شرب کی اسکو ان کی طرح
 کر دین طہیان زہرا کی اسکو ان کی طرح
 ۱۷
 دم جہاد دوبا اٹھا اوج بیخ حشمت
 چمکے ہی تھی ستاروں میں مکشان کی طرح
 ۱۸
 ہر خون شہادت اکبر و بزم نامہ میں
 جگر کے بار پڑھ صبح ہر اکسان کی طرح
 ۱۹
 جبین کے زخم سے حضرت کے ابرو سے پر غم
 موتی فرق تھے شمشیر اصفہان کی طرح
 ۲۰
 بچا پڑا تیرے نیچے کا حلق گرچہ حشمت
 بہت اچھا رہا ہفت نذر پر کان کی طرح
 ۲۱
 قطعے تھے نثار رسول میں یارب
 چلی پر بیخ شرم حشر ان کی طرح

۲۲
 بجا دے سنا تھے انکو کج آج انکا لہو
 بجا سنا برین ہو رہا ہے جہان کی طرح
 ۲۳
 پورا ہو گا کوئی شے غور و زنیاب میں
 شہید تہذیب صغیرے زبان کی طرح
 ۲۴
 قوم کو کرنا ہوں بیار غم کے ضعف کا مال
 قلم بھی چلیا جو کاغذ پر ناتوان کی طرح
 ۲۵
 بلند آتش غر احرار میں نے جو صحت
 دین سے پھینک دی سوتی کو آخوان کی طرح
 ۲۶
 مرم تو اور دھون پادشہ میں سہ سجاد
 رس سے پھینکے تھے تھے ساریاں کی طرح
 ۲۷
 لٹاؤ جو پر سرور جو قتل کی شہادت
 جہاد تھا ستاروں سے آسمان کی طرح
 ۲۸
 سچو کی بوجو پتہ میں خوش ترس و رفیع
 منہ نہیں عام جا اگر فشان کی طرح

جلد دوم
شعر

۵۱
فوج اعدا میں لاطمطم کہ شیر آتا ہو
نام عباس جو جسکا وہ دل آتا ہو
زندگی سے غم خوشاہ میں شیر آتا ہو
شیر کے آنے میں اچھے نبیوں پر آتا ہو

غازیو صف مشکو نہر سے ہستیار ہو
آج ہر معرکہ خیمہ کا خبر دار رہو

۵۲
بیدہ صفد کر موعین تہذیب کا کرد
پادشہ کا رے تو قیامت اچھی برپا ہو
قہر خالق کی طرح شہر کو جھکا کر دے
خوش میں آنے میں تیغ کو دریا کر دے

استغین ظہین اٹے تو خدائی اٹے
نہر بچائے اڑے خاک ترائی اٹے

۵۳
سطح اپنی شجاعت پہنونا کرے
یاد میں جلیٹ اعدا کے سب لاش آ کرے
لہجہ و لحن سے میں شاہ سرفراز سے
سب کا خون میں بیج اٹے کا پوتا راز سے

زور میں ساعد باز و سہاگہ کے ہیں
طوس سب گھمیں لڑکپن سے یہ لکھ کے ہیں

۵۴
قوت بازو سے سلطان زان آتا ہو
رستم لشکر شاہ و دجھان آتا ہو
مشاکل کاندھے پہ دھرے قتلہ دہان آتا ہو
زور جو چین علی کا وہ جوان آتا ہو

فوج پر فوج رسالے پر رسالہ ہوگا
یہ زمین کیا ہو زمانہ تو بالابوگا

۵۵
غیر جھوٹے فناج منہ مشکل ہو
کوشتا کے گل سے بل بوت کو مشکل ہو
حصن آہن میں بھی حفظن مشکل ہو
فوج اسان کو آہ کا خطر مشکل ہو

تیغ اس رخ م کی ہو شعلہ قسانی کے لیے
اگ میں کود کے اڑتے ہیں یہ پانی کے لیے

۵۶
آواز میں تھکا عجب اپنی تخی میں
مضطرب شہر کہیں تھا لیسر کہیں
قلب لشکر کی گوی ترائی کے قوت
ایک ایک ایت کتا تھا لہجہ کے نین

جنگلات سے لازم تھا کنار اہوگو
تیغ کے گھاٹ مقدرے آمارا اہوگو

۵۷
اٹلی تلو بھی جن شہر سے نہری
غمر کے غور سے رجب کی سپر نہری
گرز سے بونچ کر تیرے تیرے نہری
ہنگام کیا آواز جو تیرے کے پر سے نہری

جسم ہے اڑے بہت فرق سے سر ملتے ہیں
ضربہ ہو کہ ہاروں کے جگر ملتے ہیں

۵۸
وارث تیغ خداداد جو دش جناب
شکر غیظ میں کیسی کی کو نہیں باب
دفعہ زیست نظر آتی ہو مانند جناب
شعبہ شہر کو بی لکھا تھا نام سے آں

کا پتہ ہو جگر اسدن سے ہمارا اتیک
سرخ ہو خون سے دریا کا کنار اتیک

۵۹
انہی پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
خاک پر گرنے سے تھک چکے تیرے تیرے تیرے تیرے
خاک پر گرنے سے دریا کا کنار اتیک

خون تھا جنگ ہو ضعیف دریا دل سے
دل لپٹا تھا کلیجے سے کلیجا دل سے

اشیاء پر مونس

<p>۱۰۰ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۰۱ آپ وقت میں دیکھنا کہ کدو تین دن میں جو کہ کدو خانہ پختہ بنی لادوں پر کدو</p>	<p>۱۰۲ ہم چاہیں علی وقت ہر تہائی ہم چاہیں علی وقت ہر تہائی عزم موقوف کر دیکھ آرائی کا خون میں دیکھ لے لے لے لے</p>
<p>نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>دل بہ پاشاہ اتم بے رحمی سے بس نکھار سے اب صبر نہیں ہو سکتا</p>	<p>نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>
<p>۱۰۳ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۰۴ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۰۵ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>
<p>۱۰۶ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۰۷ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۰۸ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>
<p>۱۰۹ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۱۰ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۱۱ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>
<p>۱۱۲ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۱۳ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>	<p>۱۱۴ نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم نہایت سے بے رحمی سے انہی کے لئے جو کہ جو ہم</p>

نہنہ ذرا بیکس کو دلا دجائی
خیر نہ آئے پویشک تو جاو بجائی
بجیان سنیئے پان قانون کجاو بجائی
اخری پیاو کرون ادھر آو بجائی

سر کے گلنے کی مہم دیکھئے کب سر ہوگی
جب مرینگے تو ملاقات میسر ہوگی

جنتے کینچا نہیں گنج رس سے کھوٹا
شکل طاق میں جو یہ آئینہ سیکھوٹا
موج صحر کی طرح جاو جو فرنگوٹا
شکل نہ باز نظر آو جو بے چھوٹا

واہ کیا حال ہو گیا حسن ہو تیاری کا
شوق پزیروں کو ہو یان عاشید پرواری کا

خل ایک صفت ہو ان شیرازی آیا
اسد شہید خیر ہے بازی آیا
کس مالالتکسے آرا ہو بازی آیا
جکائی لوار کا دنگا ہو وہ غازی آیا

شوکت و شان لی ابن دلی کو دیکھو
جنگ صفین میں دل دل پہ علی کو دیکھو

تبیان کر کے عجب دسے سر درویش
باب کے رونے پہ غنچکلی پیمبر کویش
شیکل منطوی ہو عباس لاو رویش
دیرپا کر دم حیدر صفدر رویش

شاہ جلائے کے خالق کے دلی جانے میں
بجائی جاتے تھنیں نیا سے علی جانے میں

جاک نیاز سے رکھا نین بن بنیم
نظر آئے میں ہو ایدم مہم بنیم
کلیپ لگا لگان سے یک بنیم
تیز تر نہ خان تیز تر بنیم

خامی خام ہو ثابت جو کھون طریہ ہو
سر بلندی سے عیان ہو کہ فلک سیر ہو

ابو صلیح کو بی آج حقین ہی خادوی
بزمین چار آفتی شفاٹ جلا دروی
صاف چوٹن ہی ہو وی بکای دروی
سرخ پیچو وی جیو وی دستار دروی

قرص متاب سے پرورد ہی ستانے میں
ہوی پیو وی بازو وی دستانے میں

بہم کشد نیز فلک سے پیر چڑھا
رقص پرستم فوج شد ابر چڑھا
آپ کے چرخے سے زردون پیر چڑھا
خلع بوارن جسم پر عطر ابر چڑھا

گرم ہو یوں بھی گھوڑا کا یہ قدر نہیں
جاڑا سرخ من انجم یہ تو کچھ دور نہیں

سیدان جو وہ بحر طبع کا رس کیا
ہو چکا بس کو لگا ہوں سے آرا کیا
شکل طاق میں دم کو سنوار کیا
سیو او چاہے سینے کو اجاڑ کیا

دیکھتا ڈھنگ جو مانی کوئی دم گھوڑے کے
چو متا کھینچے تصویر قدم گھوڑے کے

جو اخی خواہد کہے تیر ہی
جست زلف میں کیو کیو کرے نہ کی
بان سرگندہ ہو تیغ عربی و عجمی
پہی پہی کی فطرت کی پریشان رجمی

فکر اسکی ہو کہ جو بات ہو وہ پہنچ نہو
نظم کی سلسلہ بندی میں کوئی پہنچ نہو

<p>۵۱۵ بزرگوار کیلکیا جو عیاذ آبا شد قمر کا جو نور نور غضب کی پرانکھا تبع وہ کاخی پر وہ کو جو صورت کا نیز نشو و نما کیون پرین کی بنا</p>	<p>۵۱۶ زرقان جو علم سبز داران علم وہ نور شمع جانتاب جو یہ اکرم جو بلندی سے عیان فخت اقبال خشم کیا بھلا گنسا پر اکھون کو یہ کاریم</p>	<p>۵۱۷ وان پر کا تھا اور ان کے نیست باز بان صفت جگستے نکلے کوئی دروچار سانے آئے دل سیر از سر جا کر طبعی نہیں کا طبعی میں ساری لوار</p>
<p>۵۱۸ کم پر دریا تپلا طم جو ریز درون میں شور ہو اکی روانی کا شمشودن میں</p>	<p>۵۱۹ نوک پھر کیا جو اس طرہ سنبھل کیے عور کے دوش پھر ہوئی کامل کیے</p>	<p>۵۲۰ نخل پیکار میں جلدی کہیں باراجا پیڑ شیر میں کوئی تو شکار آجاوے</p>
<p>۵۲۱ کوئی کہو گا اس تیغ کو تین تھی بھول جائیگی کہ ان کشت قدر از انج جنگ میں کھیل جھٹے میں جان کی کشتار یا ہوئی کا علم اس غازی کو</p>	<p>۵۲۲ بڑھ کر یوں پر خٹکنا ضعیف جگر جیلوچ پر خٹکے ن میں اس اندر علم کی خواہش کوئی گراہ جس دور سے سنتے تھے خود سید جاہر</p>	<p>۵۲۳ نستار کا جو عمل تو کین کیسیوں ان کشتے کا دھکا جو زمرے کا پس پیسائی کو تو کو جو دروڑ سے پاس تینکے اس سے بانی جو باور پاس</p>
<p>۵۲۴ ایسے حیدر ہوئے یا جعفر طیار ہوئے یہ بھی ویسا ہو کہ جیسے وہ علم دار ہوئے</p>	<p>۵۲۵ کہتے تھے شیر مہیا سے دعا ہو میرا کیا ترائی میں اس گونج رہا ہو میرا</p>	<p>۵۲۶ تم تو انسان ہو لڑیں جن بھی تو کیا ہو دیگا محرک میرے غم کا تو سنا ہو دیگا</p>
<p>۵۲۷ آج اقبال نشانہ ام جو علم آفتاب سجاوہ و ششم جو علم نور سے نہ کیوں اکرم جو علم جیکے سایہ میں جو عالم علم جو علم</p>	<p>۵۲۸ جو بڑا کی طرف دیکھا بڑے شہین جہم جہم سے پوچھا کہ بڑا ہی چین عرض کی تے ہیں انجائزنی بڑی نہتے یہ سہن کے ہیں کچھ فرق نہیں</p>	<p>۵۲۹ سارے عالم میں محبت جو کین ہو کا ورن میں بھی جو مہانیک کم کین ہو نہن میں اپنی کو ترسانے پوچھو دم سر سلمان ہو تو خیل دست سے ہو دو</p>
<p>۵۳۰ شان کتنی ہو کہ دانشم کی آیت ہو فتح فتح میں ہو جسکے ہی رایت ہو</p>	<p>۵۳۱ اس طرح فوج میں تلوار بھی کم جلتی ہو یہ زبان جلتی ہو یا تیغ دوم جلتی ہو</p>	<p>۵۳۲ مشک اک بہر شہ جن دہشہ لینے دو خیر اسمین ہو کہ بانی مجھے بھر لینے دو</p>

<p>۱۳۵ صفتِ بخت کی طرقت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری لوہیت نبوی میں جو خانِ نزاری خونِ جانتے ہو یہ کون سی ممانداری</p>	<p>۱۳۶ صفتِ بخت اس دم صیادی بی طہر نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری قصدِ ناکہ کار و شیرازی کے سپر حاکمِ آفت میں سب گزردنِ بکر</p>	<p>۱۳۷ صفتِ بخت طرقت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری بخت کی بخت کی بخت کی بخت کی بخت بخت کی بخت کی بخت کی بخت کی بخت</p>
<p>لوگ کرتے ہیں محبتِ دلی اور وسیع تم گلے کاٹتے ہو یہ بیاہون کے تلوار وسیع</p>	<p>یادِ ہوجین میں کھڑا کھڑی درجہ دین اور دریا پہ سواروں کے پرے جاتے ہیں</p>	<p>سب کاروں کو حیدر کا سپر کے حفا دونوں ہاتھوں پرانے سپر کے حفا</p>
<p>۱۳۸ صفتِ بخت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری وادیِ جوبی زادہ ہواس سپر کچھ جانا کہ سپر جو اور پر کے سپر</p>	<p>۱۳۹ صفتِ بخت اس دم صیادی بی طہر نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری صفتِ بخت اس دم صیادی بی طہر نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری</p>	<p>۱۴۰ صفتِ بخت طرقت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری صفتِ بخت طرقت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری</p>
<p>کیا غصہ ہے گا بدین بھی گذر جائیگا علیٰ اصغر تو کوئی آن میں نر جائیگا</p>	<p>تال ہر دم جگت جگت جاؤنگا گھٹا کھٹا پاٹ کے لاشوں کے نکل جاؤنگا</p>	<p>دیکھیں بیصافۃ اب گر کے کدھر جاتا ہو خون برستا ہوا ریتی پہ نظر آتا ہو</p>
<p>۱۴۱ صفتِ بخت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری شاہ کی سپر کے کدھر سے غم نکلتے شاہ کی سپر کے کدھر سے غم نکلتے</p>	<p>۱۴۲ صفتِ بخت اس دم صیادی بی طہر نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری صفتِ بخت اس دم صیادی بی طہر نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری</p>	<p>۱۴۳ صفتِ بخت طرقت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری صفتِ بخت طرقت چو خیم چارسی نکلتے کیا جان کے رمل کی بوزائی ساری</p>
<p>کچھ نہیں سمجھیں تو کچھ دشمن سرور ہوئے گردن میں آل کے گھوڑے بھی برابر ہوئے</p>	<p>عکسِ شمشیر اہل جفا پر چکا دو پہر کو میرہ نوا دج ہوا پر چکا</p>	<p>انکی ہر ضرب میں اک زلزلہ آ جاتا ہو اب صفین باندھے کا حال کھلا جاتا ہو</p>

۵۵۵

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۵۶

کڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۵۷

کڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۵۸

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۵۹

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۰

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۱

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۲

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۳

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۴

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۵

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۶

کھڑی تاس سے مودان جنگ
کیا زخمی کار زہر پشیمانی
سارے چار اندوہوں کے سہیلے
دہن میں بدیم پو پو پو پو پو

۵۶۷

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
اب لشکر کا سمٹ کر ہے یا ہو چا
تیس سو سترانی کو حصہ نہ ہو چا
نیز دزدان کر حصہ ادی کہ اس کا ہو چا

جان پنج جا نیکی ساحل سے جو مل جاوے
برق پانی پر جو کو نہ سگی تو جل جاوے

۵۶۸

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

تم وہی بھلا گئے ہوئے ہوئے ڈر گیا ہوئے
فوج چینی بین ہر دیا ہو کہ صحر ہوئے

۵۶۹

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

جو تم نہ تھی کا دفتر میں رقم نہ جاوے
اسکا پانی جو چھوے ہاتھ قلم ہو جائے

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

جل کا شور نہ ہو گا نہ عمل تاشون کا
باندھ دوں گا لبے یا ابھی کل تاشون کا

۵۷۰

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

مر کا وہ بھی نہ تھا جنگ کا بار اجسکو
اسنے مارا اُسے راگ بنے نہ مارا جسکو

۵۷۱

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

نغم گرسا آھیں مستیر جری سے ہو پنے
دوڑی نہ رہیں تری سے ہو پنے

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

اس ملاطمت میں جہا زون کا جو عارفانی تھا
گھاٹ کے روکنے والوں کا لوہا پانی تھا

۵۷۲

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

یوں کسی فوج نے دلت بھی نہ دیکھی ہوگی
ایسی کثرت میں قیلت بھی نہ دیکھی ہوگی

۵۷۳

تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا
تین سو سترانی چنی جا ہو چا

تھی جہا فوج قدم شیر نے دان کاڑ دیا
مورچے چھین کے ساحل پیشان کاڑ دیا

<p>بھڑک کر بیٹھا چو تری بین دھار دھار نظر آئے نہ کوئی طرح کی کیا ذکر تھڑکی تھڑکی جو پو آئی جاغم کے رنگے عباس پر جو پین بر آگے</p>	<p>تھا زویاں گرائے بھی چھوٹی سی تھو تھوئی نہ کر پانی سے نہ تھا کر کیا علی علی کہ کیا ہے میں اما دیکھا نکلے گل سے تو دیکھ کر کوئی دیکھا</p>	<p>تھکے تھکے دھڑکی سواروں کی گان سن دور سے بھانسنے بھانسنے بھانسنے پر پیر میں صبر آگے کڑے کڑے چھین لوشک پر لیکو کو زانی پو</p>
<p>بھڑکے اک آہ کہا سرور دیکھ نہیں یہ دوا قلب بر جھی ہو کہ شہ نہیں</p>	<p>کھاٹ تلوار کا او ظلم کے بانی دیکھا شیر یون نہر سے لے لیتے ہیں پانی دیکھا</p>	<p>لشہ لیا لک کوثر کا نوا سامر جاے بسر فاطمہ و دروز کا پیا سامر جاے</p>
<p>لکے شیر سار دیا در آیا دہ جری زبان کھلے لیا کر او شکر بھی باندھ کر سے منہ خوش کیا نگوارا ہوئی پر آخہ کو دیا کی ری</p>	<p>اس طرح بات کی پنج ہوئی جو کارو یون دیکھتے ہیں ساوت غوارو تو نے ساحل چھا بیا چھان اسوارو دیکھ دیکھ گئے پھیلے تلوارو</p>	<p>غیاث علی طرح کھینک دھند کیا نہ کو بھلا او تویری سے اور جان پانی سے لڑی جی نہیں نکو تیرا دون جبر شکر کھینک پو</p>
<p>پوچھ دالا آئے رومال سے جی غازی نے دیکھ کر کھنکھ نفس سرد بھرا تازی نے</p>	<p>آبرو کو بھی دم معرکہ کھو یا سنے نہر پر نام شجاعت کا ڈھو یا سنے</p>	<p>لاکھ تیغوں میں سپر کر دیا سینا جسے مشک چھنوا گیا گاد نہر کو چھینا جسے</p>
<p>بو سے عباس کی سمجھا اسطیغ کی باغچہ دھون میں دم علی صغور نوی نصف ہو دہ پانی سے کیونچے اپنے آقا کی دن سے جو پیا چھو</p>	<p>یہ بھی کہ تھا جو پھر نظر آئین نوچین پھر پھر قتل دھر سے اور آئین نوچین نوکلہ تر تیغ و تبر آئین نوچین نون بلنے کے لیے نہر آئین نوچین</p>	<p>لکے کی خفتیہ آگے نظر چار پوت پھر چھینے لگا دہ ضعیف چار پوت تیغ چٹنے کی گئے گئے سر چار پوت نوح و شکر شکر آئین نوچین</p>
<p>اسطیغ موت سے بدتر ہو اگر دنیا ہو میں نہیں پینے کانی لے تو اگر دنیا ہو</p>	<p>نہ کیا پھر سوے عباس جی کارون نے لے لیا شیر کو حلقے میں کاندھارون نے</p>	<p>روکنا جس کا مشکل ہو اسواروں کو جیٹ اچھا نکلیا تو ہے کی دیواروں کو</p>

<p>۵۱۷ دست نازا کرد این چنین فالو اکبر ابن خیم گئے یہ بتے ہوئے انستور قل من توبای و ازینیت پہلو اکبر مکھو جی لیتے جلو و تمام کے بازو اکبر</p>	<p>۵۱۸ نور و شکر کی بجائے لکھنوی کھدو دینے پینا بن صدر لکھنوی کرج کل کی کلچر جو سوا عیاس تندہ لکھنوی میں ران فاس عیاس</p>	<p>۵۱۹ نور و شکر کی بجائے لکھنوی نور و شکر کی بجائے لکھنوی نور و شکر کی بجائے لکھنوی نور و شکر کی بجائے لکھنوی</p>
<p>دل میں اب ورکمان چل چو بھائی میں اگیا فرق مسافر کی توانائی میں</p>	<p>قتل ہوئے وہیں بفضل خدا سے نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا</p>	<p>ایک جانب ہزاروں سے لڑے جنگ یہ ہو چار ہونے لگا اکبر ہوا کے چورنگ یہ ہو</p>
<p>۵۱۹ بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا</p>	<p>۵۲۰ بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا</p>	<p>۵۲۱ بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا</p>
<p>موت گیر ہو یہاں تک سے کیو کر لاؤں اب کمان سے میں برابر کا برادر لاؤں</p>	<p>جائینگے سو عدم ساتھ مرا چوڑینگے دیکھ لینا کہ وہ بھائی کی کمر توڑینگے</p>	<p>ہاتھ جیکے ہونے کے وارہ کیو کر روکے مشائش کی سپر تر جگر پر روکے</p>
<p>۵۲۲ بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا</p>	<p>۵۲۳ بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا</p>	<p>۵۲۴ بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا بھیر لیا مشک کو تو نور سے پیاس نکلا</p>
<p>نکلیں سے کہ حراہل ستم لاکھوں ہل اک جان ہوا در دوا لاکھوں</p>	<p>آج رات سو میں روان ملک ہو حق حضرت کا مجھے دیکھا نہیں جاتا یہ قلع حضرت کا</p>	<p>قر کے اور میں قیامت کی صف آرائی ہو لکھا ہوا میں لکھو گھٹا چھائی ہو</p>

<p>۹۹۱ قتل چو کی ہو شمشیر زور دیکھتے ہیں شہزادہ کی ہر تہذیب سے تیرے ہونے کی قتل چو کی ہو شمشیر زور دیکھتے ہیں</p>	<p>۹۹۲ ساتھ ہی لیکر اگر بھی علی بنی کینا ہو سچا سپر سپر دوسرے ترانے کی طر لاش کے پاس کیا بیٹھتا ہے جانی</p>	<p>۹۹۳ شاہ چاہے آس از کے شہنشاہ ہی تک ہو محبت ہی اتک ہو کیا ہمارے اور بادشاہ دارا میں وغیر</p>
<p>۹۹۲ دیمد سیدہ پر خون کو سر کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پہ چھک چھک کے نظر کرتے</p>	<p>۹۹۳ ہاتھ پہلو میں ہیں شمشیر دوم پہلو میں خون بھری مشک ہو چھائی پہ علم پہلو میں</p>	<p>۹۹۴ کوہ اندوہ کے اقلب کے آئینے پر تجسا خیمائی نہو خاک ہو پھر جیتے پر</p>
<p>۹۹۴ گزرا کسی غافل سے جو آگے بڑھ کر شوق ہوئی جگ چین جو پوچھا کا سہم</p>	<p>۹۹۵ دل نہ تھا گالی لاشے کے برابر ہے ہاتھ ہی لکھتے شہناو کی کینا ہے</p>	<p>۹۹۵ کلکے دلاش سے لٹے جو شہنشاہ جگ گیا بجائی کی پوچھا کی گالی</p>
<p>۹۹۵ چھک کے ہر پرنیہ یا شاہ مدینہ لکھر پشت مرکب سے گرسا سیکینہ لکھر</p>	<p>۹۹۶ رو کے عباس نے پھر شہ کو محبت دکھیا عوض کی شکوہ مولا کو سلامت دکھیا</p>	<p>۹۹۶ لیکہ دنیا سے غم رفت محبوب چلے حیف مر حیف کہ اس سے یاسی سے بچے</p>
<p>۹۹۶ غل ہوا بار لیا شہر کو تلواریں کے انھوں نے دیکھے چھوٹے کی حار کے</p>	<p>۹۹۷ کس طرح ہوئے ہر صدمہ توڑے ہیں علی اکبر کے کیا فاکہ میں ہونے نہ</p>	<p>۹۹۷ شہنشاہ کا لیکر کیا جانی سکونام ہوسٹا کی کیا مٹھا آئے کھانے کا</p>
<p>۹۹۷ بھینک کر سر سے عمامہ میر قتل دوسرے ہاتھ میں تیغ دوسرے پھیل دوسرے</p>	<p>۹۹۸ اس نے دامن کی ہوا دوسرے زبر ا کو غش نہ آجائے کہیں ہمارے آقا کو</p>	<p>۹۹۸ شہ نے دیکھا تو نہ قطرہ بھی زمین پر نکلا برے پانی کے لہو مشک سے باہر نکلا</p>

<p>۱۰۱ چنانچہ انھوں نے سب کو دیکھا کہ ان کی تہذیب و تمدن کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا چلنا چلنا اور رہنا تھا</p>	<p>۱۰۲ انھوں نے دیکھا کہ ان کے علم و ادب کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا علم و ادب بڑھتا تھا</p>	<p>۱۰۳ انھوں نے دیکھا کہ ان کے دماغ و فکر کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا دماغ و فکر بڑھتا تھا</p>
<p>۱۰۴ انھوں نے دیکھا کہ ان کے جسم و جان کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا جسم و جان بڑھتا تھا</p>	<p>۱۰۵ انھوں نے دیکھا کہ ان کے دل و دماغ کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا دل و دماغ بڑھتا تھا</p>	<p>۱۰۶ انھوں نے دیکھا کہ ان کے روح و جان کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا روح و جان بڑھتا تھا</p>
<p>۱۰۷ انھوں نے دیکھا کہ ان کے علم و ادب کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا علم و ادب بڑھتا تھا</p>	<p>۱۰۸ انھوں نے دیکھا کہ ان کے دماغ و فکر کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا دماغ و فکر بڑھتا تھا</p>	<p>۱۰۹ انھوں نے دیکھا کہ ان کے جسم و جان کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا جسم و جان بڑھتا تھا</p>
<p>۱۱۰ انھوں نے دیکھا کہ ان کے دل و دماغ کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا دل و دماغ بڑھتا تھا</p>	<p>۱۱۱ انھوں نے دیکھا کہ ان کے روح و جان کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا روح و جان بڑھتا تھا</p>	<p>۱۱۲ انھوں نے دیکھا کہ ان کے علم و ادب کے لیے کیا کیا چیزیں تھیں جن سے ان کا علم و ادب بڑھتا تھا</p>

۱۱۱

مردی بچہ پرین باور کیا
نگہ کو باور کیا فک کو باور کیا
چل بسا آپ مجھے مودوب در کیا
نیز بنسے سہ لوندی کو آزار کیا

دکھ جو صدمہ جو مصیبت جو یہ جو باور کیا
ایکے جگہ میں میں جو کون کو کدھر جاوے گی

۱۱۲

مکنتی زین چو وہ کچھ کچھ
تھا تھی اسے نوسہ سونہ کچھ
کنتی زین دینے دو نشان کچھ
تھا تھی اسے کچھ کچھ کچھ

مشک کو کہتے تھے من آسہ جن بالون کو
خاک میں آج ملا دوئی میں آن بالون کو

۱۱۳

خاکم کنتی سے باور کیا
بن سونہ کو اوبت شہر کو
اسنچلے چکا جان کی حالت کچھ
غش موعا میں کین لہسا نام کچھ

آگے بابا سے غلام اب میں غلام ایک ہم
رحم کیجئے کہ ہوئے آج سے بن باچہ ہم

۱۱۴

کچھ تو کچھ جگر ادا والی جو
آپ کیا کہتے دنیا بولی خالی جو
سہرا چھ کی شہابی جو کالی جو
شگھلے کچھ کچھ دلی جو

دل کو میں نے اگر خلق سے جا ماہوئے
پا بنی آپ کی لوندی کا سر حنا ہوئے

۱۱۵

کیا اسے غنیمت شامین
بہ پیراج ہو چھ پوسے میں کنتی
بیوی لاکسہ بخا دے کالی کنتی
رضت صد کچھ کچھ کچھ کچھ

بیتے جی سو گئے وارث کا آوارگی میں
عمر حراپ اسی ماتم میں گد ارون کی میں

۱۱۶

موتی اب شہر میں باور کیا
چھوٹے چھوٹے نرسون کی کاجی
عمر کو زبیر کی عمر اداری کر
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

ہمدن دل سے شہر کو میں کا غنوار ہو تو
شکر کروٹس سردار و علمدار ہو تو

۱۱۷

اب کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
خلق کی اپنے لوندی محبت کچھ
بے شہر سے مدعا ہے جو وقت کچھ
گلی کی آخری دیدار کی صورت کچھ

ایک خوف سے واثق میں آنے پانی
ایک خار بھی نہ لاشے پہ اڑھا زبانی

۱۱۸

کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

اسم میں کچھ ہوں وہ کچھ اسرا احمد
یہ وہ کچھ ہوا باپ کچھ احمد

۱۱۹

سندھ میں کچھ کچھ کچھ کچھ
دماغ میں کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۰ چار سدا دیر گریان کو در زور کینا بست
 ۱۱ وہ اک جہاں میں تھم جاوے جو بون بون
 ۱۲ اصالت جبکی خاطر عجب ہر امتحان اسکا
 ۱۳ وہ چوہر میں جو بون مثل تیغ کئے ہیں
 ۱۴ ہمارا مول کیا ہر اک نظر لطف و عنایت ہیں
 ۱۵ جو اچھی ہو تو ٹھکے میں جو دنیا ہو تو ستے ہیں
 ۱۶ سب جلے اور اندر کی ہوگی
 ۱۷ سب ہوگی سب جلے اور اندر کی ہوگی
 ۱۸ یہ تبتے ہیں ہی گلے میں مضمون جوبہ ہے
 ۱۹ لعل بہا فوج جب گارنگ پر ہیں
 ۲۰ فریاد جو ہری اگر قد جان بکرو تبتے ہیں
 ۲۱ عزم کہ کس طرح چاہو تو نکا بارب الہیوں میں
 ۲۲ سہا سہا نہیں بجاری میں ششاک ستے ہیں
 ۲۳ عیان ہو جائیوں کو کھو اکلے حق میں
 ۲۴ کسوی چلا کو جیلوں درسا کئے ہیں

۱۰ چار سدا دیر گریان کو در زور کینا بست
 ۱۱ وہ اک جہاں میں تھم جاوے جو بون بون
 ۱۲ اصالت جبکی خاطر عجب ہر امتحان اسکا
 ۱۳ وہ چوہر میں جو بون مثل تیغ کئے ہیں
 ۱۴ ہمارا مول کیا ہر اک نظر لطف و عنایت ہیں
 ۱۵ جو اچھی ہو تو ٹھکے میں جو دنیا ہو تو ستے ہیں
 ۱۶ سب جلے اور اندر کی ہوگی
 ۱۷ سب ہوگی سب جلے اور اندر کی ہوگی
 ۱۸ یہ تبتے ہیں ہی گلے میں مضمون جوبہ ہے
 ۱۹ لعل بہا فوج جب گارنگ پر ہیں
 ۲۰ فریاد جو ہری اگر قد جان بکرو تبتے ہیں
 ۲۱ عزم کہ کس طرح چاہو تو نکا بارب الہیوں میں
 ۲۲ سہا سہا نہیں بجاری میں ششاک ستے ہیں
 ۲۳ عیان ہو جائیوں کو کھو اکلے حق میں
 ۲۴ کسوی چلا کو جیلوں درسا کئے ہیں

۱۰ چار سدا دیر گریان کو در زور کینا بست
 ۱۱ وہ اک جہاں میں تھم جاوے جو بون بون
 ۱۲ اصالت جبکی خاطر عجب ہر امتحان اسکا
 ۱۳ وہ چوہر میں جو بون مثل تیغ کئے ہیں
 ۱۴ ہمارا مول کیا ہر اک نظر لطف و عنایت ہیں
 ۱۵ جو اچھی ہو تو ٹھکے میں جو دنیا ہو تو ستے ہیں
 ۱۶ سب جلے اور اندر کی ہوگی
 ۱۷ سب ہوگی سب جلے اور اندر کی ہوگی
 ۱۸ یہ تبتے ہیں ہی گلے میں مضمون جوبہ ہے
 ۱۹ لعل بہا فوج جب گارنگ پر ہیں
 ۲۰ فریاد جو ہری اگر قد جان بکرو تبتے ہیں
 ۲۱ عزم کہ کس طرح چاہو تو نکا بارب الہیوں میں
 ۲۲ سہا سہا نہیں بجاری میں ششاک ستے ہیں
 ۲۳ عیان ہو جائیوں کو کھو اکلے حق میں
 ۲۴ کسوی چلا کو جیلوں درسا کئے ہیں

<p>بارب جہان کی کو اوج کمال زین کا کو زین حسن جمال دبائے نظم کو گرسہ خیال نیغ زبان کو جو چہرے جلال دسا</p>	<p>ان میں تکی کے شہر کی آمد کا شوق جیش میں گور رستم دہر گور پرتل تن کی کی دہشت سے مود خون کی میں کے دین میں نذر دہر</p>	<p>جیش میں جلال علم میں جلال بنا جو چہرے صوت گوارہ بار بار گردن کی کی علم میں کیا رون کوار نیچ میں پیچوت کو خستہ بر آشکار</p>
<p>مضمون وہ کہ جہنم میں اکت ہو رنگ باغ سخن سے طبل خوش لہجہ رنگ ہو</p>	<p>ارزان میں کہ شوق کج جسم سردہ میں دہشت کے گہری کی طرح رنگ روہ میں</p>	<p>ہو لکشتان بھی رسے میرہ کمان کی طرح سینہ چہرہ ہی جو زمین آسمان کی طرح</p>
<p>کھن جو وصف جرات جمال شامین کو مرغ مضامین کرے شکار پھر کجا سبکی کھن میں سالان کا زار مصحح پر لکشتان سنان جو جو کجا</p>	<p>کشت رزم عران شام جو لڑتے ہیں جو ہندی جو کج مقام خیم لمان کجی جو ہندی جو کج مقام گبار ہوا ہو شکار اعدا کا انظام میں میں موج دہر ہم جہنم تمام</p>	<p>جو کج مقام سے نہ دلا ہو سچان تبع اس میں چہرے میں لکشتان آسمان انسان جنوں کو زیادہ جو خوش جان غریب رسد رسد لکشتان میں پان</p>
<p>کاغذ پر اس طرح بدروانی قلم چلے جیسے صفوں پہ چنگ میں نیغ دودم چلے</p>	<p>پہل پڑی ہو یوں سپہ کینہ ساز میں طوفان سے جس طرح ہو تلام جہان میں</p>	<p>شہر ساز میں ہے ہر جری مصاف کے پر یوں کے منہ چھپائے میں اس میں قاف کے</p>
<p>آج پران شہرستان مرقے نشان جنگ جو کج جان مرقے نولہ جو نیغ سرد خرا ان مرقے نیغ سے غیاں جو دبیر نشان مرقے</p>	<p>اندروں سے غیاں ان حیدری کیسان پر ہفت پیکر دین نیغ کج شما ہوا جو قوت سے خوشنوداری کلوں میں عطار دودم و شہری</p>	<p>نکھنے میں جو کج مقام میں نکھنے میں جو کج مقام میں نکھنے میں جو کج مقام میں نکھنے میں جو کج مقام میں</p>
<p>شوکت تار ہوئی ہر اس سرور دش پر گویا علی علم لے آئے میں دش پر</p>	<p>ہیت پر لڑ لڑ ہر دل جہر ہیر میں بچھپا ہر تر قوس میں اوفوس نیر میں</p>	<p>کہ ہر گز نہ خون کی جہاں لے لے ہوئے کشتے بھی بھاگے جاتے ہیں ہاں لے لے ہوئے</p>

جہاں میں جلال علم میں جلال
بنا جو چہرے صوت گوارہ بار بار
گردن کی کی علم میں کیا رون کوار
نیچ میں پیچوت کو خستہ بر آشکار

۵ دراع
۱۰۶

<p>۱۱۱ نور کس طائران چو کمانه پیش چون کی چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>	<p>۱۱۲ چون چو طائران کس کمانه پیش نور کس طائران چو کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>	<p>۱۱۳ ان کس طائران کس کمانه پیش چون کی چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>
<p>۱۱۴ بجھاگے پوچھیں مردم آبی کھی آب سے بر موج زن کو گنتی چو چشم جاب سے</p>	<p>۱۱۵ مچھند دور چو وہ جوان متصل نہیں لیکن کسی سوار کے قابو میں دل نہیں</p>	<p>۱۱۶ رحمت ہی ہو طعن دہی ہو اب دہی تیر دہی ہن نہر دہی ہو غضب دہی</p>
<p>۱۱۷ ہو چو آمد نہر چسپین کی دھوم نور دین چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>	<p>۱۱۸ ہو چو آمد نہر چسپین کی دھوم نور دین چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>	<p>۱۱۹ وارث چو آمد نہر چسپین کی دھوم نور دین چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>
<p>۱۲۰ مردار سہن سانسے چیکے کھڑے ہوئے شکر سے چھٹے سہن سانسے کھڑے ہوئے</p>	<p>۱۲۱ لازم ہو خوف تیغ شرم کھ کاٹ سے ہمیشہ یور چون خبر دار کھاٹ سے</p>	<p>۱۲۲ ہمیشہ زیادہ جبکہ سات آٹھ سال سے باندھ رہے تھے ہاتھ دیکھ کر خرمے کی چھال سے</p>
<p>۱۲۳ صرف دست کس نے بین چاؤش بار عادی چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>	<p>۱۲۴ صرف دست کس نے بین چاؤش بار عادی چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>	<p>۱۲۵ صرف دست کس نے بین چاؤش بار عادی چو طائران کس کمانه پیش دست چسپین بین دین کس کمانه پیش و بار طائران کس کمانه پیش</p>
<p>۱۲۶ طوار کس کون کد دل چوٹے جاسے ہن اسی شکست ہو کہ پڑے ٹوٹے جاسے ہن</p>	<p>۱۲۷ اٹھ کا ایک حملے میں میدان حرب دکھین قے کسے روک لیا اس کی حرب</p>	<p>۱۲۸ اکدم میں ساری فوج کو زبرد زبر گیا تلوار جب چلی تو دہی در سہر گیا</p>

<p>۱۹۱</p> <p>روشنی جو خشتِ سبزی ہو سکے ہے کچھ نہیں اصدیں علی جطر اٹھے ارائین جبل میں آباد جو خطے ہے کعبے سے نشیب کو نکالا کھڑے کھڑے</p>	<p>۱۹۲</p> <p>اس ملک میں ان ہی جو سب شکستہ نوشاکیاں ہفتے میں عیاشی شمع بہنِ خاکی کی زاریہ جو کھپتہ ہے نیکی کی کھیلنے سے ہیں دبسم</p>	<p>۱۹۳</p> <p>ایک کھجی کی دم میں جان کو ہیں جانی کے ساتھ تن سے جلی جان کو ہیں نخشا نہیں مگر کسی عنوان کو ہیں چھپ چھپ گئی ایک بھوکا نشان کو ہیں</p>
<p>۱۹۴</p> <p>راہ میں یار کشتہ کی سفات ہو گئیں حصصین میں حصصین کی صفیں ہو گئیں</p>	<p>۱۹۵</p> <p>باہچین کھلی ہیں چہرہ مگر لال لال ہے خود اپنی سچ پردہ گل رعنا نہال ہے</p>	<p>۱۹۶</p> <p>ناگود عاکر خبر ہو اس نوجوان کی تصویر سب گھر سے چلی بابا جان کی</p>
<p>۱۹۷</p> <p>واقعہ میں جناتِ علم سے بھی شیش کو دستوں میں بیٹا کی کے سلطانِ کج جل جل گئے خون چو کی قمر کی نظر پرت غصہ ہے پھوڑے دیو بوفتے</p>	<p>۱۹۸</p> <p>حرف کا جو حال کہ روئے میں زار زار خضعت سے چھلکے ہیں گول جو بیچار آراستہ ہو کیا جب تک کہ گذار چک چک پو پو کھینچے سبہ با چشمِ انکار</p>	<p>۱۹۹</p> <p>بیکے اور بھٹے اور شاہ جو بہ دان کو بھی آج کچھ عیاشی نامور جو بھکی طرح چھپ گئی نولا دین کر کبھی نہ تین ڈاب میں نہ دوش پہنچے</p>
<p>۲۰۰</p> <p>جانے لگی خاک پہ صد الامان کی کلمہ پڑھا تو جان بھی قوم جان کی</p>	<p>۲۰۱</p> <p>فرقت مناع تاب تو ان لوٹے لگی پکا اُدھر مزہا تو کر لوٹے لگی</p>	<p>۲۰۲</p> <p>اُسے جھکائے سر شد الا کے سامنے رکھ دی سپر بھی نخی بھی آفا کے سامنے</p>
<p>۲۰۳</p> <p>عیاشی علی کے نسبتاً کی نسبت خاکتہ پر فادہ کشا جو دبیر بچے سے اُسکے سونگر نشان کی بڑی کریم میں چل ہی جا کجا آنے کی بڑی</p>	<p>۲۰۴</p> <p>جب کہ چکا چکا تھا سر پہ نو جوان نیشہ رے کے گئے گئے شاہِ جہان کو بھونچ کر ایک عدم کی شان خاک کو کر لوٹ پو پو آسمان</p>	<p>۲۰۵</p> <p>پھر دست بستہ ہو گیا لادہ دشمن دینی آباؤ سے مجھے تن و سب خطہ ارادہ مست بین و اللہ پر صفت میں سچ ظفر و بوقعبتو کیا بود</p>
<p>۲۰۶</p> <p>جرات ہو کچھ تو دل کی انگلیں نکال لو تینہیں کرے کھنچ لو ڈھالیں بھال لو</p>	<p>۲۰۷</p> <p>شوقِ عروسِ مک میں دو گاہ میں چلے لو بھائی جان خلعتِ آخر میں سچلے</p>	<p>۲۰۸</p> <p>تینوں پر گر جیلت شہادت کی راہ ہو مولا کا ہاتھ خلق کی پشت دہناہ ہو</p>

۲۱۷

کچھ کچھ چائے شاہ فرستنا
بولے کہ ہاں چاہی ہو اور ابن بزرگ
نور دل چینی ہو اور اب
دم جو بون سے کچھ جو اب
السطلمون پر سے کچھ جو اب

۲۱۸

نیک سے کچھ کچھ کچھ
نہ سے کچھ کچھ کچھ
نہ سے کچھ کچھ کچھ
نہ سے کچھ کچھ کچھ
نہ سے کچھ کچھ کچھ

۲۱۹

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۰

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۱

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۲

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۳

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۴

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۵

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۶

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۷

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

۲۲۸

کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ

<p>۱۰۸ مدد گئی چھی کا ذرا دیکھئے نوحال نہ پتہ پتہ میں انھوں نے کجی کے کربال نہ پتہ پتہ میں انھوں نے کجی کے کربال نہ پتہ پتہ میں انھوں نے کجی کے کربال</p>	<p>۱۰۷ اصغر کا حال دیکھئے گلے میں دل پیچ سوچو پہرے آب لایو نہ اسکو تیر نہ لکے ہاتھ رستے میں شاہ فکیر نہ لکے ہاتھ رستے میں شاہ فکیر</p>	<p>۱۰۶ روکش جس سی یہ بوسے شہزادہ عباس سے تھلنے دو بجائی کو دو قدم کرتے خلق سے سسٹہ نزل دم سسٹہ نزل دم سے سسٹہ نزل دم</p>
<p>۱۰۹ ہتھیار سج کے کوچ پہ تیار ہو گئے کیوں عمو جان مجھے بھی بزار ہو گئے</p>	<p>۱۱۰ ہر دم نکال دیتا ہر منہ سے زبان کو آتی ہیں بچکیاں چھ مہینے کی جان کو</p>	<p>۱۱۱ بھیا امید وصل تو اب ل سے دور ہو عاشق کی اپنے آخری خدمت ضرور ہو</p>
<p>۱۱۲ بجاؤ اکیس کی بھی فرصت ہو گوار پھر سے دیکھئے کہ جی کی دیکھئے در کی طرف نہ دیکھئے کہ جی کی دیکھئے در کی طرف نہ دیکھئے کہ جی کی دیکھئے</p>	<p>۱۱۳ مشکینہ جلد لاؤ کہ اب دل جو تیر سفا تھا آج سب کا یہ جان تیر سفا تھا آج سب کا یہ جان تیر سفا تھا آج سب کا یہ جان تیر</p>	<p>۱۱۴ بیکلے ہاتھ چھائی پرک جو کیا غش لگایا زین پر گئے شاہ نادر دھڑ دھڑی پر روئی غش لگایا زین پر دھڑ دھڑی پر روئی غش لگایا زین پر</p>
<p>۱۱۵ سمان چلی کا ہو چھا دیکھتی ہوں میں جاتے ہیں کیوں کر آپ بھلا دیکھتی ہوں میں</p>	<p>۱۱۶ دیتی ہوں اپنی لشدہ دہانی کے واسطے خون میں نہانہ آئو بانی کے واسطے</p>	<p>۱۱۷ دیکھا گیا نہ حال شہر مشرقین کا غل پر گیا عیام میں ہر ہر حسین کا</p>
<p>۱۱۸ گویا میں کہے بار سے عباس کا جلدی پھر شہزادہ نذران موچا دہان کی سپاہی ہو گئے کہ شہزادہ دہان کی سپاہی ہو گئے کہ شہزادہ</p>	<p>۱۱۹ شہزادہ چکی چوچا کو وہ شہزادہ فرار کے اور داغ چلا باز سے امام جہان کے ساتھ بیٹھے کھلے شہزادہ جہان کے ساتھ بیٹھے کھلے شہزادہ</p>	<p>۱۲۰ بیکلے ہاتھ چھائی پرک جو کیا غش لگایا زین پر گئے شاہ نادر دھڑ دھڑی پر روئی غش لگایا زین پر دھڑ دھڑی پر روئی غش لگایا زین پر</p>
<p>۱۲۱ بڑکھ ہمارے سنا سننے خاک اس حیات پر جانے دہانی لینے کو نہ فرات پر</p>	<p>۱۲۲ اسن بڑس پر کیوں نہ مرادل شمار ہر ٹھہرن لیل ب حضور تو خادم سوار ہر</p>	<p>۱۲۳ ہی ہی کہیا ہوا مرے مظلوم بھائی کو صدہ کر حسین پہ زہر لگی جانی کو</p>

<p>۱۰۰ راؤ پانچپہر کھلے شاہ انجمن بہن ٹٹھا بھائی کو عباس بن اب پیٹے ہوئے تھے انہیں جہان سکون میں تھی کہ جسکے نہ بھائی کا</p>	<p>۱۰۱ پتلی تھی کہ بھابھا جوت جو تیار خوش زہرا جواب دو ناہو کہ یہی تھی کہ شاہا جواب دو نوشی تیار ہو سے آجا جواب دو</p>	<p>۱۰۲ خج خج شکستہ جج جج جج عبان تیار کا کہ بھابھا جوت منہ پر ہوئے تھے اسی بن کی جوت کھٹے تھے دسیدم یہ بوزان دروازہ</p>
<p>۱۰۳ نہ دوتے ہوئے تھے کو تمام کو ایسا نہ کہ پھر کھینچنے کا نام ہو</p>	<p>۱۰۴ جھاک جھنور کی باری پھلتی ہو لکھن تو کو کھولے کہ تسکینہ پھلتی ہو</p>	<p>۱۰۵ کی دشتی حسین غریب الدیار سے امت نے آج بھو نکالا فرار سے</p>
<p>۱۰۶ کو علم ہے ہوئے بیلون بھابھا سینہ میں رہنے میں امن رالیا ازیم گنگا کی بھابھا کی بھابھا گھٹنا پر مڑم ارے کو بھابھا</p>	<p>۱۰۷ شکستہ شوش بن گیا انیلام فریاد کیا علی کے عباس نیلام روکھو میں لہنے لگی خواہ پر رام عباس کہا بھی حاضر ہو نہ غلام</p>	<p>۱۰۸ کی بیخ رو کے عرفی پانچپہر سب سے حسین بن عباس بھائی سارک بھابھا بن عباس فریاد بھی تھی خدا باب بھابھا</p>
<p>۱۰۹ عبان کو درمن کو تے آسمان کے لاے پڑے میں دل زہرا کی جان کے</p>	<p>۱۱۰ قائم رکھے خدا مردن کے نور کو کیہ نہ گریں غش میں چھوڑ کے جانا حضور کو</p>	<p>۱۱۱ بیٹا اسی طرح کے تو مرنے میں نام ہو کیونکہ نہ صدے ہو وہ تھا را غلام ہو</p>
<p>۱۱۲ عباس کی دھوپ تھی شکستہ تلو دھوپ تھی شکستہ بھابھا کھینچتے تھے جج کا پسینہ بھابھا کھینچتے تھے جج کو سر در ہوا</p>	<p>۱۱۳ دوسے ہوئے تھے جج آٹھے شاہ کھڑا مصلطے جج کو تمام کے بھابھا خج خج تھے جج زہرا سے بھابھا زینب بھی کھڑے تھے اسے بھابھا</p>	<p>۱۱۴ اولال ہو ناہین عباس بن ہوا جو کھلیا بیون میں وہ کر گیا بھابھا عباس کیا جج میں بھابھا بھابھا کڑا تیار بھابھا بھابھا بھابھا</p>
<p>۱۱۵ مڑ پاری تھی دل کو مصیبت بھابھا سینے سے آری تھی صدا بھابھا کی</p>	<p>۱۱۶ جھکے تھے دسیدم یہ کلچے میں در ہوا نہال غرا تھی دوش بہادر رنگے رو بھابھا</p>	<p>۱۱۷ زندہ وہ میں جو تپہ خدا جان کرے میں ہم اپنے بدلے بیٹے کو قربان کرتے میں</p>

<p>۵۵۵ بہارِ حبیبیوں میں قیامت پونہ نیک حرم سے حضرت عباسؓ کی دعا غل غلے پیک سے عمر سعدؓ کی شورِ اسطوت کیسیا پر جا کے فوٹا</p>	<p>۵۵۶ آج ابراہیمؑ کی رن میں شہسوار جانے تھے شمع سے علیؑ کا راز خانہ میں شوکت اقبال آقا نصرت کیسے پہن تو ظفر جانب لیا</p>	<p>۵۵۷ دلا کوئی بعدِ زبانت پر خیال ہوں کرواہ اسے مقابل کیا مجا خجین کے لئے نہ ہی صورت نہ جمال وہ موردِ دل میں یہ صاحبِ کمال</p>
<p>۵۵۸ پلٹی ہو یاں زمین حرمِ طرح رستہ میں شاید سوار حضرت عباسؓ سے ہیں</p>	<p>۵۵۹ ظلل علم نہ تھا خلفِ بو تراب پر تھا سایہ ہمارے شرفِ آفتاب پر</p>	<p>۵۶۰ ار فضلِ عجیب ہو عامل کے سامنے ناقص کا ذکر کرتے ہو کامل کے سامنے</p>
<p>۵۶۱ دورِ ایامِ شمع ہی شاعرِ شباب نسلِ صبا کی تو پھر اصواتِ عتاب اگر کہہ دے تے میں شاہِ فلکِ صبا گھوڑے پر چڑھ چکا تو برجِ بو تراب</p>	<p>۵۶۲ اگلے قریب جو آتے ہوئے ہیں اگلے کا تفتی نہ کر دوں ہو بلند راہ میں نگاہ کی تو بینِ طرف سے بند میں جو دستِ نود سے ہے پسند</p>	<p>۵۶۳ فلکِ حبیبیہ پر ابرو دکھا تو مہتاب کی بوزنیہ کیسی دکھا تو مہتاب کی بوزنیہ کیسی دکھا تو کیسیں مہربان سے باد و دکھا تو</p>
<p>۵۶۴ چلے ہو گئے میں اکبرِ مہر و امام سے راہ میں نکل پڑیں میں گلے سرخام سے</p>	<p>۵۶۵ غل مجاز میں یہ کچھ عجیب اس وقت ہو یہ چاندنی چرات کی یادوں کی ہو پتہ</p>	<p>۵۶۶ خوشید کو زرد تو دھو کر صفا کرے مہتاب جھانکوں کی تو پیلہ دوا کرے</p>
<p>۵۶۷ یہ بزرگِ خاک گرد نظر آئی دوسے میدانِ شمشیری ہوئی حقِ تصور سے دوسے چپکے گئے علم کیج نور سے پہرچ کر ہی لطف کو کیسی سوار سے</p>	<p>۵۶۸ صفت میں نئی رو داری کی ہو علم تجربہ کے لئے نئے ریت کیسی علم موجِ جالتِ صفتِ حیدر سے خیلِ شام کتے تھے آفتاب پر یہ بامِ بہار</p>	<p>۵۶۹ یہ بزرگِ خاک گرد نظر آئی دوسے میدانِ شمشیری ہوئی حقِ تصور سے دوسے چپکے گئے علم کیج نور سے پہرچ کر ہی لطف کو کیسی سوار سے</p>
<p>۵۷۰ دو اہن میں لیکے تکت جنتِ صبا چلی طاؤس مست ہو گئے ایسی ہو اچلی</p>	<p>۵۷۱ فیضِ قدیم سے رن کی زمینِ آسمان پر خزوں میں کر بلا کے سارو کی شان پر</p>	<p>۵۷۲ نوصیف کیا کہیں لبِ گفتار بند پر یاں بسیل سخن کی بھی مقار بند پر</p>

<p>۵۶۲ دو چو چو حسن چہیں چہیں کام یہ چہیں چہیں کی تو کیوں کی شام اب جو کون کے لیے نفع انتقام نفع باطلت و اقبال انتقام</p>	<p>۵۶۳ بوزخ کے پتوں میں تجلی نور لب نور شید خاوری جو ایہ غصہ طلب آجھوں ہر پو سانسے آئندہ طلب پول ٹھٹھوٹی خطا عارض کو کیا طلب</p>	<p>۵۶۴ شیخ شبنان بیدی روشن ہو چکی ہو بیکو بتری گلہ شہ بن کا شہ زندی بتری ہر اکالک غائب کی اوران بتری</p>
<p>۵۶۵ دو چہل میں چوں کے برابر ہوئے عقدا سے اوج بخت کے میں پر کھل ہوئے</p>	<p>۵۶۶ خط کے قریب خپہ چودانا ہو خال کا نقطہ چمک ما ہو یہ بدر جمال کا</p>	<p>۵۶۷ میرے کو ان میں سائب افسر چمک ہوئے گردن کشان خلق کے میں سر چمک ہوئے</p>
<p>۵۶۸ کچھین نقور دم شیدا دار چشم کچھین چہیں گیس شہلا بار چشم کچھین چہیں چہیں شاد چشم سو جان چشم چہیں دنیا دار چشم</p>	<p>۵۶۹ وہ صیف لب لبائی کی کیا کھنکھ اسجا بک کو چہیں تابہ زین کھنکھ نامہ بھنکھ نشان سے تابہ زین مندیس ہو کھنکھ کوئی عقدہ زین</p>	<p>۵۷۰ شانون کی صفو کو قریب سے زیادہ زبلا ہوا ہو زور سے افسر کچھین میں ببار اور میں جاوہر پسے میں کو زور میں چھلیوں کچھ</p>
<p>۵۷۱ چلی میں ہر ہر سیاہی بھری ہوئی زیر سپر ہو تیغ صفایاں دھری ہوئی</p>	<p>۵۷۲ ساکتہ م کی راہ کو بات نہیں کبھی عقدا کسی کے دامن آتا نہیں کبھی</p>	<p>۵۷۳ قبضہ مگر اجل نے کیا ہو حیات پر دو دیکھ اب لہو میں یہ نمر فزات پر</p>
<p>۵۷۴ ہر چہا میں جو زنگاہ شہو بخت کیا میں کوئی کی رستہ جہاں نہیں کی کوئی کو بڑا بدم کشت ہر چہا میں جو زنگاہ شہو بخت</p>	<p>۵۷۵ وہ صیف لب لبائی کی کیا کھنکھ انہوں کی چہا میں چہا زین ہر کس کوئی کو بڑا بدم کشت ہر چہا میں جو زنگاہ شہو بخت</p>	<p>۵۷۶ ساعتیں شل پڑا میں صفات ہر چہا میں کو بڑا بدم کشت ہر چہا میں جو زنگاہ شہو بخت ہر چہا میں کو بڑا بدم کشت</p>
<p>۵۷۷ لوگوں کو چشم سانسے اس حق بال کے نہیں کوئی کو بڑا بدم کشت</p>	<p>۵۷۸ ہر کس کوئی کو بڑا بدم کشت نہیں کوئی کو بڑا بدم کشت</p>	<p>۵۷۹ ہر کس کوئی کو بڑا بدم کشت نہیں کوئی کو بڑا بدم کشت</p>

<p>۱۱۳</p> <p>کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر فازنی کی آفتاب شمشیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کونوی بہ بنی ہوئی ہوئی ہوئی کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر</p>	<p>۱۱۴</p> <p>یکے کے کشوں جو کسکے کسکے بھڑکے خدا کے شکر کا پکارنا مچھنی مچھنی کے لپکا پکارنا مچھنی مچھنی کے لپکا پکارنا</p>	<p>۱۱۵</p> <p>بیلگی اگر تیرے تو تیرے لیکا خور سے پانی علی کالال دیا سے فرور سے شمشیر دیا سے کوئی تو کھانے کو دین سے</p>
<p>شمع ظفر جدا ہوئی فالوس نور سے اٹھا خدا کے قمر کا طوفان نور سے</p>	<p>چمکا فرس تو ہر کامنہ زرد ہو گیا شد زینہ رنگ فلک گرد ہو گیا</p>	<p>درین میں ہن لاکوں سے ضعیف لائی میں جو درین میں آئین بھی بلاو ترا کی میں</p>
<p>۱۱۶</p> <p>کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر</p>	<p>۱۱۷</p> <p>کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر</p>	<p>۱۱۸</p> <p>کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر</p>
<p>ڈر ڈر کے بام چرخ بہ سن برق تاب سے بہرہ ملتا تھا سہرے آفتاب سے</p>	<p>اڑنے میں درد و رسمیم بدن گئی گرد قدم بھی مرکب جیشید بن گئی</p>	<p>چون چلا ہو ٹوک لے وہ بڑھاکہ تیر کو لے میان سے گھنڈ ہو جس جس دیکر کو</p>
<p>۱۱۹</p> <p>کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر</p>	<p>۱۲۰</p> <p>کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر</p>	<p>۱۲۱</p> <p>کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر کھینچا پھینچا سے بننے کے بغیر</p>
<p>کر کی دہ برق جیہ شرارے عیان ہوئے بدلی تمام ہٹ گئی تارے عیان ہوئے</p>	<p>دل چھپ گیا یہ گرد زمین جا بجا اچھی دھالوں کی فوج شام سے کالی گھٹا اچھی</p>	<p>اسیجا قدم ہریر کو دھرنا محال ہو دھر کو ان صفوں سے گزرنہ محال ہو</p>

تب اور تب
بہرہ ملتا تھا
اور بہرہ ملتا تھا
دو لون سے
درست ہوا

<p>۱۰۱ کے دینے کو جان تھا اس کا اقبال بانی ہا اسکی وضع وہ بیکر اسو اجمال وہ زندگی وہ جسم جو برادرہ رنگ لال شوخی شرم کی فکری تری غصہ کی جال</p>	<p>۱۰۲ انیا چہرہ نیا بین روں گلیہ کے کیا کیا اس غمان فرس ہو چہرے کے بندہ جو بندہ سانسے کر دیکے غصہ سے نام کھل گئے نہ ہنسی کیے</p>	<p>۱۰۳ یونان کے چھوٹے دار اس کے سینوں میں شمع جھون چلی ہے نظم باغیوں کا جان لائے شہر کے نہ ہنسی کی سونے پائے شہر کے</p>
<p>۱۰۴ وہ شرم سے بکھی جنگ میں کڑک لے تھی کیا قابیل سر تھا کڑھک کڑھک لے تھی</p>	<p>۱۰۵ پھرتی تے ارینے کے نیروں پہ چل گئے اکدم میں جان کر کے نستان نکل گئے</p>	<p>۱۰۶ چھپتے کہ ہر ہر برق جہنہ کمان نہ تھی رد خون کو بھی سواسے ہنم لمان تھی</p>
<p>۱۰۷ شہر خون نشان شہر شہر شہر خون آرد و بار و دل آزار و جان شمار سکھنا دھوا دھوا کار و مقبیلہ ار رو دہار و بار و دل آزار و جان شمار</p>	<p>۱۰۸ اک برق نامی کبھی آدھی کبھی نہاں تھی میکون بین کبھی کبھی کبھی جی کا جانی تھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۱۰۹ سب جی دھری آدھ صفا لکھی داشون دینے پائے بین کی کبھی دور کا جیکے کو وہ شاک شاک لکھی اسکے گلے سے موت جھپٹ کر لکھی</p>
<p>۱۱۰ جو کارون ظہور تھا اس برق تاب میں تاروں کا عکس پڑا جو ہر طرح آب میں</p>	<p>۱۱۱ عاشق کبھی بنی کبھی جانا نہ بن گئی شعلہ کبھی بنی کبھی پروانہ بن گئی</p>	<p>۱۱۲ پہلی بھی لے سکا نہ لعین احتضار میں سر کی اجل تو مارے کھینچا کنار میں</p>
<p>۱۱۳ دشاہر اکیم پین پین پین پین گر کے کیوں سے جفا کا در پین نہج نہج پین پین پین پین پین موت کی گردنوں چری سر پین</p>	<p>۱۱۴ قی غصہ بیک صبح شہر شہر شہر مرد شہر کی طرح سے کر شہر شہر اب تھا کر کے اس کے کا سب جو لوہان آئینہ کی تھی شہر شہر</p>	<p>۱۱۵ شہر شہر شہر شہر شہر شہر کے گلے سے سر شہر شہر شہر چلے سب کے دیکھو بجلی کمان گری تلا دیا خود اسنے چپ کرے بان گری</p>
<p>۱۱۶ ابھل غصہ کی تھی سپنا بکار میں سرن سے پہلے ڈر کے گرا تھا نار میں</p>	<p>۱۱۷ کوئے کے سوچ نہیں نہان اہل رنگ تھے ساکن ملک کے صورت آئینہ رنگ تھے</p>	<p>۱۱۸ جگل جلیہ میں جس سے وہ سیر شہر میں اب سطر گردنگی جہ ہر خردار میں</p>

۱۰۷

<p>۱۱۸ جسمِ حسیب کے جو تھے حلقہ پاؤں پہ تھا جسمِ کبھی بزمِ بزم سینہ چھپا ہوا غنا سناؤں کا نیز بزمِ بزمِ بزمِ بزمِ بزم</p>	<p>۱۱۹ کیمین آؤٹ لکھ کینہ لایچ میں آؤٹ لکھ کینہ گردن لکھ کینہ کینہ کینہ پتھون کینہ کینہ کینہ کینہ</p>	<p>۱۲۰ ہمارے لکھ کینہ کینہ کینہ اک تیرا لکھ کینہ کینہ کینہ پاؤں پہ تھا جسمِ کبھی بزم پانی کے ساتھ ہو سکے لکھ کینہ</p>
<p>۱۱۹ اس ل میں بھی حفظ بدن پر نظر تھی تھا مشک کا خیال کچھ اپنی خبر تھی تھا مشک کا خیال کچھ اپنی خبر تھی تھا مشک کا خیال کچھ اپنی خبر تھی</p>	<p>۱۲۰ کاری جو کھانے زخمِ عجب حال ہو گیا جھینٹوں سے خون کی سبز عمام ہو گیا جھینٹوں سے خون کی سبز عمام ہو گیا جھینٹوں سے خون کی سبز عمام ہو گیا</p>	<p>۱۲۱ جسمِ گرا علی کا وہ پیارا ترائی میں غل ہو گیا کہ شیر کو مارا ترائی میں غل ہو گیا کہ شیر کو مارا ترائی میں غل ہو گیا کہ شیر کو مارا ترائی میں</p>
<p>۱۲۱ وہی رہا کہ الیہ شک کبھی جھانی سے لیا کبھی زیر کبھی دل کی طرح ادھر بھی رکھا ادھر بھی بزمی دعا سے یہاں کبھی</p>	<p>۱۲۲ لکھ کینہ کینہ کینہ کینہ دان کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ</p>	<p>۱۲۳ لکھ کینہ کینہ کینہ کینہ دان کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ کینہ</p>
<p>۱۲۲ ہو تھون دم پر بنت شہد مشرقین کا یار بچاے مشک کو صدقہ حسین کا یار بچاے مشک کو صدقہ حسین کا یار بچاے مشک کو صدقہ حسین کا</p>	<p>۱۲۳ کچھ بس چلا نہ تیغ اجل سے دلیر کا رہی رہن سے لکھ کینہ کینہ کینہ کچھ بس چلا نہ تیغ اجل سے دلیر کا رہی رہن سے لکھ کینہ کینہ کینہ</p>	<p>۱۲۴ واری حار و باد شہد کربلا کے ساتھ رواؤ تم بھی باب کو جا کر چچا کے ساتھ رواؤ تم بھی باب کو جا کر چچا کے ساتھ رواؤ تم بھی باب کو جا کر چچا کے ساتھ</p>
<p>۱۲۳ بان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ خان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ بان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ خان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ</p>	<p>۱۲۴ بان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ خان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ بان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ خان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ</p>	<p>۱۲۵ بان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ خان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ بان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ خان کربلا کے ساتھ کینہ کینہ</p>
<p>۱۲۴ پیارا ہے میرا سد فوا الجلال کا ترہو نہ خلق خشک محمد کی آل کا پیارا ہے میرا سد فوا الجلال کا ترہو نہ خلق خشک محمد کی آل کا</p>	<p>۱۲۵ جھکتے ہی پشت خاک پر زخمِ سنان لگا سبچے ہوئے تو فرق پر گزر گران لگا جھکتے ہی پشت خاک پر زخمِ سنان لگا سبچے ہوئے تو فرق پر گزر گران لگا</p>	<p>۱۲۶ قد آنے دیکھتے قن پاش پاش پر پیشینگی ہم سیکینہ کے سنے کی لاش پر قد آنے دیکھتے قن پاش پاش پر پیشینگی ہم سیکینہ کے سنے کی لاش پر</p>

اس نقد میں
العجب کا جو
جو کفر و فتنہ
نہیں ہو اس
مذہب سے

نہیں ہو اس
مذہب سے

<p>۱۱۱ اسکو شہید کیا کہ لکھنا تو ہے وہ کہنے کے آئین ہیں دین بھلا دین</p>	<p>۱۱۲ کہنے کے شہید تھے ادھر شاہ جہاں رو کر ادھر شہید تھے عباس کا پیر چاہتے تھے حسین بھائی کے گھر وہ خاک اس کے کستا تھا جو ہر شاہ</p>	<p>۱۱۳ شہید تھے علم کے حضرت عباس کا پیر آغا تھا مینا پو اسدینہ خیمہ خضر تک پہنچے ہوئے آگ اور پھر دین کے پیر و بزرگ گریبان آریہ</p>
<p>۱۱۴ ہر زخم تن سے خون کا دریا بہا گیا تھرا کے لاش رکھی اور دم نکل گیا</p>	<p>۱۱۵ کہتے تھے شاہ مگر کی بیمار صفائی ہو وہ کستا تھا قیام ہوئے ہم دو ماہی ہو</p>	<p>۱۱۶ صدمہ زین مہی کا اس نے بھان بہ تھا ہر کام پر یہ نوحہ پر غم زبان پہ تھا</p>
<p>۱۱۷ شہید تھے حسین کے عباس کا پیر کیا پائین کے سوئے عباس کا پیر پاپس کستا کے شانوں کی چھی نہ بچا بھائی کی پوچھی نہ بچا</p>	<p>۱۱۸ ہاؤن کی شاہ کے جو خیمہ کی صلہ بولی یہ کہ زوئے عباس کا پیر گویند لٹ گئی سرورائے کی قضا شاہ کی کہ بھائی پہ بھائی ہوا</p>	<p>۱۱۹ بابا بیمار ہوئے ان کا بکا داد کا آج کو ہو اور ان کا بکا بھائی کے پوئے شہیدان کا بکا لاشہ پاپو فون بن سلطان کا بکا</p>
<p>۱۲۰ ساتھ اپنے ہیکو ہاتھ بکڑے نہ لے گئے کیسے پھرا کے انھوں کو چپکے چلے گئے</p>	<p>۱۲۱ موج ستم سفید نہ حیدر دلو گئی نام کی صفت بچھاؤ کہین رائد ہو گئی</p>	<p>۱۲۲ یوہو چھاپے والی سکینہ بھٹ گئی رٹسا لہو ہنگامہ جاری آج ہو گئی</p>
<p>۱۲۳ اوکھیر تھوڑا بھائی تھے بھلا جہان کیا فرس کہ حیدر اور بھلا کہیں میں چھپا پو کھلا سرگندہ ہی تھوڑا پو کھلا</p>	<p>۱۲۴ بہنے کے سنگی انھوں میں علم بھلا گلے نکلے پر حرم شاہ دین بھلا مانگ لگی فلک صدمہ فناں آہ شہید علم پہ پوئے آئے ادھر شاہ</p>	<p>۱۲۵ رٹسا چھوڑ دی تھی شہید سکینہ کے علم سے شہید شہید زین پر کہ سکینہ بددین پر کستا دین نے دین علم</p>
<p>۱۲۶ نازک بدن سرج کو کیونکر بردا کیا اسی نوجوان اہل نے ترسے ساتھ کیا کیا</p>	<p>۱۲۷ آواز دی کہ خانہ سادات لٹ گیا زینب ہمارا شیر جوان ہمے چھٹ گیا</p>	<p>۱۲۸ زینب جگر کھڑے کے بعد پاس گر پڑی اگر علم پہ زوئے عباس گر پڑی</p>

<p>۱۳۵</p> <p>بہارِ بخت پر لکھ کر شہ جادو بجان ار کرنے کی بین شہ کر دہ سگوار داری میں علم کے وارث شہ صاحبِ باری بوجھے آتی ہر بار بار</p>	<p>۱۳۶</p> <p>بائیں بیکے رتی سکینہ زیادہ تر قدون پائے گئے گرا عیاس کا پیر کنا تھا بیدار ہو کا کہ کو اس قدر صفت کو بیہوشی نصون کو پو پیر</p>	<p>۱۳۷</p> <p>بہارِ بخت پر لکھ کر شہ جادو بجان ار کرنے کی بین شہ کر دہ سگوار داری میں علم کے وارث شہ صاحبِ باری بوجھے آتی ہر بار بار</p>
<p>۱۳۸</p> <p>بازو گنا کے موت کے پنجے میں آگے غربت میں اپنی لونڈی کو بیوہ بنا گئے</p>	<p>۱۳۹</p> <p>والد خانہ زاد امام انام میں اب آج سے ہم آپ کے چوٹے غلام ہیں</p>	<p>۱۴۰</p> <p>عالم کی مرسلہ کلیہ بہشت چھو پڑ گئی آنکھوں میں چوٹے بھائی کی تصویر چھو پڑ گئی</p>
<p>۱۴۱</p> <p>صاحبِ عالم تو بھی بدنام نہ ہو رہا نہ تو بدنام نہ کر رہی بن بھو چھپا نہ تو بدنام نہ کر رہی بن بھو چھپا نہ تو بدنام نہ کر رہی بن بھو چھپا</p>	<p>۱۴۲</p> <p>پتے پتے ہو گئی سرونہ خشت بولیہ روکے دل عیاس صف شکن پاکی مچھڑی کی روڈ نہ اچھو تھا مرنے مرنے انکی زبان پر پچی</p>	<p>۱۴۳</p> <p>جواب پتے پتے تھیں بھی خود ہی بڑ اسکا لہجہ بڑا دم آریا بون چوب بہارِ بخت پر لکھ کر شہ جادو بجان ار کرنے کی بین شہ کر دہ سگوار</p>
<p>۱۴۴</p> <p>پہونچے علی کے پاس مری اس توڑ کر دنیا سے کوچ کر گئے بچوں کو چھوڑ کر</p>	<p>۱۴۵</p> <p>عمو کے غم میں جان آکھوئے نہ رہو بیٹا مری سکینہ کو روئے نہ دیکھو</p>	<p>۱۴۶</p> <p>دنیا میں جو کہ حق وفا تھا وہ کر گیا سوکھی زبان سے نام مرا لیکے مر گیا</p>
<p>۱۴۷</p> <p>سکینہ شاکت نظر دکھا دیکھ کتنی تھی خون بہا رہے اس کا پیٹ آج بھون توشین گلے سے ہم عباس پیر نے کتا تب بھی ہم</p>	<p>۱۴۸</p> <p>افت میں ہم کی سب سے زار زار غل پڑ گیا کہ اسے علمدار نامدار لشاکر کو چھائی سے زینت گل پکار کتنے بگئی پیادہ سے باجیم لشکار</p>	<p>۱۴۹</p> <p>موتی شمشک کتب غم دل پانہ تھپک ہو اس کلام میں عیاس کی بلفظ صفائی میں بندش بیشہ درد کیونکہ اس کے دھوکہ زین صاحبہ خود</p>
<p>۱۵۰</p> <p>بھینا وہ تاجہ شہ نہ صورت دکھا گئے بلاؤ گئے ہیں کہ اب ہم نہ آئیں گے</p>	<p>۱۵۱</p> <p>بھائی سنی یتیم کی تفسیر آپ نے بائیں یہ مروت سکھا دی ہیں باپ نے</p>	<p>۱۵۲</p> <p>نظم سخن میں موتوں کی آب تاب اس مرثیہ کا بند ہر اک لا جواب ہے</p>

۱۔ سلام

میرے علم و فن میں بہت کم زور ہیں
اور میری بین و شوقانِ نعلِ جاہلین
آن مٹی صد احوالِ نکلِ نشتی سے
فردوس کی خواہش پر کوا فتحِ خدا
فراغتِ شہد سوسے کیوں نہ پوچھیں
پایہ فرآب دمِ مرغِ جفا میں
کیا شوقِ عبادتِ خاصینِ ابنِ کرمِ ابن
نہیں پہنچتی خشکِ ابنِ کرمِ ابن
شہد کتے تھے اور تھے تبتِ بوسہ پاک
داخل ہو کر نامِ ازل سے شہدِ ابن
بیجان ہو اصف کو کاشدہ نے شہدِ ابن
اور جان پر گئے تھے شہدِ ابن
اُس ظلم پر زیب سے کیا بھر سکے شہدِ ابن
خدا کی پستی تبتِ عقدہ کشا میں

۲۔

میرے علم و فن میں بہت کم زور ہیں
اور میری بین و شوقانِ نعلِ جاہلین
آن مٹی صد احوالِ نکلِ نشتی سے
فردوس کی خواہش پر کوا فتحِ خدا
فراغتِ شہد سوسے کیوں نہ پوچھیں
پایہ فرآب دمِ مرغِ جفا میں
کیا شوقِ عبادتِ خاصینِ ابنِ کرمِ ابن
نہیں پہنچتی خشکِ ابنِ کرمِ ابن
شہد کتے تھے اور تھے تبتِ بوسہ پاک
داخل ہو کر نامِ ازل سے شہدِ ابن
بیجان ہو اصف کو کاشدہ نے شہدِ ابن
اور جان پر گئے تھے شہدِ ابن
اُس ظلم پر زیب سے کیا بھر سکے شہدِ ابن
خدا کی پستی تبتِ عقدہ کشا میں

۳۔

میرے علم و فن میں بہت کم زور ہیں
اور میری بین و شوقانِ نعلِ جاہلین
آن مٹی صد احوالِ نکلِ نشتی سے
فردوس کی خواہش پر کوا فتحِ خدا
فراغتِ شہد سوسے کیوں نہ پوچھیں
پایہ فرآب دمِ مرغِ جفا میں
کیا شوقِ عبادتِ خاصینِ ابنِ کرمِ ابن
نہیں پہنچتی خشکِ ابنِ کرمِ ابن
شہد کتے تھے اور تھے تبتِ بوسہ پاک
داخل ہو کر نامِ ازل سے شہدِ ابن
بیجان ہو اصف کو کاشدہ نے شہدِ ابن
اور جان پر گئے تھے شہدِ ابن
اُس ظلم پر زیب سے کیا بھر سکے شہدِ ابن
خدا کی پستی تبتِ عقدہ کشا میں

<p>۵۸ جو صفت علمدار نشان غنچ رہے ہر ایسی سرور مضبوطی کا لبین ہون گلستان شاد قلند چہرہ پیر چول عالم ہر دین کا</p>	<p>۵۹ نظر سے کوہ چاہیں سب کو غلام دوسے کو کہیں اس کے سر پر بنجائیں بھی شست کے سر پر درویش کو دین ان میں بھی سب کا پیر</p>	<p>۶۰ حاکم چو ان کی نشانیں خطا ہو کس پر دوسوں کی سب راہد ناموش بکر عفرج سے کون کون کی بخش رہے چو ان کے مودا جا ناموش</p>
<p>۶۱ نہیں سخی سحر بیانی نہیں جاتی رنگینی گلزار معانی نہیں جاتی</p>	<p>۶۲ گرام وہ بخشیں تو جہان زیر نگین ہو جو خاک کشیں آج ہر کل نختہ نشین ہو</p>	<p>۶۳ ہر وقت تقاضا ہو یہ ساقی ادب کا مان نصف کربا ہر شہر شجاعان عرب کا</p>
<p>۶۴ اقلین میں سے علم در میں رہے تقریر و فصاحت چشم پر وہ خرم گو کہ دولت اور شہر علم جو نہا ہی مری مری سلطان آفرم</p>	<p>۶۵ ورہ نظر سے کر دین چہارہ گوخت سیمو ہو چمکے طبع سے تار علیے نفس ہے کہ لب جو نصرا دوسے کے فتح آ رہیں جان ادوار</p>	<p>۶۶ ایرانی روش سے غور و نظر سے ایرانی بیان غم و نیا کو حجاب سے ایرانی حست مری کچھون کو ضایہ ایرانی عقل غم آئندہ دل کو حجاب سے</p>
<p>۶۷ در اسے طبیعت کی روانی نہیں جاتی قبضے سے کبھی ہیبت زبانی نہیں جاتی</p>	<p>۶۸ اگر قطرہ قتان سنگت وہ ابرو عطا ہو پتھر کے لیے مثل شجر نشو و نما ہو</p>	<p>۶۹ نقشہ جو کھون جرات سقاے حرم کا حکایت زبان کام کر سے تیغ و دودم کا</p>
<p>۷۰ کس کو کاشا فلاحی خوش حال نہیے کیا پایا علی جو کہ میر و مرآت اوستہ کی یہ تو عجیب ہو عجیب نیکیا کیا فائدہ سے جسم پر پخت</p>	<p>۷۱ دیا کو کھنڈ سب چرخ کو اختر فرشید درخشان کو دیا نور کار و یار گل کے کٹوسے کو کیا فیض سے پر شعور کی دیباغ ارم چشمہ کو شہر</p>	<p>۷۲ جانان نہ بازو تو صد کچھ شہر اوستہ سے ماخوذ ہے کونانی حجب مشہور ملک میں کونانی حجب میر و ار کا کہ نہ پخت و پخت</p>
<p>۷۳ یہ تاج ملاحظہ کے مہراج کے گھر سے یہ اوج ملا صاحب معراج کے گھر سے</p>	<p>۷۴ معمور گھڑی بھر در عالی نہیں رکھا واسن کسی محتاج کا خالی نہیں رکھا</p>	<p>۷۵ اگر باغ نہیں تن پہ تو پورا اُسے کیا ہو عباس تو خود اوج سعادت کا بھاگو</p>

<p>۱۰ اس کو جس کا چہرہ گلشن عالم قوی کو جو باطن کو طوفانِ زہم پتہ عجیب نشترِ علم کے پتے ہیں جسم اس کو جو عوارِ دل و ناپ کو عالمِ زہم</p>	<p>۱۱ خاکِ خاک کو عطا شہیدِ خدائی دیگر کو حق میں کو خدایا شہید خوشنمیں تسلیم و رضا شہید وہی حق ہے ملی آنکو فنا شہید</p>	<p>۱۲ جس کا چہرہ گلشنِ حشر مشابہتِ شبِ تھا فائے حشر آرام جو کرنا تھا دلِ آرام غیر نہ پاتا تھا کوئی آسِ آرام</p>
<p>۱۱ بازو جو گئے نہ رہے اس جو کرم کے پختے ہیں جگر دیکھ کے شے کو عالم کے دارِ علم دارِ بینت و عجب پہلوں علم چہرے ہیں جو عجب نیچوں عجب رہے جو عجب اس نے سب کوئی ایک دنیا</p>	<p>۱۲ خالق نے دیا زور علم بھائی سے بخشا کو شر کی تمنا تھی وہ سقائی سے بخشا شہرِ جبر و جبرینتی نصیب کرتا میں ایک فقر بھگوانِ بجا نہیں میں سب قہر و غصہ بجا شیں چاہی تیغ لیا مہم بجا</p>	<p>۱۳ دن امتحنت ہی کا دم تھے عباس تلوار لیے گرد بھرا کرتے تھے عباس طعن کی طرف تھک کے سدا کھینچا خاصہ دلا کے حضور آپ ہی کا اور سانسے تو بیچ کے روال پہلے بانی بھی ہی مالک کوثر کو پلے</p>
<p>۱۲ کس طرح ہر اسوں کو دوا دے رہے ہیں یہ مانتوں کو جو کہہ پوین گھر ہیں لیکن میں کچھ بکھر رہا ہوں میں کو بھی کرنا تو میں عقدہ کشا وہ انھیں کیا بکھر رہے جدا پتہ نہیں دیا کی طرح دستِ سخا</p>	<p>۱۳ مومن کے لیے دافعِ آفات و بلا یعنی ہم کہیں اور کہیں شمن کی دعا بیاہن میں شہید کرنا ہے جس کی اگر بانی و خالق نہیں تھی کیا آئینہ تابنے اپنی تھی صفائی کہنے تھے بندہ بولتا نہ تھے بجا</p>	<p>۱۴ اُس شیر کے انجام کا غم کھاتے تھے شیر منہ دیکھ کر اُن گھومیں بھولانے تھے شیر وہ تھے کون کون کا چل کر نہ ہو جان خادم کا تو جو میں تم کو میرا پاں کہتے تھے کہ بیا نہیں بیکر کا دیو اک دال توڑ کر کا پوتا کشتہ الماس</p>
<p>۱۳ خالی ہو جو دین کے پھر دین عباس قطرہ کوئی مانگے تو گھر دیتے ہیں عباس</p>	<p>۱۴ شامیوں نے اس لغت کا لازم نہیں پایا ایسا کسی مخدوم نے خادم نہیں پایا</p>	<p>۱۵ جلادوں نے آزاد پاروچ نبی کو ارابہ و فاسیط رسولِ عربی کو</p>

<p>۱۱۹</p> <p>بھولائیں میں میں مسموم کی رات بابا کی سبقت کس کی ہو گی پڑ سبیل کی طرح اٹھا کر ناپا جو مجھ پر چپس کی ہونے ہی ہ دم سرور و فانی</p>	<p>۱۲۰</p> <p>بھولائیں میں میں مسموم کی رات بابا کی سبقت کس کی ہو گی پڑ سبیل کی طرح اٹھا کر ناپا جو مجھ پر چپس کی ہونے ہی ہ دم سرور و فانی</p>	<p>۱۲۱</p> <p>بھولائیں میں میں مسموم کی رات بابا کی سبقت کس کی ہو گی پڑ سبیل کی طرح اٹھا کر ناپا جو مجھ پر چپس کی ہونے ہی ہ دم سرور و فانی</p>
<p>بھولا تھا سر اسرار تر نہ ہر یں میں کٹ کٹے کلیجہ نکل آیا تھا لکن میں</p>	<p>بھولا تھا سر اسرار تر نہ ہر یں میں کٹ کٹے کلیجہ نکل آیا تھا لکن میں</p>	<p>بھولا تھا سر اسرار تر نہ ہر یں میں کٹ کٹے کلیجہ نکل آیا تھا لکن میں</p>
<p>۱۲۲</p> <p>خوش ہوئی پانی پل شفا اندر کے آپ کو دنیا میں سنا واجب پر نکلو آ کر آفا کی صفات دھر کا جو حیدر سے نہ بجا ہو</p>	<p>۱۲۳</p> <p>خوش ہوئی پانی پل شفا اندر کے آپ کو دنیا میں سنا واجب پر نکلو آ کر آفا کی صفات دھر کا جو حیدر سے نہ بجا ہو</p>	<p>۱۲۴</p> <p>خوش ہوئی پانی پل شفا اندر کے آپ کو دنیا میں سنا واجب پر نکلو آ کر آفا کی صفات دھر کا جو حیدر سے نہ بجا ہو</p>
<p>اللہ مری بات رکھے باپ کے آگے اٹھ جاے جہاں سے یہ غلام آپ کے آگے</p>	<p>اللہ مری بات رکھے باپ کے آگے اٹھ جاے جہاں سے یہ غلام آپ کے آگے</p>	<p>اللہ مری بات رکھے باپ کے آگے اٹھ جاے جہاں سے یہ غلام آپ کے آگے</p>
<p>۱۲۵</p> <p>اگر عجب بازی عباس خوش انجام غازی نہ زبان سے جو کہا تھا وہ کیا تھا کھنکھار رہی بہر وفا حبیب شام غل غل کر دغا تیرے شکر ہر کام</p>	<p>۱۲۶</p> <p>اگر عجب بازی عباس خوش انجام غازی نہ زبان سے جو کہا تھا وہ کیا تھا کھنکھار رہی بہر وفا حبیب شام غل غل کر دغا تیرے شکر ہر کام</p>	<p>۱۲۷</p> <p>اگر عجب بازی عباس خوش انجام غازی نہ زبان سے جو کہا تھا وہ کیا تھا کھنکھار رہی بہر وفا حبیب شام غل غل کر دغا تیرے شکر ہر کام</p>
<p>یاد رہیں بہت کم شہ آوارہ وطن کے مان غازیو سرکٹ لو ہضاد و دوتن کے</p>	<p>یاد رہیں بہت کم شہ آوارہ وطن کے مان غازیو سرکٹ لو ہضاد و دوتن کے</p>	<p>یاد رہیں بہت کم شہ آوارہ وطن کے مان غازیو سرکٹ لو ہضاد و دوتن کے</p>

<p>۱۲۱ انصاف کو رسم چکر بنانے رضت سے ہی کر سکتی جو کوئی ہے سکھائی دینے سے پہلے کون سا انسان کوئی جو کہ بعضی میں سیکھا</p>	<p>۱۲۲ نئے کچھ کدم میں نہا نہیں چھوڑا محبت ہو کر خاوت ہو گیا یہ جس ہاں گئے گذار میں نہا نہیں چھوڑا سایہ کج سا کجا نہیں چھوڑا</p>	<p>۱۲۳ ہم کیا میں ان خاک کو ذیلیے جانے جوب خراج گلا ان کا گانے خضر کے غرض نہیں چھوڑا نیل حسن نہ بنائون میں نہا</p>
<p>۱۲۴ خوش ہو کر خفا مکر رضا دون یہ نہوگا خود ہاتھوں سے بازو کو گنوا دوں نہوگا</p>	<p>۱۲۵ مرنے کے میں دن فکری آہ نہیں ہی بچیں میں جو مٹی اوجھیں چاہیں ہی</p>	<p>۱۲۶ ہو تا جو یہ سرخو تو خواہ کے سنجے رکھتی گلا فاطمہ تلوار کے سنجے</p>
<p>۱۲۷ اے عبدی تیرے فک میں بھی کر رہا بن جانی زبان شک پر پور نہ چا کرت غم میں سینے میں نہا کرت چھین جاک پر نہیں آنا</p>	<p>۱۲۸ بھیا دم پاک پیسہ پر کر دم عباس علی اپنے برادر پر کر دم گھر فاطمہ پر کا پیسہ پر کر دم نزدان میں پیسے کی سی خواہ کر دم</p>	<p>۱۲۹ بوسہ شہزادہ انجھ کی برکت اپس میں مساجد کے کی غایت کے چلے تھے اپنے علیہ کر وخت پیسہ کی کمان چکان کی لغت</p>
<p>۱۳۰ ہر دم ہی کہتے ہو کہ مرنے کی رضا دو اچھا کوئی صورت مرے سینے کی تباہ</p>	<p>۱۳۱ ٹھہرے تو اس رخ سے جھٹ جائیگا بھائی جب تم نہو گے گھر مرالٹ جائیگا بھائی</p>	<p>۱۳۲ تلواروں میں ہر شکل سمیر کو نہ بھیجا عباس کو بھیجا علی اکبر کو نہ بھیجا</p>
<p>۱۳۳ عاشق ہو تو فرقت میں منظور نہیں ہی مغشوق کو رلاؤ یہ دوستور نہیں ہی</p>	<p>۱۳۴ ہم انکو کو بھیجیں نہ خبر یہ روا ہی سو نہ سے غلام آج فدا ہوں تو بیا ہی</p>	<p>۱۳۵ موقع ہوا اب ہی کہ سفر جلد کروں میں حضرت پورا کر کہ فدا ہو کے مروں میں</p>

<p>۳۱۴ زرا با مقدر سے کسی کا نہیں جا تقدیر جیسا کرتی ہو کیا زور جیسا باقی نہ رہا اب کوئی جیسے جیسا عباس جیسا نہ تھا رہی ہیں</p>	<p>۳۱۵ کچھ پیو مگر رخصت عباس کچھ پیو مگر رخصت عباس کچھ پیو مگر رخصت عباس کچھ پیو مگر رخصت عباس</p>	<p>۳۱۶ کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں</p>
<p>۳۱۷ موت آج لیے جاتی ہو رونق مرگ افسوس چلی ہاتھ سے تصویر پردہ کی</p>	<p>۳۱۸ آگاہ تو کر دوں کہ گلہ مجھے نہ رہا اس مہین جو چھڑا سے کتنا بودہ کجا</p>	<p>۳۱۹ سند بھی نہیں خاک پر ہوش گسٹا وہ سانسے پور ہوئے ہاتھوں کی طرح</p>
<p>۳۲۰ یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس</p>	<p>۳۲۱ رخصت گارن کی رخصت عباس رخصت گارن کی رخصت عباس رخصت گارن کی رخصت عباس رخصت گارن کی رخصت عباس</p>	<p>۳۲۲ یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس یہ کچھ پیو مگر رخصت عباس</p>
<p>۳۲۳ گرجو ہوئی رائے تو غم کھاتے ہیں شیر لوبی ہو پورے کے لیے آتے ہیں شیر</p>	<p>۳۲۴ بکو بھی خبر کی نہیں اقد برادر بھائی کو مرے چھوڑ چلا واہ برادر</p>	<p>۳۲۵ بکو بھی خبر کی نہیں اقد برادر بھائی کو مرے چھوڑ چلا واہ برادر</p>
<p>۳۲۶ کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں</p>	<p>۳۲۷ کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں</p>	<p>۳۲۸ کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں کیا کیا غریبوں کے زمین میں</p>
<p>۳۲۹ رو جاو برادر نہ رہی تاب بہن کو سرنگ اٹھی چھوڑ کے حبلہ میں دھن کو</p>	<p>۳۳۰ فرمائیے جلدی کہ نہ کتنا تو غضب کر کیا بات ہو ایسی کہ جو ٹہری کی طلب کر</p>	<p>۳۳۱ خودی ہیں ملازم ہیں نکو کہ ہیں انکے روکین نہ روکین ہی مختار ہیں انکے</p>

<p>۱۲۷ پستی ہوتی آئی جو دیکھیں مضطر استادہ ہوئی سلسلے گردن کو چکا منہ دکھلے بجاج کا کہنے کے تر میلنے پر تیار ہوئی لیا زشتیا</p>	<p>۱۲۸ خضر نے بجاج کے جیب میں نالی لگا لیا خدائی دیکھیں ہواں نیک بختی دار خضر کا بھی تھا کسے سوچنے کے ذریعہ خضر کی سوچا</p>	<p>۱۲۹ خضر کے سب سے بڑا ملکہ تھوڑا میں آتی تھوڑی سی علامہ شہر دیکھا کے بچے میں تھوڑی سی بونا شاہ کے بچے کا دیکھا کہ بچے کے بچہ</p>
<p>۱۳۰ بیوہ ہو جوانی میں جو عورت تو ستم ہو جھکوترے بچوں کی تباہی کا الم ہو کے بچوں میں کچھ دیکھتے ہیں کچھ بچا کے ایک سے ارغون بجایا ہو</p>	<p>۱۳۱ کے بچوں میں کچھ دیکھتے ہیں کچھ بچا کے ایک سے ارغون بجایا ہو عزت کی بات اس میں نہیں کر یہ بکلم ہر وقت بیان صبر ہو درکار</p>	<p>۱۳۲ عزت کا بچہ اٹلی خیال آتا ہو آقا دنیا میں فقط نام ہی رہتا ہو آقا عزت کے گئی ان ہی بچوں کے بچہ کے بچوں میں کچھ دیکھتے ہیں کچھ</p>
<p>۱۳۳ یہ ہو گئے تو بچے مرے بے اس نہ ہو گئے راوندون کی تباہی ہو جو عباس نہ ہو گئے گھر لٹا ہو مطلق یہ خیال آئے نہ پاوے چہرے پہ ذرا گرد لال آئے نہ پاوے</p>	<p>۱۳۴ ان بابوں میں کچھ دیکھتے ہیں کچھ بچا کے ایک سے ارغون بجایا ہو کی دست دیتی ہے آقا سے یہ شہر میں کچھ دیکھتے ہیں کچھ</p>	<p>۱۳۵ عباس کے مرنے کا نہ کچھ دھیان کر دلی بچوں کو بھی اصغر بہ میں قربان کر دلی خضر کے گئی ان ہی بچوں کے بچہ کے بچوں میں کچھ دیکھتے ہیں کچھ</p>
<p>۱۳۶ لوکھ در در تیرا ہے کا جو سہنا ہو تو کدو دنیا میں سہا گن محسن سہا ہو تو کدو لوکھ در در تیرا ہے کا جو سہنا ہو تو کدو دنیا میں سہا گن محسن سہا ہو تو کدو</p>	<p>۱۳۷ ہر چند کہ یہ داغ قیامت ہو ستم ہو وارث تو مے آپ میں پھر کیا مجھے غم ہو عزت کی مری طرح طلبگار میں یہ بھی حضرتہ کی کتیزوں میں فاوا میں یہ بھی</p>	<p>۱۳۸ عزت کا بچہ اٹلی خیال آتا ہو آقا دنیا میں فقط نام ہی رہتا ہو آقا عزت کے گئی ان ہی بچوں کے بچہ کے بچوں میں کچھ دیکھتے ہیں کچھ</p>

<p>۵۵۵ خضر نے کہا رو چاکتے ہو بھائی خدیجہ کی بھوپن کر کے عقدہ کشائی کیا دوسرے تقدیر میں بھی جاتی افسوس پہلے نہ باری اجل آئی</p>	<p>۵۵۶ اس لیے کہتی ہوں کہ موت تو جبر ہے اس طرح کسی خوش خلق نے میں سے خدیجہ میں کسی خوش خلق نے میں سے خدیجہ میں کسی خوش خلق نے میں سے</p>	<p>۵۵۷ عباس فرمائیے کیا کسی بھائی اس نے میں سے کچھ نہیں دیا انہی بھائیوں نے ہی نہ کر دیا شک و شبہ خدا تعالیٰ کی ہی نہ کر دیا شک و شبہ</p>
<p>۵۵۸ شکوہ ہو نہ بھانج سے نہ کچھ تم سے گلا ہو تنہائی کا مرناری قسمت میں لکھا ہو</p>	<p>۵۵۹ و کھلا دنگلی یہ خشک بان فوج شقی کو شاید مرے بچپن پہ ترس ہے کسی کو</p>	<p>۵۶۰ روکے ہمیں یا لشکر بدخواہ نہ روکے انگو یہ دعا تم کہ اجل راہ نہ روکے</p>
<p>۵۶۱ عباس علی جب تک کہ ظفر کے فندہ پر لٹیا کے گلے بھائی کو اور شہید آدھ بچا لاسے چلا جبہ دلا ہوا ٹوڑی یہ بیان کرتی ہوئی شاہی</p>	<p>۵۶۲ عباس کی روئے بھٹی سے تیرے بچپن میں اولاد علی ظالم نے پر اس شخص سے بھائی پر لگائے جو کوئی پر جانتے ہو کہ یہ چاچا کیسے ہو گیا</p>	<p>۵۶۳ تیرے چلا گھر سے وہ خبت کا نام ملائی سکینہ کہ خدا حافظ نام گھر کے نکالے تیرے صاحب و شاہکار عباس علی بھائی سے خصلت کا نام</p>
<p>۵۶۴ جائے ہو کہاں گھر سے میں بان میں ہے کچھ کہنا ہے شہر تو چاچاں میں صدے</p>	<p>۵۶۵ خون ریزی وہاں لیس کا نڈروں کی صف میں سقا کی کو حاضر ہوں مرا غور شرف ہو</p>	<p>۵۶۶ اگر سے کہا ہم تو چلے حیدر بن کو صدے ہو چار روئے نہ دینا شہر میں کو</p>
<p>۵۶۷ عباس نے کہا اے میری بھائی کیسے سے جا چلی وہ دیکھ دو رکھی بولی اگر کہ نہ ہو جانی ہو سواری یہ چلے چلے ہیں میں آئیے داری</p>	<p>۵۶۸ اس کو بھائیوں کے بیٹوں کا بیان پانی کے لیے جان کر دنگا بھان شہر کے کو دنگا بھان کے بیٹوں کا بیان کتاب کا بیان کوئی دم کی بھان</p>	<p>۵۶۹ وہ لال صیت میری بھائی بھائی خون انہاں پہلے پہلے پہلے پہلے خون انہاں پہلے پہلے پہلے پہلے خون انہاں پہلے پہلے پہلے پہلے</p>
<p>۵۷۰ یانی نہ طلب کیجے گا اہل جفا سے تسکین تو ہو جائے گی دریا کی ہو سے</p>	<p>۵۷۱ ایا جو مر بعد تو نس کام کا پانی اصغر کو بلا دیکھو مرے نام کا پانی</p>	<p>۵۷۲ سب کے ہمد میں غمخوار نہیں ہو کوئی مرے آقا کا درد گار نہیں ہو</p>

<p>۱۰۱ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو جنتی قدر میں نے ضیاءِ جان میں شہادت ہے جو کہ ہے دینی شہادتیں خدا نے میں اعلان کر لیں جو ہیں</p>	<p>۱۰۲ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو دوزخ میں ہے میں نے بھی کوئی دوزخ اس میں نہیں کہ کیا ہے وہ دوزخ نہ تو دوزخ ہے اور قیامت دوزخ</p>	<p>۱۰۳ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو اور انجلی میں نہ توں سے عیان ہو جلوہ نہ نور کا جو ہے عیان ہو بجلی جلیقہ کی توں سے عیان ہو نعمتِ علیہ کی کہ اس سے عیان ہو</p>
<p>۱۰۴ اگرچہ میری شہادت ہو توں سے عیان ہو حق کی شہادت ہو نہ صوتِ جبر جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>	<p>۱۰۵ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو حق کا یہ قیامت کی شہادت نہیں کہوں کہ مقابل ہو بہت نہیں بلکہ وہ ہیں کہ جبر ات نہیں زہرہ پر دوزخ کی شہادت نہیں</p>	<p>۱۰۶ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو حق کی شہادت ہو نہ صوتِ جبر جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>
<p>۱۰۷ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو اگرچہ میری شہادت ہو توں سے عیان ہو جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>	<p>۱۰۸ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو اگرچہ میری شہادت ہو توں سے عیان ہو جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>	<p>۱۰۹ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو اگرچہ میری شہادت ہو توں سے عیان ہو جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>
<p>۱۱۰ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو اگرچہ میری شہادت ہو توں سے عیان ہو جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>	<p>۱۱۱ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو اگرچہ میری شہادت ہو توں سے عیان ہو جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>	<p>۱۱۲ جس کے لیے کہ اگرچہ میری شہادت ہو اگرچہ میری شہادت ہو توں سے عیان ہو جبر میں ہیں پر علمِ فوجِ جبر جس کے لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں</p>

<p>۱۳۰ جو عاشق دشن میں بجلی طیر خجل ہو پڑا شمع رخ بھی جو پڑو نہیلا کر زلفوں میں نمایاں ہر رخ و مہتاب ہلے میں لیے ہر شیب و</p>	<p>۱۳۱ دو بابو ابین قون میں بول شاہ کنعان میں بھی کہی پوسٹ کو رہی گورادہ گلستے مجھے جب یاد شد اگر دین کر فتن ہو جسے دیکھے لے رخ</p>	<p>۱۳۲ دیکھ کر دنی شہد زبیر شمش کے تھوڑے چھپتے ہیں زلالان سخن سرگرم میں اکٹھی چالی یں اب نفل کے نیویں تو ہیں میں سہارا</p>
<p>۱۳۳ رخ ہر جو عرف و حجب میں سیاہو گھڑے ہیں قطرے گل شاد اکچہ شبنم بہ پڑے ہیں</p>	<p>۱۳۴ ہر یار میں کی شمع نہیں جلوہ گراہی پانی نہ شرب عید رخسارے سحر اسی</p>	<p>۱۳۵ ماہیت ہوا بجلی پر یہ ہر پار نہیں ہو گردون پہ بھی ایسا کوئی سپاہ نہیں ہو</p>
<p>۱۳۶ وصف در زندان کی لالہ لایق جان چو بانو چین فاطمہ کے لال سے اکثر دریانہ پیاسے بھی حسن کے گوہر سیکھی ہو موتی کی لڑی انکے ہر</p>	<p>۱۳۷ پیشوہ سید پر کسی شہر نہ پایا پیشوہ سید ساسی قفصے میں بربایا شمالون میں ہر سب زریا الد سماپا اچھے سے خوشیہ سب نے چھو نہیں پایا</p>	<p>۱۳۸ وہ پشیمان گردن کی گندھنی دھن ہر پشیمان گردن کی گندھنی دھن وہ ساز و آواز اور وہ شکوت دہ چل عزت میں رفت و تھوڑا تو فراقوں کی</p>
<p>۱۳۹ نکلتے ہیں انھن آخر تابندہ فلک سے الما سکا ہر رنگ سفید انکی چمک سے</p>	<p>۱۴۰ ہاتھوں کی نظر ہر کردہ دیکھے سے تنک ہو صاف انگلیوں میں خط شاعری کی چمک ہو</p>	<p>۱۴۱ یون جا فلک پر جو ذرا گرم عیان ہو جس طرح صبا نکست گل لیکے روان ہو</p>
<p>۱۴۲ پانچ گویں میں لب بعل گشتار پانچ گشتار گشتار گل ہر بیان اندھی گشتار کی کیا کہے اظہار حال میں گشتار کی کیا کہے اظہار</p>	<p>۱۴۳ گل گشتار قنارکت کی کہو گل گشتار قنارکت کی کہو گل گشتار قنارکت کی کہو گل گشتار قنارکت کی کہو</p>	<p>۱۴۴ پانچ گشتار کے مبادر نے کیا پانچ گشتار کے مبادر نے کیا پانچ گشتار کے مبادر نے کیا پانچ گشتار کے مبادر نے کیا</p>
<p>۱۴۵ اگر تو یہی فکر ہو کوتاہ سخن کی کیا بوسے نکال نہ جہان راہ سخن کی</p>	<p>۱۴۶ جو خاک مژین ہوئی نقش کفہ پاسے اس خاک ذرہ کبھی ہٹا نہیں جاسے</p>	<p>۱۴۷ کیا کرتے ہیں ہم قدرت اللہ کو دیکھو کیا کرتے ہیں ہم قدرت اللہ کو دیکھو</p>

<p>۱۷۱ پیش رو بی سبب و بی جهت نیون کو حکم کے طرح سے کیا نظارہ نری جو جاہل کے کسار میدان میں قیامت کے نایاب ہوا</p>	<p>۱۷۲ اس سے چھٹا صفت اعدائے ظالم اک تاحین بازو سے علم کی جھانک سخت کی لکھی کا نیا گیسام ٹھکانا اٹھا اربابین کی ہوشیار</p>	<p>۱۷۳ پیش رو ایک جو قریب آتی تھی چھپ چھپ جاتے سب کے گھر انکے آرا دی تھی وہ صاف کردار حلقہ تھا چلے تھا پیکان تھا نہ سوار</p>
<p>۱۷۴ نستحق کوئی پاس کی نہ دور کی آواز قرا کا یہ تھا شور کہ ہو صور کی آواز عین میں چلے گئی حیران کی بوجھار عین میں چلے گئے لیسان سے تلوار</p>	<p>۱۷۵ تھی وہ دریا سے پر آشوب نہایت جانی تھی صفوں جو صفت نہ خدایت کر دیتی تھی سوسو کے سر کے آئینے کبار و بھائیوں کی کیا تھی تھانے</p>	<p>۱۷۶ ہم کچھ بچ سکتے تھے اہل جہاد جاہل تھا جہلی کی طرح آپ صباہ بنو ہاشم تھی وہ تھے نصاح کسی تاج تھا کیا باہر کی کیا کشتی</p>
<p>۱۷۷ لو تین وہ چلی وہ تھراے نظر آئے کھلا وہ نہ نوہ ستارے نظر آئے کھنچتے ہی چمک سکی کلچون کے ہوتی انکا گاہ تھا اصل یہ بیان صفت تھا</p>	<p>۱۷۸ تھراے نہ کیوں تھراے جگر سے من سب بھلی بھی نمونہ ہو اسی برق غضب کا تھراے نہ کیوں تھراے جگر سے من سب بھلی بھی نمونہ ہو اسی برق غضب کا</p>	<p>۱۷۹ جو لوگ تھے اعدائے کربانی تھی شمشیر ندی کی طرح بڑھ کے اتر جاتی تھی شمشیر کسی تاج تھا کیا باہر کی کیا کشتی کسی تاج تھا کیا باہر کی کیا کشتی</p>
<p>۱۸۰ پیش رو دوم میں چلے گئے عین میں چلے گئے شکر کفار کہ بن غضب شکر میں دوم دریا میں آئی چوٹ بنے شکر</p>	<p>۱۸۱ جان آ کر تھی جگر سے من سب بھلی بھی نمونہ ہو اسی برق غضب کا تھراے نہ کیوں تھراے جگر سے من سب بھلی بھی نمونہ ہو اسی برق غضب کا</p>	<p>۱۸۲ پیش رو سوم میں چلے گئے عین میں چلے گئے شکر کفار کہ بن غضب شکر میں دوم دریا میں آئی چوٹ بنے شکر</p>

<p>۹۹۱ دو جلون میں نے سپر فوج کے طور خائف تھے چار سو رو سے پوروس خائف تھی کہ چل پین کوئی نہ کرے تو کہے جاکشیتون میں جاکشیت</p>	<p>۹۹۲ ایسا ہی راہ پویش تہلہ کے شکر تاکہ کچھ نہ ہو جسے گیسو ہاتھ کی حسرت میں صفت شکر عاشق میں گھوڑا کر دینا</p>	<p>۹۹۳ وہاں گئے حضرت عباس علیہ السلام پناہ پویش کے کوئی نفع نہیں گھوڑا سنا کما او شہر سلوک تو کہے از شکر میں سیر ہو</p>
<p>ترکش کا تھا ہوش نہ تیروں کی خبر تھی مانند مکان خ تھا اوجہ شہر اوجہ تھی</p>	<p>بنائی زبان خشک تھا وہ دن دہن میں چھینٹ میں پڑیں نہ تو جان الی بدن میں</p>	<p>گو نہ میں بن پرین زبان تر نہ کر دھکا گھوڑا ہونے قادر کا پیا سا ہی مر دھکا</p>
<p>۹۹۴ وہے کوئی نہ تھا خانہ جہاں کے تھے زردی بھی بیکر عالم کے تھے سرخ بھی نہ جاکشیت علیہ السلام کے تھے سرخ تھا جو کوئی تلوار کے تھے</p>	<p>۹۹۵ اندھو حسن رخ عباس کا جلو پوروس وہ دیا ہوا اک نور کا رو پوروس چلی کہ عالم تھا کرن کا نہاں تھا تار بہ جابون کا تھا نشان</p>	<p>۹۹۶ بیکے علیہ السلام چاہے باج نہاں تھے اور در و در باج کا کو دیکھا کہ سنا یا ہوا جاکشیت سب جین ترائی میں ہیں دکھ سکھ</p>
<p>۹۹۷ طعنہ نہ الٹ جائیں یہی دھڑ تھا ملک گیتی کو ترزل تھا تو چکر تھا فلک</p>	<p>پانی کی جھلک دیکھ کر تھما تھا کوثر آتش سر میں لہجائے پہ لہراتا تھا کوثر</p>	<p>فرمایا کہ بلوایا غضب فوج شقی کا جہمہ نظر آتا نہیں نہ زندہ مٹی کا</p>
<p>۹۹۸ وہاں کھائیں جیدر آرا کا جاکشیت دیکھ کر رائی کی طرف شیر آجاکشیت گروہ کھینچے کو عینوں نے نہ پایا تو میں چلی تھے تو نہ خون میں نہ پایا</p>	<p>۹۹۹ بھینچ کر کیا تھوڑا ہر فانی پارہ کھینچ کر اسکو فراموش اشک کھینچ کر بننے کے الفت کا پویش جاکشیت سے کھائیں گے ہر کویش</p>	<p>۱۰۰۰ گھوڑا سنا ہوا خائف تھیں آرا اس آواز کو تو دیکھا ہوا کویش جاکشیت کو بھینچ کر لے لے لے لے لاکھوں میں بھینچ کر لے لے لے لے</p>
<p>تھی امن کی جا کہ نہ ترائی نہ بن میں وہاں بھی چھینچ کر گئیں اک چشم زدن میں</p>	<p>گھوڑا بھی نہ سیراب ہوا نہ میں جا کر اسوہا کا شہر تھکے لگا شک بہا کر</p>	<p>دی جسے امان فوج کو تھار دہی ہو طوفان میں تلام میں مدو گار دہی ہو</p>

<p>۱۰۱ بولایا علیہ سے شہسوار بن گیا دقت میں جو قبیلہ بن گیا کھانہ کا مارنے لگا آتے تھے ارادوں سے رانا بچا کر حق سے بچنے سے پہلے</p>	<p>۱۰۲ دلائی لاما کی طرح کا چکر نہ کرنا تیرا دل تو میں میں سے شہسوار کا شہسوار نہیں پانی کے پھون میں چلنا جہم بات پسند نہیں کیا بات ہو</p>	<p>۱۰۳ جھکنا تھا اس نبوہ بن علم شاہ فرشتے تھے رو کر دوسرا اسدا جیتا تھا شہسوار کوئی گمراہ کھیتا تھا شہسوار کوئی گمراہ</p>
<p>۱۰۴ پیاسوں تلک اگر گھسین پوچھو روکا نہ اہل نے تو نکلیا نکلا آفت</p>	<p>۱۰۵ شہسوار کی پوچھی ہو جو فرزند بنی کی غیروں کو امانت کوئی دیتا کسی کی</p>	<p>۱۰۶ بیشک سکینہ وہ امانت تھی بنی کی تھی دو طرف اک جان علمدار جری کی</p>
<p>۱۰۷ بچنے بچانا دلی پھر کے علمدار تہا پستی لکھا کا لہو اکابر دہی نہ غازی کو صدمہ چھوٹا آتے ہو کر غیب میں نوسلے ہوئے</p>	<p>۱۰۸ شہسوار کی جان میں کدو کو کوئی کیا بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا کیا بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا جس میں بچے بچے نکل آنا خاواہ</p>	<p>۱۰۹ کیا بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا کیا بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا کیا بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا کیا بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا</p>
<p>۱۱۰ دم لینے کی ہمت بھی نہ دانتی لکیر اس شہسوار کو کچھ تو تمہیں ہا لکیر</p>	<p>۱۱۱ تیروں کانہ دوسوا میں تلواروں کا ڈھکا تھی گھڑاں تو شہسوار پر اور سیدہ پیر تھا</p>	<p>۱۱۲ ارجا میں گھیرا تھا اگر فوج لینے سے قدموں کو تو پکڑا ہی ترائی کی زمین سے</p>
<p>۱۱۳ جہاں علمدار نہ ہو شہسوار کی کیا ہم شہسوار کی جان کا کتب بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا جس میں بچے بچے نکل آنا خاواہ</p>	<p>۱۱۴ جہاں علمدار نہ ہو شہسوار کی کیا ہم شہسوار کی جان کا کتب بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا جس میں بچے بچے نکل آنا خاواہ</p>	<p>۱۱۵ جہاں علمدار نہ ہو شہسوار کی کیا ہم شہسوار کی جان کا کتب بچا کر دیکھا نہیں کیا رو بہا جس میں بچے بچے نکل آنا خاواہ</p>
<p>۱۱۶ لکیر کے نہیں ہارت شہسوار رو بہا ہی تو ہم پسند نہیں</p>	<p>۱۱۷ شہسوار کی دولہ کی سقاے حرم کو لکیر کے نہیں ہارت شہسوار</p>	<p>۱۱۸ یوں تیروں کی بوجھ تھی مجروح بن پر منہ زور سے صبر پرستہ ہی چمن پر</p>

کستا

<p>۱۰۹</p> <p>استغفار چو زاب قبل بن تاج بان غازیو درو کہ حضرت شہید نیز چلنے پر پیش قدمی شہید سے شاد و اسد اشکلی</p>	<p>۱۱۰</p> <p>معدود ہفتے قتل عید اکیلا ساعت کوئی نکل پہنچا کوئی جفا ساتھ عین آن کے گھر جو وہ گھر سیاہ قلم سے عباس کے بار</p>	<p>۱۱۱</p> <p>نہیں صدی میں بان تھکا کیون تہو بیکر خلد کہ عباس کا شہید کہ کانیکہ انھیں جلاوٹ تیا جو لو بھائی کا دریا کے کنارے</p>
<p>۱۱۲</p> <p>بن بھائی کے دنیا میں شہنشاہ اُم ہون ہر فتح سرست جو ہاتھ اسکے قلم ہون</p>	<p>۱۱۳</p> <p>تر ہو گیا سب ن میں سفاے سکینہ جس مشک چھدی روکے کہا اسے سکینہ</p>	<p>۱۱۴</p> <p>سفا حرم پرستم لشکر کین ہو عباس کے آنے کی اب امید نہیں ہو</p>
<p>۱۱۵</p> <p>لائے جو اسکا لے کر دن ابھی پانی دھوا آئے بختون دھوا ن زخمی جو اب جنگ کی طاقت نہیں گر شہید کا عا کوئی پڑ جائے جو</p>	<p>۱۱۶</p> <p>گھوڑا لے دھر ناخادہ صفا شہید نظر دنیاب دھر حضرت شہید فرمانے لے لکھتے سے حال جو تغیر عباس کی لادو خبر ای کتبہ دیہ</p>	<p>۱۱۷</p> <p>پنکے لکھتے ہیں بیان ساری رنگ لکھتے دل لکھتے زانو پتہ باری عباس کی راجہ پر صدمہ بوجاری سگر شہید کی قبر کے اور کھی کھی باری</p>
<p>۱۱۸</p> <p>معدود ہو تا ہاتھ بھی اس صفت لکھی بان مشک کو چھید کوئی نیرے کی لکھی</p>	<p>۱۱۹</p> <p>نیاری ہو شاید سر بھائی کے سفر کی اسوقت کرم ہوئی جاتی ہو پردہ کی</p>	<p>۱۲۰</p> <p>فرزند عید اگری اشکشان تھے چہرہ سے سب لکھتے تھی کے عیان تھے</p>
<p>۱۲۱</p> <p>نہیں پودہ ابل تسم الفت کچھ لکھتے کین میں ادھر کے پودہ کچھ لکھتے کین میں ادھر کے پودہ ملوین بھی بیاتے چلن بھی ہے خوب سے کوئی بندہ کوئی بے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>نہیں پودہ ابل تسم الفت کچھ لکھتے کین میں ادھر کے پودہ کچھ لکھتے کین میں ادھر کے پودہ ملوین بھی بیاتے چلن بھی ہے خوب سے کوئی بندہ کوئی بے</p>	<p>۱۲۳</p> <p>خفا شہر سے نادان سکینہ کا عالم گھبراہٹی ہوئی بھرتی تھی بادیدہ پریم کچھ لکھتے کین میں ادھر کے پودہ کچھ لکھتے کین میں ادھر کے پودہ ملوین بھی بیاتے چلن بھی ہے خوب سے کوئی بندہ کوئی بے</p>
<p>۱۲۴</p> <p>اُڑتا تھا الموتوں سے جو سفا حرم کے سب ن کی تھنیں تھیں پھر سر پر علم کے</p>	<p>۱۲۵</p> <p>آواز بھی ہر شہر سنا تا نہیں اتو بہر بھی علم کا نظہ آتا نہیں اتو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>بابا کو میں اب شکل نہ دکھلاؤ مگر لوگو عمو جو نہ آئیں تو مر جاؤں گی لوگو</p>

<p>۱۳۱ تجارت میں آج کو جس طرح کی چیزیں فلیکٹوں سے ہاتھوں کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب</p>	<p>۱۳۲ ان سے نکلنے نہیں دیتے آواز و دوا کے چھانڈے میں حضرت کو یقین ہو کہ ہوا میں ارو چاکر و دیند علم ہاتھ آٹھا</p>	<p>۱۳۳ تجارت میں آج کو جس طرح کی چیزیں فلیکٹوں سے ہاتھوں کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب</p>
<p>۱۳۴ کرم کشمکشیں بیاس کا صدقہ فرزند بی بی کے الم و بیاس کا صدقہ دودن کی مری بھول کا ادب کا صدقہ سین پر عاصفت عباس کا صدقہ</p>	<p>۱۳۵ آگاہ صد آ آئی ترانی سے بھلیاں اکبری آواز کے قریب بیویاں اب بیوی سفر کرنے میں شکر بیویاں وا حسرت و دردانہ سکینہ کی بیویاں</p>	<p>۱۳۶ تجارت میں آج کو جس طرح کی چیزیں فلیکٹوں سے ہاتھوں کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب</p>
<p>۱۳۷ تجارت میں آج کو جس طرح کی چیزیں فلیکٹوں سے ہاتھوں کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب</p>	<p>۱۳۸ تجارت میں آج کو جس طرح کی چیزیں فلیکٹوں سے ہاتھوں کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب</p>	<p>۱۳۹ تجارت میں آج کو جس طرح کی چیزیں فلیکٹوں سے ہاتھوں کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب کی غفلت کہ آگاہ ہو و بار جہ اب</p>

<p>۱۳۱ کیا زور پر اندک نگهبان سداوار ختم جسم خوشی خبر سری جان سداوار اب کجی کی دم کے ہیں سماں کھا پنچولنے کی طرح میں قربان کھا</p>	<p>۱۳۲ عیاں کی پونچھ کی گہری بان رود و فرانسے کے گستاخوں بان یانی ملاح کئی دن اور کئی رات سکنا نہ رہیں عیاں کے پائے پہ پوجا</p>	<p>۱۳۳ ظہلی سے نکل کر کجی میں پرویز شکر الفت کجی میں بجانبین کے کو جو تو باخوج کجی میں نہشت کی شمشیر کا جی بون باغ کجی میں</p>
<p>۱۳۴ ٹکڑا کر کجی کو کمان پاتا ہو بھائی جو کنا ہو کہ ہو میں کش آتا ہو بھائی</p>	<p>۱۳۵ یہ سننے ہی منہ اسگون دھونے لگے دکھلا کے زبان بھائی کو روئے لگے عیاں</p>	<p>۱۳۶ سماں ہی یہ کو دین بس چند نفس کا رونے کی ہو جاسا سچے بندش ہر س کا</p>
<p>۱۳۷ او عاشق صادق تر از زبان بزر دم توڑنے ہو اور ہو مراد حیاں بزر ہو جو مستحب مری جان بزر ہو جو یہ علم اور یہ تری شان بزر</p>	<p>۱۳۸ ہما گاہ نظر آنے لگے موت کے آثار ٹپٹپے کجی بار کر اسے کجی با منہ سو سخت کر کے کچا چٹا بڑا کجی کو راز راز میں یا حیدر کر</p>	<p>۱۳۹ لبن آئین عباس پھر آنے لگے نہرا یا بین زرد ہو اچھا زور صوف لگا کچا بیان طیفی وہ دلاور جیتنے کے جیتنے کما ہا بزر</p>
<p>۱۴۰ باخون کے قصص بن صدائیں صدے اثر ثانی جھڑپیں تری لاش کا صدے</p>	<p>۱۴۱ پکس کی مرد دقت اجل کیجے بابا شکل مرعباں کی مل کیجے بابا</p>	<p>۱۴۲ جنتن ہوئی باخون کو ٹکنے لگے عباس کس پاس سے منہ بھائی کا ٹکنے لگے عباس</p>
<p>۱۴۳ ہو جو بڑے ان بن ترے کیا بھائی سورج اسی نام سے جلد ہو گیا بھائی باد باد اندک گھر ہو گیا بھائی بن باخون کا زور کا لہو ہو گیا بھائی</p>	<p>۱۴۴ عزیز کی صد آئی کر او کی بین پاس اس وقت مری گور دین ہو لاشد عباس انڈیا نہیں بے بین کا تختے میں اب میں سے کو زور ہو بیٹے پر سپاس</p>	<p>۱۴۵ جھک جھک کے بت بھائی کی شہید کیا کیا ہوئی جان او شہید اس پر کیا قدون کی طرٹ نہا کچا کچا کھولے ہوئے آنکھوں کے عکس اوجھار</p>
<p>۱۴۶ حافظ حسین و سنی یہ گزور پر شہر بھیتر نام میں لب گور ہو شیر</p>	<p>۱۴۷ جان لسی ٹکنے میں جوڑک جاتی ہو بیا بیری جہائی سے تر پانی ہو بیا</p>	<p>۱۴۸ اک دھوم ہوئی نہر پر زیاد و بھاکا خاشور کے سقا سکینہ نے تھاکا</p>

<p>۱۳۸ لاشہ جو اٹھانے لگے بارش زاری مگر جبکہ خالون قیامت پہلکاری نہیں نہ مین نہی کہ بیان مردکی ماری مگر نہ مین نہی کی سکینہ مری پاری</p>	<p>۱۳۹ جو دشمنوں کو درازنگ مزا کی جس جو جب یاد ہو جو شش شش مین کیو بر کر کیا دست نہ چون شش شش شش شش شش شش دست نہ چون شش شش شش شش شش شش</p>	<p>۱۴۰ کتنے تھے عاصمین کیا باش تہیہ کام یادون حبیبیہ لہے اٹھانیا تہیہ کام شکر شکر شکر شکر شکر شکر شکر یادون کیون تہیہ شکر شکر شکر شکر</p>
<p>۱۴۱ لیجا کو نہ دان سکیں نہ اس کا لاشہ رہنے دومی گود مین عباس کا لاشہ</p>	<p>۱۴۲ لیجا کو نہ دان سکیں نہ اس کا لاشہ رہنے دومی گود مین عباس کا لاشہ</p>	<p>۱۴۳ دست نہ چون شش شش شش شش شش شش دست نہ چون شش شش شش شش شش شش</p>
<p>۱۴۴ لیجا کو نہ دان سکیں نہ اس کا لاشہ رہنے دومی گود مین عباس کا لاشہ</p>	<p>۱۴۵ لیجا کو نہ دان سکیں نہ اس کا لاشہ رہنے دومی گود مین عباس کا لاشہ</p>	<p>۱۴۶ دست نہ چون شش شش شش شش شش شش دست نہ چون شش شش شش شش شش شش</p>
<p>۱۴۷ لیجا کو نہ دان سکیں نہ اس کا لاشہ رہنے دومی گود مین عباس کا لاشہ</p>	<p>۱۴۸ لیجا کو نہ دان سکیں نہ اس کا لاشہ رہنے دومی گود مین عباس کا لاشہ</p>	<p>۱۴۹ دست نہ چون شش شش شش شش شش شش دست نہ چون شش شش شش شش شش شش</p>

<p>۱۱۱</p> <p>کامیاب نہ ہو گا اور نہ درخت کچھ نہ رہے مگر اس کی رو سے کچھ نہ رہے مگر اس کی رو سے کچھ نہ رہے مگر اس کی رو سے</p>	<p>۱۱۲</p> <p>آئینہ آفتاب سکنے سے چین ہو روح درن صوفی اگر چین ہو صبح چہستان بزمِ جیبین ہو روزگارِ شمشیرِ نینور سے چین ہو</p>	<p>۱۱۳</p> <p>اگر جان نہ ہو مگر خدا کے حکم کچھ نہ رہے مگر اس کی رو سے کچھ نہ رہے مگر اس کی رو سے کچھ نہ رہے مگر اس کی رو سے</p>
<p>۱۱۴</p> <p>کھلے نظر خلق میں یوں خار ہو کر دیکھے تو نہ یہ چشم تو بیمار ہو کر دیکھے تو نہ یہ چشم تو بیمار ہو کر دیکھے تو نہ یہ چشم تو بیمار ہو کر</p>	<p>۱۱۵</p> <p>بالا ہو یہ ضرور ہستی طور کی ضو سے دنیا میں آج کالا ہو اسی نور کی ضو سے دنیا میں آج کالا ہو اسی نور کی ضو سے دنیا میں آج کالا ہو اسی نور کی ضو سے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>ہو کون سی کسی صحنہ انداز سے خالی پایانہ کسی بات کو اعجاز سے خالی پایانہ کسی بات کو اعجاز سے خالی پایانہ کسی بات کو اعجاز سے خالی</p>
<p>۱۱۷</p> <p>بہشت کی کوئی لذت نہیں سارِ فتن اس شجرِ معبر کا ہو محتاج نیسا پر کل شام جو چمکے اسے سناج سکھنے پر پی ہو شب معراج کو سناج</p>	<p>۱۱۸</p> <p>کیونکہ چمکے قندار ایمان ہو بلبل پان سجدہ کہ کعبہ پاکستان ہو بلبل مطرب حرم ہر مسلمان ہو بلبل کافر کے لیے بیخ سرفشان ہو بلبل</p>	<p>۱۱۹</p> <p>اگر کسی کوئی آواز نہیں آئینہ کی ضو پر فقط آبرو نہیں آئینہ کی ضو پر فقط آبرو نہیں آئینہ کی ضو پر فقط آبرو نہیں</p>
<p>۱۲۰</p> <p>بیچان اسے کہے نہ پریشان اسے کہے حسن رخ اگر کی نگہبان اسے کہے حسن رخ اگر کی نگہبان اسے کہے حسن رخ اگر کی نگہبان اسے کہے</p>	<p>۱۲۱</p> <p>اس تیغ نے دشمن کا جگر آب کیا ہو کیا زہر نے انکھوں کے سینا ب کیا ہو کیا زہر نے انکھوں کے سینا ب کیا ہو کیا زہر نے انکھوں کے سینا ب کیا ہو</p>	<p>۱۲۲</p> <p>فردانِ چین کے لہجہ ان نہیں اس کے غنی کا دین ہو دردندان نہیں اس کے غنی کا دین ہو دردندان نہیں اس کے غنی کا دین ہو دردندان نہیں اس کے</p>
<p>۱۲۳</p> <p>تجربہ کیا کہیں کہیں کہیں تجربہ کیا کہیں کہیں کہیں کہیں تجربہ کیا کہیں کہیں کہیں کہیں تجربہ کیا کہیں کہیں کہیں کہیں</p>	<p>۱۲۴</p> <p>گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو</p>	<p>۱۲۵</p> <p>گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو گوشِ بزمِ نیلی پر آرمے حرم ہو</p>
<p>۱۲۶</p> <p>کستی ہو مگر طبع کہ مہیج اس کا بیان ہو یہ زلف نہیں حلقہ حاض کا حوان ہو یہ زلف نہیں حلقہ حاض کا حوان ہو یہ زلف نہیں حلقہ حاض کا حوان ہو</p>	<p>۱۲۷</p> <p>کیونکہ نہ رہیں زیرِ زبردست جہان بلکین نہیں جو ہر مہین یہ تیغ صفہاں بلکین نہیں جو ہر مہین یہ تیغ صفہاں بلکین نہیں جو ہر مہین یہ تیغ صفہاں</p>	<p>۱۲۸</p> <p>پانی نہیں کہہ ہی کیا کرتی ہو قمری پرسوں کی ہی سر کا دم بھرتی ہو قمری پرسوں کی ہی سر کا دم بھرتی ہو قمری پرسوں کی ہی سر کا دم بھرتی ہو قمری</p>

صحنہ اکبر
فران مجید
گلے گلے
شمال گلے
کی ایک قسم
جیکے چولہا
جلد زردی
سیا چوٹی
مشائخہ
اس کے اندر
عمر کے
جلد زردی
سیا چوٹی
مشائخہ
اس کے اندر
عمر کے

<p>عالم نشد تو وقت کا جو چشم بزمین خسار ہے جسے تیرے پیش لفظ کی بزمین سرخ جو جسے کی دنیا کے گل زمین نہم و گنجوا جو آئینہ آئینہ زمین</p>	<p>عالم کوچھین در آقا انصاف گردن جو آئینہ ہر سے بھی صاف گردن سرخ نہ تو قابل دھاف یہ گردن عور دن کی بھی گردن تو شفاف گردن</p>	<p>عالم ہاتھ آئی جو کیا زور سے کو کو کو یہ غور یہ غلی بی بیضی نے نہ پائی سعد جو طلائف کی بھی غلظت آئی پہنچے جو علی کا تو غور کی کلائی</p>
<p>عالم کھل جائے نہ کیوں نہ مطلق طوطی سخن کا ہو سبزہ خط حاشیہ حبت کے چمن کا</p>	<p>عالم ما بندہ آدھ رخ ہو تو روشن یہ ادھر ہو گو یا پس خورشید قیامت کی سحر ہو</p>	<p>عالم خاکا ہمیں محبت سے کوئی ہاتھ جری کا زور ہمیں یہ اقدار کا ہو آسمین بنی کا</p>
<p>عالم یہ بین کہ بین اصل نشان چشم یہ مست راخی بستان چشم یالا تو مست راخی بین زبان چشم کستی جو زبان ہوں بین زبان چشم ذران بین ہو تو روز دمان چشم</p>	<p>عالم سینہ پر آئینہ روشن جو جاگے دل کی صفائی پہ پھیل جاہو جاگے پہ نور دن اسکو کھون مچھٹ جاگے شیشیہ جو او کو نہ کہتے ہو غضب جاگے</p>	<p>عالم نہان جو کہتے دل شاہ آدمی خو کر کہتے سپہ نہیں اب قلمی نہ جان لیتی جو کہ بہ راہ عدمی اب جو رہتا سب کچھ چون حق قلمی</p>
<p>عالم حقا کہ سارے بھی نہیں جلوہ گرا ہے لعل ایسے مین مین نہ عدن مین گرا ہے</p>	<p>عالم فرصت کبھی ہاتھوں کے نہ دوسینہ زنی سے وہ آئینہ ٹوٹا گیا ہر چہ کی آئی سے</p>	<p>عالم آج سر افلاک مین اور زین مین مین اک چاند کے دو ٹکڑے مین تو یہ نہیں مین</p>
<p>عالم اوضاع نکات نہان جو دین گنگ مطلق نہیں نکات کہان جو دین گنگ نہان جو کہیں جس کی جان جو دین گنگ اسرار کی کامکان جو دین گنگ</p>	<p>عالم نہان کی صفات صواب جو دین گنگ پوچھے کوئی نشان ان کی امام دین گنگ شوکت آئینہ آئی جو دین گنگ کشت جاہو نہاب جہاناب جو دین گنگ</p>	<p>عالم دعوات مین بوسفت نہیں شمشاد بالا بخین نہیں بوسفت نہیں شمشاد روشن کی مناجات خدا کا شمشاد</p>
<p>عالم حرفوں کی کہاں تاکہ تیرنگ لکین ہی خاتم جو کہ پچائش نقش آسمین نہیں ہی</p>	<p>عالم فرق ان کی صفات کبھی بالکل نہیں ہوتا یاں روز ترقی ہو تشرل نہیں ہوتا</p>	<p>عالم فرزانی حقین کیوں نہ نو بیار علی کبیر ہو عرش کا اتر اہوتا نار علی کبیر</p>

<p>۵۲۱ برخیز سار تھے بہت اپنے تھی فرزند الف تھی گزرتے بھی اس چاند کی چہ فرزانی تھیں بیوں سے کہ تم ہو کر لیند سیا جان کچھ کہے کیجے کا ہر ہونہ</p>	<p>۵۲۲ شہر و زائس گل تھے غنچہ شکر ایسا بھی جا انہیں والد نے کیا جان اپنی سمجھتے تھے وہ اس غلے کو بچے سے نہ کہتے تھے جانفتہ جا کر</p>	<p>۵۲۳ تھی منی بیو کو جان انکے تپس آقا ہی لوتی کا سہارا ہو ہی پاپ منہ سینہ فرزند پر کہ رکھکے نصیب رہو بہن کیوں آپ مجھے آہو سو</p>
<p>۵۲۴ شہزادہ ہو گو میں نے پسر اپنا کیا ہو تم دونوں کو اگر کی غلامی میں دیا ہو</p>	<p>۵۲۵ عاشق کوئی آفاق میں ایسا نہیں دیکھا یوں باپ کو فرزند پشیدانہیں دیکھا</p>	<p>۵۲۶ فراتے تھے حضرت کہ باعث ہو بکا کا سینہ مجھے یاد آتا ہو محبوب خدا کا</p>
<p>۵۲۷ کیا نہ تھے تھانہ اردن میں وہ گل غین باکو عالم فدا صورت بیل اک خطہ جواہر یں نہ خطا صبر کل منی جان بھی دل بھی شارجہ و کال</p>	<p>۵۲۸ پورے تھے فرزند تھے شہر اور منی دایہ گریو گریو منظور نہ تھی وہ چاند سی نصیب کا لون کر بھی گئی تھی اس ل کی تفریب</p>	<p>۵۲۹ جانی سے گلے تھے چہن چہن آقا ہی تھی نام کے بھی اپنے سے ہی پڑمانی محبوب آہی را مہر و گور سے ہی چا دی سینہ چا دی</p>
<p>۵۳۰ منہ تھی تھیں دن بھر غنچیں گل کام ہی تھا ہو سو تھی تھیں رات بھر آرام ہی تھا</p>	<p>۵۳۱ فراتے تھے یان فائزہ جو حسن بیان کا بس تھابی انداز محمد کی زبان کا</p>	<p>۵۳۲ نہ روئے ہوئے کیا کروں ل نہیں سکتا گذرے گی جو اس سینہ پر وہ کہ نہیں سکتا</p>
<p>۵۳۳ تھی تھی کر لیب کی دھن تھے غیرت گل ہو تو وہ رشک چین تھے خوش قامت تھیں لب غنچہ چین تھے بانہ سے ہوئے سہارا گل چین تھے</p>	<p>۵۳۴ کیجی لیتے تھے چہن کی شہر تکھو گل گلے تھے کیجی ابرو خدا کھتے تھے کیجی پستے زسار یہ زسار مل لیتے تھے بیوں چین کی لعل گیارہ</p>	<p>۵۳۵ فائزہ نے دنیا بچ احمد کی نشانی بجاری بست اس گل چین ابھار پولکھن اس زریہ اللہ کا جانی چہن سے اپنے سے کٹے غنچہ نہانی</p>
<p>۵۳۶ آباد ہو مگر سبط رسول عربی کا فرزند بھی ہمشکل ہو ہمشکل نبی کا</p>	<p>۵۳۷ منہ رکھتے تھے سینے پو ڈھل شکر تھے نہو میاخہ انکھوں سے نکل پڑتے تھے آنسو</p>	<p>۵۳۸ یہ فکر کلچہ مرا تر پاتی ہو با نو ہر بار سنان ل سے گذر جاتی ہو با نو</p>

<p>۵۳۷ اٹھارہ سال انکی جوانی کا جب کونے سے پر سکے لیے خط طلب کیا پیغام غم و حسرت و رنج و توبہ آیا انڈیا سے سیدل ہوئی تیرا غافل</p>	<p>۵۳۸ حفظ نے کہا عمو درازا کو کتاب فرمایا پھر کہے یہ بادیدہ پر تاب ایا تم کو پہونچے ہوئی ہو گئی دیاب تیرے کھوج سکے نظر تیرے بنایا ہے دیاب</p>	<p>۵۳۹ اس کو ابدا عین ہوئی حشر جیجی علی اگر کو ابدا عین ہوئی حشر فرزند کا بچنے کے سبب سید غلام اُس شہر کی غص کر اسی غصہ قسم کیون بربر خود شہر کی غص کر اسی غصہ قسم</p>
<p>۵۳۸ روئے ہوئے کھڑے تیرے تیرا ہوا سدھا اکبر بھی وطن چھوڑ کے ہمراہ سدھا کے کھڑے تیرے تیرا ہوا سدھا اکبر بھی وطن چھوڑ کے ہمراہ سدھا</p>	<p>۵۳۹ تزدیک ہو جس وقت کی مشتاقی ہو بیٹیا اب لیست کا عشرہ یہی اکیباقی ہو بیٹیا تزدیک ہو جس وقت کی مشتاقی ہو بیٹیا اب لیست کا عشرہ یہی اکیباقی ہو بیٹیا</p>	<p>۵۴۰ ساختی نور ہے موت سے بہ ترید الم ہو بندہ کے کو تو اکی ایک دم اب تیغ یہ دم ہو ساختی نور ہے موت سے بہ ترید الم ہو بندہ کے کو تو اکی ایک دم اب تیغ یہ دم ہو</p>
<p>۵۴۱ کچھ بن چار مہینے شہر دلا کے کی زمین ہو گئی راز و دلا نہیں ختم ہو جب کو قسمت نے نکالا کونے کو چلا فاطمہ کی کو دلا</p>	<p>۵۴۲ ہوئے شہر میں سر کی دستا میں اور تیرے تیرا رنج گھر سے اہل جابا میں میں نے پایا تم نے گئے فوج خدا میں مناووں پانی نہ لگا گرم ہوا میں</p>	<p>۵۴۳ اب لطیف کی طرح کا اسی قند عالم وہ سہو تھا دم غیب سے سب کو عالم پرست پر سالانہ زما میں کہہ ہم پان سنا لاشوں اور راہ میں ہم</p>
<p>۵۴۲ مقتل کے قرین تیغ کا پر تو نظر آیا گردن پر حرم کا مہر نو نظر آیا مقتل کے قرین تیغ کا پر تو نظر آیا گردن پر حرم کا مہر نو نظر آیا</p>	<p>۵۴۳ سنج گئے فرزند رسول عربی سے عاشور کو تلوار چلی سبط نبی سے سنج گئے فرزند رسول عربی سے عاشور کو تلوار چلی سبط نبی سے</p>	<p>۵۴۴ اس رخ میں حرم کا سر نہ جام ہوگا بے جان دیے اب ہمیں آرام ہوگا اس رخ میں حرم کا سر نہ جام ہوگا بے جان دیے اب ہمیں آرام ہوگا</p>
<p>۵۴۳ مغض نے منہ مٹا کر کو دیکھا رو سے مہربان بد اند کو دیکھا حفظ نے رخ اکبر دیکھا کو دیکھا دیکھا نو عا پر چسکا اسی باہ کو دیکھا</p>	<p>۵۴۴ تیرے کو تو اب تو کسب باور و انصار چند غم غم کی چین چھٹ گیا کیا مسلم کے پیغمبر دل زینب نہا ابن حسن و حضرت عباس علیہ السلام</p>	<p>۵۴۵ انسان میں جی جی علیہ السلام کو دیکھا نیکو کو طلب نے میں ایسا ہی ہم سیدان ابھی نام ہم سے لے لے لے لے لے رکن کے نہیں میں جو خون لے لے لے</p>
<p>۵۴۴ ان پاس پہن رک گئے اکبر نسلیم کو مثل مہر نو جھک گئے اکبر ان پاس پہن رک گئے اکبر نسلیم کو مثل مہر نو جھک گئے اکبر</p>	<p>۵۴۵ تلوار و رنج لکڑے ہوئے میدان ستم میں بس وقت زوال ستم ہی پہونچے ارم میں تلوار و رنج لکڑے ہوئے میدان ستم میں بس وقت زوال ستم ہی پہونچے ارم میں</p>	<p>۵۴۶ کھلایا ایسا گانہ بھی کہ رن پر میں کیونکر دیکھوں تو سہی بل ستم لڑنے میں کیونکر کھلایا ایسا گانہ بھی کہ رن پر میں کیونکر دیکھوں تو سہی بل ستم لڑنے میں کیونکر</p>

۵۴۶
 کب کب دشتا نہ کلام نہ سنیں
 سر چڑھیں با جو بیت ہے پانچم
 پونہ بیاری غضب خالق اکرم
 اک جلعین کر دیکھ صفین ہر

۵۴۷
 جو بیانیٹھار سب کے کچھ
 پہلے دنیا سب کے کچھ
 جم ہی ادھر اپنے گدول کو سنبھالیں
 باقی ہی ان کے ہر کوئی ٹھالیں

۵۴۸
 دھڑکنا کھٹکنا جیسے کھچ جاتے ہیں
 پرکھ سے کھچتی تھی اس کے رواج
 رات کو بوسہ دیکھا جو ادم و دجوان کو
 جھپکھی نہ لگتی فرزند جوان کو

ہر رنگ میں ہی افضل خدا ساتھ ہمارے
 کافی ہیں کئی لاکھ کو دو ہاتھ ہمارے

طو جلد ہو یہ امر کہ امت کا بھلا ہو
 پھر پھر فرخوار ہو اور اپنا بھلا ہو

زین کے صدا دی کہ جدا ہوتے ہیں اگر
 لو اپنے لے لگے گئے روستے ہیں اگر

۵۴۹
 غم خیز ہیں کیا نہیں معلوم
 غامی ہیں غضب میں کیا نہیں معلوم
 صفدین لادین کیا نہیں معلوم
 خوش دل صد ہیں کیا نہیں معلوم

۵۵۰
 خود دیکھو دستور ہو اگر کہہ
 منکلام جل پاس نہ ہر دم ہو یاد
 بیانیٹھار سب کے کچھ
 ہوتا کسی ادھر ہو اور ہر دم ہو

۵۵۱
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 گھٹنے کا اور کھٹکے کا
 اٹھکھٹکے نام سے ادھر وہیں
 فرزند کو قہر میں ملبو

نہ دیو کے نہ جن کے دبا نہ سے رکین گے
 ہم تیر بھلا انکے دبا نہ سے رکین گے

بہتر ہو غریبانہ جو دنیا سے سفر ہو
 یوں نہ ہوں تنہا کہ کسی کو نہ خبر ہو

معلوم یہ ہونا ہے نہ بیان اس کے اگر
 بے ہمتی سے زن کو چلا جائیگے اگر

۵۵۲
 شہزادہ کیا فرق ہو جوت بھگتی
 صبر کی ہو شہنشاہ شجاعت میں
 کچھ غمزدین باغی رخصت بھگتی
 بھگتی کی طرح وہ ہیں فرق بھگتی

۵۵۳
 پانچ لکے کا شہنشاہ علی اکبر
 سب سے پہلے ہو شہنشاہ علی اکبر
 شہزادہ کیا فرق ہو جوت بھگتی
 روستے کے بابائے لکے علی اکبر

۵۵۴
 بیانیٹھار سب کے کچھ
 ایسا نہ وار سے نصارت میں
 ہنر ہو کہ باغی ہو جوت بھگتی
 بعد ازاں بھگتی میں ہو جوت بھگتی

راضی ہوں گرامن اجازت تھیں بجا ہے
 مانگنے کے دعام بھی کہ رخصت تھیں بجا ہے

نعرے جو کیے ہاں ہاں ہاں ہاں
 حضرت بھی بکا کرنے لگے ساتھ ہر کے

جائے ہوئے یان آنے میں ناخبر ہی ہو
 جو آپ سے میں کہتی ہوں ہر ہر ہی ہو

<p>۵۵۵</p> <p>زیب و زخمیہ پستی پستی ہو چو غضب آیا پستی سب مستہ بہن سن کے کہ یوں رو پوچھا خفتنے کہا پستی ہو اگر سے عدائی</p>	<p>۵۵۶</p> <p>گلشن چکولی اچھی رن کو خاتون خفت پستی اور اچھی زراعت ملک بہن بن میں اچھے فاطمہ بن کے چھپے چھپے ملک بن جھانک</p>	<p>۵۵۷</p> <p>باوند کا نہ تو اتحاد سے پیار اکٹھنے صدمہ کوئی تپ سے آزار جا بگئی خلق کٹنے کر سدا ہمارے سرخین ہوین پادین پر تپ تھکار</p>
<p>۵۵۸</p> <p>بابا کو گلارن میں کسے زمین دیتے خود جاتے ہیں سر نہمین جاتے نہیں دیتے</p>	<p>۵۵۹</p> <p>روکے گا جھلا کون یہاں اسدھارن جاتے ہیں صورت مجھے دکھلا کے سدا حارن</p>	<p>۵۶۰</p> <p>تم فرہین سیلے مجھے کارو علی اکبر اسن الی کی بستی نہ آجا رو علی اکبر</p>
<p>۵۶۱</p> <p>زیبے لکھا تو مجھے اب ہوا معلوم ہو چھین بیا سے بھی کٹے ہیں جرم جلتے ہیں یاد کرتے تیری کی ہر جرم پھرتی ہو جھٹکتے چڑاؤ نہ منوم</p>	<p>۵۶۲</p> <p>دار علی اکبر سے کتنے گلے شہر کیون نہ تے نہ زیب ناشانی نیاب ہو حال چوچا کا بھی پوچھ گھٹن چھین چھوڑتے کتا کوئی پوچھ</p>	<p>۵۶۳</p> <p>صدمہ کتنی کھو تو یہ معلوم ہو رواد پستی اسی ہو ہوئی مارا کیا رواد ہو چھ لاکھ کے فتن سب جاد چھوڑتے ہیں کھانا ہوا دم خفتنا</p>
<p>۵۶۴</p> <p>کتنی ہو کہ غم سے رادل روتا ہو لوگو یہ قمر بھی دنیا میں کہیں ہوتا ہو لوگو</p>	<p>۵۶۵</p> <p>پالا ہو دکھوں سے بھین خندا ہی ہو مجوڑمین سمجھو کہ مختار وہی ہو</p>	<p>۵۶۶</p> <p>افت کی تو غم کی سراک شام ہو بیٹا نادر سے بچھڑے کا یہ ہنگام ہو بیٹا</p>
<p>۵۶۷</p> <p>صفت ہو جھلا اکو عینک پر کتا جلتے ہو کھلون ترک محبت پر کتا حال میں بانو کی اطاعت پر کتا جیتے نہ سچی سچ تو خفت پر کتا</p>	<p>۵۶۸</p> <p>کیسے چھپے خیمہ صفت کی طرح رہا ہوئے اکبر بھی کتے باپ پیار گھٹن عقب سر چھپے خیمہ صفت انفکے پھرتی کر پستہ زانو سے پیار</p>	<p>۵۶۹</p> <p>دار اکبر کیو آیدین صفت مون ہو کتا فاطمہ نورین اورین جنیا ہو کتا کیون الدیہ سر ہو پیرا نقد کا پیار دیکھا کرین ہم اور شے راج تھکار</p>
<p>۵۷۰</p> <p>کیا ملگئی ہو جان پر سلطان جہان کی بیٹائی کیسی ہو یہ جلدی ہو کہاں کی</p>	<p>۵۷۱</p> <p>رو کر کہا کچھ جسم نہ آیا بھین پیہر سر کھدیا جھک کر علی اکبر نے قدم پر</p>	<p>۵۷۲</p> <p>اس گھر کے مرقع کو آئے ہوئے دیکھین بابا کا گلنا تین سے کٹے ہوئے دیکھین</p>

<p>۵۶۸</p> <p>سای سپهر رخ الماس کو چکان اندھ تو ہم باب کچھ کہہ کر اٹل میں بیٹھانی ہو کہ نصیب جو پاپ چیز تیری کو کبھی صورت نہ دکھائیں</p>	<p>۵۶۹</p> <p>نہیں بچان نہ ہو کچھ کی ہر ریا کچھ کی چانکی ہو کی محنت بجین ہی آپ کی نہی رحمت کھو ہو جوانی کو تو پائی ہو یہ دہشت</p>	<p>۵۷۰</p> <p>جسم خرم این زنجیر نہ سنا فی ہو کچھ نہ بین کچھ کو نہ پایا نیابی میں کچھ اور نہ باؤ کو نہ آیا دیں دے کے نہ زانو سے اگر ہو چھکایا</p>
<p>۵۷۱</p> <p>بہشت بھی اتنا جو نہ دی نصیب بس جاگت نہ ملے اگر دنیا زنجیر کے ساتھ بائیں کہیں وہاں سکون نہ ہو جو ایسی نصیب بھی چاہا</p>	<p>۵۷۲</p> <p>وزن کی الفت میں جو جلال یوں اس گریہ نہ بین کیوں صدمے سے لڑائی ہو کبھی نہ ہو جیتی نظر آتی نہیں بونہوش قابل</p>	<p>۵۷۳</p> <p>ہم تہ نہ تھا دو کو نہ بیٹھا علی اکبر تھک تھک کے چلائی تھی وہیں اکان تھا کچھ چلا ہو سدا رہ شہر گئی پائی کمان اب نصیب</p>
<p>۵۷۴</p> <p>جلدی نہ کرو داغ ہو یہ نصیب جگر کا کچھ کھیل ہو یاد رہے چہ اپنا پیکر پہن لے بیٹے کی ہر وقت غم ناخا پہرہ کسی کی نہ ملے خلق میں لاکھ</p>	<p>۵۷۵</p> <p>خوف اسکی ہلاکت کا ہو جس پر نصیب ہو بچھٹ جائے جو صدمے سے کھو تو غضب ہو لکھ لکھ کر بار سے بی بی اور جادو ازدہ میں اگر نہیں چھائی سے گداؤ</p>	<p>۵۷۶</p> <p>کھامو نہ بچھ پاس سے ہرگز نہ ملوں گی ان چند سے قدموں میں انھوں کو لگی اگر نہ لکھا اب نصیب سمجھا بیٹا شاہ مچھ سے نکلی کچھ چھو مراد اللہ</p>
<p>۵۷۷</p> <p>پائندگی آنچ ہو اگر کب نہ چاہا میں غم سے کچھ کو کبھی کا ہو دل آٹھا عصر کی اندھیر زمانہ ہو غم نہیں وہ بیوں کو دواغ برابر میں جگر میں</p>	<p>۵۷۸</p> <p>فرزند شبہ صابر دشا کرنے دے گا یہ گور کی منزل کا مسافر نہ دے گا کتنی نہیں بے سر پر قضا آتی ہو صاحب بے بس میں اجل انکو لے جاتی ہو صاحب</p>	<p>۵۷۹</p> <p>جسم خرم این زنجیر نہ سنا فی ہو کچھ نہ بین کچھ کو نہ پایا نیابی میں کچھ اور نہ باؤ کو نہ آیا دیں دے کے نہ زانو سے اگر ہو چھکایا</p>

<p>۱۷۷ وہ صابرہ بولی کہ تبت تبت چار ہم ان تصدق بین بیکر اپا پیکل سا بدن پر غفلت تینوں کی خاطر حسرت تھی اگر کہیں تبت تبت میں اپا</p>	<p>۱۷۸ سلمہ دین میں تبت تبت چار بیٹے کو فکد ہوئے تبت تبت میں اپا دنیا سے گئے قاسم بے رنجین بیجان ہو عیاش اور رنجین</p>	<p>۱۷۹ رونا مینا شہزادہ عالم بیکل اپا بیٹے سے بدلتا دکھا ضخیم بیکل اپا جیسے کے ادھر نور جسم بیکل اپا شہزادہ کے گھٹا نہ بیکل اپا</p>
<p>معلوم نہ تھا اتھ سے یوں کھینکے انکو یہ بیکو نہ روئینکے معین دین گے انکو</p>	<p>بھولینگے نہ مرنا بھی ہم لوگ تمھارا اب بھائی کا ماتم ہی بس اور سوگ تھا</p>	<p>تھے دیر سے مشتاق پہچانے کے دوسرے پر تو سے بنے تم جلو خانے کے دوسرے</p>
<p>۱۸۰ ایک لڑکی کا بڑا عاشق اکبر بیٹیا پر دیکھ کر بیاپوش دیکھنے لگا کہ کتنے لگے نور رستہ میں تھکے تھے بھیاں اور</p>	<p>۱۸۱ ملک سے پورا غرت چھوچی کے دل اکبر بھاکر دم پاک پھوڑا لئے تھے لٹا کے گلے موتی بہت زیب فطر آداب بجا لے چا شاہ کا دل اکبر</p>	<p>۱۸۲ عادم کو صدی کی فضا تھکے چار بان ابرین خوشخبر کا تبت تبت چار طافیں دھل سحاب لے کے چار طیفی اس فن شاکہ کے تبت تبت چار</p>
<p>بابا کے عوض سر سے گزرنے کو چلے میں بھائی سے لگا لو کہ میر نے کو چلے میں</p>	<p>وہ حشر ہوا مگر میں امام دوسرا کے ماتم تھا جنازے پہ جو محبوب خدا کے</p>	<p>اس شست میں بھلی کی طرح کا بھیرے صحرے عدم رک میں ہو چکا کے بھیرے</p>
<p>۱۸۳ لکچر نیکی خذیرا کی پاری خزانے پہ ہاتھ بھاکر یہ پاری آدمی بھائی چٹ جاو میں داری خفیہ کج راج فران ہو بخاری</p>	<p>۱۸۴ ملک دیم کی خزانہ بوا اکبر دکان کی خوشخبر است خزانہ رخصت کی خوشخبر است خزانہ تقدیر نے بیل سے پھر اپا لکھو</p>	<p>۱۸۵ آیا جو دھیل تو عجیب ز سے آیا پوٹن اڑ گئے پر لکھ اس نڈا آیا دیر سے سا آن لئے ساز سے آیا زنی بھی غنی ہوئے شہزادے آیا</p>
<p>میر سے بھی لیے خوب ہو غناری کا غنہ اچھا چھے دیما و غزاداری کا عمدہ</p>	<p>وہ حشر ہوا مگر میں امام دوسرا کے ماتم تھا جنازے پہ جو محبوب خدا کے</p>	<p>غل تھا کہ چستان میں بھی گھوڑا میں اہل سلیمان میں بھی گھوڑا میں</p>

<p>۱۴۱ ہر مغرب بجائے کہ تیرا جیستہ جاری شوقانِ جہانِ تیرا پیرا جیستہ جاری ہاں کا جلیب و زور سے جاری لڑہ بول توڑ کو فریب جاری</p>	<p>۱۴۲ نہیے میں دھڑکے تیرے جیستہ جاری گو واد تیرے جیستہ جاری کھڑے تیرے جیستہ جاری کھڑے تیرے جیستہ جاری</p>	<p>۱۴۳ نہیے میں دھڑکے تیرے جیستہ جاری گو واد تیرے جیستہ جاری کھڑے تیرے جیستہ جاری کھڑے تیرے جیستہ جاری</p>
<p>۱۴۴ تیرا جیستہ کے روح امیں کے روکے ہوئے ہیں سات طبق تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۴۵ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۴۶ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>
<p>۱۴۷ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۴۸ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۴۹ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>
<p>۱۵۰ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۵۱ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۵۲ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>
<p>۱۵۳ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۵۴ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۵۵ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>
<p>۱۵۶ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۵۷ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>	<p>۱۵۸ تیرا جیستہ کے روح امیں کے جھلکے سے دھن سر کو تیرے جیستہ کے</p>

<p>۱۵۱ کلیں وہ بخت دل سوسکی کلھون نہا سہینہ پیرہ و غلبہ میں غل شست تھان جیت لیا سہینہ وہا بہن تھان شور کر طوفان ہو طوفان</p>	<p>۱۵۲ جا بھو کو اچ نہ ملو بھر آئی غل تھان پیرہن شستہ رہا پیرہن دکھائی ہوئی ابرو جوان حار پیرہن سہاگروں سے کردہ خوشوار پیرہن</p>	<p>۱۵۳ جہانہ جاکھاٹ اپنا کوئی کر چار آئینہ دلے بھی سون میں نہا جسکا شین کے رخ خنس میں جا کر نکل آئی تھی وہ دن سے اپنے</p>
<p>۱۵۴ مچھلی سا طیان خون میں ایک ایک شہ تھی دو پہر اور دامن صحرے اسفق تھی</p>	<p>۱۵۵ بہم تھی دغا میں اہل اس عہدہ جو کی بھوک تھی ہ جانوں کی تو پیاسی تھی لہو کی</p>	<p>۱۵۶ دم لوگی میں اکدم نہ سپاہی کے شکم یونس تھے وہ ٹھیرے تھے جو باہی کے شکم</p>
<p>۱۵۷ وہا لون کی گھٹا میں جو کہیں تھی بہا کے غنیمت کا لہو پیرہن تھی لہو جہلی کی طرح نہ تھی اور کرنی تھی لہو جہلی کی طرح نہ تھی اور کرنی تھی لہو</p>	<p>۱۵۸ جلجیا تھا پیرہن سے ابرو دار کہ جانب گردن تو بھی لہو کو دار پکائے اڑے جب کیا باک سپردار پکائے اڑے جب کیا باک سپردار</p>	<p>۱۵۹ آئی وہ جہم نہ تھی درمی ہوئی تھی بیکل کیلے شکم سے ہی نکلا کردار لی تھے سپر طرح ہوئی ایک کلائی منہ میں پیچھی دیکھتے تھے اٹھا</p>
<p>۱۶۰ اسکٹ کی سترنگ کراہی نہیں دیکھی تیس اس کوئی نہ تھی کراہی نہیں دیکھی</p>	<p>۱۶۱ بیسکریں بیدست دم جنگ تھا کوئی ران میں کوئی دو ٹکڑے تھا چورنگ تھا کوئی</p>	<p>۱۶۲ ہر بار بٹا کر خطا جو ہر سے لہو کو تلوار ظفر نامہ دکھائی تھی عدو کو</p>
<p>۱۶۳ غیرہ ایک بار سے گزری آپو کی طرح کھینچ کر گزری دو رخ میں اسیرہ نہ تھی گزری نہ تھی زخم اٹھائے ہوئے مڑے گزری</p>	<p>۱۶۴ دوست تھے شکر کہ لہو پاٹ نہ جا لاشوں کی زین باٹ نہ جا خاشاک کہ گزرتی اسٹ نہ جا خاشاک کہ گزرتی اسٹ نہ جا</p>	<p>۱۶۵ میدان خفا کا جہانہ پیرہن آگ نہ تھی پیرہن میں نہ جا پیرہن میں نہ تھی پیرہن میں نہ جا پیرہن میں نہ تھی پیرہن میں نہ جا</p>
<p>۱۶۶ چھر اکھن اکھن بھی کھنکھن میں بت سیکے خود پوچھے دالے صنموں</p>	<p>۱۶۷ فولاد کی دھالوں میں بجا و بدن اپنا ماہی بھی چمکتے میں چھپائے تھی تن اپنا</p>	<p>۱۶۸ آکھن تھیں اوہر پاؤں ادرت جفا اور تھا کہ سر اسیا نہو اڑ جائے فٹا سے</p>

<p>۱۱۰ خالی ہوا میدان دلادریہ بیکار ایک شے آتا نہیں کوئی شے ترا جی چھوٹے غنے دلبروں کو جوار نیکلے کوئی سرکش نو پلے دربار</p>	<p>۱۱۲ جون پیل آنج سے نکلا جودہ بد نگر کیسے دیا تھا کار کی لکڑی بنگلی سے زرد تن پین کی جالی پین نعرہ تھا کیسے پین پین آنج بوز</p>	<p>۱۱۵ بھگول علی اکبر نے پیدیاں بیکار اندھ شہوت بیخود راو بسیا پون مہر خلیک بیخود راو میدان اسدھی بن کر تے پین آنج</p>
<p>کوئی ہن کر شام کے چراگماں ہیں لڑتے تھے جوتھا وہ نمود ارگماں ہیں</p>	<p>کاٹے جسے تلوار وہ جوشن نہیں برا ہاں خبر تھیں کوئی ہمتن نہیں مبرا</p>	<p>خیر اپنی سنا فکر بھاری سچے کیا ہے ظالم ہی گوہر ہی میدان و غا ہے</p>
<p>۱۱۱ تھا کوئی غنا غل نقب کا افس جہن دہوئے تھے زور زبکا گنگا مفاخر غنا غل غل غل ہو سنا پین پین پین پین</p>	<p>۱۱۳ تھیں پین ہی سب سے بالری توت اراج کیسے زور زبکا کی حقیقت نہیں اس نے پین پین پین پین تھیں پین پین پین پین پین</p>	<p>۱۱۶ تھیں پین پین پین پین پین اد جان پین پین پین پین پین والد تھے مرگ جوانی کا پوران دھم دھم پین پین پین پین</p>
<p>جنت بھی پیچیدہ دن آج پڑے گا اک غل تھا کہ غفریت سلیمان سے لگا</p>	<p>موجود کبھی کیو کو جانا نہیں میں نے تو کیا ہی کبھی دیو کو مانا نہیں میں نے</p>	<p>ہی جان فدا سبط رسول عربی پر صد ہی جوانی مری فرزند ہی پر</p>
<p>۱۱۷ سب تلخ پین پین پین پین دھابن بے تلوار پین پین پین دوسو نو چلیس پین پین پین چھ پین پین پین پین پین</p>	<p>۱۱۸ آفت کوئی نہ لگا پین پین پین آفت کوئی نہ لگا پین پین پین آفت کوئی نہ لگا پین پین پین آفت کوئی نہ لگا پین پین پین</p>	<p>۱۱۹ مردہ پین پین پین پین پین مردہ پین پین پین پین پین مردہ پین پین پین پین پین مردہ پین پین پین پین پین</p>
<p>یاں مبرم اقبال قدم چوم رہا ہے تو لے ہوئے تلوار اسد جھوم رہا ہے</p>	<p>دستہ ہلاکت میں ڈال اب کو مل جا بس خیر سی میں ہی کہ میدان نکل جا</p>	<p>خاموش پین مانند گھر گھر نہیں کہتے گو بھر شرافت ہیں گھر گھر نہیں کہتے</p>

مرثیہ میر یونس
جلد دوم
۱۵۱
مرثیہ میر یونس

<p>۱۵۱ بے نیم علی اکبر جبار کیون در کے حریف تو سر پہ پہنچا نزدیکے حریف کا جھوٹا بنو کر نیش سے اٹھا یا غضب گرز زار</p>	<p>۱۵۲ سنبھلے ادھر کر کے آدھ سر پہ پہننے کی سپر پہننے خود حیدر کر سیدھی سگور زائی جو چھی نہی لیا دھول میں رہا بواغض میں کیا</p>	<p>۱۵۳ کھلے دلاور سے اٹھا ملو کر نہ بھلے کو زور سے اٹھا موزی کے بھلے سے گنگے نے اٹھا بولی اجل سپر گنگے نے اٹھا گھبرا کے سپر بول خود سے اٹھا</p>
<p>۱۵۴ خرب سکی ہتھی جس جگہ یو کا خون تھا وہ گرز نہ تھا نہ بدعت کا ستون تھا</p>	<p>۱۵۵ اگر سن گرز ستم اجداد کو کاٹا لگڑی طرح تیغ کے فولاد کو کاٹا</p>	<p>۱۵۶ صورت نہ کوئی فتیبا ہی منظر الی واپس ہوئے شاہی کو سیاہی منظر الی</p>
<p>۱۵۷ گرا کے نگار کو پکارا دے تو منہ خرب کی جھاروں کی شاہ کے قوت خرب نہیں حسب مس نال کے پڑ شکر ز کر گیا خجک کا پیو</p>	<p>۱۵۸ جس گنگا نہ ملو کر سنبھلیا جھجھکا کو سفاک خود کو کو سنبھلیا قال کو سفاک آزار کو سنبھلیا خود کو سفاک کو خجکا کو سنبھلیا</p>	<p>۱۵۹ مکھن کے پنج ضلع سے منہ تھی خوب چھین ملو ادھر موت تھی اک ہاتھ جو مارا تو نہ گردن تھی اک گردن تھی بسینہ بھانہ باز نہ تھی</p>
<p>۱۶۰ مارا ہوا اسکا سر زین سے نہیں اٹھا گرا ہوا یہ جیسرہ زمین سے نہیں اٹھا</p>	<p>۱۶۱ اگر نے کہا دیکھ اسکو بھی دغا میں باقی ہی اک مرحلہ ہی تیری قضائے</p>	<p>۱۶۲ غل تھا ملک الموت نے چھر گیو مارا جلانی تھیں پران کہ سید یو کو مارا</p>
<p>۱۶۳ انہ لکھ لول کے شمشیر انہ لکھ لول کے شمشیر انہ لکھ لول کے شمشیر انہ لکھ لول کے شمشیر</p>	<p>۱۶۴ بے تیغ اٹھائے کچھ جھانک بے تیغ اٹھائے کچھ جھانک بے تیغ اٹھائے کچھ جھانک بے تیغ اٹھائے کچھ جھانک</p>	<p>۱۶۵ دو دھوپ کے زین پر جا کر اڑے اگر گز دھوپ دشت لاپل گیا دانش تھی زینت کے چھٹے پکارا اگر کو جھکوں چھٹے زینت پکارا</p>
<p>۱۶۶ اونچا کیے وہ گرز گران نہ ملے آیا مرحہ شہر ودان کے برا بھٹ آیا</p>	<p>۱۶۷ فرمایا کہ ہو فخر خدا حرب بھاری بیشیار کہ طہی ہو پس بفر بھاری</p>	<p>۱۶۸ لوفت ہوئی پانی شکست اہل جھانک روڈ نہ بن جسم کیا تہہ خدانے</p>

<p>۱۵۲</p> <p>کشتی دلاور خطا و شہر کا بابا آپ کا جگر سے نرسکی چھوڑا جھانی سے ابل کر رہا ہوا ہے فراہم افسوس بار بار آٹھ</p>	<p>۱۵۲</p> <p>دھاوکن بادل کو خفاشت میں ہزارین بجلی ہی جھلکی تھی شہر نیرنگ نینان میں فریخ صفت شہر سے نکلنے کو طر سے کیا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>نیشہ سے پورھی کہتے تھے اجڑا وان نام کی فوج میں گھر کے بچہ تلاورین طین تیرہ سے لے لگا سب چھوڑ کر تیران سناوٹا ہوا</p>
<p>۱۵۲</p> <p>لاشے پر تڑپتے ہوئے جیٹے بکے بابا یہ گھاؤ جو دکھین گے تو مر جائیگے بابا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>جنگ تھکا کوئی قریب نے نہ پایا اس قہر کے دریا سے مگر جانے نہ پایا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>نرم اور قیامت ہو اس سا کے حق میں خورشید زین کی گیلی خون کی شق میں</p>
<p>۱۵۲</p> <p>ان اس غم میں نکال تھکی گھر میں لگی خون تھکے جو جیٹے بکے بابا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>پلچھون میں دراز کی ستون چڑھا طاوس بنا کر سہ سو سو</p>	<p>۱۵۲</p> <p>شکرین ہو گل کجی جانے پاتا ان جڑ کا کو قریب نہ پاتا</p>
<p>۱۵۲</p> <p>جی ہاتھوں میں سے چھڑا کر ان بکے اس فہم نہیں کہ لڑی ہاں اکل چھڑا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>تیرا گے آیا جو لہو برکے جبین پر سرخام کے ہاتھوں سے جھکے جانے زین پر</p>	<p>۱۵۲</p> <p>سکر نہ پورھی یہ کرسے پانچ کو دس کو نواروں سے بکے کرد بہادر کے فرس کو</p>
<p>۱۵۲</p> <p>کیا لہو سے اگلے گئے تھے سنبھلے کبھی تھکے تھے بکے بابا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>غم تو کسے جو سبھا پو کھینڈا ہاں کسی ملا دن بے بیچا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>نہا یہ اس بوجہ سے لڑا وہ دلاور اسی چھی چھپے تھے جہر نیک پکر</p>
<p>۱۵۲</p> <p>گرنے میں پکارا جو سید ازلی نے گودی میں لیا ڈرکے ہونے کو علی نے</p>	<p>۱۵۲</p> <p>یہ دکھ نہ کسی تازہ جوان پر ہوجاں میں نیرنگ کو چھینچو لکھو بھٹا سان میں</p>	<p>۱۵۲</p> <p>اتانے ہوئے سینے کو ٹرچے جاتے تھے اگر نہیں ل پسانیں نہ گہرا تھے اگر</p>

نورین پیرزاد

نورین پیرزاد

<p>۱۵۱ کیا تھا کہ اپنے نکل تلوار تیار کیا نہ تھا کہ کوئی تھا یا تو برگ سے تیار کیا تیرے لیے یہ بھونکے ہوئے تیرے منہ پر اب کیوں تو تیرے</p>	<p>۱۵۲ اس سخت جگر کو جو تیرا پیو لیا سب لیا روئے تیرے گھر تیار کیا ناؤں فلک بھی زمین کو بھی لیا چلے کہ فریاد ہو فریاد تیار کیا</p>	<p>۱۵۳ تنہا سے چلا لاش اٹھا کر تیار کیا پہلو پہاڑ سے کوئی چھپا لے ہوئے تیار کیا پہونچتے تھے نزدیک کوئی نہ تیار کیا دو بیبیان گھر سے نکل آئیں تیار کیا</p>
<p>کس در دست دم اکبر دگر تیرے توڑا آنے لگی پہنکی تو گلہ تیرے توڑا</p>	<p>آست کے یہ میں ظلم یہ بیدار گری ہو خون میں ترے محبوب کی تصویر بھری ہو</p>	<p>آما اٹھیں کیا صبر بھری ہو اک بانو سے عالم بھی اور اک نبت علی بھی</p>
<p>۱۵۴ اٹھ اڑھ رخ کے باجے چو جائے پیدل نہ زمین ہو پیدل نہ آسمان سیر کی سیر آئی کہ آواز مسجائے ترے ترے سپست دے یہ چھپا جائے</p>	<p>۱۵۵ بیگم کیسے پلو سے فرزند جوان جان کہتے ہیں باقی تھی اس صاحبان نیالی نہ توں جان کو بانی بیا بین میرا تھی جیکے پلوں کے زعم تیرا</p>	<p>۱۵۶ غلبہ میں الودہ دلوں کے کھلے اکالی ردا اور سے تھی اک سلی چلے نام کے لیے اٹھتے تھے باختر کے آبر انوسے تھے کہ ہو علی اکبر علی آبر</p>
<p>زخمی ہو جگر تیرے توڑا ہو گلے کو جھاتی سے لگا لومرے نازوں کے پیکر کو</p>	<p>غم تھا کہ نہ پہر اور ذبحا کو دکھیا آنکھوں میں دم آگلا تو رخ شاہ کو دکھیا</p>	<p>بچ مرے کسے تری تصویر مٹادی شیریں نے گھبرا کے دھین لاش مٹادی</p>
<p>۱۵۷ اصحاب لاد کلچے کیو نہ بن جائیں غم خندل سے علم بونچ جائیں بان شکر بکین تو دیش بیکین زیر سے بھی حیدر بھی رو کا خلا</p>	<p>۱۵۸ شکر کی تھی باہر جھک جھک کے تھک باہر سے کوئی چھوڑا جانی اس پیکر بان نالہ شاعر کے کی دھننی راکر بین توں گرتے ہو چو دنیا سے سوکار</p>	<p>۱۵۹ تیرے کھلے تھی نکالے تیرے جسم غاشور گھر گھر لگا دیا فریاد ہو جا کی دیکر نزدیک کیست نہ غریب اک بیلوں باکوری اک بیلوں غریب</p>
<p>جان کاہ مصیبت ہر شے جن و بشر پہونچے ہیں سین ابن علی لاش پشیر</p>	<p>کھلی رہی مونو پہ زبان تشنہ لبی میں پیاسے گئے دربار رسول عربی میں</p>	<p>افت کا فلک ٹوٹ پڑا جان خرم پر سٹھ اُسے رکھا سینہ یہ اور اسے خرم پر</p>

۱۵۱

دیکھا جو یہ مادر نے کہ فرزند پر سیدم
عالم وہ ہوا ہوتا ہو بسجل کا جو عالم

اگر اٹھنے لگی خاک اڑی کر کچھ پیچ
چکا سبھی سر اویسی کہنے لگی ہم

۱۵۲

جو در راجہ ہوا پر خون علی اکبر
نزدک چھویدل خون علی اکبر

بنفوج کئے حاض گلاگون علی اکبر
سکڑے پوئل قد موزون علی اکبر

۱۵۳

پوچھیں مگر تھجے نہ ادا کی اکبر
کیا تیری نیت بن کہ حراجون کی اکبر

مہلت کفن گور کی گریاؤں کی اکبر
سہا ترسا تابوت پندھو آون کی اکبر

۱۵۴

کرنے لگی پھرین کہ او اکبر ذیشان
نہر مندہ و خوب ہواں تے مری جان

صورت کفن کی پڑ نہ بابوت کا سامان
پانی نہ پھیں مین تری لاش کے قربان

۱۵۵

او گیسوؤں آئے تری دستا مین کھنڈ
او مازون کیلے تری شوکتے مین کھنڈ

کھا یا کیے بجائے تری جڑ کے مین کھنڈ
سب نفیم آئے تری غم کیے مین کھنڈ

۱۵۶

موتس تیری نظم قبول شدہ مین ہو
جو بند ہو گلارستہ فردوس مین ہو

لکے درق دل پر زلفش نہیں ہو
کیون نام نہو لک سخن زیر گدین ہو

۱۵۷

جھک مل لونگی کسان رات کو بیٹا
تم مر کے پھرے ان کی ملاقات کو بیٹا

چرچے رہے کیا کیا نہ تری گلبدنی کے
ہر نرم مین ایچے نگے بیان بکفنی کے

جو ہر جو ہو چکا ہوا شمشیر زبان کا
سب فیض ہو یہ فخر سلیمان جہان کا

<p>۵۸ اولاد کا کسم پائی نہ دنیا میں داغ ہو ابن عم سے برتر کو اسی فراخ کچھ لا پھیلے کسی کا نہ برباد داغ ہو دین کا بھی جہان میں کچھ چراغ ہو</p>	<p>۵۹ ایسا باجان خان کہ تو نے بین ہم پو غفریت ہے سوئے گلشن ایم ہر دل میں آرزوی اور سو دیر نب تکلم کر کچھ یحییٰ حضرت کو کہیں</p>	<p>۶۰ یہ حال کچھ بچہ از نیب کا نیک چلی کی سیر ہے اور بچہ آہ نہ تیار بچائی جان کیس شخص کا ہو درد کام آبا کو ان جیسے سیان صف بند</p>
<p>۶۱ مرا جوان بیٹے کا سب گھر کی موت ہو بیکسین رکی موت ہو مادر کی موت ہو</p>	<p>۶۲ تمہا تڑپ ہے ہن دم احتضار ہو ہمدرد ہو کوئی نہ کوئی غلٹار ہو</p>	<p>۶۳ لس پر تپائی آئی لیس کس کا جھٹکا کس ن کی کو کھ اڑ گئی مگر کس کا تھکنا</p>
<p>۶۴ پیر پیر وہ درد کہ جس کی نہیں آ لیگ پر وہ آگ کہ دل دیتی آ جلا نہ ختم پر وہ زخم نہیں جس کی انتہا پڑ جائے میں کچھ نہیں ناسور بجا</p>	<p>۶۵ کچھ آگے رام آہم کے جس کے صبا سینے میں مثل بید کچھ کا پتہ نہ تھا چلنے کو سیریب کے بانہ نہ تھا چو پر سر غریب پر بن نہ تھا</p>	<p>۶۶ شکر کو بکارتی با تو کچھ نہیں صفا بیکار کی بھی آئی کچھ نہ لڑا ہوا کہ کھڑو سدھار مارا کسی پر کہ اٹھو کھڑو چلا آنا چھ</p>
<p>۶۷ پوچھو یہ عس حسن علیہ السلام پوچھو یہ داغ بانو سے ناشاد کام سے</p>	<p>۶۸ تم نو جوان ہو تو جہان گزرتے ہو اچھا سلوک مجھے ضعیفی میں کرتے ہو</p>	<p>۶۹ صورت دکھا دو ٹوٹری کو اس شخص خصال کی لیون لائیں دوسرے میں آپال کی</p>
<p>۷۰ کچھ اچھائی سینے پر کبریا جہان کچھ اچھائی خون کا دریا ہو اردا زخم کچھ گشتہ کو کچھ اڑوہ نو جوان گھوڑے سے گشتہ کو کچھ شاہ دین جان</p>	<p>۷۱ کچھ اچھائی کبریا کو لاسم تنہا کچھ اچھائی ہو پو شاہ کی آواز درنا کچھ اچھائی سینے پر کبریا جہان کچھ اچھائی ہو پو شاہ کی آواز درنا</p>	<p>۷۲ صاحب کچھ دیکھے اتنا ہو کر کام اکبر خیر بن تو یہ کیسا مرہب ایو لال کچھ حال چو جسم کا مقام جلو آت داتی ہوئی جانی ہو تمام</p>
<p>۷۳ ہنری لہو کی زخم سے سینہ کے جاری ہو شریف لائے کہ مجھے دم شہری ہو</p>	<p>۷۴ پرٹ پرٹ کر کچھ آنسو بہائے ہیں دل تھا وہ گاہ اٹھتے ہیں اٹھتے ہیں</p>	<p>۷۵ جی بھر کے پھر وہ چاند سے خسار دیکھ لوں واری تمہارا آخری روز دیکھ لوں</p>

<p>۱۵۷ سکریان بیاو کو سر بند دی صدا بی بی ابھی تھے سر دہنے دی صدا گھوڑے سے لگ کر اس پر پور دی صدا دور تھیں مین ہم ہی اکبر دی صدا</p>	<p>۱۵۸ کاشمیری نین بجان غنٹیا کاشمیری کے پوسے بیابانہ دیکھا پہلوں کے پوسے بیابانہ دیکھا کاشمیری کے پوسے بیابانہ دیکھا</p>	<p>۱۵۹ نین بجان غنٹیا کاشمیری کے پوسے بیابانہ دیکھا پہلوں کے پوسے بیابانہ دیکھا کاشمیری کے پوسے بیابانہ دیکھا</p>
<p>اب لشکر طیل کی اپنے صفائی ہو اک جھپی میر سیر سے سینے چکائی ہو</p>	<p>اس پر لپری دیر سے چکائی ہو وان لچلو جہان علی اکبر کی لاش ہو</p>	<p>اس تشد لب کی شکل دکھائے نہ اب کو لکڑے بھی لاش کے نظر آتے نہ اب کو</p>
<p>۱۶۰ بابوینے شیک چھائی جان زار چلائی ہا سے نعل یہ اور سر تار راہیں اسبجائے نصین باختم تار وہ غریبی تھی رور کے بادیا</p>	<p>۱۶۱ دو لکھ لاش نہ لاجیکہ چار چون غم غم زان ہو اور دو چار پروم کیا پستھے یہ بادیدہ چار شاہین ہو بہا پستھے کی تار</p>	<p>۱۶۲ بولایا بات سے جگہ بند تار کیا خوبیری بات کا تھے دیا چار آباد نصف روح ہمیر کے کچھ تار لاشہ اگر باتے دو پونا تار</p>
<p>لوگو خدا کے واسطے اب خاک اُڑانے اکبر کی لاش پر مجھے میدان میں بجانے</p>	<p>سدا اپنی شکل دکھا دھین کو اکبر پھر اکیبار صداد دھین کو</p>	<p>پاس لگا ہوا است خیرہ انا نام کو ورنہ مراد کھانا تھیں اس کلام کو</p>
<p>۱۶۳ جاو کا بات حال تھا دان بن بختیار شیرینی تھے ہاتھوں احوال تھیں تار پروم کیا پستھے یہ بادیدہ چار شاہین ہو بہا پستھے کی تار</p>	<p>۱۶۴ کلیٹھو تھے گئے گئے گئے گئے روئے ہوئے آدم گئے گئے گئے گئے جاو کا بات حال تھا دان بن بختیار شیرینی تھے ہاتھوں احوال تھیں تار</p>	<p>۱۶۵ بیات کے گئے گئے گئے گئے گئے کی جھن جھن جھن جھن جھن جھن جاو کا بات حال تھا دان بن بختیار شیرینی تھے ہاتھوں احوال تھیں تار</p>
<p>عادل مین درو آگھوں سے لکھتے تھے رہن مین ہر کاش کو جھک جھک کر تھے</p>	<p>یارو بتا کو نہر لاش بھی ہو کوئی مچھلی سالیان ہو مین تڑپا بھی ہو کوئی</p>	<p>بیکس ہون مجھ پر پتھر بھی کھانا نہیں کوئی لاش تھے لپہر کا بتانا نہیں کوئی</p>

<p>۱۵۹</p> <p>یکے ترے چال پاور پور زار زار چلے گئے کہ جو ہو تو میر گلزار آئی صدائے شکستہ باری ایک بار صدوری غریب کا دیر بک گار</p>	<p>۱۶۰</p> <p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>	<p>۱۶۱</p> <p>روادہ زنی شکستہ چرخ گشتہ میر گلزار جاکے شکستہ گلزار کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>
<p>جلد ادا دھر کہ یان ترا دلبہ تر پناہی اک نخل کے تلے علی اکبر تر پناہی</p>	<p>جلد ادا دھر کہ یان ترا دلبہ تر پناہی اک نخل کے تلے علی اکبر تر پناہی</p>	<p>دھوکہ کھون دان ہواں سر دھوکا نیلے نول لب ہوئے رخ زرد دھوکا</p>
<p>۱۶۲</p> <p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>	<p>۱۶۳</p> <p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>	<p>۱۶۴</p> <p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>
<p>مین گشتی ہوں ہو کہ یہ کو تر کے جامین کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>	<p>بحر جہان میں اب گشتی دھوکہ جانین کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>	<p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>
<p>۱۶۵</p> <p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>	<p>۱۶۶</p> <p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>	<p>۱۶۷</p> <p>کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام کشتہ کیا پانچ کسے سید ام</p>
<p>جھاتی بھرائی سب رسالت پناہ بے اختیار ہاں پر لکھا آہ کی</p>	<p>کھولا ہوا سر زمین پہ ہر چادر پھی ہوئی سنگھ مینتی جو تھیمے کے در پر کھڑی ہوئی</p>	<p>سربستہ کر بھاری صدا کی بھائی ہوئی لوحا جو لب کی مرسلہ منائی ہوئی</p>

<p>۱۷ مرثیہ ایک بیل یا سخن نوحہ خوان ہوا اگر کسی صوفیہ غم خان ہوا ایک بیل یا سخن نوحہ خوان ہوا اگر کسی صوفیہ غم خان ہوا</p>	<p>۱۸ مرثیہ کنا چلا ہر خبر سے اٹھا دیا گلزار میں ہر ترنہ ہر نفس کنا چلا ہر خبر سے اٹھا دیا گلزار میں ہر ترنہ ہر نفس</p>	<p>۱۹ مرثیہ ہر خانہ غم سے گلزار کی دھواں نیل سے گلزار کی دھواں ہر خانہ غم سے گلزار کی دھواں نیل سے گلزار کی دھواں</p>
<p>۲۰ مرثیہ جائے خلق سے گل نورس حسین کا جنگل میں باغ لٹا ہر میکس حسین کا</p>	<p>۲۱ مرثیہ ہر سر کو ضرب گزر گراں سر کی آرزو پلاسے گلے کو ہر دم پنجہ کی آرزو</p>	<p>۲۲ مرثیہ منہ حق ہر اشک چشم سے سیم سیم نگر کے گل سے قطرہ شبنم چشمے میں</p>
<p>۲۳ مرثیہ پشتا ہر کہ جو سب کی جان پر خفا کی جگہ سے لیا میں شان پر پشتا ہر کہ جو سب کی جان پر خفا کی جگہ سے لیا میں شان پر</p>	<p>۲۴ مرثیہ مشتاق باغ غلہ کی گل پرینا کوش کی چاہ کھتا ہر تندرہ بدن پر مشتاق باغ غلہ کی گل پرینا کوش کی چاہ کھتا ہر تندرہ بدن پر</p>	<p>۲۵ مرثیہ مرد سے بے محبتی و سرمایہ حیات شہرہ یاران نکلے نہیں نہ سے کوئی بات مرد سے بے محبتی و سرمایہ حیات شہرہ یاران نکلے نہیں نہ سے کوئی بات</p>
<p>۲۶ مرثیہ عارض ہر محل سے بھی وہ چہرہ قباب میں سبزہ شروع ہر ابھی باغ شباب میں</p>	<p>۲۷ مرثیہ ہوتا ہی گھر تباہ شہرہ دین سپاہ کا چھپتا ہر چاند خاک میں نہر اک لہ کا</p>	<p>۲۸ مرثیہ پیری میں زخم قلب پہ کھایا نہ جائیگا اس نوجوان کا داغ اٹھایا نہ جائیگا</p>
<p>۲۹ مرثیہ وہ گل کہ جس سے میں بے چین وہ گل کہ جس سے میں بے چین</p>	<p>۳۰ مرثیہ کوتی کوئی بے جا نہ تھی ابھی کوتی کوئی بے جا نہ تھی ابھی</p>	<p>۳۱ مرثیہ یار بے دین کے نام محبت میں ابھی نصویر کی ترسے یہ ہم ہر</p>
<p>۳۲ مرثیہ گردن کی جس سے پست دعا الجناہ کی نور شیدہ جھپٹے تہہ آفتاب کی</p>	<p>۳۳ مرثیہ ماتم بیاض شوریٰ فریاد و آہ کا سامان عروس مرگ سے ہوا ہر سیاہ کا</p>	<p>۳۴ مرثیہ مضطر نہوں یال جو مرنے کا نام ہے یار بے مرے ترے ہونے دل کو تھام ہے</p>

<p>اور اس کے ساتھ کرتی ہوئی کلام اور ایک قدم چھوڑ دیا وہ لاف جو دیکھ کر غرض کہ اس شاہ شہنام گر حکم ہو تو دیکھ لے اس کے غلام</p>	<p>حضرت لیٹ لیٹے اپنے بستر بستر فہم نہیں کہ غیر کی اکبر جارا مال خصت کا دیکھ کر پھر سوال نہ جان ہو جی کی ہر چار حال</p>	<p>ابن عربی کی کہ نہ خود کو اچھا ہے اپنی عیب کہ کہیں پہنچتے آتے خاک کی لیت پر نہ پورن لیتا پیدا جان لپٹے گئے نہ فریختا</p>
<p>یہ دون کا بیچ بڑھائی ہے یہ شاہ کے میدان آگے آئے ہیں بادل سپاہ کے</p>	<p>دل نا نہیں کسی صورت میں کیا کر دن دی ہر خدا نے مجھ کو محبت میں کیا کر دن</p>	<p>مانے ہی یہ بات جو اہل و فہم دیکھے ہی یہ ظلم جسے کچھ جیسا نہ</p>
<p>ہو اور وہ جلد ہو صبر کیا خضر ابن جان کو والی یارین ہوں یاد کثرت اپنی ہو سہ نام کو غور کے تو ایک ہیں دوں جوں دوں</p>	<p>مومن جان میں لیت گوارا نہیں منظور وہ بختار انہیں یارین ابن کو کھانے کا بار انہیں ہیں سب کے کسی کا سارا نہیں ہیں</p>	<p>بابا پیر کے سننے میں تشنہ لب پتا اٹھ لے باکے تابوت غریب فنا میں نہ کھانے کی جا کھلے گی حضرت کے لوگ مہجور کیا ہے</p>
<p>لاکھوں میں کر لیا ابھی بھگ جانے شیرن کو لیا بھگے یہ بزدل باتے ہیں</p>	<p>عالم کی کسی کا محمد کے لال پر نکو تو رحم چاہیے بابا کے حال پر</p>	<p>وہ گل ہو خاں میں محبت کی بونہیں پھر زندگی بھی موت ہو کر آبرو نہیں</p>
<p>دو دن کی سیاس کی شدت کر دیو غربت کی طرح کی آفت ہو کر دیو خاق عود کا مصیبت ہو کر دیو لیتے ہیں آگ کی کثرت ہو کر دیو</p>	<p>نے کا قصہ اگر اری غرت تم اتنی بات مان لو فریاں ہو پور پہلے کہنے دو میدان میں نا سہ پھر کہو شوق سے تم کہو پیو</p>	<p>پیدا ہو کر کچھین کچھین کے نام ایسا نہیں ہے بدتر ہی یا امام صرت اسے کہہ کر کیا کوچ کیا مقام مجاہدین علم میں ہو عزت ہی نام</p>
<p>خون جس میں ہر بے دیون کے کلام سے وہ انداب کا نہیں جاتا غلام سے</p>	<p>نام اجل ابھی نہ نکالو زبان سے تاہوت اٹھ کے باک جانا جاہان سے</p>	<p>زندہ ہو وہ پھر جو تصدق ہو باک اٹھارہ سال جی چکے یارے میں کئے</p>

۱۵
دل سے صبر
باز بختی جانی کرنا
ادب کر کر
اس صبر
باز بختی جانی کرنا

<p>۲۱۸ جنگل کے جو شکست علم کی کیا کیا دامن کیلے جس کا شیریں غار جانے تو تیرا دل مار تو مار گیا یا پاپو اب یہ کہ جلد دھو مار گیا</p>	<p>۲۱۷ کیا اس کون میں جو اب کا حال ہو عجاس کی جدی کا صدر کمال ہو بجائی سے جالمین ہی ہر دم خیال ہو نیر کے چاند کوئی دم میں دھال ہو</p>	<p>۲۱۶ پرست الہی وادی میں گھنڈا جنت چلنے کے بھول جانے غار میں میں کہ عجب نہیں ہے مجھے غار شام و شہر تیشی بہ رنگی میں غار</p>
<p>۲۱۹ کیا گھر میں گھرین جان پہ نام تو کھیلے تو گھر میں تو جیسے سرے بابا کیلے نہیں</p>	<p>۲۱۸ امان کیا تھا رخ سو کھیلان امام نے قد مون پہ گر کے روک لیا ہر غلام نے</p>	<p>۲۱۷ واری رولا یونہ فلک کی ستانی کو دادی سے لکھ جلد بلا لہجودانی کو</p>
<p>۲۲۰ نہیں کیا کہ شیک کے کی جانیں نہیں کیا کہ شیک کے کی جانیں نہیں کیا کہ شیک کے کی جانیں نہیں کیا کہ شیک کے کی جانیں</p>	<p>۲۱۹ وارث کا حال شیک کے غم کی گار آنسو بہتے اب الہم دل چھپا گیا وقت میں کہ چھو نہ زبان سے کہا گیا میں اچھو نہ زبان سے کہا گیا</p>	<p>۲۱۸ آج کے دن کے گلے گلے کیا گیا پس کیا گیا دیا چھانی سے کیا گیا نہیں کیا گیا دیا چھانی سے کیا گیا نہیں کیا گیا دیا چھانی سے کیا گیا</p>
<p>۲۲۱ ہی ہر دلع ہوا ہر آرام جان مرا ناشا دام اراد چلا نو جوان مرا</p>	<p>۲۲۰ سب گھر تیار دلبر خیر لا نام پر اچھا میں صند جاؤں فدا ہوا نام پر</p>	<p>۲۱۹ پائے ہوئے کا ہجر غصہ ہر جان میں چھوکی لو میں پہ جان نہیں انکی جان میں</p>
<p>۲۲۲ یہ دیکھ کر کہ نہر محل میں آئے بان سے کہا کہ دن کی ضام کی گار ہو ایک جگہ تو خادم و غلام کی گار نہیں ہے کسی نے سادہ جگہ کی گار</p>	<p>۲۲۱ وہ دیکھ کر کہ نہر محل میں آئے پھر کو روکے ہی ہون میں غم کی گار راہ میں جان بھی اولاد بھی نہ گار نہیں ہوں غم کی یہ ہر جگہ کی گار</p>	<p>۲۲۰ اس دن میں چھو کی گار کی گار کیا کیا ریاض میں چھو کی گار نہیں کیا کیا ریاض میں چھو کی گار نہیں کیا کیا ریاض میں چھو کی گار</p>
<p>۲۲۳ عزت ہے غار جو یہ سر فروش ہو نزدیک ہے کہ شمع امامت نموش ہو</p>	<p>۲۲۲ کچھ غم نہیں ہون کہ جیون پاتا ہون میں بھی طبع حکم شہر دین پناہ ہون</p>	<p>۲۲۱ لو اذن ہا تجوڑ کے آسن لگا کر جا کر گے پھو پھی کے پٹ جاؤ پار</p>

<p>۱۴۴ سروے کے چوڑے اور پتے گنتی گو کیا کہ لیا رنگ شاد و گنتی کیفیت سے اچل نکھون میں گنتی رہنے کی بیویں فلک میں گنتی</p>	<p>۱۴۵ خادم کھڑے تھے دو دو تھکا ہوا فلانی لاد سائے اسپ بانشاب گلگون غنیمت کے بے جا خود کو جناب اس چال سے کہ کب لے کی ہوا حجاب</p>	<p>۱۴۶ مطلع دوم بب بہرک سبزی کا پتہ چلا تھیلے حسین خیر غم پر چلا آواز دی کہ اوسے پست کہ چلا ٹپا سنبھا جوان چلی اب جگہ چلا</p>
<p>۱۴۷ اکبر تو بیخ ہاتھ میں تو لے ہوئے چلے پچھے حرم بھی بالوں کو کھوئے تھے بڑے</p>	<p>۱۴۸ طاؤس چہرہ کر کے طرز خرام پر والا ہو دن کے پس گئے ایک ایک گام پر</p>	<p>۱۴۹ تھسے جوان پس کر جو قسمت جدا کرے بتلاؤ یہ ضیعت پدر جی کے کیا کرے</p>
<p>۱۴۸ بیاختل کر عثمانی کا کوچ پر محبوب کیا کی نشانی کا کوچ پر سردار باغ جانی کا کوچ پر عزائی ہی پوچھی مگر جانی کا کوچ پر</p>	<p>۱۴۹ از بیخ شہر سے بولادہ لاد نام فلانی گھر ضرور نصرت ہو غلام پاؤں چمکے ادب سے کیا سلام ان کو اور غفران کیا دے اور غلام</p>	<p>۱۵۰ ہم جی بس بسا فریاد در کاہین بجوان میں بین جی تو شل سائین دیکھ دو دیشیا میں غم حجاب دین فلانے میں دن میں جی آج آج دین</p>
<p>۱۵۱ لوٹا تھا کوہ غم جو دل دردناک پر مان کا یہ حال تھا کہ تڑپتی تھی خاک پر</p>	<p>۱۵۲ جلوہ کیا چراغ تجلی لے زین پر تھمر کے گر پڑے شہد الار زمین پر</p>	<p>۱۵۳ ان آفتون میں کی نہ رفاقت غضیب اکبر بچہ کے تھمے ہمیں جان بلیا</p>
<p>۱۵۴ میتھے بیسوں کو تلی اور دھڑا دھڑا تھے جہاں اکبر ویشان تریب دار اونچا کیا غر اسونچے پکے کو در کر نکلا خدیو محل سے بکروں</p>	<p>۱۵۵ کھڑا کر کے دن کو سدا رازہ دھیم پان تاشاہ دین پہ چلا خیم الم نیز کو تڑپے پکاسے بدرد و غم ایو لال لوداع طباب جان سے غم</p>	<p>۱۵۶ پیری میں ایک پر غنیمت لیر کا سا تاں لوانج حیدر نور نظر کا سا آفت پر چھوٹا ہے جو پت جاکر کا سا تھیلے بے جا ہے میں جو پت لیر کا سا</p>
<p>۱۵۷ چکی جو برق نور تو حیران شنی ہوئے سب کو یقین ہوا کہ برآمدتی ہوئے</p>	<p>۱۵۸ تھسے جوان پس کر جو قسمت جدا کرے بتلاؤ یہ ضیعت پدر جی کے کیا کرے</p>	<p>۱۵۹ غمت میں بھوکہ نہ تو قہقہی آپ سے ایسا سلوک کوئی بھی کرتا ہر آپ سے</p>

<p>۵۴۴ حافظ پد کی لگتے ساری ہزار جین دل پر پھری لگتے کاری ہزار جین ایا بون دم کسی باری ہزار جین یو چھی خیر نور کے جاری ہزار جین</p>	<p>۵۴۵ مرا توفیق از چین اسینا ہزار جین گرف ہر جب کے ہر دم کے ہزار جین کہ پندہ گنگون ہوں تنیان ہزار جین یاں قناب جی برق شرمین ہزار جین</p>	<p>۵۴۶ عازن کی عویاض کے دھندہ ہزار جین اس جا کتاب برق تجا جی بندہ ہزار جین لوک گیسوون میں درخت عالم بندہ ہزار جین گوپا کہ قناب اسیر بندہ ہزار جین</p>
<p>۵۴۷ چڑھا کر عقاب پر بہ ہستم چلے گئے بابا تڑپتا رہ گیا اور تم چلے گئے</p>	<p>۵۴۸ نظرون آج روشنی شمع گر گئی پیشانی رسول لگا ہوں میں پھر گئی</p>	<p>۵۴۹ جلوہ عیان ہر قدرت حق کا حجاب ہے یوسف نے منہ کالا ہر کالی نقاب ہے</p>
<p>۵۴۹ کتے سے بہ دور کہ حضرت پال نور رانج بین پس نہ چکیا چلا کے دیوار تصویر غلطی نظر آئی جو ایک شخص کے درو وضعوں میں شتم</p>	<p>۵۵۰ ایک کوچ پر بیٹھ لالی سے نیرت خیش سے جی کٹتا ہے کاشی جگ خوشی پر وہ نشتر و گان کہ اندر جو ایک نوک ہر گرجاں ایل</p>	<p>۵۵۱ لکھا ہوں حق گل خراسان رخ نام ہو بدست تراوش راجینی کل نام فکا ہوا ہر عطر کرب سے ہر شام اور گل گل کی طرح پیچ پیچ بو دن نام</p>
<p>۵۵۲ غل تھاپی ہر دہر محبوب فاطمہ دیکھو جمال یوسف بعقوب فاطمہ</p>	<p>۵۵۳ برہم ہو کر تو زیست کی امید فوت ہے مزرگان نہیں یہ گل شاہین موت ہے</p>	<p>۵۵۴ پھولا ہر باغ مجمع برناؤ پر میں بیل کے زمرے میں قلم کی صر میں</p>
<p>۵۵۴ یہ وہ جہاں ہر دہر عالم میں ہر جہاں خوشبو کی جی گرمی ہزار آں ہر جہاں خوشبو سے گنگا ہر چین وادی ہر جہاں مکی ہوئی ہر باد باری کی طرح گہاں</p>	<p>۵۵۵ خوشبو غزال ہر شرم ہر جہاں چا ہر خوشبو کی ہر جہاں اقدس سے اچھا ہر جہاں سہا پہلے پہل سے ہر جہاں</p>	<p>۵۵۶ خوشبو کے گل میں ہر جہاں خوشبو ہر جہاں مکھتے کے گل میں ہر جہاں وانتوں سے آج بابا گہر ہر جہاں</p>
<p>۵۵۷ ہر نوک میں رخ جو زمین پر حجاب کا دور سے ٹٹا ہے میں رخ آفتاب کا</p>	<p>۵۵۸ یہ سنگ کیو لے کوئی زلف دراز ہے کس طرح کس کو رو شہد رکھے ہر ناز ہے</p>	<p>۵۵۹ سب سے انکی سب دور تابندہ تر گئے انقر تو شل شک لگا ہوں سے گر گئے</p>

<p>۱۷۱ کیا کہے چہ چاند چہ دین چند ہر زبان صفت چہ دین کسا ہر طالع کہ نہیں تاب و مزون اس غیب میں کی کیا کر سکتی</p>	<p>۱۷۲ کیا چہ صفت اور کون نام پہم چہ پتی ہر کس نام وہ صد کہ بد سے جلوسے پہنچ نہ خون میں بادیا اسے ظالم ہے</p>	<p>۱۷۳ یہ تو تھا کہ چہ گنہ گنہ خیال ہے پہ چہ چہ صفت اعلیٰ ہر نقل کی طرح خوں کا ناپا کر کہ نقل سے سخاوت میں بیان ہے</p>
<p>۱۷۴ یہ اصل ہو یہ طبع کو خیال ہے قابل ہر عقل بھی کہ خیال ہے</p>	<p>۱۷۵ یہ آفتن حسین کے ماہ نمبر ہے گردون نہ گہرا سہا بن نمبر ہے</p>	<p>۱۷۶ آٹھ غریب طبع سپاہ شہر ہے بھاگے پرند بارش باران ہے</p>
<p>۱۷۷ گوشت کھا رہی ہر چہ چہ جس طرح اتر رہی ہر چہ چہ وی ہر صفائی صانع قدرت نے اس قدر چھوٹا چھوٹا دیکھ سے بنایا ہے</p>	<p>۱۷۸ اگر طبع روح سے کوہ بہت حال ہو چکا تو اب بن چہ چہ خیال دل کی کھلے جو بانہ سے درخشاں ہر نقص گہرین گل سکوندی کمال</p>	<p>۱۷۹ فیض شہید چہ چہ خیال ہے مولت سے دب سے جلالت ہے دکھائی زرق برق ہی آن بان سے چلی ہل چکے گہری آسمان سے</p>
<p>۱۸۰ گر دیکھتا کبھی یہ صفا پر در آئینہ ہو تا نشان توڑ کے اسکندر آئینہ</p>	<p>۱۸۱ عاجز ہی یان وہ جسکو سر ہو بھی نہم ہے اسکا نشان جو ٹوٹتے ہیں نکویم ہے</p>	<p>۱۸۲ ٹوٹا لیں سہون پہ لکے سید و دیکھ کر انجم کی طرح آنکھوں میں جو ہر چہ کئے</p>
<p>۱۸۳ نشانے وہ چہ چہ نشان باز وہ دین کہ کون چہ چہ نہیں چہ چہ کلائی ہر چہ نشانے سب ہر دستا ہر چہ</p>	<p>۱۸۴ قامت نشان لشکر و جلال ہے بانگ شاہی چہ چہ جلال ہے سب سے اس کے ہر رختاں مال ہے قدیم ہی چہ چہ بیان پامال ہے</p>	<p>۱۸۵ حکیم کیا چہ چہ علی کا نام گردون ہل از گہری کلائی نام کیا چہ چہ کلائی چہ چہ سب سے اس کے ہر رختاں مال ہے</p>
<p>۱۸۶ اسے علی جدا علی سے جدا ہیں یہ نشانے سب ہر دستا ہر چہ</p>	<p>۱۸۷ سہو ہر سہو اس قدم بالا کی شان ہے قری تو لوتی ہر قدم کے نشان ہے</p>	<p>۱۸۸ بجلی تھی اس کے عکس کا جلوہ کہاں تھا ٹوٹتا تھا جو پہلی صف کو تو مطلق نشان تھا</p>

<p>۱۹۷</p> <p>بہشت کی تو دوسری صف پہنچے اے امین سے بھی کھا کر لپٹ گئے یہاں کے جا بجا تھے جو بادل وہ کھٹکے اے اعلیٰ کے دم اٹھ گئے ستر کی گڑ گئے</p>	<p>۱۹۸</p> <p>دیا تھیں کہ جڑ کر لگا گئے سہ پہر نہ تھی موت کے چھین گئے تھے سانس تھے جو تھے گنگوٹ وہ کھٹکے دعویٰ تھا دہری کا تیر چھین چکے گئے</p>	<p>۱۹۹</p> <p>ماوارنسے نکال کر کیل سپاہ کے دم میں ابوستہ بھر لیے بادل پا کے خون طعنہ پور کسب ل سپاہ کے نہی عقل گم حواس تھے قتل سپاہ کے</p>
<p>۲۰۰</p> <p>بنے لگا لگوں گونا و دان کی طرح بھولی زمین پر بھی شفق آسمان کی طرح</p>	<p>۲۰۱</p> <p>کیا لڑتے نور چشم امام دلیر سے رو بہ کہین مقابلہ کرتے ہیں شیر سے</p>	<p>۲۰۲</p> <p>خون اجل سے جان نہ تھی آنکلی جان میں تکڑش میں تیغ رکھتے تھے اور تیریاں میں</p>
<p>۲۰۳</p> <p>کھٹکے تھے غم کوڑھ کا فکیر کیل گئے کھٹکے تھے جیوں کا خون کیل گئے جل جل کے کھٹکے تھے جیوں کیل گئے فدائے دیوتے تھے وہ منجھکے کیل گئے</p>	<p>۲۰۴</p> <p>بیکان کو بڑھو دلا کے جب جہر جھپٹے کھٹکے تھے جیوں کا جہا جہر پہلے کی شہنشاہ کوئی سما کوئی ڈرا جلیان موت تک جو پاتے ہوئے ڈرا</p>	<p>۲۰۵</p> <p>گرتے ہی آگ لگ گئی زمین و آسمان جھلکے سوار غلام الامان آٹھ آگ آسمان گرد آسمان آٹھ</p>
<p>۲۰۶</p> <p>سینے بھی نہ تھی پاؤں بھی بیکار ہو گئے ارکان کفر ٹوٹ کے فی انار ہو گئے</p>	<p>۲۰۷</p> <p>شہر میں آدھرتری اسدم نگاہ ہر ضرورت نہیں ہر آپ کی قسم الہ ہر</p>	<p>۲۰۸</p> <p>ششد سپاہ ظالم بد ذات ہو گئی مہر فلک جردن کو چھپا رات ہو گئی</p>
<p>۲۰۹</p> <p>نی جتنے ڈھال باجھ میں بازو اڑا دیا آگے کھڑا جو پاؤں تو زانو اڑا دیا سر سے خود ظالم بندو اڑا دیا چلی گئے رنگ خون سیاہی اڑا دیا</p>	<p>۲۱۰</p> <p>کھال تھے ہر طرف فدا زانو تھپتھپ زنجوں کی سہاورد بازو تھے ٹھٹھٹ نہ زانو تھے تو سر تھے خون کیل گئے چپکان نہ تھے قطع تھی آگ کیل گئے</p>	<p>۲۱۱</p> <p>افزون تھی بیدار شہنشاہ سربند ایمان میں کھڑے چو تیروں کے نیند چوڑنگ ہو گئے ستم آرم ستمند سین میں دھن ٹکا کا بل نے کیا بید</p>
<p>۲۱۲</p> <p>جائے کمان زیادہ دوزخ سے بھاگ کے چھوڑ کر زخم بنگے پر کائے آگ کے</p>	<p>۲۱۳</p> <p>وہ بھی چھینے جو رہ بھڑا تھے پٹے ہوئے دام کند بنگے پٹے کٹے ہوئے</p>	<p>۲۱۴</p> <p>ہر سمت بسملوں کی تڑپ کا تماشا تھا مقتل میں سر پہر تھا تو لاشے لاشے تھا</p>

<p>۱۷۱ اگر اٹھائے باخو کہ تے تے گنگا نہو دیل ہم بن بر دست اکتا کیا بدنامان اجل میں وہ کینہ جو پیشانی کو سرنگ کے روبرو</p>	<p>۱۷۲ بیات شکست غنیمتین ایدہ باکار نور کیا نشانی نے کہ بان سیدو پشمار زکرمین طایین متین سے ملو دار دستین سبز درخشان روکار</p>	<p>۱۷۳ تلوار کشی نے کیا بیکہ ستر دار سجے بیکہ چلیا شہکے پستہ دار خالی یا تو اٹھنے کیا چکر بہ دار ریکا علی کہ تے نے وہی سپہ دار</p>
<p>۱۷۴ از صلی طرح سانس چلی خود پسند نے کہ دین جھپٹے سینے پہ پائین سندنے</p>	<p>۱۷۵ سرکامین کبھی میں صفت کارزار سے اکثر لڑا ہوں رن میں اکیلا ہزار سے</p>	<p>۱۷۶ علم ہوا آفتاب پہ کیا مشت خاک کو تلوار کی ہوا نہ لگی جسم پاک کو</p>
<p>۱۷۷ اگر صد گنا دل دل چکر کیا پا مال میں صد درازو سے گنا چکار کہ نہ آیا آبر نے راہوار دیکھا کہ زندہ ہر بھی مارا ہوا فرکار</p>	<p>۱۷۸ اگر نے ہی صد کہ یہ غلام پر خیال دایہ نیک نام سے تیغ دوم نکال کھلچا گیا لڑائی میں اس طفلنے کھال اور لاؤ تیرے سے ہوسر سیر کیا جال</p>	<p>۱۷۹ حالی گئے دو دار و ترک گنا جگر پانیا ٹھکرے گنگ کی طرح سے چوہم گنو خجانب غائی کے غنیان کا شیر آزاد وار کہ کوئی کیوں بہت گلیں</p>
<p>۱۸۰ جھاک فرس دست مبارک فرو کیا پہلو پر رکھتے تیغ جو چھینچ تو دو دیک</p>	<p>۱۸۱ رد باہ سے بھی کہ تجھے پاں جانتے ہیں ہم ظالم یہ چکیان تری کبائے ہم</p>	<p>۱۸۲ لڑتا ہوں میں ہزار سے کسیا یہ قول تھا نامرد دیکھنے ہی کا یہ ڈیل و دل تھا</p>
<p>۱۸۳ جیسے چا اٹھائے بخاری مدد فرما کا دو سر کعبین کی طرف شیر نظر نعرہ کیا کہ اترم لجا دو برب سپا دیہر کہ ہمیں چھو جائے ہم</p>	<p>۱۸۴ کتنے ہی یہ وہ چیلے تیغ دوم چلا تیا سا کو تذا فرس تو قدم چلا ناری کا دل بڑھنے کہ شیطاں ہم چلا بولی ان نشانی کو تک عدم چلا</p>	<p>۱۸۵ شکستے ہوسے ادھر سے بڑھے آجری دشمنے زرد ہو گیا خورشید خادری دھوٹ جلال وہ شان غنم غنم چوہے گا لگا ہوں میں تصویر جلدی</p>
<p>۱۸۶ ساتھی تر تو ناہین ہو پنج جہان سے کچھ کچھ جو صدمہ تو نے تیغ میان سے</p>	<p>۱۸۷ برا بگناہ اگر بخاری سے زور میں کسٹھ لٹنے پاؤں سے جاتا ہر گور میں</p>	<p>۱۸۸ چہر تھا رخ ناو علی بڑھتے جاتے تھے پہاودہ ہونا جاتا تھا یہ بڑھتے جاتے تھے</p>

<p>۱۰۰ ہر چہ جام جگند شاہ دین دو کہے خود سر کیا سیدین بیشے تھی کمر سے بیان بن زینت و زین پتی لوریں ہر بن</p>	<p>۱۰۱ جنگ گئے لڑائی میں ہر شہار ہر سرے برسنے کے تیر بار بار لو کیا چھ لاکھ لے نہا یہ کیا بار گروا گئے سوار علیہ جیو کون وار</p>	<p>۱۰۲ کھینچا تھو خلق مبارک سے کیا بار چھلنے لگی جھڑی ہوتی کسے لکوی وار کھیلنے لگے پانچ کیا شکر کر کار آراغ ہے ابن نمبر ہر شہار</p>
<p>جرات کا فتنہ تھا بہت اس خود پرست کو چونک ایک پل میں کیا پلست کو</p>	<p>نرسے میں انکی تیغ بھی پھرتی تھی ہر طرف بجلی سی کوند کوند کے گرتی تھی ہر طرف</p>	<p>سینہ دکھا کر دیا ہر تھی کے وار سے سارا کیچو کٹ گیا بڑا ن کٹا ر سے</p>
<p>۱۰۳ بلک بلک کر ہر شہر زبان بڑے تینا اور سر جابجی گراں بڑے آواز دی کہ اور کوئی سہلو ان بڑے ہو دوسے بوجھلا وہ پئے نرم ان بڑے</p>	<p>۱۰۴ جنگ لڑائی گھوڑے کی عدالت آئین ل میں بھی تھی سپر یکپے گئے لڑتے ہوئے علی کی طرح دور تھے گئے ہر رنگ کلائی کھنکے لگی پانچ کھلے گئے</p>	<p>۱۰۵ نڑ پاؤں گئے کہ زین پر وہ ابڑے چہرہ سفید ہو گیا پانچ بیا ہو جلیل القصفون میں جھلنے لگے عدد پانچ اچھے بے زبان زین پر کھٹا کھٹو</p>
<p>اکثر اڑے ہیں زمین شہ ذوالفقار بھی یکساں ہر پہلو ایک بھی بھی ہزار بھی</p>	<p>تن پر ہزار نغمے ایک آن میں کائناتے عطش سے پڑ گئے گل ہی زبان میں</p>	<p>آئی صدایہ کبر عالی مقام کی مرا تھوں یا امام خبر لو غلام کی</p>
<p>۱۰۶ آپا چاہا بھر کوئی زنگا ہین خود خوش گیا وہ شیر لاور سپا ہین لاکھوں کھول کے پتہ سلسلے زنگا ہین سنتھیں کھینچنے کی تھیں کی ہین</p>	<p>۱۰۷ کس میں کس کی خبر کیا کہ گلو خدا اعلے کا کہو بے تھے والی کتبیم بڑی پہنچ بیان باز نہ ہوئے نگار نقش میں تھیکے تو سر پہ گلی تیغ آبار</p>	<p>۱۰۸ مطلع سوم جب صدیقین آکر عالی ہر گے بڑی چوہرست نہ ہوئے ہر گے حضرت کو یوں کیا کہ با چشم ہر گے جلد آو با بجان کہ گھوڑے ہر گے</p>
<p>سب ننگ منگ بند میرے کھتے خیز میں جو فخر کی تھیں قحط خدے کھتے</p>	<p>مال لگے پتیر جوہر چلے میں جوڑے سیرکان اور نکل گیا گردن کو توڑے</p>	<p>زخمی ہوا ہر دل نہیں طاقت کلام کی سینے میں دم رکھا ہر خبر لو غلام کی</p>

<p>۱۱۱۱ باو کھڑی ہوتی تھی تو بڑی چلی پھر چھاتی کو پیٹ کر تپا کھارے دودھ کر دودھ دلا کے اس کے اس کے شاہ جہاں پر</p>	<p>۱۱۱۱ ہر کام پر کرتے تھے فریاد دل میں دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو کس سے دودھ لے آئیں کس سے دھو لے آئیں</p>	<p>۱۱۱۱ روتے تھے منہ گئے تھے تپا گاہ خستہ فلک تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے اور آسمان بھڑکیا باد کا رنگ ماہ اور زمین باد کا گھر ہو گیا تپا</p>
<p>۱۱۱۱ شاد کی شاد تپا بہ بر جی لگاتی ہے آواز میرے شیر کی تھکتے سے لگتی ہے</p>	<p>۱۱۱۱ لگے ہوئے نہ ہوئے تھکے تھکے تھکے تھکے دم توڑتے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۱۱۱۱ لاشا کمان پڑا ہوئے نور عین کا کیوں کر زمین کدھر کو ہو دھو تھکے کا</p>
<p>۱۱۱۱ چھوٹے تپا تپا تپا تپا تپا تپا چھوٹے تپا تپا تپا تپا تپا تپا چھوٹے تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ بیٹا بیٹا بیٹا بیٹا بیٹا بیٹا چال کر بیاں چال کر بیاں چال کر بیاں مجھ سے تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ کیوں کہ تپا تپا تپا تپا تپا تپا کیوں کہ تپا تپا تپا تپا تپا تپا کیوں کہ تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>
<p>۱۱۱۱ تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ ہنگام مرگ تپا تپا تپا تپا تپا اب ان سے کون آٹا تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ کیوں کہ تپا تپا تپا تپا تپا تپا کیوں کہ تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>
<p>۱۱۱۱ تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا تپا</p>
<p>۱۱۱۱ کیا کیسی تھی فخر سلیمان کے لال پر مرغان شہر تپا تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ اٹھا ران برس تھا کچھ ایسے تپا تپا اور نوجوان بھی تپا تپا تپا تپا</p>	<p>۱۱۱۱ دیدار کے دیکھ لے اس رنگ ماہ کا اب حال غیر ہوئے تپا تپا تپا تپا</p>

<p>۱۶۱ دور سے جی ملت یہ کشتہ شادین دیکھا تیرپ رہا زمین پر وہ چین بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران</p>	<p>۱۶۲ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۳ آپاڑ جو لاشہ فرزند شہنشاہ دیکھا تیرپ رہا زمین پر وہ چین بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران</p>
<p>۱۶۴ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۵ بہنوں کو دیکھیں فیض نشان کو دیکھیں اکبار مرے وقت پھر مان کو دیکھیں بہنوں کو دیکھیں فیض نشان کو دیکھیں اکبار مرے وقت پھر مان کو دیکھیں</p>	<p>۱۶۶ شہنشاہ رحمان لعل گئی روم کے ہیں جلد اٹکو دیکھ لویہ سا فرعدم کے ہیں شہنشاہ رحمان لعل گئی روم کے ہیں جلد اٹکو دیکھ لویہ سا فرعدم کے ہیں</p>
<p>۱۶۷ پیشہ کی لاش سے سلطان شہنشاہ پیشہ کی لاش سے سلطان شہنشاہ پیشہ کی لاش سے سلطان شہنشاہ پیشہ کی لاش سے سلطان شہنشاہ</p>	<p>۱۶۸ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۹ آپاڑ جو لاشہ فرزند شہنشاہ دیکھا تیرپ رہا زمین پر وہ چین بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران</p>
<p>۱۷۰ نہج علم کیے ہوئے گرد اہل شام ہیں کنا ہو کچھ تو کلو کہ ہم بھی تمام ہیں نہج علم کیے ہوئے گرد اہل شام ہیں کنا ہو کچھ تو کلو کہ ہم بھی تمام ہیں</p>	<p>۱۷۱ اکبر دھڑکے ہاتھ دل دردناک رہا اور پاؤں چھٹے آئے تھے قتل کی خاک رہا اکبر دھڑکے ہاتھ دل دردناک رہا اور پاؤں چھٹے آئے تھے قتل کی خاک رہا</p>	<p>۱۷۲ آپاڑ جو لاشہ فرزند شہنشاہ دیکھا تیرپ رہا زمین پر وہ چین بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران</p>
<p>۱۷۳ جاگوا دانہ بڑا چور چور کچھ ماہ ماہ سے خلافتیں مارا چور کچھ ماہ جاگوا دانہ بڑا چور چور کچھ ماہ ماہ سے خلافتیں مارا چور کچھ ماہ</p>	<p>۱۷۴ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۷۵ آپاڑ جو لاشہ فرزند شہنشاہ دیکھا تیرپ رہا زمین پر وہ چین بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران</p>
<p>۱۷۶ توڑا تم سے گلشن زمہر کے بھول کو بیجان کیا شبیہ جناب رسول کو توڑا تم سے گلشن زمہر کے بھول کو بیجان کیا شبیہ جناب رسول کو</p>	<p>۱۷۷ ماہم طراحمین بکے امام سے سب رائیں پھی ہوئی و دین غم سے ماہم طراحمین بکے امام سے سب رائیں پھی ہوئی و دین غم سے</p>	<p>۱۷۸ آپاڑ جو لاشہ فرزند شہنشاہ دیکھا تیرپ رہا زمین پر وہ چین بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران بیتوج گاہی سے سڑکے جو حیران</p>

<p>۱۳۱۱ شکر خورشید شین آراوہ گلخدار گردن میں مان و الدیسے پانچ کیا نچہ کے منہ پوکی یہ بالوسہ ونگار سر میں جاتی دن کہ ہر جوری بیار</p>	<p>۱۳۱۲ چلتی سرور کے بازو بیک آوہ صنعت میں میری پاس اوپر تیک بخشاؤشی سے دودھ خالسا گروہ سکھان کے جسے ہر سچ کا نگام</p>	<p>۱۳۱۳ ہونے لکھ فکرا تا تم کہ الامان دہریہ جو ان کا شہر گیا تا آسمان روستے پہنچی تھی ایک خست تاجان کچھ تیراں دھڑ پوچھی دھڑی مان</p>
<p>۱۳۱۴ میں بھی تھا رہے ہر بن جان اپنی کوونگی دن رات یاد کر کے لیں لغت کو روونگی</p>	<p>۱۳۱۵ رگ گسٹم لکھنے کے صدے گزرنے منہ تکتے تکتے اکبر مظلوم مر گئے</p>	<p>۱۳۱۶ اک دہریہ تھی شیر کو اسنے پکار کے اک تبتی تھی ہاتھوں کو چھانی پر مار کے</p>
<p>۱۳۱۷ کھینکتی کوونگی کیا ہر جا کا مال ہم کر لیتے کا سبب ہر سر سے لال سو کھنی بان کھلے یہ بواوہ خوشحال ہو جاتی میں پانچ صد میں کال</p>	<p>۱۳۱۸ جنگ جیک اپنے کھینکتی جانی خوش کیون ہو خوش گیا ہر جا فصیے دونوں ہاتھوں سے منہ پیر کر آٹھ جوں بیٹے کا نام کر دیں</p>	<p>۱۳۱۹ شاہد ہلکے لپ کا جمال نار ہر دم میں کرتی تھی بالوسہ ونگار واریں لب ٹھو کہ مادل ہر بنار امان ہر جان سے اس نیند پر نار</p>
<p>۱۳۲۰ آتی میں بچیاں یہ اجل کا نشان ہی پانی چاؤنہ میں کہ ہونٹوں پر جان ہی</p>	<p>۱۳۲۱ وہ ہو چکا لکھا تھا جو کچھ سر نوشت میں بچو لکارتی ہو وہ ہوئے بہشت میں</p>	<p>۱۳۲۲ پانی بھی اب طلب میں کرتے ہیں کیا پاس کچھ گئی ہر سو تہ ہونے سے</p>
<p>۱۳۲۳ کہتے تھے چھلنے میں کہنے لگا جو دم آستہ اللہ سے بولے بچہ شرم دوڑا مان جان میری جان کا قسم انجودہ بخند کہ بہشت لب میں ہم</p>	<p>۱۳۲۴ نیت پاک طواری آجی سی آکا طلبے جیک لاش پسلطان کر بلا شیاہد کو چھوڑ گئے دا معیبت</p>	<p>۱۳۲۵ اچان سے کہتے تو ہم کھینکتی میں نے آنا تھادی مہر جیک تیکہ بابے ملت دہری اجل نے کوئی دم ہی باپ میر جی تھنے کچھ اپنی کہنے لیتے</p>
<p>۱۳۲۶ یہ لکے ہاتھ خون میں جھروٹے لگے مندہ پوٹا لوٹ کے دم توڑنے لگے</p>	<p>۱۳۲۷ مڑ پڑی جومان قریب تن پانچ لاش کے حلقہ حرم نے باندھ دیا گرد لاش کے</p>	<p>۱۳۲۸ میں لکھتی تھی میں میں جھم سکتے تھے کیا میرے کچھ کو بچیاں لے لیکے تکتے تھے</p>

<p>۱۴۱ھ بیجا کا رہنے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان واری سنی پانی کا جھوکا نہ رہا شکست دہا جان گئی کیا ہو گی وہاں چو کو مڑی مڑی سرسبز ہے بوا</p>	<p>۱۴۲ھ کھو جان پھر فرزند خوش حال ماتھے پھر کھو جانے کی لپاری بعد مال آمان تو کھو جانے کی لپاری بعد مال نظر کو جانے کی لپاری بعد مال</p>	<p>۱۴۳ھ پانچ آتی مجھے کھو جانے جاو پانچ آتی مجھے کھو جانے جاو پانچ آتی مجھے کھو جانے جاو پانچ آتی مجھے کھو جانے جاو</p>
<p>۱۴۴ھ برجی گی لایہ جوانی کا پہل نمین او کاش بعد بیاہ کے آتی اجل نمین</p>	<p>۱۴۵ھ وعدہ تو مجھے کر لو کہ کھو کر کھو کر وادی گھر سے اب غلی لکھ کر کھو کر</p>	<p>۱۴۶ھ بٹیا ابھی نہ جاو مر گھر آیا ہے آرام کچھ قبر میں رہاں کو کاڑے</p>
<p>۱۴۷ھ کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان</p>	<p>۱۴۸ھ کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان</p>	<p>۱۴۹ھ کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان</p>
<p>۱۵۰ھ تہنوں کے وارھن عارض پہل گئے ہر گئے کو توڑ کے پکان نکل گئے</p>	<p>۱۵۱ھ جاگو گی رات بھر مجھے ہنہ بچو تہنا نہ جاؤں کو بھی ہمراہ لچو</p>	<p>۱۵۲ھ اس مرثیہ میں رزم بھی ہر اور میں بھی نہر بھی دینگی اس کا صلہ اور حسین بھی</p>
<p>۱۵۳ھ کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان</p>	<p>۱۵۴ھ کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان</p>	<p>۱۵۵ھ کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان</p>
<p>۱۵۶ھ جنگل میں کھو جانے کے نہ ہو چاہیے انھیں ماں ابھی چھڑا کے نہ لجا ہیے انھیں</p>	<p>۱۵۷ھ کچھ بات پوچھتے ہو نہ صورت دکھاتے ہو بستی ٹا کے قبر میں سونے کو جاتے ہو</p>	<p>۱۵۸ھ کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان کھو جانے والا تھا جس کا کہنا ہے کہ کھو جان</p>

۱۷۸
 قطعہ
 طے ہو کر اس کی نصرت کے کیا
 نہیں معلوم کہ اس کی نصرت کو کیا کہتے ہیں
 اتنی بات کی ناگھوڑ سے آواز نہیں
 بدھ مولا کی جگہ کرب و دہا کہتے ہیں
 قطعہ
 بڑا بڑا دیکھ کے مابو سے کیلئے کیا
 کوئی اپنے نوزیر اسے کیا کہتے ہیں
 بولے بجا کر زنجیر کی مشورہ گم
 بولے بجا کر زنجیر کی مشورہ گم
 ہم سے سلیم ممبر رضا کہتے ہیں
 قطعہ
 نام قاصد کے جو چھاپ کر کیا ممبر
 سب مجھے ابن یول غدر کہتے ہیں
 ہون میں مغر کا پر کیس وادادہ وطن
 بجا کو مظلوم کا ادھر سے شرف
 ہاتھ نہ مظلوم کا ادھر سے شرف
 بادشاہوں کو اس کا در کا گدا کہتے ہیں

۱۷۹
 سلام ایسے دفتر محبوب خدا
 نہ کہے روئے ایک صبح دساکتے ہیں
 ۱۸۰
 آج ہی اشک غم سرد کا عجب رہا
 در شہوار جو کہتے ہیں بجا کہتے ہیں
 ۱۸۱
 فوج قہار سے حریص بنی کت ہو گیا
 اس کو تقدیر سے بخت رسا کہتے ہیں
 ۱۸۲
 پیادے لشکر کو نہیں نے جو لیر کیا
 چو کلک کہ اسے غشی و خاکتے ہیں
 ۱۸۳
 ہر جہت شام کے شاکر کی طرف سے لے
 بولے نصرت اسے پیغم قضا کہتے ہیں
 ۱۸۴
 بیکلک جو کہتے ہیں جگہ کی کہتے ہیں
 ممبرت کو اسے تسلیم و رضا کہتے ہیں
 ۱۸۵
 کما ممبرت کہ اکثر کرد و عدو کے کو ذفا
 جانی سب الٹ نہیں اہل ذفا کہتے ہیں

۱۸۶
 قطعہ
 کیا کیا ہنسنے تم کوں ہو بولی زینب
 کیا تاباؤں مجھے مجھوں بلاتے ہیں
 ۱۸۷
 سخت جان کہتے ہیں اور شہنشاہ کہتے ہیں
 دیکھو دی کہتے ہیں محتاج رسا کہتے ہیں
 ۱۸۸
 بولی زینب مرے بازو سے کس کتے ہیں
 باغی آپ کو سب عقوہ کشا کہتے ہیں
 ۱۸۹
 دینی و دھاک کے ملائے ہو لیں چار کر
 شرم کہتے ہیں اسے لکھو پیا کہتے ہیں
 ۱۹۰
 مگر تفصیر غور زنی نے جتنی
 بولے عباس اسے لطف و عطا کہتے ہیں
 ۱۹۱
 ہر شہنشاہ کو شہنشاہ نے تو جلائے عدو
 بدھ ہر شہنشاہ کو شہنشاہ نے تو جلائے عدو
 ۱۹۲
 کس کہتے ہیں جس خاک شفا امروں
 ہم آستے دور کی جہان کی عوا کہتے ہیں

<p>۴۱ از موندن داغ غم فروز غنچه سحر مرگ لیسرسان کی بارت کا بلیغ جا باہی زمین دل سے یہ سچ و قبیح جو موت میں صدیہ درہ اس درجین کی</p>	<p>۴۲ میرا شمع میری نیت میں ہوا آہ نیکی بن خدا شعلہ نصیب سے ہوا آہ اگر بجز شمع جو ان صفرو زویا ہ ہنسل رسول و ملو جو دھوین کا ماہ</p>	<p>۴۳ کھانا شمع آج کی گئی کب کھانا شمع آج کی گئی کب کھانا شمع آج کی گئی کب کھانا شمع آج کی گئی کب</p>
<p>۴۴ جانکا و کوئی اسکے سوا غم نہیں دیکھا اس گل کو بجھتے ہو سکھ کدم نہیں دیکھا</p>	<p>۴۵ نرنگی جسے دیکھ کر حیرت ہو چمن میں وہ سامنے مارا گیا اک چشم زدن میں</p>	<p>۴۶ جانا ابھی تم کو نہ سزاوار تھا بیٹا بابا ہی تو جو جانے یہ تپا رہا بیٹا</p>
<p>۴۷ تین جہی اللہ غلطی نے کیا کیا آفت زینہ زبا میں آجائے کسی گھر سکوئیاری سوسوئیہ غم کو جب گھر مادر کو قرار آتا ہوا کدم ز پید کو</p>	<p>۴۸ کھانسی کی لکیریں ان کھلے وہ دھند مار علی کو یہ چلائے جفا جو صابن سے پرستوت سدا دل یہ نہا جو بچنے بچنے دستان ہو گئے لبس شہر جو</p>	<p>۴۹ کیوں دل مضطرب قرار گیا تیرا ام داغ بجا ہے میں ہیں نہیں سبک ہر در شہاں دیر جوانی یہ ترس ہر در علی اکبر نے کئے تھے دل</p>
<p>۵۰ جینے کی علامت کسی عنوان نہیں رہتی مان بات کے غالب میں غرض ان میں رہتی</p>	<p>۵۱ تاشہ کو کھانے کی صدا آتی جوں سے نہ پا یا کچھ کہ چلی جان بدن سے</p>	<p>۵۲ بر چھی گئی دن جبکہ برسے تل چکھوٹ بیت آئی جب ٹھارہ برسے تل چکھوٹ</p>
<p>۵۳ جب کلمہ پڑھا تو کیا پڑھا اندر سر کیون باپ کی نظر ان میں چنگا کہ جو موت جلا سم سے جان ہو نہ ہو وہ فرزند جو تو سر ہو جان ہو</p>	<p>۵۴ کلمہ پڑھا تو کیا پڑھا فدا کوئی جان لبس چاک گریبان اشک کا خمیوین آج سے غصے مضطرب دل رشک عالم بچوین تیغ شہر ایشان</p>	<p>۵۵ او سر و نشان تیری کس میں نے او سر و نشان تیری کس میں نے او سر و نشان تیری کس میں نے او سر و نشان تیری کس میں نے</p>
<p>۵۶ غم تھا ہی بچہ بھی جو دنیا سے گزر جائے کیا سخت یہ ماتم جو جوان کے جو گزر جائے</p>	<p>۵۷ ہلکے رہ گئے تھے طاقت میں کی تھی لرزان تھا بدن کی سیون خار گئی تھی</p>	<p>۵۸ پریس میں چالی ہی گنوائی علی اکبر بابا کو دھن ہی نہ دکھائی علی اکبر</p>

<p>شاہ یار سے کہ کبر سے ناز کبدن اکبر بوسہ سے کہ کبر سے غم دین اکبر گم کوڑ سے کہ کبر سے شہرین اکبر</p>	<p>سلط چو روزہ اکبر ایں کی کبر و بجاہ منزل پر وہ چرچا ہم اسلا میں گاہ لیتی جاؤں گے لیے جسک بھی ناند وہ طاعت سفر چاہے طے جو ہون جاہ</p>	<p>سلط میں کج جسے شہی ہوا داد خدا نے چلنے کو ہی شخص چپس دان کو جانے مغصہ و دل کیا کہ نہیں ہوش ٹھکانے کھانچ توں فضلے ہوئے ہوئے</p>
<p>وینا سے تری شکل و شمال لگی ہر تصویر ہی خاک میں سب مل گئی ہر</p>	<p>تم ہو گے تو ایذا ہمیں زہار نہوگی بھاری بھی جو منزل ہو تو دشوار نہوگی</p>	<p>سیاہ سے کبھی دھوپ میں گئے نہو گاہ اٹھارہ برس یعنی ریاض سپہیات</p>
<p>آواز نور سے پاک اپنا ناز کپاے مناجرت میں اپنے طبع کو سنبھالے خدا کہہ دینے چاہئے انکے لئے سماج پرانے کیسے کیوں دل</p>	<p>کہتے تھے اور خود تھے غافل جانتے تھے دھوکہ کجی تھے دھوکہ کہتے تھے یوں کہتے تھے کہ سماج و خود تھے دین چاہتے تھے</p>	<p>کہتے تھے کہ کھٹے تھے کپاے آئی جوا اکبر مظلوم کی اکبر بابین علی یا ابابا شہر اکبر نجل میں تہا ہوا کیلئے دل افکار</p>
<p>ماہ کا ترے چارون شور ہو بیٹا یہ پیر عیبت اتر لب گوہر ہو بیٹا</p>	<p>فولتے تھے مدھون کہون پر مرچان ہر اس لعل کو کہو یا ہر چنا باب جہان ہر</p>	<p>کی دہر بہت سطر رسول مدنی نے توڑا ہر کچھ مرابرجھی کی انی نے</p>
<p>اور رخت جان چھوٹان کی جی جی وہلے نہ دیکھی تیرے کبھے دہر یہ تہہ کی آج جو یہ داغ پھر اب ہم ہی سافز دل و آسما جی</p>	<p>اچھا کہو کہو لیا رانین ملت پیچری کی پیری کا سارا نہیں ملت افغانی شہر کا سارا نہیں ملت صالحین کہیں چاند کہا نہیں ملت</p>	<p>مناہون تہا ہوا توجہ تہا ہوا نہیں تہا ہوا توجہ تہا ہوا میان کوئی سلست کا جو تہا ہوا حضرت کی ربارت کو دم تہا ہوا</p>
<p>یاں کو کرین یمن یہ نہ چاہو علی اکبر مان باکے ساتھ اپنے نہا ہو علی اکبر</p>	<p>مارا ہی آستے کون سے جنگل میں تباد یعقوب سے پھر سے ہو سہ دوست کو بلاد</p>	<p>بجے مدواسم کہ یہ مشکل کی گھڑی ہر جدا دوں کے حلقے میں مری لاش پڑی ہر</p>

مراثی

<p>۱۷۱ بیشکل صلوات کا لئے ہر نشان بابتری اس درون کی وار سے تیران گلو کو نیکیں بد آتا جو مری جان بیابا جی بوجہ سفر کرنے کا سامان</p>	<p>۱۷۲ حالت سے کہ نہ خجالت کیا کس بانیہ تیاران خان طارنا ہلو پیار اکبہ شکران خون کیوں مجھے دیکر وزیران میں نہ ان کی خبر سننے کے تھا</p>	<p>۱۷۳ بیابان طرقت اتنا تو بیلادینا شکر تیقان چھاتی سے لپٹ جاوین دروجا کی کیا ہی تیرا دین صدر سے کیا حال کی کہ نہ چھوڑے تو فرادین</p>
<p>۱۷۴ کچھ باب کو حال اپنا سنا لو گے توجانا اکبر میں چھاتی سے لگا لو گے توجانا</p>	<p>۱۷۵ مجموع کیا کس نے رات جان کو کس شخص نے ارامے محبوب جہان کو</p>	<p>۱۷۶ ہر چند کہ ہنگام ہو یہ جان شکنی کا مشاق ہو بابتری شیریں سخن کا</p>
<p>۱۷۷ کہتے ہو ہے جانب ہجر گئے شیر فرزند بلا رفت میں با حالت تغیر ماکڑے بدن و فرق بخون چا پو یو پہنوں پر زبان خاک کیچو گو گو</p>	<p>۱۷۸ وہ کہے یزید سے لپٹے بدل زار قتلے لیلے دور کہ دیار سار پر خار تکلیف گمانہ نیم چا خاک شب ابرار گریس کی طرح سکول دیا کھون کو کیا</p>	<p>۱۷۹ رونگے گشت نہانی شیریں اکبہ آہستہ کی غصہ کہ جو سبب میسر زردی کے میں سے لپٹ کے کچھ نہ حضرت شیریں بیرون میں بیخبر</p>
<p>۱۸۰ نند آکھیں تھیں سر حضرت شیر سے شق تھا گاہر سے لب شکستے ملتے پر عرق تھا</p>	<p>۱۸۱ نالاں طہان سرور دلیک کو دیکھا حشر کی نظر سے رخ شیر کو دیکھا</p>	<p>۱۸۲ محبوب اچاک گریبان کیے میں خاتون دیامت مجھے گودی میں لیے میں</p>
<p>۱۸۳ چھوٹی اکھوں میں از غیر نظر آیا نیچے چوٹ شیر تو تیرا نظر آیا زخون دران خون کا دیا نظر آیا نکلا ہوا شہ سے کچھ نظر آیا</p>	<p>۱۸۴ شہ کے کما زخمی ہنگام غنا گھر بنو کا جسم چو پاک علی اکبر نہر شہ سے ہوا پاک علی اکبر مہر شہ میں جس سے پاک علی اکبر</p>	<p>۱۸۵ زبانے کیا حال جو لان کا جاری شہ کے کما زخمی ہوا گھر کی داری گھر سے نکلی تھی تو تیرا نظر آیا نکلا ہوا شہ سے کچھ نظر آیا</p>
<p>۱۸۶ صدر ہوا اس دم یہ شہ جن دہش کو بس بیٹھ گئے تھام کے ماتھوں کے جگر کو</p>	<p>۱۸۷ مجبور میں کچھ زور بھی چلاتا نہیں بیٹا ناچار میں م تن سے نکلتا نہیں بیٹا</p>	<p>۱۸۸ مہر کے ہنگام کا بھی کچھ دھیان نہیں ہو زندہ تو ہر وہ دن میں گریبان نہیں ہو</p>

۵۴

چاندنی چرخہ پر کس دشت میں سو یا
گو گو سر بساویں کو شانہ لے کھویا
پیشکے بست مان کی وہ خطوی پر دیا
میرے جلیجے پٹھری چل گئی گویا

۵۵

استنہین چلنے لگے تیر علی ابے
رنے کو ہو سے راست زین علی
فون میں صفت شیر پ کڑی ابے
وینا سے کس کین نے پٹی ابے

۵۶

پیش لب لباس مژدہ طول ہو بکار
یکم بھی بہت ہو جو کون نور عزا دار
جوات ہر وہ دوست خالی نہیں زبنا
بخشنگے صلہ اسکا تجھے نیا ابرا

۵۷

پیشکے بست مان کی وہ خطوی پر دیا
میرے جلیجے پٹھری چل گئی گویا
جان اپنی عجب درد سے شیشہ گاہ اکبر
منہ کھلے لہریا چکیا اور لہنے لگے اکبر

۵۸

پیشکے بست مان کی وہ خطوی پر دیا
میرے جلیجے پٹھری چل گئی گویا
پیشکے بست مان کی وہ خطوی پر دیا
میرے جلیجے پٹھری چل گئی گویا

۵۹

پیشکے بست مان کی وہ خطوی پر دیا
میرے جلیجے پٹھری چل گئی گویا
پیشکے بست مان کی وہ خطوی پر دیا
میرے جلیجے پٹھری چل گئی گویا

پانی لب کوثر پہ لب اب بھیو بیٹا
داوی سے شکایت نہ مری کچھو بیٹا

پیشکے بست مان کی وہ خطوی پر دیا
میرے جلیجے پٹھری چل گئی گویا

<p>۴۳ جلیغ لیشتر کو لا پوٹی میں برچی کی گئی تاب پشتمنی میں مصر و مصر سے دیکھ سہ زنی میں حالت نہ رہی ہم رام برنی میں</p>	<p>۴۴ زخمی گرو دمن میں بنے میں حالت کوئی دل ہی ہو ایسا عجیب اکل کھٹ پلٹے کین فی منین اکل کی پیل کا تال نین پانا</p>	<p>۴۵ جلیغ تے سانے کھنکھنے میں لیجے میں اور کھٹے میں راکھ جلیغ سے کھانے میں غذائت ہو الی کو دمن میں پانا</p>
<p>۴۶ بیابان سے ساتھ چٹا کھت جگر کا دل لوٹ گیا فانیہ زہل کے پس کا</p>	<p>۴۷ چشم شہ دین نور لہر و عودہ رہی پروانوں کو خود شمع سحر و عودہ رہی</p>	<p>۴۸ قدروں سے اہل زکون کو ملے نہیں موت الی لہجہ و مٹاوی برے نہیں</p>
<p>۴۹ عاطف ہو انون میں شکت کا آکھین میں نور لہر است ہوئی غضب بجا کرنے لگا انکو کجاں مٹا ہوا بازو رہا جگہ کے قابل</p>	<p>۵۰ تہمین ہو سر میں جلد کر قاست ہو قافل ہو مصیبت میں کونہ میں ان جلیغ لہجہ میں نہیرون کو سر سے کیا اب ہو کا</p>	<p>۵۱ بید میں ہوا دمن شہ میں کھٹے میں لہجہ میں کھٹے میں لہجہ میں کھٹے میں لہجہ میں</p>
<p>۵۲ خم ہو گئے نہ ہو یا تاب و توان نے بٹھلا دیا بارخم فرزند جو ان نے</p>	<p>۵۳ گلو اب کے گے رن میں لہجہ میں گردن یغن لہجہ کے مگر طوق پرے میں</p>	<p>۵۴ پھیلے میں قدم خاک اب سونل میں چو کھٹے میں شہ اور کوئی یاد نہیں</p>
<p>۵۵ نیاسے دانہ میں خجیا نے عشہ کے سوا کون جو تاجہ بجا نقل میں شہ میں گلیجے حضرت کھجی تے میں گلیجے</p>	<p>۵۶ ہو پھیلے دانہ کی جلیجے شہ میں مشقوں ہو و عا شہان ایک لکھتے میں جلیجے شہان ہو پھیلے دانہ کی جلیجے</p>	<p>۵۷ نہانے میں لہجہ میں ہو پھیلے دانہ کی جلیجے ہو پھیلے دانہ کی جلیجے ہو پھیلے دانہ کی جلیجے</p>
<p>۵۸ اندر میری آنکھوں میں کپڑا رہے خوشید تر پتا رہے رہے</p>	<p>۵۹ منزل کا سفر کو تاجہ میں خاوش میں لہجہ میں</p>	<p>۶۰ ہو دے گی نہ کچھ دیر جی جلیجے ثم اول منزل میں ہو پنا کے پھلنا</p>

<p>۱۰۱ بہشت و جہنم میں جہنم کی جگہ جھوٹو بیابان میں ہوا اور ان کے بادل میں جھوٹو نظم کو اس موت کی پرستش میں نہ چھوڑو بہشت میں تپا ہوا اتقل میں نہ چھوڑو</p>	<p>۱۰۲ کون کیا جگہ کی گنج گنج کی گنج زندہ بچے جہنم میں نہ زندہ نہ جاتی اب جگہ میں کوئی کہے کیون کیون کیون جلد ہو چھوڑو ہر قصہ یہ طواری</p>	<p>۱۰۳ قبر کے میں جہنم میں تپا ہوا دیکھا غم نہ زندہ میں سب گھر بار کتنی کتنی کوئی کہے کہ شا گھر کا آجبال جلد ہو چھوڑو ہر قصہ یہ طواری</p>
<p>۱۰۴ رستہ بھی خطرناک ہے منزل بھی کڑی ہے دوستا تھ ہمارا کہ یہ شکل کی گھڑی ہے</p>	<p>۱۰۵ ایذا میں بہر ہوتی ہر شام و سحر اپنی نویس کے بند میں ہاتھ تو کوئین کمرانی</p>	<p>۱۰۶ ثبات نہوا کسی نظر کھا گئی دو گو کیا جلد سے شیر کو موت آگئی دو گو</p>
<p>۱۰۷ جہنم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا کسی کی زندگی تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا</p>	<p>۱۰۸ جگہ کے جگہ کے جگہ کے جگہ کے ایز کے سواد جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا</p>	<p>۱۰۹ دور و سفر کے جگہ کے جگہ کے جگہ کے نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا</p>
<p>۱۱۰ تین تین تین تین تین تین تین تین گردن تو اٹھاؤ کہ ہم ایسا تے میں بیٹا</p>	<p>۱۱۱ نئی شہر یہ تاکہ کہ طالب ہے جو زو کا ہاں بھیجے سرکٹ کے زہر کے پس کا</p>	<p>۱۱۲ ناشا و جوان خاک پہ بیدم نظر آیا شادی بھی نہ دیکھی تھی کہ ہم نظر آیا</p>
<p>۱۱۳ نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا</p>	<p>۱۱۴ نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا</p>	<p>۱۱۵ نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا نظم میں تپا ہوا جہنم میں تپا ہوا</p>
<p>۱۱۶ ضلع کیا کیون آپ نے نور نظر اپنا لٹا ہوا پس سے تو کٹا دیے سہرا اپنا</p>	<p>۱۱۷ اب عصر کو طوفانی کے تلے تپا ہوا سر نہر خدا کر کے گلے تپا ہوا</p>	<p>۱۱۸ میدان میں ہین یا جس کی ڈیو می پٹھان شہر نے کہا جلی ہوئی ریتی پہ پٹھان</p>

<p>۱۸۱ موت کو نہ ڈرنا کہ بس اب سر پہ ڈالو جو جسم کو بچاؤں گا بس دل کو بچاؤ موت کی چھاتی سے سکینے کو لگاؤ وہ تھی تھی ان سے علی کبر کو بلاؤ</p>	<p>۱۸۲ تو کہ یہ حضرت نے جو کی درد آگاہ بھانج سے یہ دل نے لگی نیت یاد تھامو دل تیار کرو اور ان سے بچاؤ رودگی تم اس طرح تو جیسے کہ نین شاہ</p>	<p>۱۸۳ اگر بچاؤ نہیں چھوڑنا ہے چھوڑنا عابدی سو زویہ پاکت دھل انام لوہی سے نہ اٹھنے یا اندرہ یا لام سطح سبکی میں چٹا ہے پیر شام</p>
<p>۱۸۴ نزدیک ہوا اب تم سے لکھائے کلجہ چھاتی سے واپس تو نہ بھانجائے کلجہ</p>	<p>۱۸۵ وقت میں جوان بیٹے کی گھیرے میں پیر کچھ مجھ میں بھی رخصت کیلے ہیں پیر</p>	<p>۱۸۶ بہر مصیبت میں نہ ڈالو مجھ آت ایداے اسیری سے بچاؤ مجھ آت</p>
<p>۱۸۷ حضرت کے آہ کمان خصلت میں آتا تو اجل لگتی ہی ان میں تو آئیں بسوں اگر خاک بھی چھانیں تو نہ لہیں رخصت کرو اب ہر کو ہم سر کو تہین</p>	<p>۱۸۸ لٹنے سے نہ چائے زندہ کی آہ بانگو یہ دعا کہ سلامت میں پیر دارت بھی ٹھاٹھ سے تو باد ہوا گھر رو کو کبر مانجا کے کو ای کو بے پیر</p>	<p>۱۸۹ لٹنے کی رات کھٹے چلنے کی یاد واغ غم زندہ میں مرنے ہوں جلاو میدان میں کہ مرنے شہیدان ہر تبار لٹنے کو بچے لاشہ آگ بے پیر تبار</p>
<p>۱۹۰ وقت میں ان کو بے رات نہوگی بیر میں اب اُسے ملاقات نہوگی</p>	<p>۱۹۱ سب گئے باقی اسی مظلوم کا دم ہر گر لٹ گئی نہ ہلائی کمانی تو ستم ہر</p>	<p>۱۹۲ گھر چوڑے کے اٹھم کے ٹھگ میں نہوگی میں خاک بسر ج سے نقل میں نہوگی</p>
<p>۱۹۳ زندہ میں چھوینا اور باؤنا کام ہو تا غم زندہ جوان موت کا نیام پاپا سے نہیں ملنے کا عبت گل انام شکل جو کرتے دل تیار کبر کو رام</p>	<p>۱۹۴ بیتلے لٹے لٹے تھے تیرا ابرار فزون ہو کر کیلے بیکس دل زار دور کے کما اور میر سے پاک سے غبار آوارہ وطن ہو کر تیرے بگڑا غار</p>	<p>۱۹۵ حضرت کے کمان تھی تھے نہیں پیر تقدیر چاکری کی کیا زور پیر میتا بیگیا اسرا اللہ کا پیر لازم ہو ساقی کی جھٹکے ان پیر</p>
<p>۱۹۶ پیری میں وہ برباد ہیں کر گئے بانو اگر نہیں پائے گئے ہم مر گئے بانو</p>	<p>۱۹۷ یساو مجھے ہر راہ جان جائے ہو چھا چھوڑے ہوئے لوٹے کو کمان جاتے ہو چھا</p>	<p>۱۹۸ رکھو نظر اس پر کہ جو مختار ہو سب کا بہر مصیبت میں مددگار ہو سب کا</p>

<p>۵۱۷ تبدیل کو کیا تاب شمع حکم غلامین دائے تلبیسیم ہو سکی زینب سہلے میں سدا اہل دلارنج ہو بلالین کچھو کچھو سے گلہ قید خدایین</p>	<p>۵۱۸ اگر تجھے وہ اپنے خمدار دکھائے وہ مہر و ساقی بول سے زنا کو کھائے موتی ہوں لبیل گمراہ دکھائے سگڑو جی اتنی زلفوں کو بھڑکھا دکھائے</p>	<p>۵۱۹ جان بیکے نجیب آئیں کھو گئے کی والدہ صاحبہ فقہا کھو گئے بالہ علی بی بی گناہ کھو گئے مٹھے حسن سبب آئیں کھو گئے</p>
<p>چھن چلے رد بھی تو نہ گھبراؤ بانو ٹھنڈے دھانپے بالوں سے چلی جائیو بانو</p>	<p>۵۲۰ در دہم وقت بہت اب شاق ہو بیٹا اماں تری تصویر کی مشتاق ہو بیٹا</p>	<p>ہو تا ہی نہ کچھ روئے سے حاصل نہ خان ہم بھی ہوئیں تھ جائینگے کہ امین جان سے</p>
<p>۵۲۱ گلتے گلتے سے نکلنے کا نہ خیال جنت میں ہیں قتل خانیں اگر کھام اکدم میں ہر آب کو پانی پھیلا سکھو نصیبین زندہ کو دنیا ہو جیو پانی</p>	<p>۵۲۲ سکھو نصیبین کی پیٹ پیاس بیابان کو سور کہ ہو علی اکبر چوڑے کھیلنے نیش کا یہ کہنے کے سور لیجائے بین السد کو سو پانی نصیبین جوار</p>	<p>۵۲۳ جو صبح کو تھے اکٹھے وہ دکھ کر کہاں ہیں وہ دوست وہ جاگتے وہ غور کر کہاں ہیں وہ بھائی وہ فرزند وہ دلدار کہاں ہیں وہ شیر وہ جاننا وہ جوار کہاں ہیں</p>
<p>۵۲۴ اسدم ہو قاتل روح پہ والدہ ہساری تم روک لے کھوٹی نہ کرو راہ ہساری</p>	<p>۵۲۵ جو مشہور زانی میں اب اکدم نہ ملینگے چھاتی سے لپٹ جاؤ کہ پھر ہم نہ ملینگے</p>	<p>۵۲۶ سہرے سے ہیں وقت شہادت نہ ملینگے اب بھڑا قال مری گردن پہ چلینگے</p>
<p>۵۲۷ بھڑا قال کو تمام کے بانو کیا پری کمدیہ کر آمان کو دفار کیے داری میں عازم صحت کو ترستی ہوئی صحت کی دیواری پر کی گئی سواری</p>	<p>۵۲۸ کچھ کہیں دل غم و درد مکاری والقہ میں غم و زنت کا تھاری کچھ کہیں میں مجبور میں جو مری باری ایسے جو لازم غم کر دے زاری</p>	<p>۵۲۹ پوچھ کر بولج زبانی سے عیاری لایا اسے قتل سے دیوار کا پیار پوچھا میں جس نے کہ دم نہ مری پکار راخا کوئی کہ نہ اٹھا کیا جارا</p>
<p>۵۳۰ تم جب گئے اشک دریا نہیں تھتا میتا ہوں اب مجھے کچھ نہیں تھتا</p>	<p>۵۳۱ سجیش دلپسمر کے عورت کی جگہ ہو یہ دار فانیخ و مصیبت کی جگہ ہو</p>	<p>۵۳۲ ہو دے گی جفا و شتم میں محتاج کفن ہو وہ ڈھلے گھوڑے تم ایجا بدن پر</p>

<p>۴۳۳ نہیں چھی رخت نہ لگیں ہیں تیار میر کا کہیں لاش کہیں تلے تقدیر میر کا کہ نہ جی نہ چھو گئے سنگد میر کا کہ نہ جی نہ چھو گئے سنگد</p>	<p>۴۳۴ یا خدا ترن سے جاتی ہو چاہو یا فاطمہ زینب سے کھلے ہاتھ یا شیخ راغب سے چھوڑ دو ای جاتی میں حال مراد کچھ توجہ</p>	<p>۴۳۵ عابد بنے بزرگ بابر کی چپائی سپیش کے علیے کہ ہر کو جاتی باب کے غرض تھے سنان سینے جاتی چھوڑنے کے قابل تھا لے موت زاتی</p>
<p>۴۳۶ مقتل میں جلو گئے والوں کے پھٹنگے یہ بات بھی جمال کے ہاتھوں سے ٹٹنگے</p>	<p>۴۳۷ مذہب کو کہ لٹی جاتی ہر زینب شیر سے غربت میں چھٹی جاتی ہر زینب</p>	<p>۴۳۸ ولغ دل سوزان سے دکھلائے برادر بازو کو مرے توڑ گئے ہائے برادر</p>
<p>۴۳۹ غرض ہے سچ چوبی زد کی تقریر تلوار چلی دل پہ چلیے لگا تیر جلاتی بزدل کے گلے دیکھو وہ دیکھو نہایت کر کے کسان جا بیاہ</p>	<p>۴۴۰ بیکے گئے غایت زینب جگر انگار تھمڑنے کے قوس کا بے نام ایر زینب کے جی نہنے کی صدا آتی کجا بد ہاتھ جو ہو چوٹ سے عابد بیاہ</p>	<p>۴۴۱ نیکے یاد کو صدا دی ادھر آؤ قیام میں رہتے ہیں جلد بخدا اوجھ سے کما اٹھتے آنکھوں سے بھاؤ شیر سے نہ رہے جی سپر جی مری لاؤ</p>
<p>۴۴۲ موت کے کہ اس باغ کو با مال نہ دیکھوں آنکھیں ہوں ہی کو کہ یہ حال نہ دیکھوں</p>	<p>۴۴۳ کولہ کے کما شور یہ کیسا ہر فغان کا کیون قبلہ کو میں ارادہ ہر کسان کا</p>	<p>۴۴۴ دین تھم نہ کیوں ہم بھی تو گودی میں کپیں رہنے کو کیلے شہ مظلوم چلے ہمیں</p>
<p>۴۴۵ ہر کو خبر نہ کیا جاکو سنائی بہل ہوتی ہے تیغ بداندہ کی جاتی زیادہ زور دین مری جاتی زیادہ زور دین مری جاتی</p>	<p>۴۴۶ عابد بنے بزرگ بابر کی چپائی سپیش کے علیے کہ ہر کو جاتی باب کے غرض تھے سنان سینے جاتی چھوڑنے کے قابل تھا لے موت زاتی</p>	<p>۴۴۷ عابد بنے بزرگ بابر کی چپائی سپیش کے علیے کہ ہر کو جاتی باب کے غرض تھے سنان سینے جاتی چھوڑنے کے قابل تھا لے موت زاتی</p>
<p>۴۴۸ ہر کو بدین گردیا بان سے اٹکا ہر کو بدین گردیا بان سے اٹکا</p>	<p>۴۴۹ برجی سے جگر چید کیا اگر ہمارے اس وقت ہوا خاتمہ لشکر ہمارے</p>	<p>۴۵۰ رخت ہر کو ہو جائے بدن میں کپیں سرن سے جدا ہو تو مریے درد سرن</p>

<p>۴۴ جہاں سے لگا کر غم غلوں کو چار مکڑی جڑ کے یا اللہ کیسے لنڈوں کا جو چہرہ کون اگر غم بھی سکھایا یہ فافہ بت میں قلم سے تر تھا ہے</p>	<p>۴۵ تو رہوں نصیب نصیبین علی و علیہ نہیں سے ہم کبھی ہونا نہ خبر لے آئیں عین منہ جب ہوں گر بار گردن کو جھکا دیا میں کہنے ہو اگر بار</p>	<p>۴۶ جہاں کی ان باتوں نے نہ لگے نظر فرمایا کہ دل خدار سے تجھے پھلان پوزندے کے نہ کھلے شفقت تسلیم ہے کہ ہر دیکھے راست</p>
<p>۴۷ وارث موم احمد و جید کے تھیں ہو ابا لک مختار مرے گھر کے تھیں ہو</p>	<p>۴۸ گھبراؤ ہرگز نہ کسی رنج دالم میں یوسف کی طرح جانیوزندان ستم میں</p>	<p>۴۹ مختار ہو علم امام دوسرا کے سب کھل گئے ہر دے تھے جو امر خدا کے</p>
<p>۴۹ کہے ہوشیاری لڑائی کا انجام دشمن تھیں ہر جھوٹے شام اکدم میں لگا یہ گھر جا بجا کام نہا کہ آہو چار سے نقل کا ہنگام</p>	<p>۵۰ بولنا چاہے بدوہ خانی اویٹ یقین نہ رہتے تھیں بیہوش اچھا نہ گئے تھے کیلئے کسی اسلوب کیا طوں داس میں لہنی ہر ہوش</p>	<p>۵۱ پچھو وہی کر کے طے پتہ ابرار خوش ہوتے تھے ادھر عالمہ جبار جب چین میں تھے چوڑے بول زار لڑائی نہ تھیں سکینہ جبار اظہار</p>
<p>۵۲ ملتی نہیں پھر جبکہ قضا آتی ہر بیٹا اب تمہی تہی کی بلا آتی ہر بیٹا</p>	<p>۵۳ شکوے کا خدا چاہے تو بیان نام نہ آئے پر حیف کہ ہم آپس کچھ کام نہ آئے</p>	<p>۵۴ کہتی تھی کہ میدان سے کب لڑے گا کیون روئے ہو کیا گھر میں اب لڑے گا</p>
<p>۵۴ س طرح جھل ہو گی گردن نہ شیر بیٹاری نہ ست میں ہر وطن گلو کہ اگلے تھے باخون میں با زینے لہیر یہ جا بجا کی ان جیسے پاؤں میں نہ لہیر</p>	<p>۵۵ ہم تو خلیفہ مرفی خدایں جین ہی پانڈ غم رنج و بلا میں بہ نصیب کائنات ہم درخشاں ہیں غیر ہوا شیکہ گردن کہ ہم عقدا کشا ہیں</p>	<p>۵۶ دل چاہتے ہو عاش کوئی گون کار چاہ گئی مرنے کا سالان ہر سارا تڑپوں میں لینے سے بھی کرتے پورا کھینچتی کیا ہو گیا پیر آج ہمارا</p>
<p>۵۷ پر قید میں تم شکر خدا کیجو بیٹا آزادی امت کی دعا کیجو بیٹا</p>	<p>۵۸ ہو گئے نہ ہر سان کبھی حضرت کی ماسے ور نہ چین دا کا ملا فضل خدا سے</p>	<p>۵۹ تشویش میں کچھ فکر مرن بھی نہیں ہو کچھ شے محبت کی وہ چوں بھی نہیں ہو</p>

<p>۵۵ بندانی زمین کے بننے کا نشانہ بس میں پتھر کی طرح کی جگہ پوچھا جانی کہ یہ کی طرح ہے میں نے پتھر کی طرح کی جگہ</p>	<p>۵۶ دیکھ کر خضر نے کہہ دیا کہ بجائے بس کے کہیں کہیں دیکھ کر خضر نے کہہ دیا کہ بجائے بس کے کہیں کہیں</p>	<p>۵۷ نکارا دولت جو کل شمشاد دیکھا کہ وہ دل سے کہی ہو تینالی پانی کی طرح کی جگہ سرخ سے پتھر کی طرح کی جگہ</p>
<p>۵۸ بجائے شکایت جو کچھ ہو گئی با با تم کیا کر دے تقدیر مری سو گئی با با</p>	<p>۵۹ غبت میں گوارا غم و غرت کر دی بی انجا کہ سورہ نے کی عادت کر دی بی</p>	<p>۶۰ جولانی کیا دھوپ میں کبش دینے پر کھول دیے فرق پہ جبریل امین نے</p>
<p>۶۱ جو کچھ گناہ آج وہ پھر کر رہا تجلیا کو کچھ بھی چاہی گناہ آفت جو کچھ کر آٹھا آپ کا سا معاذ کی گناہ نہ بنے پتھر کا</p>	<p>۶۲ نہاد و بیچارہ جو کچھ کر رہا ہو گیا وہی جو کچھ کر رہا بلا و بھلائے تو جان اپنی نہ کھو نا دعائے شہین ان کی تم لب چانی پونا</p>	<p>۶۳ تس تس کے گناہ شہادت دین کی معاذ کی گناہ شہادت دین کی وہ سچ و عدل و مدد و شہادت دین کی تس تس کے گناہ شہادت دین کی</p>
<p>۶۴ تم ہوئے تو آرام سے میں سو گئی با با چھاتی پر شرم سے میں سو گئی با با</p>	<p>۶۵ صاحبو میں غم سے تیرے میں بی بی مظاہر ہو گئی پتھر میں بی بی</p>	<p>۶۶ کیا عجب یہ اقدارے بخشا تھا لظ کو تجلیا آنکھ لائے گناہ مقدر بشر کو</p>
<p>۶۷ پتھر میں گناہ کی گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو دیکھ کر گناہ میں گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو</p>	<p>۶۸ پتھر میں گناہ کی گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو دیکھ کر گناہ میں گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو</p>	<p>۶۹ پتھر میں گناہ کی گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو دیکھ کر گناہ میں گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو</p>
<p>۷۰ عشاق کو نہ تھا جو دین صد نے دور دین کی پاسی کو نہ تھا جو دین صد نے</p>	<p>۷۱ سنبھلائی تھی خیر و شہادت دین کو ڈیوڑھی پہ پاتھ تھا کہ خیر و شہادت دین کو</p>	<p>۷۲ پتھر میں گناہ کی گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو دیکھ کر گناہ میں گناہ کو نہ جاو تجلیا گناہ میں گناہ کو نہ جاو</p>

<p>چاؤن خان فرخ کو جگہ پکارا بشیا کر آیا استاد کا پیارا ہو گئے چوٹی چوٹی صفت آرا گھپچھپچا کر نہ دیا کلاں</p>	<p>جگہ جی کو فرخ جانا بھارا کہنے میں ملک فرشتے آدیا اللہ کا گھر دل بیتاب ہارا تو عین عبادت بخدا خواب ہارا</p>	<p>دائندول جان چیمبر مجھ بیاہو خیمبر خیم خاتم اکبر مجھ بیاہو پیا ہون گیا ایک کو تیرے مجھ بیاہو کرتی گنگا دن کی گنگا مجھ بیاہو</p>
<p>تھا شور کہ دریا یہ دلیر آنے نہ پائے دریا کی ترائی میں یہ شیر آنے نہ پائے</p>	<p>عقلیت نہیں دنیا میں چلن آل عبا کا سو فی میں بھی دم بھر نہیں ہم عشق خا کا</p>	<p>لجائے مان اب بھی جوازاؤں سے بڑا یہ تھا ہر اسی پیاسے کے قدم سے</p>
<p>اڑی شایم کہ دن بگیا از تب غل خاک نہ قبل میں کیے کرور سک بچا ہاتھ میں تیرے شہر پڑھا تھا بڑا شیر آبی کا آدہ شہر</p>	<p>تین جہر عشق شہر سے نانا اسرا لای سکین محرم سے نانا عالم میں شہر شرف آدم سے نانا ہن سے سو لوں تک مقدم سے نانا</p>	<p>باجا تو جی ہو غنیمتیں عارے حق کے گمراہ میں سینے جانتے گھر دن خدا کا ہو دینے میں عارے کیا اپنا فرسم مجھے ہو غنیمتیں عارے</p>
<p>جہان تھے خاک تھرام ازلی سے رن کا پتا تھا لغزہ فرزند علی سے</p>	<p>سراج میں پائے ہیں مجھ سے وہ جہا میں کافی ہر ہی خیر کہ محبوب خدا میں</p>	<p>مہمان ہوں کہ درم مری شہر ہی پر کمد تو چلا جاؤں ابھی قبر نبی پر</p>
<p>میر تقی میر کہنا بد را اللہ رشن ہو جان میں آئیں سکون ہا خانی نے کیا جگہ دو عالم کا نشا خدا خان ملک ختم دیباہ</p>	<p>ہوں کیا فیض میں حکم شہر بشیر کا غلغلا غضب اللہ کا ہر شہر جان کی اور میں بی بی کے ہر شہر جانی میں میں کاجے جانی میں ہر شہر</p>	<p>انہوں میں کو کون جانی نہ ہی قدر وہو نہ ہو گئے تو مجھ بیاہو گئے بھجی داغوں کے بھر ہو اقلب جگہ و صدار اوتو ہم میں کیا ظلم جو کیا نہ ہو کیا غدار</p>
<p>محبور نہیں پوچھ لو ہر شاہ و گدا سے ہیں دونوں جہان زیر نگین خدا سے</p>	<p>جسکے لیے خاک غرائم پہ ملے تھے پیکان تم جسکے جنازے پہ چلے تھے</p>	<p>آمت ہو گئے کیا کروں اس بادی کے آلو این علم کی ہیں لاسے پہ تہی کے</p>

<p>۴۹۱ ان باتوں کو کہیں وہ کہیں چھو بیولا پر دل میں پڑا توں نے غیب سے چھو کاہلے جو پوچھا تو اس سے ہاتھ میں لا ایک نینے نے سچے لگے لگے کو کو</p>	<p>۴۹۲ نہیں توں نے چھو چھو دست بولیا نہیں توں نے چھو چھو دست بولیا چاہی توں نے چھو چھو دست بولیا نہیں توں نے چھو چھو دست بولیا</p>	<p>۴۹۳ کتنی تھی کہ لوہا تر اکب مانتی ہوں میں اگر گزرتے تھے موم سے کج جانتی ہوں میں</p>
<p>۴۹۴ جھکی اوتے تیغ جو ہر عشق خدا کا اگر لال ہی وقت ہو تسلیم درضا کا</p>	<p>۴۹۵ دریا کے شہادت کا تلام ہو ان میں غل تھا کہ سنگ گیا ماہی کے دہن میں</p>	<p>۴۹۶ ہاگہ و بے بی بی علی کے تھے چھائی پرچہ گھوڑے سے تھے چھائی پرچہ</p>
<p>۴۹۷ کتنے ہیں جنہی شہد مالا کو بلا دو راوی سے لٹا ہے کہ بابا کو بلا دو</p>	<p>۴۹۸ دکھلا دیا بدعت کا تر تیغ کے بھلنے رہنے ہی سے کھینچا اسے روج میں اگلنے</p>	<p>۴۹۹ سر کے نہ قدم گزر گراں فرق ہو گوا چکا جو اُدھل گیا تیغ تو دودھ کا</p>
<p>۴۹۹ پہنچتے تھے چھائی گیا الفت کا لکھی لاش علی اکبر کی مات و مگر کی</p>	<p>۵۰۰ اسم شہنشاہ کے بولے چھائی چھائی کیو کہ توئی جنگ و انا ہو تو اسے</p>	<p>۵۰۱ کھٹا ہوئی کہ ہو اگر زنجی بیکہ کھٹا ہوئی کہ ہو اگر زنجی بیکہ</p>
<p>چلانے لکھو لکھو شہد شہر قہر کا رے کاٹ سے سر سبز سکول عربی کا</p>	<p>تیرے کو اٹھا سکتا تھا کوئی نہ کہاں کو تھا عجب باہر تھے دو لاکھ چوہاں کو</p>	<p>ہاتھ اس کا جو تیغ شہ فیاض نے کاٹا غل تھا کہ پر زار کو مقرر اس نے کاٹا</p>

<p>شعر بہشتیہ بیچنے سے چاروں طرف سے آپ بچنے کیلئے بے شمار چاروں طرف سے نہیں گئے گھٹے شاہ و محاروں سے نہیں چھوئے کسی عالم چاروں طرف سے</p>	<p>شعر بہشتیہ بیچنے سے چاروں طرف سے آپ بچنے کیلئے بے شمار چاروں طرف سے نہیں گئے گھٹے شاہ و محاروں سے نہیں چھوئے کسی عالم چاروں طرف سے</p>	<p>شعر بہشتیہ بیچنے سے چاروں طرف سے آپ بچنے کیلئے بے شمار چاروں طرف سے نہیں گئے گھٹے شاہ و محاروں سے نہیں چھوئے کسی عالم چاروں طرف سے</p>
<p>تیرہ دن کا جس کی آوارہ وطن کی تینوں سرگین کد گئیں حضرت کے بدن کی</p>	<p>تیرہ دن کا جس کی آوارہ وطن کی تینوں سرگین کد گئیں حضرت کے بدن کی</p>	<p>تیرہ دن کا جس کی آوارہ وطن کی تینوں سرگین کد گئیں حضرت کے بدن کی</p>
<p>شعر پہلو پر لگے اور بیٹے پالے چلا کر ان کو دکھائے بچپن کی دوا آتش نہ دین آپ کی طرح سنبھالے سچ بکھولنے کیلئے بچے کے بچلے</p>	<p>شعر پہلو پر لگے اور بیٹے پالے چلا کر ان کو دکھائے بچپن کی دوا آتش نہ دین آپ کی طرح سنبھالے سچ بکھولنے کیلئے بچے کے بچلے</p>	<p>شعر پہلو پر لگے اور بیٹے پالے چلا کر ان کو دکھائے بچپن کی دوا آتش نہ دین آپ کی طرح سنبھالے سچ بکھولنے کیلئے بچے کے بچلے</p>
<p>فریاد کہ احمد کا لہو جبین ملا تھا آس تن پہ پیچہ غم کہ اک باغ کھلا تھا</p>	<p>فریاد کہ احمد کا لہو جبین ملا تھا آس تن پہ پیچہ غم کہ اک باغ کھلا تھا</p>	<p>فریاد کہ احمد کا لہو جبین ملا تھا آس تن پہ پیچہ غم کہ اک باغ کھلا تھا</p>
<p>شعر یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے</p>	<p>شعر یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے</p>	<p>شعر یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے یوں نہ کہے شہر کی طرف سے</p>
<p>تیرہ جو لگا فرق پہ اک بانی شہر کا شق ہو گیا سرفراہ زہرا کے پس کا</p>	<p>تیرہ جو لگا فرق پہ اک بانی شہر کا شق ہو گیا سرفراہ زہرا کے پس کا</p>	<p>تیرہ جو لگا فرق پہ اک بانی شہر کا شق ہو گیا سرفراہ زہرا کے پس کا</p>

سلام
ارم کی آب ہوا ہوا دین ہون
زواج غنیو ہوا اور دین ہون
غبار کی ہوا اور دین ہون
سلامی کیا ہوا اور دین ہون
نشا زبیر کا ہرگز نہیں فوت
کہ خاک کر بلا ہوا اور دین ہون
علی آگے ہوتی سب قبر روشن
پتھر نور کا ہوا اور دین ہون
نہیں کہ پیش اعمال کا ڈر
کہ اب فضل خدا ہوا اور دین ہون
نہیں دل کو ہوں باغ ارم کی
ہو اسے کہ بلا ہوا اور دین ہون
کہ قطع کرے یہ ارم انہیں سے
تصور شاہ کا ہوا اور دین ہون

بجاست جلا ہون اس مرض میں
بیل ب مبری قضا ہوا دین ہون
مہینے نکل کر کھٹے مٹے شاہ
یگری کی ہوا ہوا اور دین ہون
مٹا قطع مٹا زنگار و راست
کہا جس نے نہ پھوڑا اور دین ہون
ارم کا راست ہوا اور دین ہون
یہ فوج کفر و دلت کے دین
جینی قافلہ ہوا اور دین ہون
تغیوں کی تو لا پتہ ہوا
علی کی اب دل ہوا اور دین ہون
سیاست سے نہ مطلب ہوا کہم
سیاست ہوا اور دین ہون
لام لہجا ہوا اور دین ہون
مرض سب دور ہو گئے کہ بلا دین
بیجا دارا شن ہوا اور دین ہون

غلامی و لبر نہ ہوا کی ہر خوش
وہ کل کا بادشاہ اور دین ہون
مٹا قطع مٹا پیر عباس
میت تھک یہ جا ہوا اور دین ہون
مٹا قطع مٹا دیا کے کنارے
مٹا قطع مٹا ہوا اور دین ہون
مٹا قطع مٹا پر کلر و سلے عباس
بس اب نکل جہا ہوا اور دین ہون
مٹا قطع مٹا شہ سے سب ہوا
کہا دین غیا ہوا اور دین ہون
مٹا قطع مٹا نہ اکبر اور دین ہون
بس اب سر خط ہوا اور دین ہون
مٹا قطع مٹا جو خدا
مٹا قطع مٹا ہوا اور دین ہون

<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>	<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>	<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>
<p>جہاں سے تم میں ہیں کپڑے کفن کی صورت نماز پاس سے نکلتے ہیں بہن کی صورت</p>	<p>جہاں سے تم میں ہیں کپڑے کفن کی صورت نماز پاس سے نکلتے ہیں بہن کی صورت</p>	<p>جہاں سے تم میں ہیں کپڑے کفن کی صورت نماز پاس سے نکلتے ہیں بہن کی صورت</p>
<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>	<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>	<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>
<p>زینت خستہ حاکم سے موی جاتی ہو گریختہ زینت کی صرا آتی ہو</p>	<p>زینت خستہ حاکم سے موی جاتی ہو گریختہ زینت کی صرا آتی ہو</p>	<p>زینت خستہ حاکم سے موی جاتی ہو گریختہ زینت کی صرا آتی ہو</p>
<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>	<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>	<p>میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں میں نے اپنے دل میں تجاویز کی ہیں</p>
<p>انہی کہنے کی جدائی کئے فراقی ہو کیا کریں ہوا اہل کھینچے لیے جاتی ہو</p>	<p>انہی کہنے کی جدائی کئے فراقی ہو کیا کریں ہوا اہل کھینچے لیے جاتی ہو</p>	<p>انہی کہنے کی جدائی کئے فراقی ہو کیا کریں ہوا اہل کھینچے لیے جاتی ہو</p>

<p>۱۷۱ جیو تین ورن میں تین تین جیو تین ورن میں تین تین جیو تین ورن میں تین تین جیو تین ورن میں تین تین جیو تین ورن میں تین تین</p>	<p>۱۷۲ اوسن جہان سے کوئی ہمدرد نہ کیا کہ جس کے چلنے پر غم نہ جگہ پر چلنے پر غم نہ جگہ پر چلنے پر غم نہ جگہ پر چلنے پر غم نہ</p>	<p>۱۷۳ تسے تھا باکا اس وقت تک تھا یہی چلائی تھی سر میں اس کے باکا نہ ہاتھ پر اس کے سر پر اس کے باکا نہ ہاتھ پر اس کے سر پر اس کے باکا نہ ہاتھ پر اس کے سر پر اس کے باکا نہ</p>
<p>۱۷۴ میرے مرنے کے بعد جنہوں نے تجھ سے پالاجائی کون ہر اک اپنے کسے والے جہان</p>	<p>۱۷۵ اوسن خاک ٹرانا تری تقدیر میں ہر شکے سر قید میں جانا تری تقدیر میں ہر</p>	<p>۱۷۶ اگرے پولس میں تھوڑے سا صاحب تھوڑے ان قدر سوچ جاؤں مجھے چھوڑا صاحب</p>
<p>۱۷۷ میں نے تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا</p>	<p>۱۷۸ میں نے تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا</p>	<p>۱۷۹ میں نے تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا</p>
<p>۱۸۰ واسطہ خالق اگر کا نبی کا صدقہ مہر قضا توں قیامت کا علی کا صدقہ</p>	<p>۱۸۱ اس گھڑی دیر نہ فرصت میں یادہ کیجئے یا حسین بن علی دن کا ارادہ کیجئے</p>	<p>۱۸۲ نہ کیا پاس دب حیف ہمارا تنہ دودھ پیتے ہوئے بچے کو بیار تنہ</p>
<p>۱۸۳ میں نے تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا</p>	<p>۱۸۴ شاہیدان چلے گئے تیرے کنبہ کو خاک مارنے کے لئے تیرے کنبہ کو</p>	<p>۱۸۵ میں نے تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا تیرے کنبہ کو جی بھجوا دیا</p>
<p>۱۸۶ دل کہن گیسرے ہوئے کس طرح نہ جاؤں قتل کہن میں جان پی جاؤں نہ</p>	<p>۱۸۷ سرمیو کہ جگر سینے میں شق ہوتا ہر ابھی ماتم نہ کرو جگر فلق ہوتا ہر</p>	<p>۱۸۸ قتل ہو جاؤں گایا میں نوختا دے پھر مجھ کے نواسے کو کمان پاؤں گے</p>

<p>۱۹۸ ایں پلے کا کوچہ کج گزین غم و اند و جان بسا جو کہ سب ہی کے شہ گر کیا میں نے اس کا ٹھکانا جو آہ سے کھینچ کر ان کی موت پر لگا</p>	<p>۱۹۷ نہیں کیا تھیں کی بناؤ لگائیں خاک میں عرش کے باروں کو لگائیں دروہہ تہنیں چاتی سے لگاؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں</p>	<p>۱۹۶ کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں</p>
<p>۱۹۹ وطن دارہین شاہدین معوم ہیں وہ تیسروں کی پانی سے بھی محروم ہیں وہ</p>	<p>۱۹۸ جہاں کی زمین لاشہ اکبر ہو گا انکے مرقہ کے برابر مر ابر ہو گا</p>	<p>۱۹۷ اپنے لشکر کی جگہ سے ہوتے آتے ہیں اٹھو اپنی جگہ سے حضرت کی لڑائی تار ہیں</p>
<p>۱۹۷ دوران قتل سے کج جو جان کی قسم لیکے بچوں کو کل جاؤں میں پائندہ دست بردار ہو کھینچ کر ہر ہجوم عین دم میں جاؤں میں اہل حرم</p>	<p>۱۹۶ بعض حکم کے لئے پڑے ہیں انکے ہر جگہ کی جان بچاؤ ہیں</p>	<p>۱۹۵ کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں</p>
<p>۱۹۶ اپنا کھسورہ وطن جانے سے موڑا میں نے شریت احمد مرسل کو بھی چھوڑا میں نے</p>	<p>۱۹۵ اب بھی تو لو اس وقت سے رہائی ہو گی ورنہ حضرت کے مرقہ میں جہاں ہو گی</p>	<p>۱۹۴ میں سو جان میں اس جہاں کی رہا میں باپ فدا آپ کی تنہائی پر</p>
<p>۱۹۵ جہاں میں ان کے قتل سے قوم میں جاؤں میں ان کے قتل سے قوم میں جاؤں میں ان کے قتل سے قوم میں جاؤں میں ان کے قتل سے قوم میں</p>	<p>۱۹۴ بیت کا قلم اس میں نہیں کہنے کا کے گھر والے اس میں نہیں کہنے کا</p>	<p>۱۹۳ کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں</p>
<p>۱۹۴ کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں کے پوچھ لو گا کہ چنگ بدواؤ لگائیں</p>	<p>۱۹۳ میں احکام خدا کا شناسا ہوں میں بار و غیرہ برحق کا نواسا ہوں میں</p>	<p>۱۹۲ فائدہ کش شہنشاہ میں سب سے پہلے ہوں میں رحم مجاہدین لزم کہ گنہگار ہوں میں</p>

۲۱۷
خون کی شعلہ آگ کے پکارے گا
اور جس نے عفرین ہو و نام
دیجیہ رن کی جائز ہے فاشک شام
ایک دم میں ہی جلیے فاشک شام

آتش تیغ شرم سے جلا دون اٹکو
نجد اصفہم ہستی سے مٹا دون اٹکو

۲۱۸
نہ نے فرما ہوا ہزار کی بھٹے سے لگے
جنگل غنیمت میں ہر کہ آست ہو باہ
گو کہ مجھ پر کس نے بن بجر مگر نہ
میں نے نصیب نہیں کیا تو کو

نوں دین تو یہ پائند ملا حاضر ہو
نہ کر کہ میں یہ خبر تو گلا حاضر ہو

۲۱۹
جانب بھل کر پہنچ کر پہنچے گا
مگر نہ تیرا ہی جا رہا ہے
داع بھل کر پہنچ کر پہنچے گا
مگر نہ تیرا ہی جا رہا ہے

گھر میں کہ شہر و ناموس بنی دے میں
سب کچھ شہر و ناموس بنی دے میں

۲۲۰
خدا ہی نے کیا مجھے غصہ نہ
انہی خوشی کی جا کیا ہونے کا
نہیں ان کے لکھنے اٹھائی عفر
جابل جابل کہ درویش ہو گیا

ساک کے لئے نہیں سے لکا راجا
کوئی دم میں ہر یہ سترن سے اتار جاتا

۲۲۱
خون کی شعلہ آگ کے پکارے گا
اور جس نے عفرین ہو و نام
دیجیہ رن کی جائز ہے فاشک شام
ایک دم میں ہی جلیے فاشک شام

نوں دین تو یہ پائند ملا حاضر ہو
نہ کر کہ میں یہ خبر تو گلا حاضر ہو

۲۲۲
جانب بھل کر پہنچ کر پہنچے گا
مگر نہ تیرا ہی جا رہا ہے
داع بھل کر پہنچ کر پہنچے گا
مگر نہ تیرا ہی جا رہا ہے

گھر میں کہ شہر و ناموس بنی دے میں
سب کچھ شہر و ناموس بنی دے میں

۲۲۳
خون کی شعلہ آگ کے پکارے گا
اور جس نے عفرین ہو و نام
دیجیہ رن کی جائز ہے فاشک شام
ایک دم میں ہی جلیے فاشک شام

ساک کے لئے نہیں سے لکا راجا
کوئی دم میں ہر یہ سترن سے اتار جاتا

۲۲۴
خون کی شعلہ آگ کے پکارے گا
اور جس نے عفرین ہو و نام
دیجیہ رن کی جائز ہے فاشک شام
ایک دم میں ہی جلیے فاشک شام

نوں دین تو یہ پائند ملا حاضر ہو
نہ کر کہ میں یہ خبر تو گلا حاضر ہو

۲۲۵
جانب بھل کر پہنچ کر پہنچے گا
مگر نہ تیرا ہی جا رہا ہے
داع بھل کر پہنچ کر پہنچے گا
مگر نہ تیرا ہی جا رہا ہے

گھر میں کہ شہر و ناموس بنی دے میں
سب کچھ شہر و ناموس بنی دے میں

مجلس

غش سے ہوش آیا بولے شہنشاہ نواز
 کو لادن ہو تیار مجھے اور فرستاد
 بولادہ جمعہ آج اور بھی ہر وقت نواز
 لے لے پھر سے فرستے لے شاہ جواز

جلد سینے سے آخر حال ہو اب غیر مرا
 سجدہ کرنے دے کہ ہونا تیرا غیر مرا

مجلس

شہر سے بے شکے دیکھ نہ گنگی نے جواب
 فوج کرنے لگا غلام کو وہ خانہ خراب
 مونس اب گے بیان کرنے کی دل میں تاب
 کہ دعا خالق اب سے یہاں چشم میرا

جبکہ دنیا سے سفر کرنے کا سامان ہو کہ
 ارض اقر کی شکل مری آسان ہو کہ

سلام
 مدد کو قبرین فرزند بوی تراب آیا
 سلامی دل ہوا روشن کہ قناب آیا
 دعا کو صوب میں جب ابن بوی تراب آیا
 تو چہ چنے مسریک پر چپ آیا
 تمام عمر تو میرا بیان رہیں اندیس
 عدم کو قافلہ جانے لگا تو اب آیا
 بغورین کہ فلک کہ سب ہی اوغاس
 ہوش باش کہ ہنگام انقلاب آیا
 جودن کو سوتے تو شب کو اٹھے غیفی
 حکم کو آنکھ کھلی شام کو جو اب آیا
 گناہ دھوئے ان اشکوں نے ابریا
 غیش کفن رفت حساب آیا
 دعا جو خط میں کی شب نے حق سے باش کی
 زراعتوں پر بست تار اسحاب آیا

سلام
 پلایا لشکر حر کو امام نے پانی
 سختی کو سپاسون کا نچو دیکھ کر چاہی
 کھانا جو ہم کو خطا اشتیاق منفر نے
 بلنگیے خشرین اب ان سے جو آیا
 گتے جو کتے پشیم تیرا قناب آیا
 کہ فاک نے لب اہم انقلاب آیا
 دل و جگر میں نہ طاقت رہی جہم میں زد
 شباب جلے ہی اک جان پر غلب آیا
 یو جلد میرے ہم کہ کچھ جب بھی نہیں
 روانہ ہو گیا کب اور کب شباب آیا
 غیبی بال چکھنے گئے تو چو پئے ہر دم
 تنہائی تب آنکھ کہ جب سر پر آیا
 نبیلان سے غرض قبر میں جس راہ میں
 کہ وقت مرگ کا اوغاس ان خراب آیا

<p>۴۱ کھنکھاتاں جان بے نبات ہو پسینے سے بھول نہ دیتی واردات ہو کھنکھاتاں سکوڑے بود بجات ہو حشر کا زمین ن ہو بوجہ کی راہ</p>	<p>۴۲ ہوتا ہے گل جو دیوالاک کا چرخ ہاں میں بیوقوفی کی ایک پانچ ناون قریبوں کو بھی دم نہیں پانچ کھنکھاتاں ہو لاکھوں کی راہ</p>	<p>۴۳ کھنکھاتاں گل خوشنختہ پانچ کھنکھاتاں گل خوشنختہ پانچ کھنکھاتاں گل خوشنختہ پانچ کھنکھاتاں گل خوشنختہ پانچ</p>
<p>۴۴ خالی لگی داغ مصیبت سے دل نہیں بزرگے ہو گیا نکی ہوا معتدل نہیں</p>	<p>۴۵ نگین طہری ہو سر کو عبا پر ہے نگین کی آنکھ میں بھی ہیں سو کھر ہے</p>	<p>۴۶ دو دن آسہ بند ہو پانی جہان میں کھنکھاتاں پانی میں پاس سے کھی زبان میں</p>
<p>۴۷ یہ چین ہو چین ہو چین ببارغم گردن نہال پا لایا ببارغم تھپا ہوا ہر رخ پہ گونج غبارغم سکھ گیا کہ لبوں کی بھی ہو غبارغم</p>	<p>۴۸ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ</p>	<p>۴۹ چسپ کا گل گل خوشنختہ پانچ چسپ کا گل گل خوشنختہ پانچ چسپ کا گل گل خوشنختہ پانچ چسپ کا گل گل خوشنختہ پانچ</p>
<p>۵۰ زخمی ہیں سب کے قلب کھینچے نگاہیں گر کینت قزم ہو تو نوے ہزار ہیں</p>	<p>۵۱ ہر گل سے داغ دہریں غم کی نمود ہو تھپے پینے سے غرض سن کہو دہریں</p>	<p>۵۲ ہر غم لے لے ہر کا صدر ہو جہان پر اس پر بھی باغیوں کی دعا زبان پر</p>
<p>۵۳ پیشوں کو گونج نہ پورا آستان شیدوں کی بھی ہو اور کھجی نا لے کر جہاں میں کی ہو متاعوں کا مناخوں پہ نہ جان کوئی کی</p>	<p>۵۴ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ نہج کا رخ زرد ہو صدیہ رستہ</p>	<p>۵۵ اویں دہر لگتی تری پانچ اویں دہر لگتی تری پانچ اویں دہر لگتی تری پانچ اویں دہر لگتی تری پانچ</p>
<p>۵۶ جہان جو اتھار سلیمان کی گور ہو اوج ہو اسے حسینا کا شور ہو</p>	<p>۵۷ عالم ہو الشایدن ٹکوں کی آب کا سر زخون دل ہو کٹورہ گلاب کا</p>	<p>۵۸ یہ غم ہو جان غم رسل کے فراق میں جو لبوں کا حالی ہو گل کے فراق میں</p>

[illegible]

<p>۱۹۱ سین سنے کان کی شاؤ نامدار سین سنے سب جرم شکر کار ماتم کا غافل کہ زیادت نکلے واجب وارین کی تھی ہر طرف کار</p>	<p>۱۹۲ چین کونین آئین چین چین ہر قسم سپر کیو چین چین آرین تم من سب کے سب چاؤ کی غنیمت جو دیو کی میری</p>	<p>۱۹۳ ہر درم جاگندہ میں لٹکے کر کے یو بند کی میں فرق جو کر کے رضی ہے وہ دم کہ سب کا غلبہ ہے جانا ضرور ہے جسے مال ملک ہے</p>
<p>ہر رائڈ بال کھڑے ہوئے وردن دھنی ہر سو صدے تینوں ماتم بلند تھی</p>	<p>میں فرج ہوں گا تم طرف شام جاؤ گی تقدیر کے نوشتہ کو کیونکر مٹاؤ گی</p>	<p>بندہ وہ ہی جو بحر جہت میں غرق ہو کٹ جائے سرگردن اطاعت میں فرق ہو</p>
<p>۱۹۴ مالان بیچارے تھے ناموس خاں سب ہر آٹھ کے گھر سے نکلتے تھے شہل سے آٹھ کے گھر سے نکلتے تھے</p>	<p>۱۹۵ صاحب ہو کہ نہ خیر التماس ہو تم تراج اہلبیت کیوں خدا ہو تم ایں قافلے میں فاطمہ زہرا کی جا ہو تم سب کے ہونے کے لئے خدا ہو تم</p>	<p>۱۹۶ چھائی پانچھاس کے بولی وہ دنگار ازاد مجھے کہہ دو تباہی میں نثار ہو گا جانی جب شہر شہر آباد انصاف ہے ایک کیونکہ چھ تار</p>
<p>غم سے کیجے دیکھنے والوں کے پٹ گئے پھیلنے کے رونوں ہاتھوں سے پٹ گئے</p>	<p>لاندوں کی دیشمون کی غنوار ہو تھیں اب سیر کور سب کی پتار ہو تھیں</p>	<p>روڈوں میں یہ وہ الم جاگل نہیں نولاد کا جگر نہیں تھپ کادل نہیں</p>
<p>۱۹۷ فریاد کیا حال ہو اور کس بن کیس بن غریب بن پید بن کیدن چاندی چین دیو بن چین سین سنے بن چوب پاد اور سبن</p>	<p>۱۹۸ کونو اور جو چین کی خافت پو جو سا کیو کی ہو کی مصلحت کیس کیس ہی ہو تھیں سلطنت جو گارنے کیس کیسے یہ سافت</p>	<p>۱۹۹ روٹی تھی کیس جانی میں چین گھر چانی سے تھے لگاتے تھے پیر سایا چٹا کے شہر سے چین چین پلنے تھے کہ روٹی ہو گا کیو کھاندا</p>
<p>جن چین پیرا ہو گئے پرا بھی مرے واغر بتا یہ حال بن جیتے جی مرے</p>	<p>مان اٹھ گیتن جہان سے پد کو کر گئے کچھ ہو سکا نہ تھے ہم ساتھ مر گئے</p>	<p>مری حق سے زور کسی کا بن نہیں زندہ حیدن تو ہو جو بھائی صن نہیں</p>

<p>۱۰۰ بجائے تھے یہ کچھ سے کچھ سب دیکھ کر جانے لگا تو سب اب سچ بچھڑ کر چلے گئے تو سب کو ان سے لڑا سب کو</p>	<p>۱۰۱ نہ دیکھ کر تھیں نہ دیکھ کر جی تو تھیں نہ دیکھ کر نہ دیکھ کر تھیں نہ دیکھ کر نہ دیکھ کر تھیں نہ دیکھ کر</p>	<p>۱۰۲ نہ دیکھ کر تھیں نہ دیکھ کر نہ دیکھ کر تھیں نہ دیکھ کر نہ دیکھ کر تھیں نہ دیکھ کر نہ دیکھ کر تھیں نہ دیکھ کر</p>
<p>حضرت جو تھے تو سب سے بڑھتی تھی باب کو اب پانچوں کی گمان میں خود دھوئی گئی</p>	<p>نادان ہو کر نہ جانے کینہ فوہم سے گو ہر چہ تھیں گوئی گوشہ تھیں سے</p>	<p>لے پے تھے جو سب سے بڑھتی تھی ماتم کو باتھ تھے ہوئے تھے کھاتے</p>
<p>۱۰۳ جس طرح تھی نہ جانے کچھ میاں کی نہ جانے کچھ مکمل تھی نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>	<p>۱۰۴ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>	<p>۱۰۵ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>
<p>جنہاں میں دل بہت وق ہوں جان سے جھاگو تھیں نہ جانے کچھ</p>	<p>دولت نہ تھی نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>	<p>ڈیوڑھی سے عکس و حضور کے بڑھ گیا در پر بھی تھے آپ کہ نور آگے بڑھ گیا</p>
<p>۱۰۶ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>	<p>۱۰۷ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>	<p>۱۰۸ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>
<p>نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>	<p>نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>	<p>نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ نہ جانے کچھ</p>

<p>۵۵ جلی تخی زلف خاندانہ ہوا دکار کر غیاں جو اٹھائی اڑاؤں آرمیاں لشکر ایل خفاؤں سے ملے کہ بری بگیاؤں</p>	<p>۵۵ شکوہ ذوالفقار سے بچا کی جسے جنگ باجھلا تین جلی زخموں زون گم جو پیکار میں جلی کا غمک طرح ہر سپاہ میں جلی</p>	<p>۵۵ سمت خورشید یام غور و غیب کھڑے کوئی تھا اور کوئی نہ تھا پامال تھا بغیر سر و سرور و غیب تلاش کر کے جلی دور و درخ</p>
<p>لکھ لای جسکے منہ سے کیاں پر دہن تھا پتھر تھا پتلیوں میں ہر اور پھر میں تھا</p>	<p>نقش فنا وہ لوگ سے منہ بگڑ گئے چھانے ہر یک تیغ میں گرمی سے بگڑ گئے</p>	<p>بھاگے یہ منہ نہ تھا کسی چابک سوار کا قبضہ تھا چار لاکھ پاک ذوالفقار کا</p>
<p>۵۶ پامال تھیں گریز برق و تیز نیزا و برق نمر کی جڑ سے ب بغیر تھی تھیں کی تھاکا غضب پہنچنا تھا کہ دہن بکے بلے</p>	<p>۵۶ لشکر سے پیوستہ کس سے بکے کھڑے تھے غفور کس سے بکے دشمن سے تھے کہیں کس سے بکے زخموں کو کس سے دیکھتے تھے بکے</p>	<p>۵۶ اس تہمت سے نہا ہوا کیاں گہر و سناں تو کمان کیاں غل تھا چار بست کہ میں ہلا کیاں ہامی سالار کمان میں کیاں</p>
<p>سر لگے نشان ہو ابد بند پر اسوار پر بند تھا پیدل سمندر پر</p>	<p>کشتوں کا ڈھیر کھدا دم بلند تھا رستہ آدھری فوج میں جانے کا بند تھا</p>	<p>شہر پر اچلی تھی یہ فضل خدا ہوا روح الامین اسکو جو رکاوٹ کیا ہوا</p>
<p>۵۷ لشکر خیمے کو چا پائے تھی سیر کیا تھیں گردن سید اور تھی کچل جاتے جان وہ جلی کو صبر تھی کے تر گئے تھیں خون کو خون تھی</p>	<p>۵۷ جسکی طرنگا نام غنی تھی نسکی کمان آدھری تھی چہرے کا ندہ ہوا زنی تھی تلاش زون میں مجھ سے کون تھی</p>	<p>۵۷ جسکی چہرے سے دین کھڑا تھا ہر قول میں تھی کیا تین چار کو پکا اٹھانے میں سے کیا بکھڑا زندہ کسی سوار پہ مارا سوار کو</p>
<p>گھوڑا اڑا اڑا کے ہر اک موکے پار تھے ہستانہ تھا وہ یہ صفائی کے دار تھے</p>	<p>پر بیان نہ اسکا دیکھنے کو بغیر ار تھیں سر تھے چھ اور اسے تو جانیں تھیں</p>	<p>بھڑکے سمندر فرق پڑا ان ہاگ میں دو زون گریں سے دوزخ کی گین</p>

۵۷
کمال کی تھی تھی
کیا ہو چکا تھا
۱۱

<p>۴۱۷ ہر روز تھوڑا دست بوشن درخت نہ جھپکاں نہ منظر آہن درخت دھواں کو کبھی تین سے دامن درخت وہ وقت کے ہاں تونہ رستے</p>	<p>۴۱۸ بہت ہو کینہ فوج کو کشتی ہے ہٹے سر پہ تیرمین جو باہر ہے فوجیوں کے کئی کئی پید گلاب ہے لپٹی ہوئی زبا دہری کا ہے</p>	<p>۴۱۹ دم تھا بون پن سے گریخون بہانہ تھا قصہ تمام ہر کوئی سالم رہا نہ تھا میر نے قلم جو کہتے تھے وہ تھیانہ ملتے تھے غم سے ظالم خیرانہ</p>
<p>۴۲۰ شہر تھا اسکی تیغ زنی کا عراق میں شیطاں پہ فوق تھا اسنے لفظ میں</p>	<p>۴۲۱ جب لکھو اسکے زیر قدم عرب ترق ہر کھاتا نہیں یعل بند سے ہین کہ فوج ہر</p>	<p>۴۲۲ کہتے تھے مہر کے مین فقر اسکے ساتھ ہر مین خون اکا ماتھ تو یہ میرا ماتھ ہر</p>
<p>۴۲۳ معلوم تھے ایک فندوقن سپر اکثر کھا چکا تھا دیری ہر فوری دیکھتے تھے اسکی ضرب کوئی فوری طہنت پان کئی تھی طبیعت پان فوری</p>	<p>۴۲۴ وہ لڑوہ زین جو اسکی قباب جس کبھی نہ سکے اسکی قباب اسوار جو وسطی مالک ارقاب جو مسوردن ملک شرف قباب</p>	<p>۴۲۵ ہر روز تھوڑا دست بوشن درخت نہ جھپکاں نہ منظر آہن درخت دھواں کو کبھی تین سے دامن درخت وہ وقت کے ہاں تونہ رستے</p>
<p>۴۲۶ اسپر کھی غضب کبھی سپر قباب ہر گویا کہ اپنے وقت کا افراسیاب ہر</p>	<p>۴۲۷ ہر پاہن غل کہ راہر فوج ہر ہر چو موقدم براق فلک سیر ہر ہر</p>	<p>۴۲۸ ہر روز تھوڑا دست بوشن درخت نہ جھپکاں نہ منظر آہن درخت دھواں کو کبھی تین سے دامن درخت وہ وقت کے ہاں تونہ رستے</p>
<p>۴۲۹ دیکھتے تھے اسنے اسکا اڑا پتھر کچھ ہو اڑا لگی کئی فوج کشت کو کہ جانتا تھا موت سے بھی میں سستا کو کتنا تھا سستا میر کا ان سستا کو</p>	<p>۴۳۰ ابرو نہ تھوڑا تھوڑا فلک نور کئی کبھی ہوا نہ تھوڑا فلک نور بنگلہ جھپکاں کہ دم ہی ہوا نہ تھوڑا فلک نور زہری ہونے کی ہوا نہ تھوڑا فلک نور</p>	<p>۴۳۱ ہر روز تھوڑا دست بوشن درخت نہ جھپکاں نہ منظر آہن درخت دھواں کو کبھی تین سے دامن درخت وہ وقت کے ہاں تونہ رستے</p>
<p>۴۳۲ نام آیا جہن لیر کا ابرو میں ہر پڑا چوں وہین بگڑ گئی خجہ نکل پڑا</p>	<p>۴۳۳ اڑا جہن جھپکاں شہر شوار سے جیسے ہوا تھوڑا لکھا گئے تار سے</p>	<p>۴۳۴ راکب یہ روش یہ راہ ہے پسند تھے وہ بھی تھے پائمال جو بالا بلند تھے</p>

۴۱۷ تا ۴۳۴
 ساریج البیرو
 اچھیلیں درون
 بارہ برون
 کو کو کرنا ہوا
 طہنت پان
 فیلیانی گلاب
 سے تھا مارا

<p>۵۵۴</p> <p>عاشق ہوتی تو تیغ تیرے کیا کہیں لے کیجھ بائیں اچھا کیا کیوں کہیں ہاں ہاں دے جاتا تھ تو چھٹے ٹھانے میں دیجھ کیا کہیں گے گنگوہی کی پیشانی میں</p>	<p>۵۵۵</p> <p>نور کیا کہیں کچھ اپنا نہ رکھا انداز صفت نہ کیا اور نہ رکھا نخل غرور و غیظ و غضب کا تو رکھا آر دیکھو دل میں کھل جلا رکھا</p>	<p>۵۵۶</p> <p>کناں کی کچھ اور تم آواز نہ آ مانع ہو چکے ہو ہم سارے آواز نہ آ مٹ جائیگا غور سے سارے آواز نہ آ سردی کے کی ایک ٹپ پاؤں نہ آ</p>
<p>نامی بھکت بھول گیا ہاتھ جوڑ کے پھل تیغ کا گرا صفت شاخ ٹوٹ کے</p>	<p>یار اربابین قریب ہو موقع ستیز کا ہم بھی کچھ ایسے تھے پھل تیغ تیز کا</p>	<p>سینہ لٹکا ڈھال سے گرسہ پائیگا حافظ زہرہ نہوگی نہ بکتر پائیگا</p>
<p>۵۵۷</p> <p>حق سے کاٹنے جو گناہ نہ ہو فرمایا یوں تھکی کہ نہیں کرے غور ہوٹون پڑا نہ غیظ غیظ کی خاطر تقصیر تیغ کی ہر تیرا نہیں قصور</p>	<p>۵۵۸</p> <p>کٹ لے تیغ نیاں کی لاش نہ مال وٹ اسکی رسی کے یہ تھی کوئی مال تھے جو بہادری انہی کے سر کا مال یہ تیغ روح کے لیے پھیلا ہوا مال</p>	<p>۵۵۹</p> <p>ہر تیغ کھڑے ہے سرور اتم پڑا نہ ہوگی گردن کی کٹائی اتم موت اسکو کچھ بھی سکون تیغ و دم سکھائی تھی غور سے بڑھاتا تھا جب دم</p>
<p>ثبات ہوا ہمیں کہ بڑا تیز دست ہو لے تیغ دوسری کہ یہ پہلی شکست ہو</p>	<p>پر گوشت یہ کہ اٹھ نہ سکے چار باغ سے چلتی تھی بچکے گرم ہوا اسکی باغ سے</p>	<p>اپہو خاتمہ ہر چور کے غول سے سنا جب فرق مرگ زریست میں تھا ایک سنا</p>
<p>۵۶۰</p> <p>نورانی نہ ہو گئی اور نہ تھیں کچھ نہ ہو گیا کہ یہ تیغ جی و دین خالی گئے جو دار نہ گھبرا گیا میل لیکن تیرا دھڑکتا ہے سر و جیل</p>	<p>۵۶۱</p> <p>باج بھی سیر و امروہ تیغ کا خم لیکن تیرا تیغ اٹھا پہلے کا خم گرنے لگا پاد چلی تیغ سے ذرا خم جھپکی اور تیرا تیغ نہ تو خم</p>	<p>۵۶۲</p> <p>کچھ جو تیرے کھڑے ہیں تیرے کانڈے پر تیری جھومر کے تیرے چا پاشیر نہ کہ تلے پہلے تیرے کے سر پہ تیری پانی تیرے</p>
<p>تیرے کے پاس کے کلائی جوڑ گئی ڈانڈا سطر کٹی کہ سنان سن آگئی</p>	<p>خیش بھی دوش پر نہوئی ذوالفقار کو رو کا علی نے ڈھال پہر جسے وار کو</p>	<p>یہ ہاتھ تیغ پر ہر سر میں یہ ہاتھ ہو برسوں برف ابر کا وینا میں ساتھ ہو</p>

اچھ
اسم فانی ہو
بہشتی جیل گز
نکار

<p>۹۹۱ خالی ہوا فزینے اس خبر کا مار خود اپنے سر پر ایسا کیا اونچا ہوا اور شہر عالی گھر کا نہر دیا تاکہ گاؤں کے گھر کا</p>	<p>۹۹۲ شب کو نہ سوتے تھے گھر کے ازدیں چاہے اس کے شعبوں میں آئی صلیب پر جو بار بار سے بار بار بجائے صاعقہ ذوالفقار</p>	<p>۹۹۳ آئی صلیب کی شہر میں اوتھنا کام میں دیکھ کر جب جسے کا قصہ شہر میں کے ایک آدمی کے تہذیب پر</p>
<p>۹۹۲ نگار گریہا میں کا کیمہ دہل گس دیکھا جو ذوالفقار کا منہ دم نکل گیا</p>	<p>۹۹۳ موقع کینچن دشت میں پایا نہ اڑ کا سہرے کے منہ پر کچھ لیا دامن پہلا کا</p>	<p>۹۹۴ منظور ہو کہ آیت جبرست کا میساتری سمجھ کے محمد رنثار ہو</p>
<p>۹۹۲ گھر میں بوناہ لے چھین کوہ شقاوت و غضب دین گھر میں چھلے پادن کینچن بون دہ ہمارے شہر کا دین</p>	<p>۹۹۳ یون ذوالفقار گریہا میں جہاں کا منہ لکے یون گئی پر منہ پر دہا تو بھلا بھراں گورن پون صلیب میں سے تاکر</p>	<p>۹۹۴ دودن کی پاس میں لڑائی انفصل تھا طاعت دہ جان جب کے پون چھلے پادن جہاں کے پون چھلے پادن</p>
<p>۹۹۲ بجھا کر کاٹ جائیگی یہ تیغ خود کو سر پر رکھا سپر کو سپر پر عود کو</p>	<p>۹۹۳ بڑھ کر کمر سے بھی نہ فرس میں زمین گھولے سوار پر تھادہ بجلی زمین</p>	<p>۹۹۴ جہاں میں کبھی سے کوئی دودھ لڑا آس دن خدا کا شیر لڑا آج تو لڑا</p>
<p>۹۹۲ زین تھا جہاں جا کر کینچن نگار سے عشق کے کا کینچن گیتی میں نیلے اندر سے جلال دہشت سے تھک گئے روح الامین</p>	<p>۹۹۳ ان میں صلیب کینچن میں گریہ غضب میں پاس دہا بون بولدین رے کے وہ کبیر کا نور دین میں کینچن آدو بول کے نیلے</p>	<p>۹۹۴ پاکو مصطفیٰ کا انشا کینچن جو کچھ سلجھ آتا احسن نے زنا کیا خود اپنا گوار احسن نے شہر کا یون کو کپا احسن نے</p>
<p>۹۹۲ چہا ہوا غبار سے زرد آسمان کا بجھی دھڑ زمین درق اٹھا جان کا</p>	<p>۹۹۳ اکبر نہی آکھینے جو برسوں دفا کر د بہتر ہو اب کہ وعدہ طفلی دفا کر د</p>	<p>۹۹۴ عصے میں حلم سبھ پیر بھی لکھ لو لو آیت صبر کے جو ہر بھی دیکھ لو</p>

۱۰۹

آواز دی ہیں کہ اگر دست تیر
ہٹ جاوے تو تا بہخت دل تیر
خالتی دعا کے بخشش مت کرے قبول
پان خاتمہ ہر اب ادھر آنے سے کیا

بھائی قریب دل منزل پہنچ گیا
شہرگ پہ ابونختر قاتل پہنچ گیا

۱۱۰

یہ نیکے دوڑی نینب بکیش گئے
شیخ مزا خدا گل ہو گئی اوس
موتی قلم کو خام کہ خون ہو گیا جبکہ
کافی ہیں کہ فتح ہوئے شاہ مجبور

احوال سخت ہو سر قن کی جدائی کا
زینب نے دیکھ کر نہ پہ پہنچائی کا

۱۱۱

سلام
مہربان بیچ تو دن ہوتا نور آئینہ
نعل دل سے نباتا اگر سکندر آئینہ
لہشتائے رخ حیدر کے کیونکر آئینہ
ہو نہیں سکتا کف پائے بھی ہر آئینہ
سادہ لوحی کے بھی ہے شہر آئینہ
صن حیدر دیکھ کر بتر آئینہ

دہ فلک پر آئینہ میں زمین پر آئینہ
تھی صفائی میں زینب حیدر آئینہ
دو بیجا آئینہ فلاں کا ہر آئینہ
کہ دن صاف آئینہ روشن آئینہ
نور حق سے جسم حیدر ہر آئینہ
میں آئینہ تو قلب شیر داؤد آئینہ
جسے جوت ہو کہ آئینے کے اندر آئینہ

میں آئینہ تو قلب شیر داؤد آئینہ
جسے جوت ہو کہ آئینے کے اندر آئینہ

۱۱۲

کیونکر لے کر شہ کے کیونکر آئینہ
نکلے دیوانوں کی صورت نظر آئی نہیں
ہر عالم میں بھی صورت نظر آئی نہیں
واحد دیکھتا پھر تار و تصدیر سکندر آئینہ
خود غائی تنگ ہر روشن دل کے آئینہ
کس طرح ظاہر کرے کس آئینہ
دل کو دنیا کی ہواؤں سے ہونے آئینہ
دم کی آمد سے ہوتا ہو کد آئینہ
صاف ہاتھ کیونکر آئینہ
سب کو تیار ہو دل میں بلبرائے آئینہ
جامہ عزت میں کس واسطے ہر آئینہ
فلک رحا کر اگر روشن دلی در کا ہو
صاف خاتمہ ہے ہر کد آئینہ

شاہ گنگدل کو اپنے چنگین پر گرنے
 کوں کھدنا تو تیرے برابر آئیے
 سبے مغا ہرگز دیکھیں دل کو پہلو پر کر
 بادل بنے ہم نہیں سکتے مگر آئیے
 فوطہ دینی کو باطل جلتے سب اہل ہوش
 گزندہ بیاہیں نہا جاہاں کسند آئیے
 بتی شجہ کے آگے نہ پا لگا فروغ
 لاکھ چکا با کسے فوشید خاور آئیے
 صاف بھجنا تو ظاہر طہیت اکی کمال
 ہر زمین روضہ سبط عیسیٰ آئیے
 کوٹ جانا جو دل نازک کلام سخت سے
 چور ہو جانا جو جب کھاتا تو پھر آئیے
 کچھ کہتے ہیں کس میں چھینا کھانے
 دیکھو دیکھو دل کے برابر آئیے

۱۱۱
 دیکھتی ہیں آسین جودین اپنے چرون کھفا
 ہر اک خشت در سبط عیسیٰ آئیے
 پانچ دروازے رواق شاہ کے دیکھے ہیں
 کیا سبیل رہ درمی بین کین ہر
 چلے ہیں غراخانے میں کر گنگدل
 موم ہوتے ہیں نھو بھی ہر آئیے
 ڈھیلے آگے ہر کھمبہ اور کھمبہ
 اشد اندازہ نہ ہر کے تن خواب تیر آئیے
 چلتے ہیں تھے وقت خواب تیر آئیے
 شہ کے رکو لالہ لون جمع کے کھمبہ
 گاہ گزرا رم کو گاہ کو تو آئیے
 سطرچ کھمبے رنج شہ کا نھو شہم ہن
 کھٹی سے لپٹا آئیے میں کیوں کر آئیے

۱۱۲
 پوگیا کیا مافہر کے تن عیاں کھمبہ
 اپنے جلتے سے ہو جانا جو پہلو پر آئیے
 روئے تھے دو طھا و لغج آری مصحف کے وقت
 غم سے ہی پردہ دل قرآن حاشہ رانیے
 حن خاص علی البر سے تاروں کی طرح
 قہار اک حلقے میں زلزلوں کے بدور آئیے
 چہرہ تجاہس کا تو جو دیا میں پڑا
 موج جی بئی بانی کی چادر آئیے
 دھیان اسکا تھا کہ لکھاتی ہر اپنی بھی نظر
 دے سے اکبر کو نہ دکھاتی تھی مادر آئیے
 کیا نصف و نور تھا گلوسے شاہ دین
 جلتے پر تو سے بنا قافل خیر آئیے
 گنتی ہر دل پہ پوس باہر ہر کی شہید
 کس نے دیکھا ہر آئیے کیسے بہتر آئیے

<p>۴۴ جلب جان پہنچان خزان ہوا سلطان شرق تخت ملک پہنچا ہوا نور رخ سحر سے نور جان ہوا سلمان قبل سر دشمنہ دہان ہوا</p>	<p>۴۵ بیل بنی کے لئے پیچھے ہٹا ہوا جدد اسلام صلیب کے سرور جبار نگہی معارضین پہنچا کر نیار ایک بادشاہ خلق دو عالم کے کار نیار</p>	<p>۴۶ خانہ کی غرض کہ اس کی تپان کلیں تپان قبلہ کی جانب تپان صدور کی چھوٹے نیچائی کی تپان خانہ کی غرض کہ اس کی تپان</p>
<p>۴۷ فوج تم تورن میں صفین باندھنے لگی باوقیان تول زمین جھاڑنے لگی</p>	<p>۴۸ دل زندگی سے سیر ہی مجھ تشنہ کام کا قربان تیری راہ میں ہر سرام کا</p>	<p>۴۹ بابائین ہرمان نہیں مانا نبی نہیں غیر زسین نبت علی کا کوئی نہیں</p>
<p>۵۰ نکلے جھل سے دل کو کھینچا تو کھل سرخا بہنہ غم سے گریا جان چاک شاہ جغتو لے لے لے لے لے لے لے فوتا سے تھے بڑے کہہ باز درواز</p>	<p>۵۱ بابائین تیرے طاعت گزار تھے مظہم ہوں نام ہوں نئے دار تھے کیلیں نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے سوانج ہر ایک تیرے شاہ تھے</p>	<p>۵۲ یار بے یار گوار میرے رو چکی ہو کر تیرے خیر و خیر رو چکی سراپا پیٹ کے باور کو رو چکی تیرے ہونے کیجے کے تیرے رو چکی</p>
<p>۵۳ سیاسا گل لیکھ مارے نور عین کا آج اس زمین پنہون بیگا حیثین کا</p>	<p>۵۴ اگر کردگار واسطہ اپنے حبیب کا ہو خاتمہ بخیر حسین غریب کا</p>	<p>۵۵ ہر آس بن نقطہ مجھے بھائی حیثین کی یار بے کھائیو نہ جدا فی حیثین کی</p>
<p>۵۶ آج صبح کیجئے شاہ و ملک خراب آٹھے ذلیفہ سحر کے تیرے خراب کرتا زرد کمان سب گنبد تیرے خراب تھا آج باد غائبین دودن تیرے خراب</p>	<p>۵۷ رود کردار یا گئے تھے شاہ و ملک نصویر غم تھے حسب شہر و ملک منہل طرح کھو ہو گئے شہر و ملک فطرا لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۵۸ یار حسین شمع مزار قبول ہو یار حسین راحت جان قبول ہو تیرے کھو کا یا سیاہی اور دل قبول ہو چار کھیلے تھے تیرے مزار قبول ہو</p>
<p>۵۹ تھیل کسوں کے کون کی نرین ہر مین خالی صراحیان تھیں گھڑوں پر مری ہون</p>	<p>۶۰ زیادہ فاطمہ کی جو آواز آتی تھی زیادہ تیرے پڑھتی تھی اور روتی جاتی تھی</p>	<p>۶۱ پر لیں میں بانو سے مضطرب ہو یار بے فاطمہ کا بھر گھر تباہ ہو</p>

<p>۱۹۱</p> <p>خضر گلے لگا کے لے گئے زار زار نمایا ایسی تری افشے پیش کیون مٹی ہو صبر کر دیکر دگر سر چڑھی غلامین ندین اپنا اختیار</p>	<p>۱۹۲</p> <p>خشن ہو گئی کشتی زنجیر کا نگار جھلکے سب گھر سے چلے ناچار کھیلے سپان کتنی کج حال ناخدا اور اسے صندیا کی بھی کار</p>	<p>۱۹۳</p> <p>دلی ہو چوڑا زور اس کج جان غار لی سب جاننے سے خست میلان رکتے تھے شون غلڈیاٹ ملاقات نیون کج گلیٹے جابا کے لایا</p>
<p>۱۹۴</p> <p>پس چڑھی جدائی بہت تیرہ شاق ہو جینا مگر نصیب میں داغ فراق ہو</p>	<p>۱۹۵</p> <p>بچے صبر منہ سے نہ کچھ لول سکتے تھے حشر کسمت نہ کسکی نکو سکتے تھے</p>	<p>۱۹۶</p> <p>شہ کوہ لریک یا درو ناصر کا داغ تھا سب سے زیادہ ابن مظاہر کا داغ تھا</p>
<p>۱۹۷</p> <p>صید تین تر عام جھلائیو کھجائے تو بایوں چہر چھپائیو بازو بھی باندھے شہر غصہ نہ کھائیو نیت علی ہو بر دعا تھا بھائیو</p>	<p>۱۹۸</p> <p>نکلے جو شاہ تھا عجب سنگ پور تھی مع دین کی روشنی صحرایہ دور میر کر کار تھے نقیبان باشندو پنیا بھول سے آبد ہر جے حضور</p>	<p>۱۹۹</p> <p>کشتے کس لاش پہ پاؤں کھینچ کر تیرا صاف تیرا کوہ مر چھپ چھپ کر تیرا جان انجی میں غیبتی فاکس تیرا ہر روز سے بدن چھپ چھپ کر تیرا</p>
<p>۲۰۰</p> <p>بابا کی طرح صبر دھکا ناصر دور ہو دورن سے عاصیوں کو بچا ناصر دور</p>	<p>۲۰۱</p> <p>لاؤ سواری باد شہ مشرقین کی ہر آج آخری یہ زیارت حسین کی</p>	<p>۲۰۲</p> <p>کون لب بنے گا اس کے عاشق سپر مری بھائی تری جدائی سے ٹوٹی کمر مری</p>
<p>۲۰۳</p> <p>اور دوسری بات ہو سا بھیل خف جاک بن تھلے لٹا کال گھر سے نکلی تیرے کمر سے کال واگد تیرا رخ کو بگا لٹا کال</p>	<p>۲۰۴</p> <p>جو کیا فیضیوں جگ لکھ لکھ لکھ پہاں اور گرو لکھ لکھ لکھ جہد ہو سوا فرشتا و شہد عبد چلے گئے تیرے غیب</p>	<p>۲۰۵</p> <p>شہ کے تیرے کمر سے کال البتہ کے تیرے کمر سے کال مارے گئے غریب و کس کال پانچوں کو تیرا تھا کال</p>
<p>۲۰۶</p> <p>ہاں بعد قتل کیو بھائی کی لاش پر سپر پٹیا ہمارے تن پاش پاش پر</p>	<p>۲۰۷</p> <p>ڈھالوں کا ابرجھا گیا مولا کے سامنے سینہ سپر غلام تھے آقا کے سامنے</p>	<p>۲۰۸</p> <p>روح نبی و شہر ما بقرار تھی داغ رتبا کی اہل حرم میں پکار تھی</p>

<p>۵۴ عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو</p>	<p>۵۵ اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون</p>	<p>۵۶ ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن</p>
<p>۵۷ دودھ کی بھونک پیاسے پہ لشکر کرے پیلے تھے دودھ کی بھونک پیاسے پہ لشکر کرے پیلے تھے دودھ کی بھونک پیاسے پہ لشکر کرے پیلے تھے دودھ کی بھونک پیاسے پہ لشکر کرے پیلے تھے</p>	<p>۵۸ شامی عذاب حق کے سزاوار ہوتے ہو شامی عذاب حق کے سزاوار ہوتے ہو شامی عذاب حق کے سزاوار ہوتے ہو شامی عذاب حق کے سزاوار ہوتے ہو</p>	<p>۵۹ پیغین چورن میں جان کے سننے پہ چل گئے پیغین چورن میں جان کے سننے پہ چل گئے پیغین چورن میں جان کے سننے پہ چل گئے پیغین چورن میں جان کے سننے پہ چل گئے</p>
<p>۶۰ عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو عجب ہے کہ تیرا جسم بے پیر ہو</p>	<p>۶۱ اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون</p>	<p>۶۲ ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن</p>
<p>۶۳ پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی</p>	<p>۶۴ بیکس ہون کچھ خطا نہیں مجھ لسنہ کام کی بیکس ہون کچھ خطا نہیں مجھ لسنہ کام کی بیکس ہون کچھ خطا نہیں مجھ لسنہ کام کی بیکس ہون کچھ خطا نہیں مجھ لسنہ کام کی</p>	<p>۶۵ سوکھی زبان سید والا دکھاتے تھے سوکھی زبان سید والا دکھاتے تھے سوکھی زبان سید والا دکھاتے تھے سوکھی زبان سید والا دکھاتے تھے</p>
<p>۶۶ اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون اچھا لوگوں کو نیکو دل خدا کا خون</p>	<p>۶۷ ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن ہمارے دھوپ میں بکھڑا کھانسن</p>	<p>۶۸ پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی پیاسی لسی بھی کہ منہ سے زبان نکلی تھی</p>
<p>۶۹ سید پتہ لب پہ نہیں رحم کھاتے ہو سید پتہ لب پہ نہیں رحم کھاتے ہو سید پتہ لب پہ نہیں رحم کھاتے ہو سید پتہ لب پہ نہیں رحم کھاتے ہو</p>	<p>۷۰ دودھ کو چار کر دیا ایک ایک دین دودھ کو چار کر دیا ایک ایک دین دودھ کو چار کر دیا ایک ایک دین دودھ کو چار کر دیا ایک ایک دین</p>	<p>۷۱ تم شہر حق ہوا کے بچا حسین کو تم شہر حق ہوا کے بچا حسین کو تم شہر حق ہوا کے بچا حسین کو تم شہر حق ہوا کے بچا حسین کو</p>

<p>۱۴۴ جانی نہ دینے کے لئے برائے پیش میں جگہ کے لئے بارگاہی سلو پیو نیزہ بصرہ روح جانی سے دی یہ صلابت بدویم</p>	<p>۱۴۵ جہنم سے گٹ گیا سیر از انجان انقدر عیاں ہوں شوق کل ہی زبان میں تھی تعین خیمے کی طویلی بیان پیش پیش گٹ گیا ہوا کھولتوں آ</p>	<p>۱۴۶ شب خیزان میں جانی نازہ گزراں سیر ہو کر آئے کہ در کردیا دیواروں کو دور و خیمہ نہ تو اسوں کے تاروں کو دست فزگان میں کہ کھانچوں آؤں کو</p>
<p>۱۴۷ غیر کیا کہ مجھے آوازوں کا جگہ کے میں نہیں کچھ آوازوں کے میں نہیں کچھ کین میں کے تڑپ لیا کام</p>	<p>۱۴۸ سلام فتح پیاسا جو کیا فاطمہ کے پیاروں کو سنگوں تہی میں یہ کوئی تاروں کو حق نر و تہا جو دنیا ہی میں خود تاروں کو نہ کھلے نہ کھلے کا آزار ہر سونواروں کو</p>	<p>۱۴۹ جانی کے وہ جو سب کے در و در ملکات میں سیاہو ابیادوں کو آگیا کئی زیارت کو جہنم تاروں کو اد کیا تر تہا بچا ہے تاروں کو</p>
<p>۱۴۸ رقم تھا گھوڑا حال شہر نشہ کام پر طاری تھا غش حسین علیہ السلام پر</p>	<p>۱۴۹ کیا غنی تھی نے کیا فاطمہ کے پیاروں کو مول سے تھے میں خیمے کے خود تاروں کو</p>	<p>۱۵۰ نوت کیا تہا غش کام ان کے میں غلام آتش گل جو تہا تہا میں انکاروں کو</p>
<p>۱۵۱ بولہ شمس سے عمر سبک بان جلدن کے کاش میں تہا نہ کھلے تھی میں خیمے کے وہ چوچا آؤں خیمہ سے گلا کاشے گلا</p>	<p>۱۵۲ کیا غنی تھی نے کیا فاطمہ کے پیاروں کو مول سے تھے میں خیمے کے خود تاروں کو</p>	<p>۱۵۳ نوت کیا تہا غش کام ان کے میں غلام آتش گل جو تہا تہا میں انکاروں کو</p>

١٠

پہن ۱۰
عاجزہ کر سکتا ہے اور
کھلتی ہیں اور
نفاذ میں کو
جلد نہ دیا
چاہی کہ لین
عدست ہو اور
کیکنیہ کی
شہابی ہو
اور ان کے
بجائے نہ

۱۲
چل تہن پہنچے ہیں رنگین چمن میں
ہم وہ کچھیں نہیں بلبل جو چوہن درج
۱۳
چشم کبر کا اشارہ اتحادہ عیسیٰ میں ہوں
جس کے دیکھنے سے شاہد ہوتی ہر بجا رون کو
۱۴
برقعے علی حقے کھلکا الی لواہین
نہا یہ زخون کا دوا شہ کے نیکو اردن کو
۱۵
میں ابو سے سر سے جگر کھلے ہیں
حق سے ختم ہو جو ہر افسانہ اردن کو
۱۶
میں عابد بن پیر بہر پوئی افت درتہ
طوق زنجیرین دیکھا نہیں بجا رون کو
۱۷
چلے دست میں طلقے تنے کچ کر سجاد
کہ قدم ابوی کی حسرت نہ رہے فاران کو
۱۸
مگر دینی ہو درخ کو یہ ہیں بک علی
آب جیلن بجا دیا ہر اکلاردن کو

۱۰
ہوں حال میں لکھنؤ میں رہا اور
۱۱
آفرین سید نظام کے لئے
۱۲
کر وادار میں حضرت کے لئے
۱۳
ہم نجات دہانے کے لئے
۱۴
حضرت اعلیٰ کے لئے
۱۵
دیکھ اور
۱۶
گلشنِ فرخ میں
۱۷
بلبلین
۱۸
اشوبہ جب
۱۹
دیکھو
۲۰
دلاور
۲۱
رکھو
۲۲
گلیاں
۲۳
جس طرح

۱۲
 شہنشاہ گوردی تیر فرشتا ز زندان
 نظر سے نہ لئے بھی آقا قارن کو
 کئے تھیں دل کے اس نرم کینے پہل
 حق سلامت لئے کیسے عزا داروں
 قطع قطع مجھے شب کی مہلت
 کتنے غم کو دیکھتے تھے رونا کو
 نیند آئی نہیں تاج سب کا رونا کو
 رات بھر گنگ چائے تین پہلے قتل حسین
 اب مزاروں چائے تھے تلوواروں کو
 صفت ہو گئی اس باغ سے جانا موس
 کہ جانا بھی ترا بار نہواروں کو
 باغی کے لیے مرثیہ خوانی ہو مری
 بخشش کے لیے مری و جوانی ہو مری
 غم کے لیے مری و جوانی ہو مری
 کہ بھی اور بھی آہیں جانا
 رونا ہو بھی اور بھی آہیں جانا
 اس آب و ہوا سے زندگانی ہو مری

<p>۴۱</p> <p>لے شمع و گئے رشتہ جنگل گستان علی گٹ گئے رشتہ ہو لہو گلاز لٹا حکم کے بن میں برگل پتر آنی شہادت کے چین نظرہ بھی نہ پوچھا کسی گارو کے چین</p>	<p>۴۲</p> <p>جہان غامی شہبوسے طوطا زانا سکھو پیو کونیک طافت کو نہ جانا سکھو کونیک تیرے پانی کا نہ پانا وان ہر گل غنا کا بدن پر لگا جانا</p>	<p>۴۳</p> <p>دل سوز نہ خواہد ہمدرد نہ یاد پیارے پیچیدہ علی سار نہ لٹکے لڑنے کی ہر جا ایک لک و دروغ ہر پہلے لڑنے کے کہ میں سب سب</p>
<p>۴۴</p> <p>پانی کے عوض ظلم کے تیرن کی جھڑپی زہر کے گلستان پہ عجیب آئین سی تھی</p>	<p>۴۵</p> <p>ملق جلش فام کے غنچہ دہن سے الجھے تھے عجبا ر محمد کے چن سے</p>	<p>۴۶</p> <p>صد مہ علی اکبر کے بھڑنے کا بڑا حق کوئین کے مالک پہ عجیب وقت پڑا حق</p>
<p>۴۷</p> <p>جہنم ہوا فن بین جازان بیکلا سب گھر ہوا بارشول عربی کا پاسون پہلا تم تھارہ شہر کی نعل تھا ادھر عدلین مبارک کی</p>	<p>۴۸</p> <p>اک است سواران عارفی کے سارے شکستے پڑے آئے تھے کون بجا اک مست جان دم کے تلاو این کا مچ پڑے ایک کت تھو بون کا</p>	<p>۴۹</p> <p>مٹھنے سے خلق روح کو دل رویدہ سینے چن کی گریب کیلیہ یکون پو سو گشتین مردم زیدہ بازو نہ شکستہ کمر پاک جب</p>
<p>۵۰</p> <p>تھی فکر وہاں قتل امام سہنی کی اور دھوم تھی یحییٰ میں ادھر سہنی کی</p>	<p>۵۱</p> <p>تحت انگلیں فی شہر بندہ سے ہوتے قتل شہر دیشان پہ کربا نہ ہوتے</p>	<p>۵۲</p> <p>تلاو این تھیں خیر تھے ستائین تھیں یہ سب پڑا تھے یے سینہ سپر تھے</p>
<p>۵۳</p> <p>فرشتہ چہ شام کے لشکر کی پھیلائی نئی سکی اور فرشتہ کی طاعت میں لڑائی بلی گئی تھی تسم جانیدہ جانی تیکو کی طاعت نہ تھی کس جہنم</p>	<p>۵۴</p> <p>آوازہ ظلم ایک شام کے جلاد پہلے دیا گیا رفتی و تسم ایجاد بان ساس کی روز کی انجبت و بداد بان شہر کے تیرے دھڑکے خیر و خوار</p>	<p>۵۵</p> <p>نہ ایک طاعت دین کا شاک ایک طاعت نہ ایک طاعت شہر کا ایک طاعت نہ ایک طاعت شہر کا ایک طاعت نہ ایک طاعت سارا جہاں ایک طاعت</p>
<p>۵۶</p> <p>آوازہ سکار تھے سرہنگ ہزاروں زہر لٹا تو اک ل تھا اورنگ ہزاروں</p>	<p>۵۷</p> <p>ما تم میں جرم جاک گریبان کیے تھے کفار عرب تھے کو حلقہ میں لے تھے</p>	<p>۵۸</p> <p>بد مہدوں میں خاطر شکنی دل شکنی تھی پرویس میں کیا جان پوسیدہ کبھی تھی</p>

<p>۴۱ دانا نین دانا نین دانا نین دانا نین فیکے لے لے لے لے لے لے لے کوثر و نیا گیارہ نیا اس جو بانی آیت پین جلی نین کی ہون</p>	<p>۴۲ شندہ کجا عز و شرف کلمے پین شرف بدو کے لیے گیارہ پین شرف بدو کے لیے دانش گار اجا ہوں نین مر و جا</p>	<p>۴۳ حضرت جی کتے تھے یا گزینہ جو کتے دیواری پکینہ پکاری فریاد علی پیکر اب جان جاری دان صوب پیکر کتے ہو جان و پکاری</p>
<p>انصاف کریں جب انصاف کمان ہیں کیا میں نے بگاڑا کہ مرے دشمن جان ہیں</p>	<p>ترغیر کہ تلواروں میں مے نہیں سکتا محتاجوں کا شوق کو کفن نہیں سکتا</p>	<p>بابا سیوچی امان کے کھلے بال تو دیکھو قربان گئی آکے مرا حال تو دیکھو</p>
<p>۴۴ کچھ کام نہ دردت کا طالب شہادت کا پھر جو بانیہ کا طالب شہادت کا پھر جو بانیہ کا طالب شہادت کا پھر جو بانیہ کا طالب</p>	<p>۴۵ تیرا جی نہیں پین پینوں کو خراج پین وات کی لاشیں کفنوں کو نیرودہ کیا صوب پین پینوں کو انداز پین دن جی ہزار کفنوں کو</p>	<p>۴۶ جہانگیر کو پین پینوں کو گھوڑوں کو بجا کجا پین پینوں کو جہانگیر کو پین پینوں کو جہانگیر کو پین پینوں کو</p>
<p>پوشاک فقیرانہ ہو اس گوشہ نشین کی عادت ہو لو کہیں سے مجھے نان جوین کی</p>	<p>یہ دو کھسی مظلوم یہ کیتی میں پرکھیں بچے مرے جلی ہوئی ریتی میں پرکھیں</p>	<p>سادت میں میدان بھی چھٹا نہیں ہر جاتا ہو حسین آخری رحمت کو مرے</p>
<p>۴۷ جو وقت تھی سب کچھ کی جو وقت تھی سب کچھ کی جو وقت تھی سب کچھ کی جو وقت تھی سب کچھ کی</p>	<p>۴۸ کیتے تھے غلام جہانگیر طاقت تھی کہ تسم کو تھی جہانگیر بازو کو جہانگیر اب علی با تسم کو کیتے تھے غلام جہانگیر</p>	<p>۴۹ کیتے تھے غلام جہانگیر طاقت تھی کہ تسم کو تھی جہانگیر بازو کو جہانگیر اب علی با تسم کو کیتے تھے غلام جہانگیر</p>
<p>لکھ لکھ کے جو بھی خط شوقیہ آوے بچے لے کر میں چلا آیا ہوں مرے</p>	<p>فرزند دل زاری رات کے لیے ہر پیغمبر نہ شبش اُمت کے لیے ہر</p>	<p>چلائی کہ فریاد و فہر کمان ہر اسی جان پیغمبر را فرزند کمان ہر</p>

<p>۵۵۴</p> <p>زبان گئی تھی ہم سید ان کو نہ جاو بانی نہیں تقدیر میں آنسو نہ باو جانا ہو زبان پہلے مرے قریباو چھوٹا سا گفن چھوٹا سا تابوٹ نکلاو</p>	<p>۵۵۵</p> <p>کوئی ہم کجا بنی اندھنگیاں گوئی بچیں بچیں جان کی جاؤ مری جان میرا جان کوئی نہیں ہے سب سامان میرا جان کوئی نہیں ہے کما کوئی کچھ جان</p>	<p>۵۵۶</p> <p>کرت ہو جلدو خاک کاشنشاہ سریلے فتن ہوئی نیتاں لدا کرتا جان کراہی ہوئی لاسکو جنگاہ وہ عجب شوکت عجلان شرم دجاہ</p>
<p>حضرت کے سو اکون ہر مچھت نہ دہن کا سامان کیے جاؤ مرے دفن و کفن کا</p>	<p>یاں منہ نہ کھوٹ ریگلا کشتا ہوئی بی چھاتی سے نہ لپٹو کہ جا کر چھپتا ہوئی بی</p>	<p>تھی فاطمہ بکھرنے ہوے بال جلو میں جاتا تھا قدم با قدم اقبال جلو میں</p>
<p>۵۵۷</p> <p>فٹکے گناہیں تیرا بن سکتی خاموشی کہ تیرے علی جا کتی نظام مکتبہ نری نادان سکتی بابین کو درو کی اس کی سکتی</p>	<p>۵۵۸</p> <p>دیکھ کے گری سکتی نہ کو تارا بیل کی گال کی جیسے کنا چلتے تھے اسے چلا شاہ ہمارا روتا ہوا نکلا اسرا اندھ کاپارا</p>	<p>۵۵۹</p> <p>تھا تھی اری اگر اندھ سب سامان تھا کپوتے تھی فتح و ظفر زین کا دامان اقبال کی کشتا تارہ قاتلے تیرا بن نکلنے ہی تھے تو علی جا کتی سامان</p>
<p>ول ہلکیا سینے میں لگی چوٹ جگر کو مرا تارا اندھ دھکھا کھانے پندر کو</p>	<p>دیکھا تو نہ وہ گل نہ وہ گلشن نظر آیا گردن کو جھکاتے ہوئے توں نظر آیا</p>	<p>کرمی میں اطرائی تھی جو بیدار گردن سے جبریل میں مڑوہ جنبان پر گردن سے</p>
<p>۵۶۰</p> <p>جلاؤ کفن بیجا موقع جو بن پانا جاو تیرا کفن کھانے کو اٹھانا نٹے کی تے قہر و دیا پوشتا کر کوہ میں حق و پوشتا پوشتا آتا</p>	<p>۵۶۱</p> <p>دور کے نزدیک پہلے گئے بانی کوئی کر تھی غلبہ میں فتح آپ کی باری نیا بیکراج آخری تیرا پی سوار سی سچ کھیلے ہو کر کاب کے ہماری</p>	<p>۵۶۲</p> <p>جولو کلا بیک کٹا کٹا خات پیل تھا سواری میں بعد زور و بہا اک تے کٹے کٹے تھوڑے تھوڑے دھڑکا کھٹے تھے شام قدم شاہ و خول دقات</p>
<p>بیدن یہ خیرین کے سرتاج رہینگے ہم آپ کفن کے لیے محتاج رہینگے</p>	<p>سب کے خاک لٹتی ہونے لگے مکان میں تھا کوئی ہمسایہ نہ ہو گیا جہان میں</p>	<p>اک لٹتا تھا ہوا جو کھٹے کے سب سے ٹھل تھا کہ بڑے جاؤ تھا دھڑکا اوستے</p>

<p>۴۶ کس کو کس طرح کی سلطان کی ساری نیکو دیکھیں و نشان کی ساری سب کو کس طرح کی ساری یا و گئی پوچھ کو سلطان کی</p>	<p>۴۷ حاکم و وزیرین کی گاہین ہر دیکھو دل جو بے اختیار ہر صحت کی نعمت و شرف کی پانچ</p>	<p>۴۸ عالم شہر دان کی بجاعت سے ہر گاہ ایک دن و ایک رات کی پانچ</p>
<p>۴۹ غل تھا کہ شکوہ شہر و بجاہ کو دیکھو ایہ چیز و قدرت اللہ کو دیکھو</p>	<p>۵۰ جنگل میں ہوا کوہ میں میں لکھتے ہیں ہر قاتل کھاتا یہ شہر کہ پری ہوں</p>	<p>۵۱ چھوٹا کہ بھی دیو کھینچے سے ہمارے زخمی ہر جگر شیر کھینچے سے ہمارے</p>
<p>۵۲ سجاکو کھانڈیہ چٹم کھانڈیہ سویا ہو کمان نور و قدرت کی دیکھو علی سوار کی قیامت کی دیکھو پوسطن سلطان اہم کھانڈیہ</p>	<p>۵۳ ابن شہین شہر شہر شہر کے علم و شرف کی سب کھانڈیہ پیدا ہو آقا سید کا رقیب وہ کیا اہل کھانڈیہ</p>	<p>۵۴ کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر</p>
<p>۵۵ وہ تخت ہوا کیا ہوا و تلج کمان ہر دیکھیں تو سلیمان کی بساط تلج کمان ہر</p>	<p>۵۶ ماہم کا زمانے میں عجب جوش ہوا تھا راتوں کی طرح دن بھی سیاہ ہوا تھا</p>	<p>۵۷ جب چمکی ہر دیو کھانڈیہ سے خبر میں اسی سے ہر جگر کھانڈیہ</p>
<p>۵۸ اقبال و دعوی تھا کہ شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر نصرت کا تھا تو کھانڈیہ شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر</p>	<p>۵۹ کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر</p>	<p>۶۰ کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر</p>
<p>۶۱ خلیفان مہدی عرش برین پایہ ہر میرا کھانڈیہ شہر شہر شہر</p>	<p>۶۲ غل شہر شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر</p>	<p>۶۳ کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر کھانڈیہ شہر شہر شہر</p>

<p>۱۷۴ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں ہم وہ ہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں جب تھا ہوا دیر تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۷۵ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۷۶ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>گردش ہوئی یوں ہاتھیں اس قلم کے کو سر پر کوئی جھلجھلچہ پھر اتار ہی سپر کو</p>	<p>السان کی صورت کبھی پیدا بھی نہ تھی ہم خلق نہ تھے تو یہ دنیا بھی نہ تھی</p>	<p>کل دیکھیں یوں آج تو دور دور کے سیاتے کوثر کو لٹائیں گے غمناک خدا سے</p>
<p>۱۷۷ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۷۸ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۷۹ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>جنت بھی ساونت میں جان گئے ہیں اس دین کے لئے کو بھی مان گئے ہیں</p>	<p>گر کسی ہی جہاں کست مہیا ہے ہمارا طبعی کی سرکش شاخ پہ سایہ ہے ہمارا</p>	<p>محکوم ہیں کام نے ہمیں منع کیا ہے اس نہر کا پانی تو نہ دینگے نہ دیا ہے</p>
<p>۱۸۰ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۸۱ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۸۲ کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>پاس نکلا ہی لازم جو ملازم ہیں ہمارے یہ کمال و سرفصل بھی خادم ہیں ہمارے</p>	<p>انداز سکھائے ہیں عطار کو رقم کے ہم لوح کے مختار ہیں مالک ہیں قلم کے</p>	<p>جس وقت سے اس شیر کا لاشہ لب جو ہے اس نہر کا پانی مری نظروں میں لہو ہے</p>

<p>۹۱ کونوں کا نام میں وہ شہر کر آئی میرزوں کو کر آئی شہر کر آئی جس صفت کو کر آئی شہر کر آئی جہنم سے زبردست آئیں شہر کر آئی جہنم سے زبردست آئیں شہر کر آئی</p>	<p>۹۲ دور کے پیر میں جاتی تھی کسی دور کے پیر میں جاتی تھی کسی دور کے پیر میں جاتی تھی کسی دور کے پیر میں جاتی تھی کسی دور کے پیر میں جاتی تھی کسی</p>	<p>۹۳ آندھی تھی جی رہی سیل قاضی آندھی تھی جی رہی سیل قاضی آندھی تھی جی رہی سیل قاضی آندھی تھی جی رہی سیل قاضی آندھی تھی جی رہی سیل قاضی</p>
<p>کونوں کے کناش میں جہٹ جاتے تھے چلے چلا کے کانون پلٹ جاتے تھے چلے</p>	<p>شاہین جل کو کبھی پاتے نہیں دیکھا بجی کو کبھی دام میں آتے نہیں دیکھا</p>	<p>کوسے ہوسے تھی منہ کو کائے تھی زبان کو کیا خون کا حرا بجا گیا تھا آفت جان کو</p>
<p>۹۴ ویا چو لہر کے گشتی شہر کر آئی کشتی چن میں شہر کر آئی زور دیا چو لہر کے گشتی شہر کر آئی کشتی چن میں شہر کر آئی</p>	<p>۹۵ پوچھی ہلنڈا بوجھ چکے نہ آئی بچان لیتے تھے دوسرے نہ آئی جہنم کی خون میں تھپکے نہ آئی نہ چھپنے کے لیے یہ لکھ چکے نہ آئی</p>	<p>۹۶ تھی قضا صفت سلطان حجازی کئی تھی لعیونوں پہلے ست دلازی میرا تھو نہ تھا کہ یا جید غازی کئی تھی قضا صفت سلطان حجازی</p>
<p>لکھتے ہوا منہ جبکہ دم جنگ دکھایا شہر کے پانی نے نیاز نک دکھایا</p>	<p>دنے لگے اعدا جو دوہائی تو پھری وہ جب گئی ہر صفت کی صفائی تو پھری وہ</p>	<p>ہر صفت میں لعیونوں کے بدن روز رہا تھا ہر غول میں بجلی کی طرح کون رہا تھا</p>
<p>۹۷ ہون گئی جی غلام خود کو پیا میر گئی جی غلام خود کو پیا دور ویا جب اکٹ بہ کو پیا اکدم میں آٹھ اکٹ بہ کو پیا</p>	<p>۹۸ جہاں صفت شہر کے نہ آئی بان شہنشاہ امیر کے نہ آئی کھیت پودہ شہر کے نہ آئی سین پانڈا شہر کے نہ آئی</p>	<p>۹۹ دھڑکتی کرتا تھا اسے در کوئی کھیل شہانہ صفت وہ طار سے وہ کھیل بیکل کی ذریعہ وہ دلا دینی کھیل تو اسے گلستان میں جہنم کھیلے</p>
<p>شہر دوسرے ہدم شاہ بدنی تھی کیون موج کے قابل وہ نہ پختی تھی</p>	<p>جسے تھے جو کچھ لکھ کے لانے کے خطوں کو پرزے کیا اکدم میں انھیں خود غلطوں کو</p>	<p>بال اسکی جو بھری غلط آئی تھی گویا کہ سری بال شکستہ تھی ہوا میں</p>

<p>۱۰۱ انش پویش کی گنجائش کی پائے نہ کوئی حسین بی غیر نکوئی شوخی بھی نہ کر بھی عیب بد جوئی نہ پاؤ قدم مسکانہ ہو اس کی پوئی</p>	<p>۱۰۲ کہ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے پوئی چن چن چن چن چن چن چن چن چن دان بن ہو باقی حق آتش آدھ ب مے میں گریں ہر آواز بے زبان</p>	<p>۱۰۳ پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی پوئی</p>
<p>سپاردن کو افلاک نے اس بند کیا تھا چل چل چل چل چل چل چل چل چل دم بند کیا ہر</p>	<p>یون گردن عشق میں میل نہیں دیکھی ایسی چھلاو میں بھی چل بن نہیں دیکھی</p>	<p>سرجم سے اور خود آٹے جاتے تھے سے ہوتا تھا نہ ثابت کہ گری ہر کدھر سے</p>
<p>۱۰۴ باب بچلی ہر اور کلب سے گئے کرنا وہی کام شمار سے بڑے دیکھتے تھے سخت نواز لایا بھی نہ لے طافس جی انداز قدم دیکھتے تھے نہ لے</p>	<p>۱۰۵ بیکل ہر اور اس کی صدا افزودن ہر اور دین باوہبا چالائی میں بچلی سے نور عشت میں ہوا کاوس جابو سے بن داستان ہوا</p>	<p>۱۰۶ بھوت میں بن چکے تھے جیسے رخاں ہوا وقت گھر سے بچے سارون اجسام کو ہر سے بچے سارون تھا کہ چکر سے بچے</p>
<p>کیون ق کی چمک ل مردم نہ کر جائے پتلی کو نہ رکب آئی ہو گردش کہ یہ پھر جائے</p>	<p>وُلُّد کی بھی یہ آنکھ یہ تون نہیں دیکھی عقانے بھی ایسی بھی گردن نہیں دیکھی</p>	<p>لیٹانے کی دہشت تھی فلک کی سرن کو جبریل ایسے یہ دے تھے ہر دن کو</p>
<p>۱۰۷ وہ تھوڑی سی پھر پھر کھانا چنا وہ کھائی سے دل ایک کی کھانا وہ کچھ غول میں جانا وہ نکلتا وہ سیر کی تون وہ آتھی کا بٹن</p>	<p>۱۰۸ شہنشاہ کی بڑی بڑی گولہ بڑا وہ بھی علم کی گولہ بڑا غلام بھی وہ علم کی گولہ بڑا افغان سے میں میں جان بڑا</p>	<p>۱۰۹ وہ تھوڑی سی پھر پھر کھانا چنا وہ کھائی سے دل ایک کی کھانا وہ کچھ غول میں جانا وہ نکلتا وہ سیر کی تون وہ آتھی کا بٹن</p>
<p>تاریے تھے عرق و صوب میں پکا جودن کھن تھے سے گرا تو پھر پھول دہن</p>	<p>بہنوں کی ہوا رنگیم سحری تھی سرعت گین جلد نزلت سے بھی تھی</p>	<p>ہر سو بڑی تیغ خدا داد کا اعلیٰ تھا ہر صف میں ہر کھل میں باو کا اعلیٰ تھا</p>

<p>۱۲۱ کریا جو نشان بنائے جانب بسا نیز وہ لگا دل پر تیرے شہر یا آگیا در دیکھ کر بے ہوش جانی یہ بے ہوشی کا نام کون سا</p>	<p>۱۲۲ نہی کیسے پائے جو صد ہا کا تار سے دھچکتی تھی زبان بیاہ کریا تھا اشارہ وہ دعا کو کاشنا پانی کوئی آگ نہ پاوے سے بچے</p>	<p>۱۲۳ کریا جو نشان بنائے جانب بسا نیز وہ لگا دل پر تیرے شہر یا آگیا در دیکھ کر بے ہوش جانی یہ بے ہوشی کا نام کون سا</p>
<p>۱۲۴ لذت دم آخر جی زخم جگر کی آنکھوں کے تلے پھر گئی تصویر پر کی</p>	<p>۱۲۵ دل پیاس سے چمکتا تھا لوگہراتے تھے شیر تلوار دن کی عمارتوں پہ بھٹکتے تھے شیر</p>	<p>۱۲۶ روئے کا اعلیٰ تھا شہر مظاہم کے گھر وان شہر پر بھائی کے خنجر کو کمر</p>
<p>۱۲۷ چاہتے کہ کیا ہو سبھا علی اکبر مظہوم کو آفت سے چا لو علی اکبر موتے بین گلے ہو گئے علی اکبر پہچانی چاہتی سے نکالو علی اکبر</p>	<p>۱۲۸ بنا تھا الوینے شانے چین سے دشمنوں کو شہر سے قبلے شہر سے چار آئینہ سے پوچھو کہ ان زبان سے کریا تھا وہ خون جو غل تھا تھا زبان سے</p>	<p>۱۲۹ نیز بیک صد فتح کے باجون کی جانی نہیٹ کے کھول لیخاں ماری فقتہ یہ چلائی وہ گردن کی شانی کریا چھیڑ کر لٹ گیا اسے کئے</p>
<p>۱۳۰ بابا کی مدد کرنے کا ہنگام ہو بیٹا کام آو کہ بیٹوں کا یہ کام ہو بیٹا</p>	<p>۱۳۱ یہ تین شہر روز کے پیاسے کا لہو ہو ہی ہو یہ محمد کے نواسے کا لہو ہو</p>	<p>۱۳۲ رخصت ہوئی شہزادہ جبریل امین مقتل کی طرف جا کے خبر لا شہزادین</p>
<p>۱۳۳ کریا جو نشان بنائے جانب بسا نیز وہ لگا دل پر تیرے شہر یا آگیا در دیکھ کر بے ہوش جانی یہ بے ہوشی کا نام کون سا</p>	<p>۱۳۴ نہی کیسے پائے جو صد ہا کا تار سے دھچکتی تھی زبان بیاہ کریا تھا اشارہ وہ دعا کو کاشنا پانی کوئی آگ نہ پاوے سے بچے</p>	<p>۱۳۵ کریا جو نشان بنائے جانب بسا نیز وہ لگا دل پر تیرے شہر یا آگیا در دیکھ کر بے ہوش جانی یہ بے ہوشی کا نام کون سا</p>
<p>۱۳۶ جہد ہو پڑے تھے تو بھائی جی دھڑا ہر زخم پہ بیٹے سے لپٹ جاتی تھی دھڑا</p>	<p>۱۳۷ نہو زرد ہو اقامت قدرت کے لگین کا تر ہو گیا سب ن میں عمارت شہرین کا</p>	<p>۱۳۸ رتی پٹھان صاحب شہر کو دیکھا روباہ کے راز کو کتے تلے پھر کو دیکھا</p>

<p>۱۲۱ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>۱۲۲ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>۱۲۳ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>
<p>فریاد کو پردے سے کھلے سرکل آؤ بھائی کو بچا ناہی تو باہر نکل آؤ</p>	<p>میں آنے نہ پانی یہ ستم ہو گیا ہے ہر سر خدیو قلم ہو گیا ہے</p>	<p>میں آنے نہ پانی یہ ستم ہو گیا ہے ہر سر خدیو قلم ہو گیا ہے</p>
<p>۱۲۴ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>۱۲۵ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>۱۲۶ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>
<p>فریاد رسول دوسرے سے بھری ہوں نالہ کہیں ہر اک صدائے پیری</p>	<p>تلوار محمد کے کیچے پہ چلی ہے ہر یہ سر پاک حسین ابن علی ہے</p>	<p>تلوار محمد کے کیچے پہ چلی ہے ہر یہ سر پاک حسین ابن علی ہے</p>
<p>۱۲۷ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>۱۲۸ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>۱۲۹ مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>
<p>مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>	<p>مثنوی میری خجسته کجاست چالی کجاست خجسته کجاست چالی کجاست</p>

پیشتر غنیمت کوئی کھانچا
 ہوش یا تو نیسے کوئی خالی
 نہیں مہیبت نہیں جسے جانی
 سون زین ہر عدالت کی آتی

ماتم کوئی کرتا ہر کوئی خاک لہر ہو
 اس بزم میں ارداح ائمہ کا گزیر ہو

سلام
 جوئی سرورین لگنے چھوڑے
 یمن لاشہ سلطان زین چھوڑے

شہ کو مسلم کے کھانچا ہون تن تباہانی
 یان فاقہ می حب شکن چھوڑے

غالی روئی تھی کتنی تھی یغیر اجدم
 لکھنے کے سبب پین زین چھوڑے
 بلے والی کو اور شک چھوڑے

شہ کو صغر نے کھانچا غنیمت زنی ہو
 آپس روز سے یا شاہ وطن چھوڑے

آستین چھوڑی دھن پاس سے نام نے
 بیابی اک رات کی مان اپن چھوڑے

راہ زین جب کتین نہ رو تو کو کتنی کب
 ہیکو رو سے کعبین آیا صغر

باب کوئی تھی تن کو خوش آیا صغر
 اپنے کرتے تھے انگریزین چھوڑے

فرق خون یکے لاش لپش ز خا
 وادی ظلم کو دے سے ہر چھوڑے
 شام میں نقل تھا رہا ہو کے علیہ جب قیدی
 آقا زندان کو گزار سن چھوڑے
 اشرف ن رو سے ہو کے شام کسے بجا
 باب کو دن میں جاوے گوردون چھوڑے

چھوڑے پھیلنے کی اکبر کے ہر شان کو
 کراہی گئی ہی کا چین چھوڑے

قطعہ
 چھوڑا تھا جو کوئی مادر قائم سے یہ حال
 کچھ نشانی بھی بین وزند جن چھوڑے

دیکھ کے اور بھر کے دم سرودہ کتنی تھی کہ بان
 داغ دل چھوڑے اور دین چھوڑے

شہر خیمین ہوا شہ نے چھوڑے
 علی اکبر بھی عین ملک میں چھوڑے
 شاہ فراتے تھے عیان نہ رہے چھوڑے

اہل کین تن یہ اگر نہ تھے کین کیا
 کتنی ہی رو کے سکینہ بھون میں کیا
 اچھا جان مجھ تھیں شکل مونس
 تاج آٹھ تھے مضمون کا ہو شکل مونس
 کوئی بات کو بین اہل سخن چھوڑے

<p>۴۱ زمین جب تخت دل خدا کیا نقد جان لیکے فدا دت کا خبر آ یا جنگ بیون دیکیں بے آ یا تن نہ خاکست جدر کر آ یا</p>	<p>۴۲ تھے تو کبھی نہ شاد نہ چین جاوہ نور رخ پاک شمع ہی زین شمع کی فطرت تھکتے تھے سے لشکرین چھپ بایو اٹھا کوئی نہ اتنا خاتون</p>	<p>۴۳ دل سے بیڑے لکے جھونکے اور کیا ماروں جان مارے نہ جھانکے فوج سے بڑے کھلے رخ پھر سیکر علون اکبر</p>
<p>تھے وہ بھانجرا رہتے تھے سواری تھی فقط فاطمہ کی روح جاوہاری</p>	<p>چرخ شہزادہ کی شولت بیان ہوتے تھے گرد چہرے تھے بنی شمع خدایتے تھے</p>	<p>لاکھوں لہارین چھین دروز سے کیا کیے سب سیاہان تھے چمکے نواسے کیے</p>
<p>۴۴ ارجن پاک بجان نہرب ارگن ماہون دل تھا پوینہ انگ گئے تھے نواسے کے شول دور پیچھے تھامے گئے باغ بستان</p>	<p>۴۵ جا جاوے دم و جسم سوار کن پیکر سب گھڑے تھے تھے ہاتھوں ہونچ شکرنا تھا خبردار بعد تر نہ کرے این خالی ہون وہ تر نہ ہون کب</p>	<p>۴۶ ارجن پاک بجان نہرب ارگن ماہون دل تھا پوینہ انگ گئے تھے نواسے کے شول دور پیچھے تھامے گئے باغ بستان</p>
<p>جھٹھک دیا کہے آیام تھے لون چلتی تھی ہر قدم آگھین کا لون سے قضا لیتی تھی</p>	<p>چہرے تھے شہزادہ لاک اسی سینے کو توڑ دیکھانوں اس رسی کے آئینے کو</p>	<p>وہ دم فاطمہ کی روح پھر کجانی تھی وحیدین کی صدا تارہ فلک جاتی تھی</p>
<p>۴۷ ہزار باس تھکے تھے شمشادہ ام شاہ کوئی دوست نہ ہو کر کوئی ہم درخت تنہا ہی تھیں نظر آتی تھیں نہ جھجک رہیں تھے تین تین</p>	<p>۴۸ اجڑا لونہ پستان کو جو جمع اس خیر تھیں تھے فی کسیر پاس نہ کہی کھو اور اس پر خطہ ہر اس خاؤں نہ تھکے سے لڑو بے سواں</p>	<p>۴۹ ہزار باس تھکے تھے شمشادہ ام شاہ کوئی دوست نہ ہو کر کوئی ہم درخت تنہا ہی تھیں نظر آتی تھیں نہ جھجک رہیں تھے تین تین</p>
<p>اُدے آتے تھے زمین بھا لاکھوں ایک ظلم کے تھے نوں کیلے لاکھوں</p>	<p>گل چرخ لکھ صاحب معراج کرو خاتہ فاطمہ پھر شوق سے تاراج کرو</p>	<p>زروالعام لڑائی کے پہل پائینگے قتل فرزند پیدائش کا پھل پائینگے</p>

<p>۹۷ آئینہ شہ پہ ہوا تیرم کا باران جا جہم مبارک تین درائے سیکان ترکیش ہوا کھوین تار یک جہان کھلے پائیا نہ جھپٹ چلی تیرا دوزبان</p>	<p>۹۸ کون کون سے تھے باغہ کدین کین کون کون سے تھے بولن کی نین آج بھی فرق ہو چکا ہے نہ دین کسین کون سے تھے کھل کھل</p>	<p>۹۹ بھجی کرکے نیکی کی طرف تھے شاہ کے بے نظوم نو اسے کی خبر باجہ زیر کی راج کا بھی پان کی نہ بین سایہ نیر کی جہان جہان جہان</p>
<p>۱۰۰ چمکی اک برق جو رانون پن دیا گھوڑا یوچین فوج ستم کے نظر آیا گھوڑا</p>	<p>۱۰۱ زخم اس گل سے آئے تھے نظر سینے میں جس طرح پھول پچھا دیتے ہیں آئینے میں</p>	<p>۱۰۲ در پہے جان پن سواروں کے رساے مانا اک مرا سینہ ہوا در سیکڑوں بھلے مانا</p>
<p>۱۰۳ کیرم ہوش پنج ابرو زباجہ کوہ بھی سامنے تھا اسکے تال کچھ برق سوزان تھی شرارہ تھا کوئی ہی کہ حکبو مارادہ میں جلکے ہوا خاک سہ</p>	<p>۱۰۴ وہ جرات وہ قیامت بنگھام زوال صوت ہر خاکت تھی پھر خسار تھے لال نہ جانتی تھی زبان پائیں کی شہت کمال ابھی تھی صفت اعضا اور جانتے تھے بھال</p>	<p>۱۰۵ ہوٹ سوکھے چوڑیکے کھلنا ہوا بھیاں کھانا ہون اور کب کھلنا ہوا ہوٹ سوکھے چوڑیکے کھلنا ہوا ہوٹ سوکھے چوڑیکے کھلنا ہوا</p>
<p>۱۰۶ عرق پر جیکے پڑی خانہ زین پر پھڑی دو ہو بے راگ بمر کتے زین پر پھڑی</p>	<p>۱۰۷ طیش آ جاتا تھا جہاں ستم گھرتے تھے باتھ رنجی تھے پھلا کھوں سے نہ پھیرتے تھے</p>	<p>۱۰۸ آپ ان لوگوں کے ظلم و ستم دیکھتے ہیں وہی سدا احمد مرسل نے کہ ہم دیکھتے ہیں</p>
<p>۱۰۹ نئی لڑائی میں شان خف شاخف شب خط سے تھا نہ جہاں آفتخف حکبو لکھا لیا جان بول سکتی بلف سے جس صفت کی طرف جلتی ہوئی تھ</p>	<p>۱۱۰ جب کمر کھنچ کر تھے تھے تھے تھے چھپاں تھے کسے کسے کسے کسے تھا ہی دندبان کسے کسے کسے کسے نہ تھے کسے کسے کسے کسے کسے</p>	<p>۱۱۱ اور کمر کھنچ کر تھے تھے تھے تھے نئی قربت پہ ہو قریب قریب ہلے انت نے تھن تھن تھن تھن مچھو جان ہر لاکھ کے غلام</p>
<p>۱۱۲ لاش پس جاتی تھی ہوا سے جو گزرتا تھا رن میں بھلا ہوا اک شیر پڑا پھرتا تھا</p>	<p>۱۱۳ ہر گھڑی سو خاک دیکھے رہ جاتے تھے لدا احمد ہر اک زخم پہ فرماتے تھے</p>	<p>۱۱۴ اس ترے قبر کا عل قاف سے تاقان رہا اب قیامت می پہ اس ظلم کا انصاف</p>

<p>۱۷ سن رہا تھے ابھی حضرت محمدؐ کی کھانسی بگوان جان پڑی شیشانی پاک تیرنگا نہذا بچھین ہوئیں تیروں کے شاہ و شہدا سکھدا ہرگز سزاوار کما یا نہ خوا</p>	<p>۱۸ دھکارتیں ملے کھڑے شیش خباب کشتے تھے آخری آج ہمارا غضب مازم خلدین اب زلیست ہر ناز و نیاز پشکن بچ بھی یاد ہیں ان ہوشیار</p>	<p>۱۹ کارنگہ کو رو کر دیکھو ان چلائی خدا تیرے بہن و مرے سیکس چائی زان میں شیشی آئی ہوں میں نے چھائی گرنے کی چوکی نہ پھرے نہ چین باجائی</p>
<p>۲۰ تیر کو کھینچے پھینکا جو زمین کے اوپر اولیٰ خون کی بھی دامن زمین کے اوپر وہ قبائے شہ لاک جو بھی شیش م کے دامن کو پوچھتے تھے شیش نہ تھا قبیلہ طبرستان و یہ طالب چین تو جو راضی ہو تو راحت ہر دین</p>	<p>۲۱ تباہ کیتے تھے گھر گھر پوچھتے مادی کھتا ہر کھا ایک بن اب شیش انے بھر کر اقدس پشکلی شیش یوں کے سہاگم ہاتھوں آرا شیش</p>	<p>۲۲ ابھی تباہ ہوں میں خنچ نہیں چلائی ابھی سر جالی کا کھنچ نہیں تیرے چوچا ابھی رات میں ملا شیشین پال ہوا پوچھو کہ میں راؤ نہ مجھے بہر خوا</p>
<p>۲۳ بچہ چین سے نصرت ہمیری جان بولا جستہ نامانی امت کو میں قربان بولا میں کرتے تھے خانی آباد کیا کرنگا چائی پاک تیر سہلو ناما گھبرا گیا شیشین دل ہو گیا حوالت کھلے اس زخم پاک ہاتھ کما ہم</p>	<p>۲۴ کسکو شیر ترے ظلم سے آکا ہو کرے ایں عین ہاتھ ترا خشک ہو اللہ کرے سج گناہ ہوا ہر عزم مایا و گناہ گناہ گھوڑے پنی کا پیرا نہرہ ہو گیا شیشین ابن انش نے مارا گناہ جو قضا ہو صبر پیرا</p>	<p>۲۵ نہ ابھی خیمے کے اندر سے نکلتا تھینا جب میں مرجاؤ لگتا تھیں نکلتا تھینا کھلے خاک پھوڑے گئے شیشین گلابی رن کی زین کا پتہ شیشین قتل شیر تیرا مادہ ہوا شیشین پاؤں تو بیٹے یگر دن پر کجا شیشین</p>
<p>نہ تو مضطر نہ ذرا چین چین ہوئے تھے لیکے چلوں میں اموچا نہ ساٹھ دھوئے تھے یہ ستم دیکھتے ہی ہو گئی مضطر زینت کل آئی درخیمہ سے کھلے سر زینت</p>	<p>موس ب روگ قلم دل پہ قلم ہوا تیرا شہ کی غربت پہ جگر سینے میں شق ہوا تیرا</p>	<p>موس ب روگ قلم دل پہ قلم ہوا تیرا شہ کی غربت پہ جگر سینے میں شق ہوا تیرا</p>

<p>۱۱۷ بکھینچا تھیں فاطمہ بیچ سے سپاہ پوش ارجا بھی شمع منض عیش و طرب پیش تھا ماسیان بکھڑا سپاہیوں کے غم کا پیش تنہا خان نیوا کو نہ تھا زرمون کا ہو</p>	<p>۱۱۸ غم چھاپا تھا دل پر ہر آن کی جانب نہ تر کے ہو گئے تھے کنارے فرات در خدا تھا گلہ میں شہ کائنات کے معذور تھے جبکہ ہوساری اراک</p>	<p>۱۱۹ بین مویں چہ دست تربت صفین کا دریا سے گھاٹ پہ سواری کا ازواج اک شوہر کو پائی کو بھینچتے کام منظور کر کیا ہے غلط زمین کا</p>
<p>۱۲۰ تالان تھے قتل کی سپہیمان پناہ کی آتی تھی زرمون سے صد آہ آہ کی</p>	<p>۱۲۱ غل تھا پڑے ہیں جان کے لائے حسین کو یارب شکر دے سے بچائے حسین کو</p>	<p>۱۲۲ بچے ترپ ترپ کے زمین پر تمام ہون مطالب ہر انکا پیاس سے مضطر امام ہون</p>
<p>۱۲۳ بھونچے شمع تھا کر چلی ہو بہو عجیب محتاج آب فاطمہ کالال یا نصیب بر باد ریاض محمد برباب قریب عجز حسین تھی تھی گلشن میں غلیب</p>	<p>۱۲۴ بخت گلیں اُن کے سالو میں در بیان بھونچے اور غزالوں کو حجاز اور دیا چھاپے زخون پال محمد کے زردیاں گری میں منہ کیم بھونچوں کی گریاں</p>	<p>۱۲۵ پینکے کا پینے لگے عباس تمہو زکریا شال شہ ترائی پکی نظر اک بھی سر بلائے لگے ہونٹ چاہے گھبے اٹھ گئے ہو سلطان کا جو</p>
<p>۱۲۶ سرور وان علی کا جو نزدیک گورھت گلشن میں قمریوں کی نانوا کا شور تھا</p>	<p>۱۲۷ لکھو تھیں انکے منہ تھی لگرو چوپا سے زکریا کے پھول نیم شکفتہ ہوا سے تھے</p>	<p>۱۲۸ سو بچے کر جان دیتا ہر ایک یک نام پر یزید شہ جاڑیں نہ کہیں فوج شام پر</p>
<p>۱۲۹ آہ زان کی تھی چین میں شوق لبیل کوئی نہ جانی تھی نزدیک چوک ہاتھ تھا فاشقوں میں ریاض تیج کے غنچے شکستہ دل تھے تبسم کو بھول کے</p>	<p>۱۳۰ خان ہوئے سحر کی داد میں چاہے کی عرض خادون کے ادب میں رجا قائم ہے شکوہ شمشاد خاص و عام راستہ ہر دور کے رستے سے فوج شام</p>	<p>۱۳۱ فریاد لکھیا کو عباس شہینام صابر ہو بیٹا غیظ و غضب کا نہیں نام نشان گرتا ہے سپہ سالار نام سر کین جادو پیمان بھی تشنہ کام</p>
<p>۱۳۲ اک تیرگی تھی لالہ احمد کے داغ پر بو گل کی سرطنتی تھی دیوار باغ پر</p>	<p>۱۳۳ سکلا نہیں لشکر کین بارگاہ سے رستے رکے ہوئے ہیں مجوم سپاہ سے</p>	<p>۱۳۴ اگر جان عزیز ہو تو نہ جنگ بدل کے جو جسکی راہ ہو وہ اسی پر عمل کرے</p>

<p>۱۹۰ غرض میں نے نہ خواہاں عالم مولا داغ کی پتی ہر سب کے کلام سے بہم بھی سبھوں کا ارادہ ہر شام سے پایا ہے گلون کو پیلے کی ایناں سے</p>	<p>۱۹۱ روشنی کے بل در دین شکرے جا بجا کیا دوسرے جسکین کیا خوش تو رہا پیدا ہوئے خلق میں با ہے با وفا نہ کے کسی بھی نہ شکرے کہ قدم ہوئے</p>	<p>۱۹۲ کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا</p>
<p>۱۹۳ تیرا ایک نے پائے نہ سینے پہ شاہ کے ہم سب لہو گرائیں پسینے پہ شاہ کے</p>	<p>۱۹۴ وہ انکی تربتیں ہیں یہ مدفن حسین کا مر کر چھوڑا ہاتھ سے دامن حسین کا</p>	<p>۱۹۵ دم بھر رکاب نید خوشو نہ چھوڑنا صدے گئی حسین کا پہلو نہ چھوڑنا</p>
<p>۱۹۶ کشتا ہر شکرے ایک سے ایک نہ شکرے ہر عید کا عجب کہ ہر روز وصال اور بغی نواح کرتے ہیں با ہم نصیب اور سرتا ہر کوئی اب چن خلد کیا ہر روز</p>	<p>۱۹۷ پسینے جان بل حرم کی شکل گئی نغم کی چھری کھینچے پیسے چل گئی چہرے کا رنگ ار گیا صورت پل گئی نہ اڑا دل کہ آتشکون کی زنی اب گئی</p>	<p>۱۹۸ کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا کچھ بیکو چھوٹا لگا دین اور کیا</p>
<p>۱۹۹ وقف کوئی گھڑی کا ہر دینے زشت میں پہلے خدا کے ہمیں پہونچیں بہشت میں</p>	<p>۲۰۰ چلایں یا رسول اس وقت کو رو کر یا شیر کردگار سپر کی مدد کر</p>	<p>۲۰۱ ہر دم منکا و شکرے بہرین میں رطالی کی اگر کی ایک سپر رہے اک میرے بھالی کی</p>
<p>۲۰۲ روئے حرم سلیم کے قبا انا گردن تھے شکرے ہجوم افراتام ہتیا کے شکرے ہجوم افراتام ہتیا کے شکرے ہجوم افراتام</p>	<p>۲۰۳ شہر و قن اور دنیا فریضہ لائے اس پر ظلم احمد سر ہو جیسا جا رہے ہیں نہ کس کو چاروں نے پے نکا و شکرے ہجوم افراتام</p>	<p>۲۰۴ مادر سے مسکرا کے پیکر وہ شکرے نیدان کر بلا میں طایین تو چھوٹا خود جنگ کی آتشکے ہر جات کا پور نہ خاں ہوں سے ہو گا کچھ</p>
<p>۲۰۵ کچھ غم نہیں جو فضل ہو رب عباد کا ناحشر غل رہیگا ہمارے جہاد کا</p>	<p>۲۰۶ تیرا لے جو ادھر سے سینے پر لگے تیرے کچھ تو اور مجھے تری بلا لگے</p>	<p>۲۰۷ لشکرے صف پہ صف کہ جری میں رہیں شیر آپ کا جولی کے پہلے ہیں ہر شکرے</p>

<p>۲۵۸ بیویوں سے تھی یہ نزدیکی پیار و محار سے ہاتھ پر بیٹھتی تھی جاتے ہیں از گاہ میں شہر کی بیان کج کہ ہر اور زار دین اور عرو</p>	<p>۲۵۷ کہیں نہ ہو گئے ہیں ان سے خیر جہان میں کچھ نہ ہو گیا ان سے خیر جہان میں کچھ نہ ہو گیا ان سے خیر جہان میں کچھ نہ ہو گیا ان سے خیر</p>	<p>۲۵۶ تازہ جوان ہو میسر ہو عالی وقار ہو صدقے گئی غریب چچا پر نثار ہو</p>
<p>۲۵۹ کیا جانتے ہیں یہ ہیں بی بیوفا ناحق بی بیوفا ہیں یہ ہیں بی بیوفا مفضل بوج فوج شہنشاہ قتل بان صفدر کو دروید و سید و مصطفیٰ</p>	<p>۲۵۸ کیا کیا ہمارے باب میں ہے کیا کیا ہمارے باب میں ہے کیا کیا ہمارے باب میں ہے کیا کیا ہمارے باب میں ہے</p>	<p>۲۵۷ ایسے لڑو کہ فوج ستمگار گرہو لو اپنے باپ کا عوض ان سے جو کرہو</p>
<p>۲۵۶ دو دن و لوہہ میں جنگ و جہل کا ہر ابدل کو شوق ہر تو عروں جل کا ہر</p>	<p>۲۵۵ یہ ظلم ایسی یہ شہنشاہ دہر کے لاشے کو اٹھاتی ہے پھر سے کو خونین شہر کے</p>	<p>۲۵۴ مہکھوین اشک جھپٹوں کیا پہلے وفا کی ہو کو دلا دیکھے وفا</p>
<p>۲۵۳ واجب ہو حفظ فاطمہ کے نور عین کا کہتے ہیں ملک و جوشن باز حسین کا</p>	<p>۲۵۲ جاؤ چچا کے سامنے جنگ و جہل کرو جو باپ نے کہا تھا اسی پر عمل کرو</p>	<p>۲۵۱ مجرم اگر نہ حکم بجا لائیں آپس کا کیا حال بھول جائیں گے ہم انہیں کا</p>

<p>۳۱۷ نہ تھے حضرت عباسؓ بنیام ہوا فخر شاہ کے جو کام آئے غلام جنگ برون میں جان غلامزاد سپاہ جو کوئی تیغ اٹھانے کو رام</p>	<p>۳۱۸ یہ زکھار شاہ علی کے ارضان رضت جو صفین تھا شہادت کا بیان روسے دم کہ درو علیؓ رسول نکاح علیؓ خنجر دل صاحبان</p>	<p>۳۱۹ تھے غازی بنیام روح الامین کا بچہ چھوٹا لاکھوں جنگ تھے چھوٹا عباسؓ کبھی تھے غازی بنیام موت کا فتنہ شہادت کا دل بنیام</p>
<p>۳۲۰ زخمی جوتن ہو سبط رسول مجید کا درا بہادون خون سپاہ نیرید کا</p>	<p>۳۲۱ چمکی ضیا سے رخ سے زمین رور کی اک غل ہوا کہ لا دسواری حضور کی</p>	<p>۳۲۲ پانی بغیر ہوتا ہر کیا رنگ پھول کا لیکن شگفتہ روح تھا نوا سار رسول کا</p>
<p>۳۲۳ نہ پہلج تھے اکبر بنیام اور مان بیکر بھی لاکھ نور بن ہر تہ سے روح کو راحت رسول تیک ج چاہی ہوں کہ ہر ذریعہ بن</p>	<p>۳۲۴ طام ذوالجراح اما زین کو لائے مرکت لائے کیا کہ شکر و لائے جہاں تے آس ہوئے نہت خنجر لائے چمکے گل کے پس نیم چمن کو لائے</p>	<p>۳۲۵ جاہ آدھر نشان سپاہ کھلا پان بھی صفین بنیام کھلا داس کھلا شہر پرچ الامین کھلا چھلی گھلون کی بود علیؓ بن کھلا</p>
<p>۳۲۶ آئے نہ آج نور نگاہ بول پر پروانہ رہیو سمع مزار رسول پر</p>	<p>۳۲۷ عالم تھا زلف حور ہستی کا یال پر پیرون دل پسے ہو تھے اکی چال پر</p>	<p>۳۲۸ ایات فوج اہل ستم سبت ہو گئے آئی بہار مرغ چمن سبت ہو گئے</p>
<p>۳۲۹ لئے تھے وہ کچھ نہ زور کرباب روشن رہے نہ نے بن زرا کا آفتاب خضرؓ کی چھین ظلم یہ کو کمان برب تھکر کے باپ ہم دولت شباب</p>	<p>۳۳۰ جہیز صبر زین کو شاہ فلک پر گھوڑوں چو علیؓ جو سب ان پیر کابین بھین بڑے وہ جوانان نظر تیا بان تھا خرون میں علیؓ کا نظر</p>	<p>۳۳۱ اندھے آج رایت فرزند تو برب سایہ میں جسکے خود زرا نے کا آفتاب کتے تین دھکیر یہ سب فلک شباب ہر یہ علم جزیہ عالم میں انتخاب</p>
<p>۳۳۲ بڑھ بڑھ کے نرے اپنے کیجے پکھانے یتون سے بر جھوٹ پد کو بچا نیک</p>	<p>۳۳۳ ضو کھی زمین پہ حسن رسالت مآب کی زرون جھپکی جاتی تھی آنکھ آفتاب کی</p>	<p>۳۳۴ درخت لکھوں جو خط شاعی قلم بنے پیدا ہوں جب بنی تو پرا اب اعلم بنے</p>

<p>۱۵۴ پیارے کے خون پرین اڑھ چو نیزون کے سونڈے ابرار پر نیزاے جگہ پہنچو خوار پر نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>۱۵۵ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>۱۵۶ بہت ہوئی ادھر فوج تیرے کار کو جو دے سلیمان سر پر یون اے جگہ پہنچو خوار پر کس شورو سے شہر پر</p>
<p>نیزاے جگہ پہنچو خوار پر نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>نیزاے جگہ پہنچو خوار پر نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>نیزاے جگہ پہنچو خوار پر نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>
<p>۱۵۷ بہت ہوئی ادھر فوج تیرے کار کو جو دے سلیمان سر پر یون اے جگہ پہنچو خوار پر کس شورو سے شہر پر</p>	<p>۱۵۸ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>۱۵۹ بہت ہوئی ادھر فوج تیرے کار کو جو دے سلیمان سر پر یون اے جگہ پہنچو خوار پر کس شورو سے شہر پر</p>
<p>۱۶۰ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>۱۶۱ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>۱۶۲ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>
<p>۱۶۳ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>۱۶۴ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>	<p>۱۶۵ نزارن بن بارو سے چو پوچھا جگہ کے فوج کو دیا پو نیزاے جگہ پہنچو خوار پر</p>

مطلع جب کا روان سے یوسف نر اکھیر کی

<p>۵۵۸ اٹھا دھواں جگ کے زراغیر کا صل زینب کے ہنر کو دیکھ کے بوسے بصد لال لو الو داغ اب نہ کر گیا علی کا لال موت نہ ملے چلے تو کھو نہ پیو نہ بابل</p>	<p>۵۵۸ لو اور پھر زینب سے خطاب ہو جناب اور غرض کہ بلا بیہوشی دل بند تو تراب پیا سنا تو تیری پی کے مولا ہی بغیر اب جسم اسچو پیو میر رسول فلک کا ب</p>	<p>۵۶۱ فل تھا یہ بادیا پر کہ خوش بجا کر عطر عروس جس کے حق پشاور رخشان یہ ساز کر کہ دھن کا سنگار دو لگانا ببول کا پیا را سوار ہو</p>
<p>مانند صبح چاک گریبان کیسے ہوئے نکلے حسین لاشہ اصرار لیے ہوئے</p>	<p>دو باہو ایہ گوہر غلطان امین ہوئے دکھنے نہ پائے زخم جو اسکے گلوین ہوئے</p>	<p>پر وازمین ہو فوق ہما کو عتاب پر زین پر حسین ہیں کہ علی یمن کباب پر</p>
<p>۵۶۲ وفا ج کہ صدا کہ نہ آنا بیل بہترب یان در پیر بہ بہنہ بین از ازمین پیا عاجز بنین و غامین یو اللہ کا حبیب ترتا ہر کھلے فزین بچے کو غریب</p>	<p>۵۶۲ مکھنے زینب سے سخن یاس کیسے ہیں پونہ راس چپ کوئی دیکھا پیشین دہن رکھا کہ میں ہوئی مری کی ہیں مالا کاک ٹیک کے زانو جھکا فرس</p>	<p>۵۶۳ پڑے تھی فتح و امن زین اور زین کا زلف پر ہی دواں ہو رشک فر کا کھلے میں بین سب کھٹکتے ہیں رشک بھیر پاؤں کیا زین پھر جلوہ گر کا</p>
<p>فرصت ہو رو چکا ہوں ہر اک نور میں کو اب خود ہر اپنے قتل کی جلدی میں کو</p>	<p>حضرت چڑھے تو نور عجب بادیا کا کھتا مر مر پر بکول لکھی سلیمان ہوا یہ کھتا</p>	<p>ہر نازیہ کہ چرخ بھی بیان مشت خاک ہو آنکھوں پہ میرے قائمہ عرش پاک ہو</p>
<p>۵۶۴ یہ کہنے کھودی قبر پر زور انقارے کھا کھدین لادے بے نیچے کو پیارے مانوس تھے حسین جوان شہر خوارے کنی خوش چکان آگہ دل ز خوارے</p>	<p>۵۶۴ پولونین شور تھا کہ تاراس کو کار خدیجہ جان گرد پھر پورا ہوا کے باہم دروید پھر رہے تھے جن بیکار میرا تھے ملک شہر گردن قار</p>	<p>۵۶۴ ایسا سبق ہم کوئی ہو گا نہ راہوار بٹھنے زفرش گل جو یہ چاکرے ہزار دم لے نہ منزلوں جو دلا سارے سوار دھچھیل مل بیہ اور عرق کا پکنا دھار</p>
<p>ڈالی جو خاک شہرت زخم جگر ہوئی بیٹھے کی قربا کے اشکوں سے تر ہوئی</p>	<p>سایہ تھا قد سیون کے پردن کا جناب پر جبریل اپنا ہاتھ دھر تھے رکاب پر</p>	<p>میدان ترنگ اسکے لیے غرب شرق کا کھوڑا سدا دکھاتا ہو باران برق کا</p>

۱۲۱۲۲
عبداللہ شاہ
جانبہ سید شاہ
پاکستان
لاہور

<p>۴۶۴ نیک نژاد اور قوی جو زینب اڑنے کو دیکھتے ہیں بکیت پر سب کہتے ہیں اسکو رشک پر ہی غلبہ یاد دہائی نیت پتہ میں اس سب</p>	<p>۴۶۵ خجربکیت بن ابرو کا چاند چند چہری ہو تو نگاہیں نہ عیشان میں بس نہیں کیونکہ دور آفتاب بخ عرق سے شاد</p>	<p>۴۶۶ کند لطف رسا پرتا دل کھنچا اور آپ کی طرف بار بار دل کیونکہ نہ لے لے عشق میں ہو غافل بہجے ہوں کیونچہ میں جبکہ ہوں</p>
<p>جلوہ ہر اسکے زین مرض پہ نور کا کیونکہ نہ یہ خاص غرس ہر حضور کا</p>	<p>استار رشک عرش کو اس افسانہ پر ابر کرم سے نور پر شاہ خاک پر</p>	<p>خوشبو سے اسکی وجہ میں ہر کوں غافل نہ لے اصرع ان کے مٹی کے مول میں</p>
<p>۴۶۷ انہم جو اس سنہ کی عت قدیم جہاں ہوشو خیال وہ کیت حکیم بن کا چوچ آب جو مصرع ہم کے مضمون ہر ک غزال کے مانند کرم</p>	<p>۴۶۸ ایک قمر کو شیشی حضور صاحب چار سو چوٹی بن خود ان خراج نکھوں پر دیان ہم دور وہ مصطفیٰ کا سبز عمامہ و خنک</p>	<p>۴۶۹ یوسف شہ گنگل کے کیت کی قدیم کاغذ کو چونک شکون رنگین کیت سینہ وہ جس پر صفاء غیب میں ہم ہر بار دہن میں شان یا اللہ شمیم</p>
<p>نقین اڑن شرک کی طرح اضطراب میں سیرن ورق میں نون نورق ہوں نائین</p>	<p>حسن حسن ہر دوسے حسن جناب پر تاج زردی ہر سر آفتاب پر</p>	<p>ساحل ہر نور سید والا کے ہاتھ سے روشن ہو یہ ضیا پر میٹھا کے ہاتھ سے</p>
<p>۴۷۰ وہ دیدہ بین کا حسن وہ جلال گو یا میں ذرا نجات چو بہ جلال جوش غضب دیکھتے ہیں میں جلال ضیہ کو لو کہ کسی کی نفی جلال</p>	<p>۴۷۱ خوشبو گیسو شیکین دشت جگ برو میں دعا انظار ملی کا دھنگ انزہ تہہ ہر جاہ و ذی خدنگ وہ سب حق وہر کی کھینچ خدنگ</p>	<p>۴۷۲ کیونکہ کھوں قیام و تبات قدم کمال خانہ جی اس مقام پر بھلا ہوا جلال فخر کے جہاں میں این سخن زین جلال ہٹ جائے کہ وہ انکا سر نہ ہو جلال</p>
<p>غزون دل لرزے میں اہل نقاشی کے او تا دہل رہے ہیں زمین عراق کے</p>	<p>عسی بنور دیکھتے ہیں منہ جناب کا نظردن سے لگ گیا ہر جلال قباب کا</p>	<p>جگے تلے ہر ملک پر بچھاتے ہیں پر ایسے پاؤں اور کے ہاتھ آتے ہیں</p>

<p>۱۶۲ قدرت پر سب طرح کی مگر سہرا ہو شیر دل کا شیر ہوں مجھے جھوٹا تو پیشی از انقلاب زانہ کہ دو غور لو کھیلو علی ولی کی دعا کا طور</p>	<p>۱۶۵ کچھ تیرے غم سے جسم نہ ہو پان کے باد پورا یا سپاہ پر جنگ کی جگہ کے ہر کردیا ہو آئینہ میں کا چھوٹا جو نگاہ پر</p>	<p>۱۶۱ سختی سختی جی چہ جیت جیتی از تاتھارنگ کا تپا تھا چہ چہ گر گیا تھارنگ عجبت سختی وہی جھٹکا تھا اسکے سپاہی خود یاد دہی</p>
<p>۱۶۳ پاؤں سے شہر زبرد صفت ہو رہی راست سپاہ و رخ برے شہر بھی کھینچا اور بھی تپا شہر و بر بھی سردہ اٹھا کے لیل فتح و غفر بھی</p>	<p>۱۶۶ جہنم میں پہنچا شہر تپا کھا کھائے شہر کی طرح بھی لیکن غل کیا تھا کہ جنت میں نہ آئے آئی دن پہنچ کر جیلے بن آئے</p>	<p>۱۶۹ بانی تھی سنوں اجل ہر دن جدا انہی جدا سندوں کی جانب جدا اراجا پر سے جہنم سے جدا اعدا جدا تھے دیرت انجف جدا</p>
<p>۱۶۷ چکا تھا کہ شہر ہی سیف و شمشیر دیکھا بھونکے صاف شمشیر تھراے قلب زرد تپا شہر تہا پھر اسکے شہر پہ تھا شہر کا</p>	<p>۱۷۰ عاجز تھا کہ شاہ و ملک کی ذوق انکار میدست دیا صفت حق کا اکنار سو گورک نہ سکتا تھا صفت کا کیا شمار کھانا نہ تھا کب آئی کب کیا شمار</p>	<p>۱۷۱ جز ذوالفقار اور کوئی درمیان نہ تھا بیرق کا ذکر کیا کہ علم کا نشان نہ تھا محل کہیں تھا آپ کہیں رزم گاہ میں محل کہیں تھا آپ کہیں رزم گاہ میں</p>
<p>۱۷۲ یار اے جنگ فرد کو تھا اور نہ زوج کو لکھوے ہو تھی منہ کہ نکجاؤں فوج کو پھر کیا تھا اہل شام اگر بغیر نہ تھے دھالین تھیں انکے ہاتھوں میں اور نہ تھے</p>	<p>۱۷۳ مالک مقررین جلد بلائے تو کیا کرین گردن پر لکے موت جو لکے تو کیا کرین ملاک مقررین جلد بلائے تو کیا کرین گردن پر لکے موت جو لکے تو کیا کرین</p>	<p>۱۷۴ پھر کیا تھا اہل شام اگر بغیر نہ تھے دھالین تھیں انکے ہاتھوں میں اور نہ تھے ملاک مقررین جلد بلائے تو کیا کرین گردن پر لکے موت جو لکے تو کیا کرین</p>

<p>۹۱ ہر صفت غنی چو شیون کی نظر اسکے شاہ از ہیلوان تھزار دوزار اسکے شاہ نہ سنے کاک تھے پیر غار اسکے سنے سر بر کا دوسر تھا خیار اسکے سنے</p>	<p>۹۲ کوہ کپچ رنگ صفائح ابدار جو وہ پر ضیا کہ جوا کر زشار دھالین بھاپین پھولوں گنگر ابدار یہ جو وہ پیر ار کہ دم بھرنے فرار</p>	<p>۹۳ نک کشون کا لب روح سنے یون چل گئی طون کو کربج سنے انکھانے بھی موج ہو گئے سجی نگر سنے بھی موج ہو گئے</p>
<p>مکوتے تھے بر جھپون کچی ہل گس تر لیا تہنون کو کاٹ دیتی تھی شاخ شجر کی طرح</p>	<p>خود دم دے ہوئے تھی نہ مشرقین پر چل پھر کے پھر تھی تھی تو دوش حسین پر</p>	<p>شکر کے پاؤں اٹھ گئے دشت قمال سے سر بر ہو کون فاح خیر کے لال سے</p>
<p>۹۴ گوشتے کمان کاٹتے تیر گندون پھٹی انری سرون پر پھٹکے دو گھوڑوں پھٹی سوارانیوں کچھی تو شون پھٹی تو تون پھٹی</p>	<p>۹۵ نفل پھلا ہو تھیلون کا بکسر نفل خازنگی بن بھی بکسر نفل خازنگی بن بھی بکسر ایک شور تھا شیک ہوئی بن بکسر ایک شور تھا شیک ہوئی بن بکسر</p>	<p>۹۶ جو افراٹھا قائم ہوئی گردن پڑی بندو افراٹھا لو کائی ادھر آری ایس جس کے کی تاب نہ رہا بکسر بج ہو بھی دب گئی خاک تقداری</p>
<p>چار آئیے ترانے تھے یون فح شامین جس طرح پیر جانے چھری موم خامین</p>	<p>آٹھے نہ پھر جد صدم جنگ و جدل گئے چونکے بھی تب کہ آگ میں تھکے کھل گئے</p>	<p>سو جی غبار میں جو نہ شکل قباب کی دربانے رکھی آنکھوں پہ عینک جاب کی</p>
<p>۹۷ جو برین سب پنج جلدار کعبی علیائے خلق گرا سے روکے نیلی چکین کی آغ سے ہر پنج چربی شیوہ دہی ہدم تختہ دل علی</p>	<p>۹۸ جھانکین شہر جسے بانڈا پاک تھا خون تھا جو اسکول نوکجا کھا تھا نہین کوئی طیان کوئی بلا کھا تھا بخت نہ تھی کسی کو ہرک درونک تھا</p>	<p>۹۹ آر کر ہر جا بلند ہو سکے ہوا غبار ماندا بر جاد طرٹ چھا گیا غبار ہو چھا خاک پر دشت پراشک کجا غبار</p>
<p>خود لاد پر نہ زکنتی تھی نہ کوہ سار پر بجلی سے جلد گرتی تھی۔ اہل نار پر</p>	<p>جو جان بلب موت کو انکی تلاش تھی رن میں ہر ایک لاش پر سو کی لاش تھی</p>	<p>لاک شور تھا کہ آئی تباہی جہان پر جاتی ہر کر بلا کی زمین آسمان پر</p>

<p>۱۰۶ صخر خجندی صدر کہیں جو جاجوش اوانیکار و ناشدن و دل خوش اس تیغ دل خراش جو نہیں جوش یوں سر اڑانگا اور نیلے سجون</p>	<p>۱۰۷ گشتہ شہان و تنقیل آہن میں غرق ایک تھاکیک نصل بولایا بن سورا تو ہوئے جمل زخمی کی حسین تیغ زبان دل</p>	<p>۱۰۸ جگہ کی سپاہ گیسار و خاکانگ غرہ کیا حسین نے اسد چہر اوان سحرین ناموں و نام و رنگ کیون توین رو پیاسے کی چھج</p>
<p>طالم ہماری ضربیں آفت میں قرین یہ دیو ہیں تو ہم بھی سلیمان دہرین</p>	<p>کیا تھا کہ وقت جنگ لگ جا کھڑے ہو تم سب تو ہو نہ ہاروں گے تارے ہو</p>	<p>جو ہر کھلے علی ولی کے صام کے نامی وہ پہلوان ہیں کمان موشم کے</p>
<p>۱۰۹ قاب و نین و خاکے نہ ان ادب کوچ جنگ لوں تک ہر حال سب کوچ سب بن شریف قوم جو میں سب کوچ چھپے ہیں پر شکست سب کوچ</p>	<p>۱۱۰ کھلتے ہوئے سدا ان خان شیر پائے ہو پودش اسی سر کا شیر یکے کی قتل کو نہا الیسا بڑا کام مجروح فادہ کش جگہ گھار کد کام</p>	<p>۱۱۱ ہر دو کی دیکر و فساد و بھونڈ اسی گزنیان تھکے کیونکو پڑین تیون کے در کے میں ان سچ بونڈ نینے فلم میں قطع میں سب حلقہ</p>
<p>ساعت قرین ہر بندگی ذوالجلال کی فرصت نہو گی پھر ہمیں جنگ جدال کی</p>	<p>۱۱۲ مال زر حسین کو جو خون گھر کرے ایسا بھی ہو کوئی کہ لڑائی یہ سر کرے</p>	<p>نہ خود سوچ ہیں نہ زہر جامہ برین ہیں دستانے ہاتھ میں ہیں نہ دستے ترین ہیں</p>
<p>۱۱۳ اپنے خوی ہو جنگ دن گکیا ہو بعد اس دھاکے پھر نہ دیکھئے کسی ہم کہہ کہ ابن سحر کھڑے کیسے شہر دیکھو کوئی بڑا گکیا کہے شہر</p>	<p>۱۱۴ اک پیل بن چکے سوسے شاہ چھج ان سب میں تو وہی دیکھ کی چھج سپہ جاہ سے اٹھے ہوئے ہیں چھج نینے کو رکھے کوش میں پیر چھج</p>	<p>۱۱۵ اس تیغ سسٹے چھج جو بولوان ہیں جلدی بلکہ نہیں کہ لڑیں جسے ملے جھج گایا سسٹے پیر سو بے ادب گردن جھجکے دانتوں آپ بے ادب</p>
<p>ضرب اسکی ہو کرنی کہ نبی کے کوئی سیراب کی شکست ہر یا بھو پیاسے کا</p>	<p>دی شمر نے صدایہ شہ نامدار کو آتا ہر دیور دیکے آپ اسکے دار کو</p>	<p>ہو متصل تھے دیکھکے ان سب جوانوں کو بولایا شمر سے کہ بلا پہنلو انوں کو</p>

<p>۱۱۰ بہ کر تھاکہ سلسلے آلودہ شہی نہ نہ کیا کہ دیکھیے زور تھمتنی مجھ میں ہوا داب رشتی دشان جہنی آفت ہر میری بیخونی ناوک آگنی</p>	<p>۱۱۲ یہ پنج مغربی تری و کینیہ جو کر کیا مرد و باب کیا تھا ترا اور تو کر کیا کہ طرف ہر جہان میں تری آہر کیا دریا سے صبح خبر کئے تے سب کو کر کیا</p>	<p>۱۱۵ بلکہ حریف نے کہتے فسون گیان جورادہ تیر جو نہ ارجن کو دھن گیان چاہا کہ سر کرے سوئے شاہ نشہ زان پنج دوسرے چہرے دکھایا نیا سمان</p>
<p>۱۱۱ ختم کلف سداوم جنگ و جدال ہوں عبدالغفر تھا جبکہ پادروہ ہلال ہوں</p>	<p>۱۱۲ ہو شور اپنی تیغ دو پیکر کی آب کا ہم سر ترا سمجھتے ہیں کاسہ حباب کا</p>	<p>۱۱۵ اعجاز تھا کہ ضرب محمد کے لال کی وہ ہو گئی کمان کیسانی ہلال کی</p>
<p>۱۱۳ روشن ہوا اندر زان پر ارقب کتے یان پہلوان و شہتی مجھی کرب پنج مغربی مرغا و سرور عرب زین فرس پہ جاگی سر پہ چلی گئی</p>	<p>۱۱۳ خجور گھائیہ نیکے جالبہ ہلال کے آپا سبہ غلط میں بھالا سبھال کے انیاں تبائیں رخس کو کا دھن لال کے بھل فرس حسین کا اچھین نکال کے</p>	<p>۱۱۶ شہتے مغالب کی کمان تھی آجھان تیرا قباہ پنج شجاعت تھے وہ ہلال آپا اٹھ کے گز گردان سرورہ بھال تیری جھجھی چڑھی ہوئی غصہ بھال</p>
<p>۱۱۴ ماننے گی خود کو نہ جھلم کو نہ دھال کو یہ کیا فلک تو روک لے تیغ ہلال کو</p>	<p>۱۱۴ ماری زمین پہ ناپ کہ ہر صف دل گئی کف آگیا دہن میں کنوئی بدل گئی</p>	<p>۱۱۴ بجلی تھا رخس گرم تھا ہنگامہ خوب کا بھوج مگر نہ پاتا تھا حضرت پہ ضرب کا</p>
<p>۱۱۵ وہا بہم بین جہان شوق الفکر کے خویشی شرف اسد شیر و دجال کے تیرا سارہ پیست ہو گونام ہر ہلال کر دیگی اسب تیغ ہلالی ہو یان لال</p>	<p>۱۱۵ یوں گشت کی گشت جہاں گشتی گر گیا تو سو ہوا ابو کے گشتی اک نظر میں سنان تو دھم کے گشتی نیز کے کی پور پور جا ابو کے گشتی</p>	<p>۱۱۵ جا تھا دہنہ بآہن چھٹ کر دھانکار دو باہو اپنے پین پھرتا تھا ارہوار شپہ خالی و غلط تھے ہر باہر اسکا دار سبکیہ تازہ دیکھ رہے تھے بیکار</p>
<p>۱۱۶ رویت تو کیا نشان نہ لیگا جہان میں چھپ جائیگا نگاہ سے تو ایکن میں</p>	<p>۱۱۶ غل تھا قلم ہوں ہاتھ بھی گزرت غاکرے تقدیر میں شکست لکھی ہو تو کیا کرے</p>	<p>۱۱۶ غصے میں تھا حریف بھی جگمگ جلال میں لوہو بدل تھی قمر کی بدوہ ہلال میں</p>

<p>۱۱۸ لایا تھی سہند کے حبیب متصل سہند آئے بڑھانہ پھر یہ ہوا شند سجھا کر اک سوار کی مایہ سہند کرتا تھا حبیب بن کاغذ سہند</p>	<p>۱۱۹ اک غل ہوا شند کی زانالی دیکھیے اس صفت میں میر کر رانی دیکھیے جنگ نے اسکی مفت قضا لانا دیکھیے کہتے ہیں اسکو آفت بالائی دیکھیے</p>	<p>۱۲۰ کاکھٹی سہند کی کاکھٹی سہند گھوڑا اڑا کے شند کے قریب لایا آجی کاکھٹی سہند سہند کے قریب پر اس پہلے چل گئی فیل سہند</p>
<p>۱۱۹ پوچھے ہو اب وہ ہم صرصر کے پاؤں اڑ کر فرس رکھ دیے سر پر فرس کے پاؤں</p>	<p>۱۲۱ سمجھا تھا دل میں کیا جو دعا دل میں لائی ساتھ اپنے اس جوان کی بھی اسے جان لائی</p>	<p>۱۲۲ تلوار نے اڑا دئے پر کاٹے وصال نے ابرسیا د اٹھ گیا رخ سے ہلال کے</p>
<p>۱۲۰ بوسے حسین ابوسرک باگ ٹوڑ کے کیوں دو کروان بھی بھجے اک ہاتھ چھوڑ کے مانگی امان شری نے ہاتھوں کو جوڑ کے حشر نے گزرتے لیا چھوڑ کے</p>	<p>۱۲۱ بڑھ کر پڑے شمر کیا کر او ہلال کیا ہوئی اسے سڑی طاقت ہو جلال چھنوا دیا عمود کو وقت ہوئی کمال سب کیوں سرنگوں پر تیج پونجی ہوئی کمال</p>	<p>۱۲۲ حضرت جو شکر لے تو بولا وہ خیر کیا دڑ سپر جو کھائی سہند ہر ابیر فرمایا شند نے یہ بھی کہ کا دڑ پھر اک چھپ کے وار کیا اسے خیر</p>
<p>۱۲۱ کچھ دست و پا نہ چھوڑ کے سفاک رہا پیچھے مرک کے نوسن چلاک رہا</p>	<p>۱۲۲ دیتا ہی کیا کہوں تجھے ظالم زبان سے تلوار کی رٹائی تو لڑا آن بان سے</p>	<p>۱۲۳ بیکا ہوا نہ بال بھی حیدر کے لال کا منہ خود پر سے مڑ گیا تیغ ہلال کا</p>
<p>۱۲۰ حضرت نے فوج کو صیادی لپکا کر بچانے کوئی گز کو اس ناکبار کے کام آئی گانہ زید ضلالت شکار کے تھنیکا آئے تو سر پر لاک سوار کے</p>	<p>۱۲۱ وہ مویا کہ جسکو نوآبر کا دھیان بکھوتا نام اپنا شتاو اپنی شان کہتا ہوں دوستی سے میں تو نہ جان سرور فوج دیکھ رہا ہر رٹا وے جان</p>	<p>۱۲۲ لکھ گیا تو اس گماشتہ نے ناکبار اسودہ طرح سے تجھے کیوں برا بیان قائم پرین کا جب ہر زخار پیاسے بھی پین اس ہر پھر پیر</p>
<p>۱۲۱ سینہ میں دے کر بھی گیا اسکا خود بھی بیو غر خاک ہو گیا وہ بھی عمود بھی</p>	<p>۱۲۲ تیغ کی تیر سے ضرب اہل کا پیام ہی پڑ جائے ایک ہاتھ تو قہہ تمام ہی</p>	<p>۱۲۳ غروں سے ہوش اڑنے ہیں پیر کے اپنا طمانچہ پڑتا ہی کھلے پیر کے</p>

<p>۱۲۷ سچا رابین جو دوسری شہنشاہ ٹپکا اُسے شہنشاہ نے اور اس کو کیا علم اُسے پر اٹھ کے شہر آسمان شامی جو دیکھتے تھے یہ بے کراہم</p>	<p>۱۲۸ حضرت خلیفۃ المسیح ہاں قتل اب کر دینے ظلم رافضی رضا ہو چلے جبر علیہا حاضر ہوا یہ سوکھا ہوا گلا</p>	<p>۱۲۹ سبیل رنجی کرنے سے کیا فائدہ پان شہنشاہین دن تو تھے چھپان بیخ و بنان سے پان شہنشاہین حل کر دین شہید کو مجبور ہوا</p>
<p>۱۲۸ سینہ پہرا نام اُمم پر کیے ہوئے لودن کو رات آئی کستار سے ہوئے</p>	<p>۱۲۹ سرکات لو کہ سوؤں شہید دن میں جلدی ادا ہوں خالق الہ کے دین</p>	<p>۱۳۰ لکھائے سر تو دور غم درج و یاس ہو زہری بھی لاش لاش لاش لکھائے پان</p>
<p>۱۲۹ دو چار دار کے تھک چکے شہنشاہ گھٹ کر شہر طرے جو شہر آسمان مارا غضب کا ہاتھ تو کا پناہ یوں کہ جابون جوانی وہ بیخ و بن</p>	<p>۱۳۰ اب چاہتے ہیں سپاہ کو حکم اب خاتمہ ہوا میں سواران بس پھر ہوا میں سے ہوا فوج قتل مار دین کی جانی قانون</p>	<p>۱۳۱ کوئی غور ہے کون داری حسین اب کون اُسے مجبور داری حسین وہ مر گئے جو تھے غور داری حسین زہر دار غوی دب باری حسین</p>
<p>۱۳۰ ہاتھوں سمیت لکے گرا سر کے ساتھ سینہ گرا کر سے جدا ہو کے سر کے ساتھ</p>	<p>۱۳۱ دل قانون کے پیش پس جانیں ظالم تھے چار لاکھ اکیلے حسین</p>	<p>۱۳۲ کون اب بجز خدا بجز تہ نہ کام لے اتنا کوئی نہیں کہ جو بیکس کو تھام لے</p>
<p>۱۳۱ کج شہنشاہ دین کی تہ شان گلا آدھر صفوں میں اگر کی بان جلی گری ہلال چو آسمان مارا بے در کو حضرت جان</p>	<p>۱۳۲ ایک ایک کیے کیتے تھے شہنشاہ زخمی ہو چکے ہیں جاؤ گناہ اکاٹنا کر گرو تھے بچاؤ دہان لاشا پر سے علی گڑ کا ہوا جان</p>	<p>۱۳۳ تیرا تھا شہر سب کو شہر ایویم تیرا دن ہے چھاندو جب سوارم پیچہ گلاؤ پہلو دینے چاہے ہموارین مار دینے نہ دوشہنشاہ</p>
<p>۱۳۲ برساو تیر ظلم شہر قین پر تینین کپڑے لوٹ پر وہ حسین</p>	<p>۱۳۳ وہ رخ وہ لب زلف گر گھر دیکھ لوں پھر انجی خون بھری ہوئی تنویر لوں</p>	<p>۱۳۴ پیاسے کا فاقے کش کا نہ کوئی کوئے پتھر لہیں دہن یہ جو بانی طلب کے</p>

<p>۱۴۱۱ھ اک سو گوار پستی الی مٹھی ناپا اور دوسری دریدہ گریبان نادر جلالی مٹھی کہ اگر اس اساتذہ کے سپر سکھ سو تجھ بنین کہ ہر نقل تراکم</p>	<p>۱۴۱۲ھ شہ کے کرانے کی جو گنگے کی جو ہر حسین کے دہ دوری ہنیا جاہو پنج مٹھی و سب کیان کا لگا لگا اٹھا حسین یہ شہر حبيب</p>	<p>۱۴۱۳ھ ایا تھا مٹھی کی شہر حبيب فراسے تھے کہ تین کر چکا و شہ پیلے کے کو ہاسے کچ کیا اسے ہو چاچے کو دلوئے الی ہر بوج اب</p>
<p>۱۴۱۶ھ ہنسن زار لاش سے ہو کو آتی ہن زہرا کی بیبان بکھے روئے کو آتی ہن</p>	<p>۱۴۱۷ھ زینب تو مٹھینے لگی سر کو دیکھ کر حضرت کے سرے رو دیا خواہ کو دیکھ کر</p>	<p>۱۴۱۸ھ جاتا ہون روئے سپہ نابکار کو روندین کہین سوار نہ میرے سوار کو</p>
<p>۱۴۱۹ھ اور وہ مٹھ کہ جو مٹھی عاشق الی زینب غریب خواہ ہر پیر شہ کا آس بویں کے لب پہ چاچا بکھام میری طرف نہ دیکھو اور سنان</p>	<p>۱۴۲۰ھ زینب کا اب خاک اڑا کر مٹھین نقل مٹھینے ہوئے جانا مٹھین حضرت کے سر کا تنک سنا کر مٹھین نہ دیکھ نہ دیکھو اور سنان</p>	<p>۱۴۲۱ھ کین خوش لب کہ ہوا ام غم دل مٹھین کے بکھام سے ہو دیم ابقی سے عرض کر نہ مٹھین اس صفت میں نہیں طاقت دیکھ</p>
<p>۱۴۲۲ھ مڑتا ہو بھائی ہوس میں نوحہ کرین چاہہ کمان گری مجھے اس کی خبرین</p>	<p>۱۴۲۳ھ زین سے مٹھینا ہر تازہ حسین کا اک حشر تھا کہ ہر یہ جنازہ حسین کا</p>	<p>۱۴۲۴ھ ہم سے اٹھین کے لطف ہر انی حیات یہ جلسوں میں فیض ہر سب کی ذات کا</p>
<p>۱۴۲۵ھ کلی مٹھین گھر سے کبھی میں مٹھین زران بین اٹھ پادن احوال ہر بتی بھی ہو کر کوئی اس شہ کے تپ جس زینب گم ہو وہ میں غریب</p>	<p>۱۴۲۶ھ کرتا کوئی کوئی پستی کوئی کا داس کوئی گھائی مٹھی شہم پاپ کہتا تھا وہ فرس حم بوتا ہے گو یا چھپا میں آج رسالت تاپ</p>	<p>۱۴۲۷ھ مضمون جدا ہو کر جدا ہو زبان جدا اد جوتی یہ سب سے ہو زبان جدا جنتا خدا نے عمدہ حاجی حسین دل شکر کہ باہی جدا ہو زبان جدا</p>
<p>۱۴۲۸ھ مٹھ کو ہر وفا طرہ کے نور میں کا کس خاک پر تر تپا ہو لاش حسین کا</p>	<p>۱۴۲۹ھ ما تم کرو کہ وفر عالم الٹ گیا بکیں مرے سوار کا سرق سے کٹ گیا</p>	<p>۱۴۳۰ھ مٹھ کو ہر وفا طرہ کے نور میں کا کس خاک پر تر تپا ہو لاش حسین کا</p>

۱۲
بربادی ریاض مخمور کون جو نظم
بیل جا اثر خینے لگے باغبان جوا
کشتے تھے شا پھر کے وطن میں نہ لکھ
اب سے تا پھر راہ یہ مکان جوا
کتنی تھی رو کے کتنی تھی آئی بس اب اہل
سفر پر رو کے کتنی تھی آئی بس اب اہل
ہو تا پھر پین ہے سچ زبان جوا
کتنی تھی ان کلجے پہ چلتے ہیں ترنم
جب سے ہوا صغیر و کمان جوا
عاجلے ساتھ بیٹیان زہر کی قیدین
نیٹم جوا تھا دل غم ہرمان جوا
کتنے تھے آہ کس کے کہیں انیا درد
ہم جان لبتین جیکے ہوا کاروان جوا
شہوت پہ پیاس کی تھی کینہ چورس
نالہ سے ہونے تھی سوئی زبان جوا

۱۳
دورائے گھوڑے فوج نہ قائم لگتی
باشک کے استخوان سے ہوا استخوان جوا
وقت ربائی روئے مبت عابد حزن
ہونے لگا گلے سے جو طوق گران جوا
۱۴
زیادہ عالموں سے کہ سو جہ پین پاد
آہستہ پاد کیوں کرو پیران جوا
۱۵
اند سے نفوذ کر رہا تاہارین
تن سے سرا آ زمین و زمان جوا
۱۶
جیکے چہرہ دوست خدا باز دے رسول
بیہات آسکے ہاتھ کہے ساربان جوا
۱۷
کتنے تھے شاہ درج جہان سے تو تو
دیر یار میں پر نیو پیر جوان جوا
۱۸
روشنی گر مہر ہی ہے و خلق میں
کلمہ کو جیکے جو بندہ آسمان جوا

۱۹
کٹھن کے کٹ کے دست علیا گریہ
پنچے سے ٹیکے نہواپ نشان جوا
۲۰
پیشہ دونوں ہاتھ جوا گلے لٹکے
اشنان لہو سے شک جوا تھی نشان جوا
۲۱
اگر پر سے نزع میں کرتے کلام کیا
پیکان جوا گلے میں جگہ میں نشان جوا
۲۲
سبیل صاحب ترپا تھا خون میں چین
نہرائی تھی زمین جوا آسمان جوا
۲۳
یار ب تو حکم پیو منوں کے حال پر
جسم ہو دس جن جے جات سے جان جوا
۲۴
رباعی کے در پر ناتوان ہو چاہیوں
عسلی کے فریب دروان ہو چاہیوں
۲۵
وہ ظلمت ہزاروں یہ پر نور مقام
الکمان کین کمان ہو چاہیوں

<p>۱۷ اوجھ پر کھارے چنگ و نقار کی تصویریں چنگ شہر دیو تار کی بندش نہی ہو مگر کارزار کی کھجائیں تیریاں خون ابدار کی</p>	<p>۱۸ دراز جو تیغ بادشہ عرش جاہ کا زمین امان بھی دھونڈتی اور پناہ کا ہوا و ج آج بپست ہر اک کج گاہ کا بل کا پتھر خسرو انجم سپاہ کا</p>	<p>۱۹ ہر کج کو بوسے زیادہ سزا پہنچا پچی ہوئی تو مجھ سے پہلے چن چن ابھریں نہ گشتیج کسے ڈر سے نہیں ہو میدان کو آنکھیں بھاڑ کے تکتا ہوا</p>
<p>۲۰ یوں نظم وصف تیغ جلالت تاب ہوں دل کیا کالیجے سیف زبانوں آبی ہوں</p>	<p>۲۱ کاٹھی مین یان ابھی وہ تجلی مثال ہر اور وان ابو سے جہرہ خورشید لال ہر</p>	<p>۲۲ دھڑکا یہ ہر کہ تیغ ید اللہ چل نہ جائے یان بھی ہوا سے اسی کین دم کل نہ جائے</p>
<p>۲۳ رن چڑھا کر شہر شہر خدا کا تیر زبے مین کشوں کے شکستہ کا تیر تو لے ہو سکے تیغ شہر افشا کا تیر کرتا ہی ہر مہمہ اس کبریا کا تیر</p>	<p>۲۴ دونوں جان مین تیغ دو کھنجر ہیں عالم تری سے مایہ تیرا ہر خوفناک آسودگان کو بھی مضطرب مین زینا ک زبسان ہر ج حامل عرش خدا پاک</p>	<p>۲۵ طاری تیغ ت انچ بھی چھل چھل کا پ نخل چاہتا ہر اس نخل کی ہور کیا بن پڑے ہوا آجوان کا ہوجیہ کا بوجھ اپنا ہر ہوا پڑا پڑا لے ہو گیا</p>
<p>۲۶ تسکین فلک کو ہر نہ تحمل زمین کو چکر ہوا آسمان کو ترزل زمین کو</p>	<p>۲۷ کیونکہ نہ ہو در خطر خوف و بیم ہوں ڈر ہر کہ پر کیمین نہ ہمارا دویم ہوں</p>	<p>۲۸ دابے مین کوہ اسیلے سارے زمین کو رزہ چڑھا ہر خوف کے مار زمین کو</p>
<p>۲۹ ہر از زمین قتل کا میدان نیب ظہر اس مین کہ وہ دیان نیب دیکھ ہو سکے مین شیر نیان نیب ہتی در در مستم رستان نیب</p>	<p>۳۰ ظہر اس مین بنی بوقت تالش ہر تیرا درو کا دل کا پتی ہون جگر اس یاس مین چن شیر مین نہ فلک صاحب مین بیان ہون</p>	<p>۳۱ باغون مین ہر شہر شہر خوف ہر صحابین جو پند ہر تصویر خوف ہر دل ہر در کا ہوت ہر خوف ہر سیں دان بھی قیدی زنجیر خوف ہر</p>
<p>۳۲ عرش ہر ماتھ پاؤں مین تیغ آزاؤں دم بند مین ہر اس کشور کشاؤں</p>	<p>۳۳ ہر دم امان طلب ہر زمین بو تراب لپٹے مین سب خطوط شعا آفتاب</p>	<p>۳۴ ہر کون جسکو ظہر مین اپنی جان کی صورت بدل گئی ہر زمین آسمان کی</p>

<p>۱۱ پرواہ سے عواس حسین کی جو مرغی کے تھے وہی تو ہشتاد انسان تبار سہین فرس ہر چہ کیا تھ سوار زلفین کی گنج گنج</p>	<p>۱۲ نہیں میں پاؤں کا جو سر نہیں تو اب میرے جگر پر نیکے کی کوئیم وہ شمشیر شیں چو کاٹنی ہوا طبع</p>	<p>۱۳ نہیں میں سب کو اس کے نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>
<p>۱۲ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۳ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۴ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>
<p>۱۳ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۴ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۵ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>
<p>۱۴ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۵ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۶ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>
<p>۱۵ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۶ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۷ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>
<p>۱۶ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۷ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۱۸ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ نہیں میں ہر چہ ہر چہ</p>

نہیں میں ہر چہ ہر چہ
نہیں میں ہر چہ ہر چہ
نہیں میں ہر چہ ہر چہ
نہیں میں ہر چہ ہر چہ

<p>۱۹ سب بچھا جو ہر پنج دروگر کا حال دھال سی باز دھتے تھے جیسی تیرا لہجہ سینہ پہ مہر نبوت پڑھی یہ دھال پاٹھنے اسکو چار سارے تو اک بلال</p>	<p>۲۰ وہ زلف حاتمہ حلقہ پر حسب کاندل زنجیر مچو حکمت گل حسن سے نفع عارض سے آفتاب جہاناب چل بوجھ باصفا شب بیدار کے متصل</p>	<p>۲۱ نار کین گنگ گل چچین بلب شیرین زیادہ فدا کیے ہیں بلب نیلیم بلبھون کی سحر سے ہیں بلب سولہ پر سے پانی کو تر سے ہیں بلب</p>
<p>حاصل سے اس ادج یہ یہ لاج اور ہر حضرت کی اب پسر ہی پڑا دور دور ہر</p>	<p>نور اس شجر کا چشم زینا سے پوچھیے اس شب کی قدر کو دل لیا سے پوچھیے</p>	<p>حرف سوال باعث شرم و حجاب ہر بس ہر وہی جو گو ہر دندان میں اب ہر</p>
<p>۲۲ گر اسپر کامرک شہر آفتاب قہقہے بن خوجہ و جود عالم میں آفتاب جوشن سدا کے جو رسول فلکتاب منفردہ جو غایت سر کا لبوباب</p>	<p>۲۳ کھلتے ہیں لاش جب چو شاہ آسمان آ گرنی اور بون حسن سیایان میں مہر غل کر فرخ دیون اندر کے وادی شہر زرات خاک جگر فلک سے نہیں ہیں</p>	<p>۲۴ نقش قدم پر پھولوں کی چادر زین ڈر سے بنے ہیں معنور زین بہ سنگ صدف وہ لالہ گونہ زین ہر آسمان یہ پاؤں ہوں سر زین</p>
<p>ہر زیب زین تر بھی اسی سرفروش کا ترہ بھی دوش پر حسن سبز پوش کا</p>	<p>اک نور چھالیا یہ یہ قدرت خدا کی ہر دیکھو ستارہ پوش زین کر بلا کی ہر</p>	<p>دل جسطح بشر کا ہی سینے کے واسطے لنگر ہیں یہ زین کے سینے کے واسطے</p>
<p>۲۵ اندری دلاوری شہید چنگ قادر وہ فوج پہ کچھ نبوت ہر نور ناوک ہر نہ کمان ہر نہ جگر کو کچھ قہقہے میں ایک تنغ و دوسر کو کچھ</p>	<p>۲۶ قربان سوار شہید پر سودیدہ غزال محل دیون کو اپنے بھلا دیکھ گیاں روٹی میں گریہ جو گریہ سناؤ نہال جگ بیاض ترش شش لانا ہوا ہال</p>	<p>۲۷ سراج آسمان دین اکھانا ہر سیر نیلین غرض بین اکھانا ہر بگشت جہان کا بین اکھانا ہر</p>
<p>نملہ مثال کا گل بیجان ہر دوش پر جاسے کند زلف پر نشان ہر دوش پر</p>	<p>خزگان سے خون نکلتا ہر بخ و لالہ میں پتلی سے ہر عیان کرا سدا ہر حلال میں</p>	<p>یہ پاؤں دوش ختم رسالت کر میں ہر خاتمہ کہ مہر نبوت کے زیب ہیں</p>

<p>۲۵۷ کئی بڑا اتفاقاً یہاں صفت نیایا ہوں کہ گئے ہیں دیوین کھینچے چھپے نیام سے گزرتے ہیں سب نون ہوں ابھی دریا میں</p>	<p>۲۵۸ چور کے کہانستوں جو چلے ہیں بولی بڑے کے شیر آبی کا شیر کیا ہو جو سانس نہیں آتا وہ چور بہرے کہانستوں میں ہو سو کا پیر</p>	<p>۲۵۹ ان ن خزان ہر باغ جان بیک جھون کا ہر اک ہوا کا بیک اعتبار بہجہ حارین ہر شتی مایا پار برباد کردہ نعت و رشتا ہوا ر</p>
<p>۲۶۰ لاشیں دھڑا دھڑ ہوں شیطون ہوجین میں ہوں سب در حضور کا گلوں میں تجربہ تو نہیں کر سکا سبقت تھی طبع افق و علی کوئی</p>	<p>۲۶۱ کیا مشورہ ہر ظلم شکاروں کے غول کہہ دو کل تو آئے سواروں کے غول سکھانے کے کلمہ چھڑ کا کا وہ شور وہ دھماکا ٹھنڈی صراحتیں پیرزین قتیم سائے میں چہرے کا وہ شامی</p>	<p>۲۶۲ کھویا اگر تو ڈھونڈھے لانا محال عقبات کی طرح پھر اسے پانا محال خاف پیچہ وافر دنیا ہوا غور نہ چاہیے زرد دولت پر تقدیر لٹا ہر مستعار جو شب بھر کو تاج زر روٹی پر شمع مغل عالم میں نا</p>
<p>۲۶۳ صابر ہوں پہلے کیا سرا دعا حکم کروں وارانے چل چکین تو میں تجھ کو علم کروں ہنگامہ نہ فوج نہ حرکت کی نشان نیوٹن کو تو تے ہوئی جانی جوان ہے لکھ کے یکہ تازہ ہے پہلوان جو خشب ہولی زین کو ابر زان ہے</p>	<p>۲۶۴ جو یا تھا یاں ہوا کا سلیمان کر بلا پیا سا کھڑا تھا دھوپ میں مکان کر بلا کوئی نہ کر کے صفا بھاداب یان کوئی اس پائین تھا چھپے دیکھا کہ آپ کو اس سنگت میں یوں و قساق جو شہر والے تھے</p>	<p>۲۶۵ پروانہ وار چہند نفس کی حیات ہر روشن ہر سب یہ کہ جہان بے شبہات خجہ بیان زریہ سے لاجی جانی پین آج زریہ خاک وہ شالان کارا بول نہ جسم سکندر زریہ قیاد کو کیا کیا نیایا بھی جان میں آتا</p>
<p>۲۶۶ ہر سے ہر اک سوار کا چہرہ آتر گیس سکھین صفیں چڑھا ہوا دریا آتر گیس</p>	<p>۲۶۷ یہ اوج چند دن ہی نہ بے فساد ایں سودرگ مین کو یا دکر</p>	<p>۲۶۸ کسکا ہر دل کہ دردالم سے بھرا ہین خسرت سرا یہ دہرہ عشرت سرا ہین</p>

منظر
جی ہر

<p>۳۳۷ این زینت پر خلیفہ مہم جو دودن کا ہوا سے تر گردن تیرا در انجام کام پر مناسب بشکر کو غور نام و خطا سے اپنی نہیں یہ خطا پر</p>	<p>۳۳۸ گاہی بان جی تن و نشان خارا نکات وصف نشان قتال فائدہ دیر جلال نشان چلے اسے اس سرکش زبان</p>	<p>۳۳۹ لئے جو مینہ پھوٹی دان چلی تیری دکھلایا سب جوں کو جلال نہ کشتی کسی کی چلی چرخ خود سری پانی نہ سنگ دون سے نہ کشتی</p>
<p>۳۳۸ گھیرا ہر دشت ظلم بن مہمان کو پیاسے کو کرتا ہو قتل اپنے کبی کے نواسے کو</p>	<p>۳۳۹ فقرہ ہر ایک رشک بہ نوا سی کا ہر بجلی جو بن گیا ہر یہ پرتو اسی کا ہر</p>	<p>۳۴۰ پہونچے جہان نہ طیر پر دان کون پہونچے سرختے نہ گردنوں پہ نہ مغز نرون پہونچے</p>
<p>۳۴۰ ہم جو پین پین میں تو ہر کدو سیلاب تو یو سیاب سے چکنا اور مان چکے چکر کا دھور ہوا ہر تر سے سناں اور ہم اب بکریاں خاک میں کجا بنیں</p>	<p>۳۴۱ دارا زنا کی بھی ذوالفقار خرم کمر کی بھی ذوالفقار ہمد شدہ کی بھی ذوالفقار بھیجی ہوئی خدا کی بھی ذوالفقار</p>	<p>۳۴۱ ہونچے جو سیلاب سے سر اور لے تیغ دوسری فریب بخنے نہ پائے ہر باقدین اہم کے فتون کچھ لے اس سرزمین پاؤں نہ تھا کچھ لے</p>
<p>۳۴۱ بیشرم روح باد شہ انیس سے ڈر اتنا ستم نہ چاہیے ظالم خدا سے ڈر</p>	<p>۳۴۲ لک برونروین اسکی بڑھی نہیں اتری ہو جب سے چرخ پہ اب تک چڑھی نہیں</p>	<p>۳۴۲ سرگرد ہے حق تیغ سے کٹا کٹ اس طرح بیت چھڑا ہوا سے ہوئی ہی جنگل میں جھٹل</p>
<p>۳۴۲ پائے کیا کہ دل میں غلط و غلط کھینچنے کے لئے تیرے پوچھ پوچھ منہ نہ کھولنے کے لئے تیرے پوچھ پوچھ نہ ترے راہ ان ہولی طرف سے</p>	<p>۳۴۳ آدنی ترقی کی کہ جلا نام کا فزین وہ چیری وہ چکنا حاکم کا انشا و حق جو جی نصف تیغ کا کہ دم میں سر فہم ہر اک تیرا نام کا</p>	<p>۳۴۳ اڑتے ہوئے جو جھٹل خانہ کھلے شک کی آواز جھانک کے خانہ کھلے جنگی بیون سے نہانی سر نہ کھلے ہونچے جو جھٹل شک کی جھٹل کھلے</p>
<p>۳۴۳ تلوار بن کاھیوں سے برابر کل بن نہ ہر اتر مچکے قر سے باہر نکل بن</p>	<p>۳۴۴ اعضا بھی پڑے پڑے تھے ہر جھٹل اجزا الٹ پلٹ تھے کتاب حیات کے</p>	<p>۳۴۴ قتل عدو کا کوئی محل چھوڑی نہ تھی چھوڑا بھی تیغ نے تو اعل چھوڑی نہ تھی</p>

<p>۵۶۶ جلی کہانے شہر والا پائے تھے یوں کاٹے ہوئے تھے ہوا نے پائے تھے لیکھ لکھان اوہ سے جو شہر نے لکھ لکھتے شہر وں پہ در در وں پر دست کھاتے</p>	<p>۵۶۷ چھپے کمان خدا غضب سے ڈھکے نا سبوت نہاد نہ جاے امان ابن الفرج کہتے تھے گھولے پائے کتنی تھی تیغ ہاتھ بڑھا کر نہا</p>	<p>۵۶۸ ملت در جبار کے زور و تقاریر کس وار کا جواب کوئی نہ سوار جہان خدا دہلی سنگھڑا روئے کتنی تھی موت سب کے مجھ سے زار</p>
<p>۵۶۷ دم میں چراغ گل ہوا شیطان کے پر کا قتل تیرنگیا ہاتھ اُس شریک کا</p>	<p>۵۶۸ ممکن بچا کے جان کو جانا کہیں نہیں دنیا میں ناریوں کا ٹھکانا کہیں نہیں</p>	<p>۵۶۹ نصرت شریک حال ہے اقبال ساتھ ہے جانین ہیں میرے ہاتھ ظفر تیرے ہاتھ ہے</p>
<p>۵۶۸ تھوڑے تھوڑے بگاڑ دیے فاقہ ہر تھوڑے کو چاٹ گئی فاقہ شام کاٹے نشان سپاؤں ختم مقام قرآن زور و قرب نام نام</p>	<p>۵۶۹ سید ظلم جو کجا یہ نظام ہے جاو اسی طرف جو تھا راقم ہے بین وہ ہوں ذوالفقار علی بھنگا نام پیش زبان ہوں کام مراں</p>	<p>۵۷۰ بنکر کی بی بیوں ہوں کرے نشان بنوں ہاتھ آگے تیرے کمان بیت سینے بھی چاک چاک چو استخوان بیت فل تھا لٹ نہ جائیں آسمان بیت</p>
<p>۵۶۹ لکھٹے ہو ہر رسالے کے کیسا سوار تھے وان دو ہزار ہو گئے بھیجا ہزار تھے</p>	<p>۵۷۰ فقرے یہ گرم قہر خداے کریم ہیں شعلے مرے زبانہ نار مجسم ہیں</p>	<p>۵۷۱ شمس چڑی کا نیا آج رنگ ہے آفت کی ضربیں ہیں قیامت کی جگہ ہے</p>
<p>۵۷۰ کس ببادری شہر وں کے زیادہ بان بادیہ نوئے جہاں ہے کشتوں کشتے زخموں کو اس قدر ہے یکجا نہیں کہوں کوئی شہر ہے</p>	<p>۵۷۱ دور کے ڈھال غصوات میں گئی گردن چار آنہ صاف میں گئی چار آنچے سے بڑھتی ہوں میں گئی زین کا زین تو چک فاقہ میں گئی</p>	<p>۵۷۲ نصرت فضل باب غفرے شہر کھلتے ہیں بندر گردن کے دیار جوڑ کے حرف صاف ہیں جوتہاں ہم گو با بیاض تیغ چو تیغ ہزار</p>
<p>۵۷۱ لہر اری ہی تھی نہ تو تھوڑا مگر تھی چشم طلب سے جانب دریا نظر نہ تھی</p>	<p>۵۷۲ لاشیں کہیں زمین پکین کہوں تھیں انسان تو کیا جنوں کی بھی جائیں نہ تھیں</p>	<p>۵۷۳ مات بہنیں سپر بھی کسی تیر دست کی ٹوٹی صفوں سے شان عیان ہو گئی</p>

لفظی کمان ہے
جیسے پناہ ۱۵
لفظی غفر ۱۶
بن ۱۷

<p>۵۵۸ ہزار برق تیج خدا ناکہ گئی مہیا آج الامان کی صدا ناکہ گئی آواز کے خاک رشت بلانا گئی زن کا غبار کیے ہوتا ناکہ گئی</p>	<p>۵۵۹ عین پادہ دو افکار کی صفیہ گئی چورنگ تھیں ان سپاہیوں خصال گری میں خون چھین جو باقاعدہ چل گری میں خون کی طرح زین طبع تھیں</p>	<p>۵۶۰ کھلا ہی تھی رنگ نینو کی خاک دونوں طرف تھی شفقتی کربلا کی خاک چھر شرر فشان تھے ہر اک دم یہ تخت تھا سایہ بھی اسکا دھوپ میں پر یوں کا تخت تھا</p>
<p>۵۶۱ اندری اس تیری کی لڑت لڑائی سرور کے پیہوئی آفت لڑائی ہر گول کی گولی صورت لڑائی کردی جھلک کھانے قیامت لڑائی</p>	<p>۵۶۲ شفق ہوئی تھی جو گھڑا رنگی رنگ چن کھائی تھی ہزار رنگی پوٹھی تھی جس جگہ دم پیکار تھی ایک خون بھجائی تھی تاوار رنگی</p>	<p>۵۶۳ کھلتے تھے سب خواص غلامی راکب ہر اسکا فخر سلیمان لڑائی خود برق کردی ہر ایک کی خودی پاکھڑتارہ دار تھی جس خودی بڑائی</p>
<p>۵۶۴ کچھ سوچتا تھا صف فوج نیر کو گرتا تھا ایک ایک پہ چہرے کی دید کو فخر کی تیریاں وہ تھی باہرینیا بین وہ فخر شفق پہ پہن نیا غل تھا کہ رنگ لایا جو چہرے نیا</p>	<p>۵۶۵ مٹی خراب دشت میں ہر جگہ کی تھی گل ہو گئی تھی خاک یہ بارش لہو کی تھی کس کس کے سبز تیریاں تھیں جھکی جبر سرن کا اذہر تھیں</p>	<p>۵۶۶ دورے جو کر رہا تھا وہ کندہ کیے ہوئے پھرتا تھا رخ فوج کو اکب یے ہوئے بجائی سپاہ دشت تہم خون جگر پیل نہ دیکھ نہ سواروں کا وہ پیر دیکھا نہ کھٹے شاہ نے سکھو امرا دیکھا نہ کھٹے میں تھے کہ فرس ہوزار</p>
<p>اندا زونا ز اس کے بردن کو بھلے گئے مرتے تھے اس پہ سب کہ ہار گئے گئے</p>	<p>بدلی ہوئی تھی فصل نئی بات دیکھیے اک شور تھا کہ صیف میں برسات دیکھیے</p>	<p>شور عطش سے آگ چڑھی تھی سینے میں گھوڑے سمیت غرق تھے حضرت پستین</p>

گلے گلے
 ہوا اسے جو پانی کے گھر
 ضیق بھری
 فصل گرا
 تلے بھری فرا
 کھلا وہ ہوا
 حضرت او
 اس حضرت
 کے ہوا

<p>۶۴ آیا بیون تک ٹھکے و جوان لک آہ کا مڑ پیا جگر خدیو سلیمان پناہ کا اب کیا طریقے ٹھیکے شاہ کائنات خود گئے ہیں نوح و شیکر کو جیات بولیہ میر جیب پیر کی ہوتی ذات میر جیب کی گشت شہین ہوا یہ کیا</p>	<p>۶۵ عاجزین ام شکر گشت مجبور بدین عجلے غنغنون کے تین سو جبین نیونے سر ہون اگر چور جبین چلتے رہیں یہ ہاتھ بدلتو جبین</p>	<p>۶۶ دعا سے حرب کئے ہو جیسے وہ سرگئے کوئی تو زیر تیغ جناب امیر آئے شہیں ہزارہ باز رہاں نہیں آئے</p>
<p>۶۵ نکسیر کا نام ابو یوسف کب مکھوٹ چنڈا کبک کب جھکے سر کی آستین آٹکے پوچھ پوچھ نظر آئی صدا ساو مک کے انخدر</p>	<p>۶۶ لیکن ہنوز جرأت و ہمت بین گئی بیٹا گیا مگر مری طاقت بین گئی پیش نظر لا شہ زریز زنب تھا ہو حال ہو غریب پدر کا وہ ہر جا</p>	<p>۶۷ کی عرص میں ہاتھ میر میدان لڑائی کا حضرت سے مجھ کو حکم سے تیغ آزمائی کا سوار کو سلام کیا اسے کیا بار آیا جہان کھڑا تھا بن سونا کیا بار</p>
<p>۶۷ کمان سے پر کھکھکے غنغنون نعرہ کیا کہ بان سپر سر کمان منجے در اٹھ کرے جو لشکر کو دمان عاجزین جھکتے ہیں یہ بد کمان</p>	<p>۶۸ تار و خوش منت عاصی ہور شکار راستی ہور دوح یک بول غلغلا قار نہے خود آوارہ خدا میں کیا بار ارکب توں کہنے بھلا کیا بیٹہ وار</p>	<p>۶۸ اٹھنے لگا تو تھے مبارک منی حضرت کی تیغ سے نہ ملی ایک تیغ بل کھاکے ابن کچھو بولا وہ بگم کماندہ نہ چھوڑا کشتیوں کا مال</p>
<p>۶۹ بھاگے نہ جب سپاہ تو جم کے یارے ہیں سیر وں کا قاعدہ ہر کہ تم حکم کے کو ہیں بندے ہیں جسکے اُسے عطا حوصلہ کیا منجھ سے نہ آہ کی نہ زبان گلا کیا</p>	<p>۷۰ اقبال سے زمین کے گریخ پاؤں کا سردار اہلبیت کا سر لیکے آنوں کا بندے ہیں جسکے اُسے عطا حوصلہ کیا منجھ سے نہ آہ کی نہ زبان گلا کیا</p>	<p>۷۰ اقبال سے زمین کے گریخ پاؤں کا سردار اہلبیت کا سر لیکے آنوں کا بندے ہیں جسکے اُسے عطا حوصلہ کیا منجھ سے نہ آہ کی نہ زبان گلا کیا</p>

<p>۷۷۷ کھڑی جو بادشاہ اس محل سے بول ابل کہ فائدہ کیا قال تیر عت طلب عبت جو زمین و دیں خلعت تو کیا کفن نہ کیا کھیل</p>	<p>۷۷۸ چنبرہ رشت ہاتھ بھی فولا دیکر بازوہ سخت تیغ سے چمکے پور جھکے یک نہ آنکھ اگر دیو سے ملے تھے جیساے بجا اور بڑے</p>	<p>۷۷۹ کس پہ جانا بڑے تیر تو دل مادان میں راہ چلنا ہی رشتہ طالع اندھا بڑے جو بڑے بولن کے بیسراں بڑے کو پاؤں پہلو اور کھل</p>
<p>۷۸۰ حاصل کبھی ہونگی جو تیری مراد ہو ابن زیاد سے بھی یہ کاذب زیاد ہو</p>	<p>۷۸۱ سہراب کو نہ مانتا تھا اور نہ گیو کو رسم کو زال جاتا تھا طفل دیو کو</p>	<p>۷۸۲ سردار ہو کریم ہو ابن کریم ہو کر دیکھا غفود پیر زہر ارجم ہو</p>
<p>۷۸۳ وہ دلوہ تن جو چلا جانب اہام کھنے کے صفوں دربار ان دوام کر کیت بولنے لگے باجے تھے تاک شائستہ بوق و دف بل جگ</p>	<p>۷۸۴ قصبے میں تیغ زنیہ چھاپا اور کینہ برین زارہ تھی صبیحہ طلسمین جگ نہ نیکر من اور وہ قریب پر عود شہ سوزیر دم کا وہ آوازہ مود</p>	<p>۷۸۵ قصبے جو تھارہ پر زارہ وہ سہا تھاتھے جی بعین کے تن حسن قنار چار آئینے کی چار عین تھیں چنوار دلہا ہر سے تھا دیو کو فولا کا اصرار</p>
<p>۷۸۶ باجون کے غل سے زور و زور شکوہ کیا نقشہ لعین کو بادہ نخوت کا چڑھ گیا</p>	<p>۷۸۷ لیکن عرب کے باجون کا بجا نہ تھا نوبت وہ کوچ کی تھی اصل کا بہانہ تھا</p>	<p>۷۸۸ مرآت دین حق پہ تو ظلم آشکارہ تھا خود چار آئینے کا جگر پارہ پارہ تھا</p>
<p>۷۸۹ تھا ہوا سند پہ آیا جوت نہ ہم اٹھنے لگے کو سواران جنگ نیرہ یہ جوان کئی گھوڑے کے روبرو بدخواہ خاندان بنی آل کے عود</p>	<p>۷۹۰ ستن چھوٹا تھا قریب پندو بدبو بڑا بکری بھلی تھی چارو بولی فضا کبھی بر آیت کی آواز اوسک علی کے لال کے اوجھار</p>	<p>۷۹۱ کا ہر تھا خود سے کہ میں بار بار نہ ستن تھی نظر پر اسکے چھلک سیاہ بون ستن تھی تیغ طالب امن سیاہ بون کا نہ چھل تھی تھی پانچ خود وہاں</p>
<p>۷۹۲ ظالم کے تھے قوی جو قوی پر گناہ تھا آنکھیں تو لال لال تھیں چہرہ سیاہ تھا</p>	<p>۷۹۳ ناحق فساد مالک فتح و ظفر کے ساتھ یہ نشہ جو چڑھا ہوا اب اثر گیار کے ساتھ</p>	<p>۷۹۴ سب یاد ران ابن علی رو سپہین دکھلائی تھی زارہ کہیں میں چھیدین</p>

<p>۱۱۸ گدڑی تھی جہاں چٹا است بیکہ نہ سے نکل نہ سکتا تھا فقرہ کوئی جید بڑھتے تھے رکن لفظ پوچھ جگہ سے بھولا ہوا تھا حرف روی برونید</p>	<p>۱۱۹ گردن کا بوجھ سننے پسینہ کی بار نشانے تھے دونوں عہد و حال گردن کی گراں خود کی بار سکارا رہتے فرب پر جگہ کی بار</p>	<p>۱۲۰ مجاہدین سے خود پرستی چٹا چٹا کتنی تھی جلاب سپرد و سیر مجاہدین کے یہ روبرو نہ کچھ تو گلی جاب سے بیچ رہا ہے</p>
<p>جہاں تھکے ہر تھا نصیحت کا تنگ تھا دوسرے ردیف واقفہ ظالم کا نشانہ تھا</p>	<p>راکب تھیں تن تو قوی راہوار تھا اک دیو تھا کہ دیو کے اوپر سوار تھا</p>	<p>کافر ہوا اس دل سے جو ردوبدل کے ظالم کے باین ہاتھ کو اندیش کرے</p>
<p>۱۱۹ نور کیا حضور نے اوڑھ لیا نہیں کھڑے میں بڑھا کھڑا ناک کو رکھ کر ان میں اٹھا کر کیوں نہ سے کا تیا ہوا تر جوں بیا</p>	<p>۱۲۰ چراغ کو نام تن و روشن دیکھ کر پھر آپ کو بھی آیا ایک جوش دیکھ کر نہوڑا اٹھائی اسکو زبردیش دیکھ کر</p>	<p>۱۲۱ دشمن نے ہاتھ اٹھا تو کرتے تھے پوچھو چن اس کے ہاتھ قلم پر خاکہ کش ظالم میر کے ہاتھ سب ہو تو مار ڈالوں آگھونٹ لگا</p>
<p>ہاں میر ہر جو سیر جہاں سے تو گور دیکھ ٹوٹے ہوئے حسین کے بازو کا زور دیکھ</p>	<p>آئی صرا کہ ماہی جس عیوب ہر ہاں لیجے ہاتھ صاف کہ چور ناگ تھا</p>	<p>پھندوں میں دونوں ہاتھ جو لچھیں تو حلقے مرے جو اس نے سلجھیں تو</p>
<p>۱۲۰ دیکھا تھا شایر کپا را بد کیجیہ بڑے کے ساتھ داؤن کو تھکے تھکے صف سے بڑھ کے خوش بکا را بن سما ہوا کس نے ہاں کمان سے</p>	<p>۱۲۱ میں نے جو تیرین شہر چھوٹے لگا کر نہ قانیہ درست بیویں کے زویہ میں نے تیرین ہضم ہضموں کی لطیف افراط وہ کی کہ ہوتا تھا خود</p>	<p>۱۲۲ رہے تھے یہ صدا اب فارسیہ ہے کمان کے کمان کے کتنی تھی وہ کہ خود ہوں نہ رفت بن مصطفیٰ کا جگہ گشتہ</p>

سناوی بن
بن نسیب
۱۲

یارب یہ انقلاب میں زمانہ ہو
سینہ اسی کا ترون اس کے نشانہ

وافر جو نقص تھے تو سچے دلیل تھا
کمال ہو عقل کیا کہ قدس کا طویل تھا

خلعت رئیس فوج سے بے شراکے
فرزند فاطمہ کے کیجے کوتاکے

<p>۱۰۱ عاشق سب کو جانے منا و ان گھروں میں نصف خوشی میں نہم کھجے ہر پادشاهوں سلاطین کو دشمن کی</p>	<p>۱۰۲ توچ شعلہ بار شمع خیمے میں نہ کوئی ہر گھنٹہ جھپٹاؤں پہن سوتلیاں</p>	<p>۱۰۳ گر گیا ہو شہت ہو چوٹیں غصہ کی چلتی ہر گھنٹہ دب بکے دھو دھوا کر</p>
<p>تصویر سامنے ہو صفت کارزار کی مصرع ہر اک دکھائے چمکے واقعات کی</p>	<p>ہر نقل یا آبی ہو کی شمشیر نیکی شمشیر کی کچھنی کہ سرس شمشیر نیکی</p>	<p>رو کی ہر راہ اپنے کاوون میں گھر جائے کہاں اب آگیا نیچے میں شہر</p>
<p>۱۰۴ منعمون لب لباب سخن باقی ہے گلہ شہر و شہر میں باز ہے نیش میں لفظ چمکے کہن باقی ہے دستار غیر صاحب فن باز ہے</p>	<p>۱۰۵ لو بھلاؤں چلتی ہر تلوار کی دیکھو کہ ہر تلوار کی طرف قارو رکھو جو بوجھال کسیر کار کی میری ہر شے کی تیغ شہر بار کی</p>	<p>۱۰۶ بڑھتے ہیں آپ اور وہ ستر تہا ہوا ہوش اڑ گئے ہیں ہاتھ بکلیا ہوا قربوں پر سپر کو کلیت ہو رہا جب برق کوڑھتی ہر چھٹا ہوا</p>
<p>بیگانی بات بیت میں آنا دہن خود اپنے گھر میں غیر کا لانا دہن</p>	<p>سٹے تین وہ بڑھ کے کچھ دیر ہیں مرحب آدھرا اور ادھرا حق کے شیر ہیں</p>	<p>اگر ذوالفقار موت کا چہرہ ہی ہو کیا منہ پرے سپر تو ہر سہرا ہی ہو</p>
<p>۱۰۷ جہل تیغ اور تیغ جہل اور دو تھ کی راہ اور حمان کی جہل اور دو کی کسی کو تو سناؤں لیل اور ہر وقت تیغ نہین جہل اور</p>	<p>۱۰۸ گھوڑے غصہ ہیں چھل پھل و قہار وہ گام جھکنا غصہ غصہ غصہ حضرت عرق میں تیغ آہن میں تیغ ہر جہل میں دیکھنا سرگردن میں تیغ</p>	<p>۱۰۹ چاروں طرف جگمگ میں آہن باجر مانند شیر ہر تیغ تیغ ادھر ادھر غافل زمین میں ہر تیغ اسطو نظر شہا ہر جہت کرنے کو اسطو نظر</p>
<p>آتش زبان تو ہر یہ قصہ ہی پاک کر حاسد جو ہیں جلا کے انھیں آج خاک کر</p>	<p>جید سے جو رٹے تھے وہ کفار کیا ہو جب وار چل گیا حق و باطل جدا ہو</p>	<p>حلقے کی شے کے شکل ہر یکدل میں سوچ نزدیک ہر کہ صید کو صیغہ و بوح</p>

<p>۱۰۹ تختہ خاں خاں خاں خاں خاں غل خاں خاں خاں خاں خاں بان نشین پر خاں خاں خاں خاں بلند راس خاں خاں خاں خاں</p>	<p>۱۱۲ جنگ خاں خاں خاں خاں خاں تلوار روک خاں خاں خاں خاں مطلب خاں خاں خاں خاں خاں ہوش خاں خاں خاں خاں خاں</p>	<p>۱۱۱ شک خاں خاں خاں خاں خاں اب خاں خاں خاں خاں خاں لاکھون خاں خاں خاں خاں صبر و رضا خاں خاں خاں</p>
<p>۱۱۰ اسکتی تھی نہ آج نہ مشرقین پر خود و افتخار سینہ پر تھی حسین پر</p>	<p>۱۱۱ اب قل کیجیے کہ ولون کو سرور ہو پانی ہر اپنے تو خمار اسکا دور ہو</p>	<p>۱۱۱ عم اپنے واسطے ہر نہ زیب کے واسطے مولا شہید ہو این تم سب کے واسطے</p>
<p>۱۱۱ شہرت سے غم سپاہ کی تھی ہوا گری سے ہو گئے غم اہل خلیفہ مہنگو گئے جہانگیر کے بند نہین نہ ہو گئے سب کے بند</p>	<p>۱۱۳ ولا کیا سے اہل تہذیب سے ہوا چاند چھوٹا تر از دست ہوا ہو چکی تہذیب فرق جو تہذیب ہوا خادویش تہذیب سب سے ہوا</p>	<p>۱۱۶ خج پند اب جہانگیر تہذیب سے ہوا چار آئینے کو کھول کے کھا ہوا ہر پو والدی از زریں جہاں ہوا سیلوے زاد انجمن میں کھلا ہوا</p>
<p>۱۱۱ جانا کہ صراہر حصار ہر اس تھا سر پر اہل جو لگی تھی جو اس تھا</p>	<p>۱۱۱ یون خون گلے سے بر گیا خانہ خراب جیسے کوئی لہڑا سے قراہ شراب کا</p>	<p>۱۱۱ نزدیک ہر کو آئے دیامت جہان میں رکھ لی ہر خون پونچھ کے تلوار میں</p>
<p>۱۱۱ مطلع دم کا جوتی ہوا مقامی و جہانگیر کا جوتی ہوا سورس میں پین ہر ان جوتی ہوا کے صوبہ میں پین ہر ان جوتی ہوا</p>	<p>۱۱۱ سیراز میں چودہ چھوٹے خون کے صفوں میں چھوٹے ہوش لائے پین ہر ان جوتی ہوا خون کے صفوں میں چھوٹے</p>	<p>۱۱۱ لکھنؤ میں لکھنؤ کا جوتی ہوا ہوگی علم و فن کا جوتی ہوا جگہ میں جوتی ہوا ہر ان جوتی ہوا سورس میں جوتی ہوا ہر ان جوتی ہوا</p>
<p>۱۱۱ یون بیباہ تیغ شہ لافا پڑے بدست لاکھڑا کے جنم میں جا پڑے</p>	<p>۱۱۱ غزہ کیا تھی سین طاقت میں کی کیون تو نے دیکھی صف میں تھی حسین کی</p>	<p>۱۱۱ جلدی کرو کہ وقت عبادت نہ ہو اب اشتیاق ہر کہ میں جلہ ہوں ہر</p>

<p>۱۱۱ خجی کیا پر فوج کو دم بھی زخم کھین پتھوں پر پیر سے دریا جی پین خونتین جان کی پوچھ تو پین پین حسرت پر کر کو مان اسچا پین</p>	<p>۱۱۲ کچھ چوختے وہ راہ خدائین کیا نیستے وہ کھجکے کہ تے جدا کسی توئی سے حق محبت اوایکے تافسے کہ پب شکایت پین</p>	<p>۱۱۳ عارف کے وقت آگ سے جان بچا چون کو لکے جانیکی سدا پین خالی پروردشت میں چھو کی بھین کر دین سدا پین</p>
<p>۱۱۴ مشکل کا وقت ہوتا ہے جی جان جانی ہر مرنے ہوے ہر ایک کو مان یاد آتی ہر</p>	<p>۱۱۵ رہے جو اسکے پین بھین بھانیا ہوں پین چھوئی ماہن کو مان کی جگہ جاتا ہوں</p>	<p>۱۱۶ جھوٹے جو شترنگ وہ ہین غم خیز غربت میں تین دن تو ہوا غم خیز</p>
<p>۱۱۷ میر آپ جان لب لب لب کے کام آئے پیری میں جو بولن لائے شکر آئے ابھوں تھے تم پر ایک کا سر پائے بجائیں کہ کو پکارے کے پائے</p>	<p>۱۱۸ بالا تھا حکو جو گ کا کردہ سر گیا اٹھا روین میں پین جان گزرا خجی کا اس میں سے زعمو پیر گیا جلالی ہر کرسون والا کھر گیا</p>	<p>۱۱۹ جلالی دے زنیب ان بقیار ایکس او اس بلاوی جگہ کار بجکتی ہوں کہ نین ل پیر اب میں بجائی تیری جگہ پین</p>
<p>۱۲۰ خیر اب کوئی گھر ہی میں غوں سے فراع ہر گر تو بس کچھو یہ بہنوں کا داغ ہر</p>	<p>۱۲۱ خوش رہا تھا افتخار جہان تھا وصیہ تھا سدا قدم رسول خدا کی شبیہ تھا</p>	<p>۱۲۲ سر کا نہ کچھ خیال نہ فلانی تن کی است سے رستے ہم بھی سفارش ہن کی</p>
<p>۱۲۳ بکس پین نہ فاکش پین غلب پین حق پین حق پست پین طاوت پین دونوں غائب فاطمہ کی یاد کا پین جی علی شہید ہوئے سو گوار پین</p>	<p>۱۲۴ بکس نو اسیان پین بیک پین ناو اسیان اسد کبریا کی پین نصو زینب عصمت و شرم و پاک پین بھین حسین کی پین کنیزین خدا کی پین</p>	<p>۱۲۵ فانوں میں راوی پین پوزیب پین بجھڑی آج شہر خدا کے لیے پین بجھڑی آج شہر خدا کے لیے پین بجھڑی آج شہر خدا کے لیے پین</p>
<p>۱۲۶ جسطح وہ لین کوئی گھروں پین برسون صبح و شام کار و ناچھا پین</p>	<p>۱۲۷ لند شرم روح محمد سے کچھو انکے سروں گندہ روا میں نہ کچھو</p>	<p>۱۲۸ ذاتو سے سمراب مرا سینہ دیا تم سے تر پنا بھالی کا دکھانہ دیا</p>

۱۳۱
 وان آردن کس طرح گنجین بنین
 نئے وداع تو تار از لب احسن
 بان امن کی جگہ از سر ارباب احسن
 رستم زود بخت میں چلی جاوین

۱۳۰
 اندک تھا جسم نہ ہو درنگار
 تیرا جگہ سنیہ کس کی تیوں سے نگار
 نازک صبر نگار رخ جلوہ گر نگار
 زخم اس قدر اور ایک حسین جاوین

۱۳۲
 احوال نیک کن کہوں کہ نیک
 ہو جو حسین کے عزادار و پیار
 کھا خوش میں خاں شہنشاہ شہنشاہ
 چھاپی پیچ کیجے پڑھتا ہو

۱۳۳
 بڑے عصا کے ہاتھ میں فضا کا ہاتھ
 چادر میں تم چھپا کے سکینہ کو ساتھ لو

۱۳۴
 کٹ کٹ گئیں تھیں تن کی گیس جی ٹھال
 شبنم تھی جسکو بار یہ اس گل کا حال تھا

۱۳۵
 سید نے کی وہ آہ کہ دینا زر گئی
 سب ارض کر بلا سے محلا زر گئی

۱۳۶
 پوچھو تو بیا میر قدر در شہنشاہ
 بچو علی کو بجالی کا سپا شہنشاہ
 کیونکہ فتنہ ہو گیا زار کا فتنہ
 ہر ایک بخت و فتنہ کو کوئی نہ ہر

۱۳۷
 ایسا تھا جس کے منہ پر سر یک کا انو
 گزرتا تھا خاک پرین صد چاک کا انو
 کچھ میں تھا بھر ہوا لاشاک کا انو
 وہ سب ابو تھا سید یو لاک کا انو

۱۳۸
 قربان تیرے ہیکر کے اتو شہنشاہ کام
 کیجیں میں ہلے سا تو را کا کام
 پیا نہ وقت زنج بھی پائی کا کام
 عاشور کی محرومی بھی شام کا کام

۱۳۹
 اندوہ بھورگ بھی جان حزن پر ہو
 بیگور و بکفین تن بے سر زمین پر ہو

۱۴۰
 روتی ہر خلق اشک سی تن خون کے
 قطرے پکڑ کر مین محاسن خون کے

۱۴۱
 نوک بنان پر سر تھا وہ عالم کے سناہ کا
 لٹا تھا گھر جناب رسالت پناہ کا

۱۴۲
 گاہ پہ سپاہ کے نزدیک گئے
 بار شہر کی فوج کے سپاہ چھپ گئے
 شہر حجاز کے جو سوار ہو گئے
 تلواریں پیرین کو مین سے گئے

۱۴۳
 چاروں طرف رگی ہوئی لڑائی ہو
 جلتی زمین پہ فائیم کا مار ہو
 اس صبح پر صدمہ جا گیا ہو غضب
 زخمی ہر ہزار دہ صد و بچا ہو

۱۴۴
 لکھا تھا وقت کچھ جو کچھ گشت کا
 ثابت یہ تھا کہ دیکھ لے میں شام
 جگہ ہوئی تھی منہ سے زبان شکستہ
 تیار ہو چکا تھا شہر کے سے

۱۴۵
 غش ہو گئے نہ ہون پھر آیا حسین کو
 نوکوں سے چھیون کی گرا یا حسین کو

۱۴۶
 بانی نہ تھا لدون زار و زار میں
 دل پر یہ زخم تھے وہ نہیں اس شام میں

۱۴۷
 مجروح لب کھلے تھے سدا شہنشاہ کام
 نیرے میں تھے بندھے ہو گئے لایم کام

<p>۱۳۶۱ موتیں تباہ کر دیں پہ چلے غلام خون کے در و قتل شدہ دین پابل تو کرتے ہیں اسے حق دین دعا سدا دہ</p>	<p>۱۳۶۲ ہاں سگوار بیٹھے ہو کیا اچھے کیوں تاکم کر دے لگتا شیر خدا کا گھر زیر ابھی آج ساتھ تھا اسے بڑا گھر عشرہ ہوا نام چلے شاہ و مجرب</p>	<p>۱۳۶۳ زیب کا بدمحال زنا کوں کینا مقل سے پیٹے ہو سے جا کوں کینا حضرت کے سر کا شک بیا کوں کینا بے پروا ہی بند و اجاج کا زنا کوں کینا</p>
<p>۱۳۶۴ بچ و شان و تیرے میں کیا بین کم کرتے ہیں اسے حق دین دعا سدا دہ</p>	<p>۱۳۶۵ ہوتا ہے کوچ بادشاہ مشرفین کا دو فاطمہ کی روح کو پر سا حسین کا</p>	<p>۱۳۶۶ زین سے اموں گنا تھا تازہ حسین کا اک حشر تھا کہ ہر یہ جنازہ حسین کا</p>
<p>۱۳۶۷ مقبول ہر امام کہیں جو زبان سے آمین کی آ رہی ہے صد آسمان سے</p>	<p>۱۳۶۸ ایوان فاطمہ تری غربت کے بیمار ایوان مصطفیٰ تری غیبت کے بیمار زخموں کے صد خون بھری صو کے بیمار تین قبلہ دربار تری طاعت کے بیمار</p>	<p>۱۳۶۹ مقل تھا کہ از فرس شد والا کوں کیا ہر جو امام کہیں دنیا کوں کیا از و داغ جاح دل زہر کوں کیا جلالی تھی کینہ کر بابا کوں کیا</p>
<p>۱۳۷۰ عازم طرقت عالم بالا ہوں میں اب اپنے ننگان کو جانے والا ہوں میں</p>	<p>۱۳۷۱ راحت نہ بعد قتل بھی دم بھر ہوئی تجھے چہلم کے جو قبر میسر ہوئی تجھے</p>	<p>۱۳۷۲ اس میں سے جگر پہ جو عدمہ گزر گیا گھوڑے نے سر زمین پہ یہ پٹکا کر گیا</p>
<p>۱۳۷۳ یار تیرا نام پاک جھپے کے لیے گویا اک ٹپوین کا مالا ہوں میں</p>	<p>۱۳۷۴ ہاں بکبوتہ آہ و بکا کا مقام ہے بیہوش آنکھ تن شاہ و نام ہے دستچین کا روان الیہ ان شام ہے تاکم کر کو فضل غراب تن ہے</p>	<p>۱۳۷۵ اس خشرین اک اور ہوا خشرین کا آئی صلے فاطمہ نہ رہا ایک بار زیب ٹپ رہی ہوں زمین پرین کا ہر کوئی راہواروں کے سلم اور جہیز کا</p>
<p>۱۳۷۶ روئے میں ہو شریک رسالت نباہ کے دو دن اب اور باقی ہیں چہلم کے شام کے</p>	<p>۱۳۷۷ پہا سے کے خون دشت ستم لال ہو گیا لاشارے حسین کا پامال ہو گیا</p>	<p>۱۳۷۸ پہا سے کے خون دشت ستم لال ہو گیا لاشارے حسین کا پامال ہو گیا</p>

اگر اس میں نہ کیا
مقل تھا کہ از فرس شد والا کوں کیا
چلے میں ہو تو
دور اور فصل میں
اس بند کو
بے پڑھا چاہیے

<p>۱۸ چشم دیدار خالی ہوا دربار حسین اب غلدار بر مانی نہ در کار حسین اک دل زار و آوار لعل از آردن منج پیدا سے پر سے ترن از آردن</p>	<p>۱۷ چو بوجھ کو جگ کسچی ہو نہ بچا ہے مین ہون فرزند طبع ندر رسول مان ہر وہ جگ کی گنہی کا شرف میگو ہو کہ ہونا تھا ہوا خیر اب جاو</p>	<p>۱۶ نہجین چھانکنا ہوا تو کچھو اب بن کی سانس کی قطع فرج کہ نہ کی سانس کی قطع نہجین ثابت جوئی ہے نہجین کو پیار دل میں ہر سیکار</p>
<p>۱۹ تیر نزدیک سے کو خوار لگا جاتے ہیں تیر کیا آتے ہیں پیغام اجل آتے ہیں</p>	<p>۲۰ سب یہ روشن ہو کر نور شیدا ہوں میں کھڑکے ہو جسکے ہو تم اسکی امانت ہوں میں</p>	<p>۲۱ اک مسافر ہوں فتنہ بر سر کن ہو جس پھر جو اس ملک میں آؤں تو قسم دو جس</p>
<p>۲۲ چشم بین آپ میں اور گرد و اعدا کو جو فصل شیر کی ہر شکستہ نگار میں و جو سیکڑ بن نہ کہ میں اک شیشہ شاہ ظہور رو سے فتنے ہیں اعدا کو اور فتنہ</p>	<p>۲۳ جسے است کا ہو کو لب الیہ نقصان کسکے فرزند کے شیشہ پیکالی کر نشان کسکے بھائی کو کیا نہ تر پیاسا جان جھلجھلکے نے خون میں فتنہ</p>	<p>۲۴ فصل ہر سبط پیر ہی کا گزرتے نظر پانی پلواد و کہ در روز سے ہوں پانی دنیا بھی نہ طور ہو میں کو اگر جھلجھلکے ایک ایک اطلے گزرتے پس</p>
<p>۲۵ پاس احمد کا نہ کچھ خوف خدا کرتے ہو تیر ہمان کو لگاتے ہو خطا کرتے ہو</p>	<p>۲۶ کہو کس شخص کا سر تن سے اتارا میں نے کسکا اصغر سا پسیر سے مارا میں نے</p>	<p>۲۷ بعد میرے مرے بچوں کو نہ ایذا دینا روضہ پاک بنی پر اچھین ہو نہ چا دینا</p>
<p>۲۸ چھین کر میں تیرا پیر کا پیر میں فکاس غر و شرافت کا قہو میں باش محبوب خدا کا گل تر ہو میں خیر بھی نہ سہی تشنہ جاو میں</p>	<p>۲۹ چھو تو انصا کر دل میں تم میں انیا خیر و اچھو اچھو میں بے سبب کیا باغ و قند کو قلم جکبوجان نہ کر دو تم کو پیش میں</p>	<p>۳۰ جس کی آخری وقت شہادت انجام بڑھ کے بلا عمر سو شہادت انجام بہن کر دین میں ہو نہ کا پیر کا پیر سہا کر میں آپ میں گرا کر کا پیر کا پیر</p>
<p>۳۱ دیکھو نظام کامر کاٹ کے چٹاؤں کے دوسرا ڈھونڈو دیکھو گے جھساؤں دیکھو</p>	<p>۳۲ شہر چھوڑا طرف دشت و چل جانے و اپنی سرحد سے کہیں جگہ کو نکل جانے و</p>	<p>۳۳ دیکھیں اب اس کی جالاج کمان لٹی ہاں کرو معیت حاکم تو امان ملتی ہو</p>

<p>۱۰۔ پاؤں حضرت عباسؓ کے تھیں فاطمہ اب کے نہیں تھیں خچا پول کے تھیں نہیں کے سپر اسوالہ کے وہ تھیں سپر</p>	<p>۱۱۔ عشق کیا پوچھا اور کیا پوچھا عصا نہ نے دیا بھی تو نے غیبا عصا نہ نے دیا بھی تو نے غیبا عصا نہ نے دیا بھی تو نے غیبا</p>	<p>۱۲۔ کز احکم ہوا و خالق ذوالفضل تھ سے اف بک کر دین گھوڑا لیکے دون آپ عصیوں کو دریا نورہوں نے سپر کے سپر</p>
<p>آگے بڑھتے تھے تبت وار کے روٹو بھاجے اب نہیں آتے ہیں روٹو بھاجے اب نہیں آتے ہیں روٹو بھاجے اب نہیں آتے ہیں روٹو</p>	<p>جو کہ عاشق ہیں وہ قربان سراپن لاکھ بیٹے علی اکبر سے فدائین لاکھ بیٹے علی اکبر سے فدائین لاکھ بیٹے علی اکبر سے فدائین</p>	<p>خانہ سرا دی کو جانوں کے یہ باد قید نہیں ہوں تو بھون ہی آ قید نہیں ہوں تو بھون ہی آ قید نہیں ہوں تو بھون ہی آ</p>
<p>۱۱۔ نہیں تیرا نہ تیرا نہ تیرا رو کے دیکھا سپر خالق غرض کی حق سے کہ خالق نورہا کہ میں تیرا نہ تیرا</p>	<p>۱۲۔ برخی خدی جو تھیں وہ نہ تھیں نہیں تیرا نہ تیرا نہ تیرا نہیں تیرا نہ تیرا نہ تیرا نہیں تیرا نہ تیرا نہ تیرا</p>	<p>۱۳۔ ک زبان لاکھ کہ کہ کہ کہ عید کو خانہ فردوس کی تیرا بچہ آہو کا جو لگانہ کی تیرا نہیں تیرا نہ تیرا نہ تیرا</p>
<p>بچہ ناحق یہ جفا کار جفا کرنے ہیں میں دعا کرتا ہوں انکو یہ دعا کرتے ہیں میں دعا کرتا ہوں انکو یہ دعا کرتے ہیں میں دعا کرتا ہوں انکو یہ دعا کرتے ہیں</p>	<p>تیری رحمت نے بھلا یا تجھے پانی کا مجھے پوچھے کوئی اس تشنہ دہانی کا مجھے پوچھے کوئی اس تشنہ دہانی کا مجھے پوچھے کوئی اس تشنہ دہانی کا</p>	<p>لس بنی پر ہوئی جو مجھے غمیاات رات کا دن ہوا اور دن کی کھی رات کا دن ہوا اور دن کی کھی رات کا دن ہوا اور دن کی کھی</p>
<p>۱۲۔ پیارے لگی ہیں نہ کیا لگنا جان عباس دی میں رہا رہی بھلا نہ لگے پیارے نہ لگنا کھلا نہ لگے پیارے نہ لگنا</p>	<p>۱۳۔ ہو نہا کہ نہ تیرا نہ تیرا کھلا نہ لگے پیارے نہ لگنا کھلا نہ لگے پیارے نہ لگنا کھلا نہ لگے پیارے نہ لگنا</p>	<p>۱۴۔ اتھا تیرے کہ کہ کہ کہ تو نے بٹیا مجھے کھلا نہ لگنا تو نے بٹیا مجھے کھلا نہ لگنا تو نے بٹیا مجھے کھلا نہ لگنا</p>
<p>اب نہ تیرا کہ نہ تیرا نہ تیرا اپنے دربار علیٰ میں بلائے مجھ کو اپنے دربار علیٰ میں بلائے مجھ کو اپنے دربار علیٰ میں بلائے مجھ کو</p>	<p>یا تیری ہون زار سے دم جب تک آکھ اٹھا کہ بھی نہ دیکھوں میں نہ تیرا آکھ اٹھا کہ بھی نہ دیکھوں میں نہ تیرا آکھ اٹھا کہ بھی نہ دیکھوں میں نہ تیرا</p>	<p>تو خراوند جہان زار تیرا خاوم بندگی بھی نہ ادا تجھ ہوئی نام بندگی بھی نہ ادا تجھ ہوئی نام بندگی بھی نہ ادا تجھ ہوئی نام</p>

<p>۱۹۱ بے غم نہ چل ہوں ایسی غم نہی میں تری طرح ہوا مجھے غم پڑے لطف کا درد راہ بند ہے دور خوشی سے تو نہیں کچھ تراکھتے دور</p>	<p>۱۹۲ خوب تو کھیلنا تو تھا حسین علی اکبر کو جو دریا ہوں تو ہے حسین زخمی کرتے ہیں مجھے تنہا حسین غیر سب کیلے راست گام جگہ حسین</p>	<p>۱۹۵ خونِ سخت جو کئے ہیں اہل یا بھی تری بی بی عیسیٰ حسین ہیں نہج کیا خوف ہے تو مد کا کین اہم ہاں سب بوجھ پلندگی شمشیر دوم</p>
<p>۱۹۳ جسم میں جانِ حریفِ خوف گھرائی ہے ترسے دربار میں آنے مجھے شرم آئی ہے</p>	<p>۱۹۴ ذوالفقار اسد اللہ کا مختار ہوں میں روح جو کا ہے فقط پاسِ حق ناچار ہوں میں</p>	<p>۱۹۶ تجھ میں شیرِ شرف حیدر کرار کے ہیں سب سے بڑا تھ میں ہر مری تاوار کے ہیں</p>
<p>۱۹۷ خوب غم و خطا پوشِ رضا و وفا میں ہوں کہ بندہ محتاجِ دوستی و وفا مرا اعمالِ قلیل و تری حجتِ بڑی کوئی بے شک قابلِ مہین پناہی ہے</p>	<p>۱۹۸ آئی آواز کہ بیانِ حسین ہے بنا کر غنیمتِ ہم تجھے بہت حسین دوستوں کو ترسے غمِ شمعِ حسین خوشی ہو تو ہے شمعِ شمعِ حسین</p>	<p>۱۹۹ یہاں شمعِ شمع کا سب سے حسین شک سے ہر دینِ خرم وی بہ حسین چھوڑ گھوڑے پہ سنبھل چھوڑا دور نظر فرمے دیجا طوفانِ اہل خفا</p>
<p>۲۰۰ تھر تھراتا ہوا اور بار میں آتا ہے حسین ایک سر سو اسے نذر کو لا تا ہے حسین</p>	<p>۲۰۱ انہما سے بھی زیادہ ہمیں پیارا ہے تو جس کے رخسار کی رونق وہ ستار ہے تو</p>	<p>۲۰۲ جو بڑھا تھا وہ ہوا اڑ کے روانہ الہا اسیتن شاہ نے الہی کر زنا الہا</p>
<p>۲۰۳ خدا ہوں گئے غسل مجھے بعد نماز بجرت ہر تری ذاتِ حسین مجھ پر گھر سے کیا ہوتا راجِ مہین چھ پر قید عابد ہو گئے نارسے است ہر پر</p>	<p>۲۰۴ اگر دوست مجھے اپنی بزرگی میں تجبا عاشق بھی زاریا میں ہوا تو کوئی جلد پاس ہا کر کے شقائق میں آ جس پیر اکرم اس پہا را کو کم</p>	<p>۲۰۵ خدا ہوں میں فداؤں میں فداؤں میں تج آراستہ ہوا ز سرِ نوابِ خان کدو ملک کے درخت کو کجا کیا تان مری محبوب کے محبوب کی آمد ہو بیان</p>
<p>۲۰۶ غم نہیں آج جو غم میں مرا اشار مجھے پر قیامت میں گمنگاروں کا پردہ ہوا مجھے</p>	<p>۲۰۷ مالکِ نار کیا قاسمِ گلزار کیا اپنی سرکار کا ہنسنے تجھے مختار کیا</p>	<p>۲۰۸ قدسیو سبط رسولِ شقیں آتا ہے پیشوا کی کو بڑھوسبِ حسین آتا ہے</p>

<p>۲۱۱ کچھ کران پر اندر کو شیریں باب چوٹا رہے تھے میدان میں سوان واہ رتی کوک شمشیر ہے غزنی حورین غزنی لکھن کے غیب سے</p>	<p>۲۱۲ غنیمت صاحب کو دریا کی لہر کے جودہ صاحب مضطرب منہ آبی ہو شکل سپا تیرے چہرے تھے سر میں پائند سپا مچھلیاں شوق شمشیر ہوتی</p>	<p>۲۱۳ کچھ کران پر اندر کو شیریں باب چوٹا رہے تھے میدان میں سوان واہ رتی کوک شمشیر ہے غزنی حورین غزنی لکھن کے غیب سے</p>
<p>۲۱۴ وان در جنت و فردوس وارم بار ہو مائل جناب ادھر شاہ سرفراز ہو</p>	<p>۲۱۵ فوج کین ڈر کے اماں اس طلب کی تھی آگ پانی میں لگاتی تھی غضب کی تھی</p>	<p>۲۱۶ عل تھا ماوار پر بارق شرر نیر ہو تیغ ابرو و تباں بھی کہیں تیز ہو</p>
<p>۲۱۷ لکھنے کی تیغ کے پونے لاری کی کھار پاخانہ جان بچا تھی ہی پر لون پاپا رعبو لاکہ یہ برق جلال تبار کہ پھول دھاوا سے بھی کھتے ہیں</p>	<p>۲۱۸ جلکے سر پہ وہ پڑی تاب کبری کس چمک سے طوطا شکر کبری آسمان پر پونے جلکے پہ کبری موج زن موج کا دیا تھا گبری</p>	<p>۲۱۹ اچھ پاپا تھا جودہ وار شمشیر ہو تیغ ہرک وارتین چوٹا شمشیر ہو پونے جانی تھی جودہ جلکے اسکائی ہو شمع جان لہر ان چوٹا ہو</p>
<p>۲۲۰ افسروں کی ہر صدر سرخ افسر کاٹے ہاں اسی تیغ نے جبریل کے شہر کاٹے</p>	<p>۲۲۱ ایک جاگہ نہ ٹھہرتی تھی نہ دم لیتی تھی برق بھی تیغ دو سکر کے قدم لیتی تھی</p>	<p>۲۲۲ دھما ہر اک عضو بدن صورت بیگانہ جدا سر جدا پاؤں جدا ہاتھ جدا شانہ جدا</p>
<p>۲۲۳ صاف وہ ہوئی جس صفت پہ تلواری حورن کربط لشکر کفاری آئی سو بار سون پہ تو سو بار گری موت کبھی تھی کہ تلوار سے بین لاری</p>	<p>۲۲۴ کھنڈ کی دشمن تھی جو تیغ بان کفر بھی طوطا تھا تو کھنڈ بان چمپ مشق تین چھپنے کو پا جا بان دیکھنے کا تو جیکیا ورو زبان</p>	<p>۲۲۵ کھنڈ کی دشمن تھی جو تیغ بان کفر بھی طوطا تھا تو کھنڈ بان چمپ مشق تین چھپنے کو پا جا بان دیکھنے کا تو جیکیا ورو زبان</p>
<p>۲۲۶ جہان کے کی صفت دشمن کو قسم دیتی تھی تھون پینے کی یہ تھی چاٹ کر دم دیتی تھی</p>	<p>۲۲۷ آج بچتے نظر آتی نہیں گیتی محکو جان لینے کی بھی ملت نہیں دیتی محکو</p>	<p>۲۲۸ جلکے اس شعلے سے ہماری جھوٹا کر ہو کر منکر تھے وہ تلوار کا دم بھرنے لگ</p>

<p>۳۳۷ کرمی شفا بخشید سے تھے بنیان بنت گردن کا کچھ کر کے خون آنال تین چیم پور زنجیر ہر تیرا صبت میں کس</p>	<p>۳۳۸ نظم بافت کی ایمان کچھ انہی سکن کی کینہ زی عداوت کو خضر پور ہر پیر شوق سے اعلیٰ</p>	<p>۳۳۹ یہی تھی تھاجوین رادر ہوا نم عباس آکھوں میں ایک صبح سے اُدی جاتی تھی تیرا کدنا تھا فتنے سے</p>
<p>۳۳۸ چاک تھا دامن ہر زخم لریان کی طرح ہر پیر زور بر خواص متراگان کی طرح</p>	<p>۳۳۹ اگر چکا بس یہ غریب الغریبا حاضر ہو کہ وہ جلا دے سے کہ کلا حاضر ہو</p>	<p>۳۴۰ مرگے سب مراں شک کلا باقی ہو ایراہل آکر فقط اب تری مشتاقی ہو</p>
<p>۳۴۰ اگلے ہزارین چاہا تھا اسو فتنی ساندا سوار سے ہو جاتے رہو جی آہی ڈال بھی دوزار انسا بھی دو ضرر بین یک بھی دوین جی چوین</p>	<p>۳۴۱ فوج نے جب شہر والی سی یہ کھلا ہفتہ دن سے سب سپر ہمار چھین گیا یہ دن سرتاج کھار بجھیاں ہو لکین سب پیر ہمار</p>	<p>۳۴۲ لالش علی آج سے کیے بیان سجی تو بس اب کلا کو کھو دیا کچھ بھی نہ رہا نہ رہا کچھ بھی نہ رہا نہ رہا</p>
<p>۳۴۱ اسکی کیناں پہ ہر جن دملک شاہی اگلیان اٹھتی ہیں سب کی خواہی</p>	<p>۳۴۲ غل تھار ہوار سے ایشاہ ام کرتے ہیں عرش کرسی یہ کتا تھا کہ ہم کرتے ہیں</p>	<p>۳۴۳ ساتھ دو آنکے بیکس کی دعا لویا باپ رہوار سے گتا رہا سبھا لویا</p>
<p>۳۴۲ کٹ گئے تھے بافت کی لطافت و آلی آواز یہ بافت کی لطافت و</p>	<p>۳۴۳ ہے وہ کیسی ویان ہنگام زل ہے وہ دھوپ کی صلیب کی انہی جاتی تھی زبان پائیں کی ضعف خاندان پر شہر والا پھل</p>	<p>۳۴۴ بہ نسبت سوچے شکل تیرا سر پہ دھوپ کی برابر لوری نہی تو اب بھومے صفرا عصر کا وقت تیرا کھو علی کب</p>
<p>۳۴۳ سب عمل عمل کی میزان میں تھامے عقد سے ہر ظلم و ظلم کو کھلیا</p>	<p>۳۴۴ جو کہ زہر کی تھی تھی وہ لٹی جاتی ہو باگ تک دست مبارک سے چھٹی جاتی ہو</p>	<p>۳۴۵ باپ بچن ہر آواز سنا دیا کس طرح صبر کروں تگو تبا دیا</p>

<p>۴۶</p> <p>کھینچنے سے جو کوئی نہ آتا ہو صاف عباس کی دریا چائی تھی نظر آتا تھا جو تیری پر بار کا لو خاتم تیرے تھے کیلئے کوئی نہ تھا</p> <p>روکے زمانے تھے عباس سے بھلا لوگو تن چھنا جانا ہر تیرے سے بچا لوگو</p>	<p>۴۷</p> <p>بستی بنی نہ تیرا اک صلابا مان کی تسلیم تھی تیرے گناہاں کیا تیرے کا سان انہی کے دار کسی کے گھر کے غش تھے تیرے</p> <p>کیا کمون کا شہ دین کو الم کیا ہو چکا پسلیاں ہو گئیں سب چور یہ غم تیرا</p>	<p>۴۸</p> <p>کھینچنے سے جو کوئی نہ آتا ہو صاف عباس کی دریا چائی تھی نظر آتا تھا جو تیری پر بار کا لو خاتم تیرے تھے کیلئے کوئی نہ تھا</p> <p>کھینچتی تھی جو اجل و شت ملا کی جانب گھر سے دوڑا چلا آتا تھا چاک کی جانب</p>
<p>۴۹</p> <p>اوس سے قوت بازو میرے پاس نہیں سے چو کو بہت کھا چکے ہیں اتنے میں آئی یہ آواز تیرا میں مظلوم بیان ہو تیری عزت</p> <p>اس گھر میں سی ہی آنکھوں میں کسکو چلائے ہو عباس کہاں میں بٹا</p>	<p>۵۰</p> <p>یوں رزم تیرا ہوا وہی ہم یوں گھوڑے گرے رن میں حسین واک و خم سے پیدا ہوا اک حسین گلبدن خیمہ دان ہر قہار ماہ چین</p> <p>رخ روشن کی جگ تیرا فلک طاقی تھی بڑے ملتے تھے تو بجلی سی چمکاتی تھی</p>	<p>۵۱</p> <p>کھینچنے سے جو کوئی نہ آتا ہو صاف عباس کی دریا چائی تھی نظر آتا تھا جو تیری پر بار کا لو خاتم تیرے تھے کیلئے کوئی نہ تھا</p> <p>کھینچتی تھی جو اجل و شت ملا کی جانب گھر سے دوڑا چلا آتا تھا چاک کی جانب</p>
<p>۵۲</p> <p>کھینچنے سے جو کوئی نہ آتا ہو صاف عباس کی دریا چائی تھی نظر آتا تھا جو تیری پر بار کا لو خاتم تیرے تھے کیلئے کوئی نہ تھا</p> <p>کھینچتی تھی جو اجل و شت ملا کی جانب گھر سے دوڑا چلا آتا تھا چاک کی جانب</p>	<p>۵۳</p> <p>کھینچنے سے جو کوئی نہ آتا ہو صاف عباس کی دریا چائی تھی نظر آتا تھا جو تیری پر بار کا لو خاتم تیرے تھے کیلئے کوئی نہ تھا</p> <p>کھینچتی تھی جو اجل و شت ملا کی جانب گھر سے دوڑا چلا آتا تھا چاک کی جانب</p>	<p>۵۴</p> <p>کھینچنے سے جو کوئی نہ آتا ہو صاف عباس کی دریا چائی تھی نظر آتا تھا جو تیری پر بار کا لو خاتم تیرے تھے کیلئے کوئی نہ تھا</p> <p>کھینچتی تھی جو اجل و شت ملا کی جانب گھر سے دوڑا چلا آتا تھا چاک کی جانب</p>

<p>۵۵ مٹکے باد کا سخن چہ نہ بن آیا گدا جو کر گئے سے اٹھوں کو کیا پارو صبر قائم کیا کیوں بھی اب مجھ کو</p>	<p>۵۵ شہزادوں کی تو محبت پور کر تو نظر ابھی تران جاوے دوخت جلا میں بھی تو مانو برادر سے خدا ترانہ</p>	<p>۵۶ چو تن یک چشم چہ چہ چہ چہ چہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ بال خصالن چہ چہ چہ چہ چہ</p>
<p>۵۶ میر سے روح پر دشت میں جلائی ہو شن لودا را کے بھی رو نیکی صد آتی ہو</p>	<p>۵۶ آج قربان شہ جن و شہر ہو جائے بدے بیٹے کے علی سینہ سپر ہو جائے</p>	<p>۵۶ درد میں آہ جو سینے سے نکلی جاتی تھی اور برچی دل مجروح پہ چلی جاتی تھی</p>
<p>۵۶ آپ انصاف فرمائیے بھنگار غیر قربان ہوں اور عمر نہوں بھنگار غم نہیں لاکھ ہو تو ترشہ کی بھنگار</p>	<p>۵۶ اس ضعیفہ نے سنی حقیقت صد اچھے کانپ چھوڑ دیا تھو سے دالان پر پیٹی را کٹی بان یاد رفیقہ جہان پر</p>	<p>۵۶ خون میں ڈنڈے نظر آئے جو نہوں بھنگار لپٹے ہو کو وہ معصوم بچان بھنگار پیلے نو کا کپڑے چھوٹے چھوٹے بھنگار</p>
<p>۵۶ ہر فکر کے سبے خلد برین جاتے ہیں جس جگہ بھائی گئے ہم بھی وہیں جاتے ہیں</p>	<p>۵۶ کیا کوئی کہ معصوم نے والی دیکھا خاک خون میں شہ والا کو ترپتا دیکھا</p>	<p>۵۶ ایسے مظلوم بھی آفاق میں کم ہوتے ہیں رنم بھی سب تری غربت پہ اور وائیں</p>
<p>۵۶ ابھی اپنی بین ابھی تھی باہر کی کربا جو حسن کی صد اذیت سے لگی کربا چھوڑ دیا من فرزند کو اسو نیک شکار</p>	<p>۵۶ سنے تے بابہ چور خون با کھار جاتی رہی تپ تپ سے شہر شہر کا کھار کھٹے کھٹے تھا نام دو سر کا کھار</p>	<p>۵۶ خون ہو تو زکرا کیا نام آرا غریب کھار کس خطا پر تجھے مارا تری قہقہہ کھار جانتا ہو تو تبار سے مرے عمو کا تپا</p>
<p>۵۶ داغ فرزند کے مرنے کا گوارا کرتو اسکو زہر کی کمانی سے نہ پیارا کرتو</p>	<p>۵۶ کٹ گئیں تھیں جو بھوین ظلم کی تلوار سے بہ کے گرتا تھا لہو چاند سے خسار سے</p>	<p>۵۶ شکر ظلم کے زخموں میں ہیں مظلوم سہیں تیسرا دن ہے کہ پانی سے بھی محروم سہیں</p>

<p>۶۴ عش جن جنشت سنی چہ چہ کی حکما چو مک کی دے وہ مظلوم عین دنیا بہوڑا دے ہو کے موجود اور لایا حق بجانب ہو جس نے نہ بھی بچا</p>	<p>۶۵ جب حضرت پرمان زونہ گج حال غم سے ہر نہایت چلی ان کا باہ بکلی آتی پچھی گھر سے بعد از آہ سہی جان نہیں ہوں کی انجان</p>	<p>۶۶ سہی غار یہ تھا کہ فرشتہ ایک کی قیاساں فرشتہ چہ میں ہی مظلوم ہوں اور میں ہی بہوڑا دے چکا جان کو بے</p>
<p>۶۵ بسکہ تیر دن سے عینوں بدن چھنا تھا مجاوز نیت بھی جیسے میں نہ چھنا تھا</p>	<p>۶۷ جیسے خیمے میں نہیں جان چلی جاتی آپ کو در پہ سکنہ کھڑی چلاتی</p>	<p>۶۷ یہ کرے ہاتھوں کے حاضرین گہرا شریئر کے بے ماسد حاضر</p>
<p>۶۵ بکلی ترس رفت میں کیا پکار گھر سے کیوں کھا وہیں اسی نا تھا داغ اپنا نہ کھا وہیں اسی نا تھا جاؤ مان پاس میں دل بھلا دیا اب کو قدم میں لکھنا اچھے کھا</p>	<p>۶۸ اس سے فرمانے لگے کہ وہاں جا ری جان منو سیراہ بن کسکا گیار یاد خالق میں نہیں یاد سکنہ زہار سب حافظہ خدا سب خدا ہی</p>	<p>۶۸ شہ پر ناگہ غلام کی چلی تیار ہاتھ اٹھا کر کہا چپے کر یا تیار دی نہ صحت آتے شمشیر خیم ہاتھ دیوں ہو مظلوم بچا</p>
<p>۶۶ عزم اس غلہ دہر سے جانے کا انتظار اب ملک الموت کے آنے کا</p>	<p>۶۹ حلق اب خیر بیدار سے کٹاے دو تم بھی کھر جائے سوے خلد میں ہاے دو</p>	<p>۶۹ مجھے شیر کر دینا سے یہ محبوب کیا خون کے دریا میں جگر بے حسن ڈوب گیا</p>
<p>۶۶ پھر پوچھا آواز شہ نیک صفت شہ مظلوم سے لپکا وہ فرخ الدربا کستا تھا آپ کو چہ جہان بیات جب حضرت بلین دنیا میں کیا</p>	<p>۶۹ بھی لگتے تھے یہ درد و غم ناگمان جلد نکال بھیو وہ فرخ تغین نزدیک پہننے لگیں دو رستہ شہ کو ہاتھوں پکائے گا وہاں</p>	<p>۶۹ بکلی شہ نے تھ چھال شہ نیک چھوڑی تیر سے ناگاہ وہ بھی لڑو عرش پہننے لگا تھڑے لگی قبر شہ نیک سے اموال کے وہ بچا</p>
<p>۶۷ پایس میں جام شہادت کا سینگہ مہی آپ مرتے ہیں تو آقا نہ جینگے ہم مہی</p>	<p>۷۰ مخ جس وقت چمکتی تھی تو ہٹ جاتا تھا دور کر وہ شہ والا سے پٹ جاتا تھا</p>	<p>۷۰ دربہ خیمہ کے جو مان رور و حلا گلی گر یہ حضرت شہر کی صدا آنے لگی</p>

<p>۵۷۷</p> <p>لاش بچے کی لیکو دین چاہیے تم بھی مانگ اپنا سین سے لئے اور غیث برجان تھے تو لاش کشن فردس کی راہ بارڈالا مجھے اس مانگ نے انا</p>	<p>۵۷۸</p> <p>دل خود کا اور فاطمہ کی جان بھی ہو میں جس بھی ہو اور شیعوں کی ایمان بھی ہو حاجی خانہ کعبہ پر مسلمان بھی ہو یہ عباد بھی ہو سید بھی ہو حمان بھی ہو</p>	<p>۵۷۹</p> <p>منع کرتے تھے اشار سے تھے شمشیر ابھی قلیا ہوں تین خیمے سے نکلیا ہوں کے گدگد سے اتھن شاہ زین غل ہوا قتل ہوئے سرور دار و دین</p>
<p>۵۸۰</p> <p>کھنٹے کھنٹے چرخش ہو حضرت اکبر نہ تو بیخا در ہوا تھہرین کھنٹے تلو منع ہونے لگے مجھ سے بن لار ابار در پہ خیمے کے پہ چلا گئی زینب زار</p>	<p>۵۸۱</p> <p>کبھی تھی تھی کیا جبر صغدر کبھی تھی تھی کا کلا ہو تیغ جلا مے بھالی کا کو اب امداد یابنی اپنے نواسے کی کو اب امداد ہفت بین ہوتا ہوا بیاں گھری ان یاد</p>	<p>۵۸۲</p> <p>روح حضرت کی گئی خلد معبر کی طرف آنکھیں پھرائی ہوئی رہ گئیں اہر کی طرف تب حکم کو سنو کہ کعبہ پر نیاب عرف کر سب کو تمہارے یہاں شمیم نیاب</p>
<p>۵۸۳</p> <p>اوتھم کار یہ کیا ظلم و ستم کرتا ہو کس کا سر ہو جسے خبر سے قلم کرتا ہو جان حیدر کی ہو ہر اکا ہو بخت بگد خون اس پیاسے کا ہو خون نبی حیدر ماتھن باندھتی ہوں بھائی کہنے سے اتو اسکے بستے تو مجھ سے جگ اور بانی</p>	<p>۵۸۴</p> <p>آئیے خاتمہ بالیخ رہا جاتا ہو اب چراغ آپ کی تربت کا کھل جاتا ہو کبھی تھی تھی میرا کو اور در خطا تو تر شاہ کو مر اچھائی ہو میرا اپنے دامن میں چھپا کر سبکین در خلف سے جاتا ہو حمان تر اچھو کھیا</p>	<p>۵۸۵</p> <p>مے مولا حجاب قرب حضور ہی ہو جا دور مجھے دُور پر نور کی دوری ہو جا کس سے فریاد کرے کس کو بلا کہ نیست آپ فرمائیے بھائی تو خود آگے نیست</p>
<p>چور زخموں سے ہو دور کا بیاسا ہو ای لین تیرے میمر کا نوا سا ہو</p>	<p>کس سے فریاد کرے کس کو بلا کہ نیست آپ فرمائیے بھائی تو خود آگے نیست</p>	<p>مے مولا حجاب قرب حضور ہی ہو جا دور مجھے دُور پر نور کی دوری ہو جا</p>

<p>۱۷۱ شیر کو صغر نے جو غم نامہ بجران لکھا صد مدد در ذراں نہ دیشان لکھا علی اگر کی ملاقات کا ارمان لکھا شوق دیدار علی صغر نادان لکھا</p>	<p>۱۷۲ چند شلم و تناسے قدیم سی شاہ میں کر کے میر بیار بعد نال و آہ ہو نیکیے پانچ سو تیسے بکھڑے پوراء نہ مولیٰ جبرین پر اب جو بہت جان</p>	<p>۱۷۳ کوئی نہ تھا کوئی نہ تھا درد سب دور ہوئی جسے صحت کی کا اسم غم کا زبان میں ہرگز نام خدا صدہ چون کا کھپا کھپا ہے باری باری</p>
<p>۱۷۴ باب ماں بھائی جو خط لکھنے میں اسے حرف اسگون کی تراوش سے مٹ جاتے تھے</p>	<p>۱۷۵ روح بچن سے دم سینے میں گھرا تا ہر ابو انسو تھی سکنے میں بخش آجاتا ہر</p>	<p>۱۷۶ لو کہ باری ہینن اچھا کار نگار تو ہوں خیر بیتی نہ سہی آپ کی بیمار تو ہوں</p>
<p>۱۷۷ خط میں لقا کیا سہی کوئی عالم فدیکون و مکان نشیت دنیا پر آفتاب فلک بہت جاہ و چشم روشن لوح و قلم نہایت غم</p>	<p>۱۷۸ چون کے دیتی اور مجھے سوز دل غم دل ہو گیا خشک لہو اب ہینن طاقت نہ تھی بچ گیا چون کہ مری رگ رگ میں خار نہایت کی شکل نہیں کے سبیل</p>	<p>۱۷۹ لاڈلی بیٹی پہ اپنی تھے وارو بابا مگر اب ہجر میں ترپا کے نہ مارو بابا</p>
<p>۱۸۰ ہو تو رون صبح و شام فطرت میں ایک نام کو لکھا ہے اور دن کا نشان جلد برآ خدا دل میں جو کچھ ہر ان علی اگر جین برسوں علی صغر نہ جانا</p>	<p>۱۸۱ ہو نہ نہ کہ لیے برتر آپ کی زار درد میں کہ میں غریبوں پر شفقت نہ تھی جسکو چاہا اسکا دل میں ہی غم نہ تھی یار بار مودہ صدا کو کوئی اور جیات</p>	<p>۱۸۲ ابا صاحب بن خویہ کے قابل حال خواب میں بھی تھے خفتی کا تیرا خیال مثل تصویر بی بی ہوں تیرے پہ چھال گر و خون جگر تو غارت و دلال</p>
<p>۱۸۳ جو جین سیاتہ فرزند بعدن جین ایک سایہ میں ٹال پیکر پروان چڑھن</p>	<p>۱۸۴ غم سے مجھ کو بھی چھڑا دو کسی عنوان بابا جان بلیقہ ان مری شکل کرد آسان بابا</p>	<p>۱۸۵ پہر و نئی ہوں کاس گھر میں کوئی نہ گھر میں اک نافی ضعیفہ کے سوا کوئی نہ</p>

<p>۱۰۰ بیکڑتہ تھا بھرتیا تھا جسے بپا بلانے میں رہتے تھے پوچھا تھا جب ایک ایک میں تغیر نہائی کوئی اب نہیں</p>	<p>۱۰۱ اسکے اندر کچھ ایسے اشک بیزان پر فلم بنیں انسانی ہر گرفت میں ان جلد بند تھے کھینچے گا اس</p>	<p>۱۰۲ سب کچھ ایسا علی گڑھ نہ جو تھے شمع نور داغ نہ جو تھے چھٹی چھٹی نہ جو تھے شمع نور داغ</p>
<p>۱۰۳ خالی حجر وں سے عیان ہو کہلاتی در و دیوار سے روستے کی صد آتی سب کو تو دھماکا کر رہی تھی کہ وہی لبلی تہذیب میں</p>	<p>۱۰۴ نامہ آؤ گاتہ تو نرسف پایوگی دیر قاصد کو الہ ہوگی تو مر جاوگی کسی کی غری کو وہ کسی کسی کی شکل بنی رہی ہے</p>	<p>۱۰۵ ایسی دوسو لیون بھوین اری بھائی پھر گئے تم بھی یہ تقدیر ہماری بھائی یون بھی ہو تا میں کوئی غافل ہو کر کیا آنے کا خط سے بھی پوچھی</p>
<p>۱۰۶ رہی تا حشر یہ وقت یہ جوائی صغرا یستی جنگل میں غریبوں کی سیائی صغرا دل کھاتی ہوں چنگیز کو دل کوئی ہاتھوں لگا تا ہی شہر</p>	<p>۱۰۷ یاور کھی نہ مری گریہ و زاری بھائی اچھا وعدہ تھا کہ لی جان ہماری بھائی اب بھی آجا تو جی جا کیسے بخیر خند نہل ہوں تھے کچھ آئی نہیں</p>	<p>۱۰۸ خیر اب شہر مدینہ میں جو آنا بھائی خاک کے ڈھیر کو چھاتی سے لگانا بھائی خیر اب شہر مدینہ میں جو آنا بھائی خاک کے ڈھیر کو چھاتی سے لگانا بھائی</p>
<p>۱۰۹ دفن ہاتھوں نے حضرت میں ناشدہ حیف اسکا ہر کہ مٹی مری برباد ہوئی کون مہتر مری جاو گیا مری جاو گیا کون مہتر مری جاو گیا مری جاو گیا</p>	<p>۱۱۰ جان اُس سرور قامت پہ فدا کرتی ہوں میں تو قمری کی طرح عشق کا دم بھرتی ہوں جان اُس سرور قامت پہ فدا کرتی ہوں میں تو قمری کی طرح عشق کا دم بھرتی ہوں</p>	<p>۱۱۱ چاند سی شکل دکھائی نہ دوبار محکو بے اہل حسرت دیدار نے مار محکو چاند سی شکل دکھائی نہ دوبار محکو بے اہل حسرت دیدار نے مار محکو</p>

<p>۱۹۱ خطر قمر چکی جسم وہ پیر کی ششانی چھری آنکھوں میں تصویر ابرام خان فدا کر دے لقاؤ سے کرنا ہوا کھانا نہ مارا کہ یہ مرضی بیمار فراق</p>	<p>۱۹۲ شکے پہل کیا میں موزوں کا کھجور پس اگر کرنا کو کون آکر کسکا ہے دل پاک چوٹ لگی ہوئی زاری ہو کہا صغرائے میں ہوں سب جانی کی</p>	<p>۱۹۳ کہا صغرائے کہ ان تر ہو گیا کمال اجو بجا نہیں جا گیا یہ اویں کمال فکر گو ہر شے دیکھا اسد اللہ کمال جہاں سب کیو رانی بھی پور حال</p>
<p>۱۹۴ وہ حضرت زہرا کی نظر سے گزرے نیک ساعت میں میحاک کی نظر سے گزرے</p>	<p>۱۹۵ جہد مظلوم ابرام ازلی ہو میرا باب مظلوم حسین ابن علی ہو میرا</p>	<p>۱۹۶ رو کے گرو چھین کہ صغرائی کیا کرتی ہو کیو ڈیور بھی پہ پھڑی آہ دیکھا کرتی ہو</p>
<p>۱۹۷ کھو کے یہ خط کو پہ پھڑی آہ کبھی دلائل سے پھر آتی تھی پھر دین کی دعا حق کر اور خالق افلاک دین نہ نہ کیوں ملے اب تو مجھے ہو دین</p>	<p>۱۹۸ اندولنے کی عورتیں جانی ہو ایک یار ہوں میں اور یہ بڑا ہوا ہو دار و دیوار سے تنہائی میں گزرتی ہو نہ نصین میری خبر نہ مجھے جانی ہو</p>	<p>۱۹۹ نہی یہ جلدی کہ نہ نزل چکی نہ تھا صغرائے کہ میں گئی آئینہ کو کینا پوچھتا جانا تھا ہر جا خبر شاہ ابرام</p>
<p>۲۰۰ راہ میں کچھ خط صغرائے نہ آفت پہونچے کہ بلاتک سراسر اکتوب سلامت پہونچے</p>	<p>۲۰۱ اگر سو کے کو نہ سفر کا ہوا راد ا بھائی میرے عیضہ رائے لیے جا بھائی</p>	<p>۲۰۲ اگر بلا میں جو وہ پہونچے عجب فتنہ دہی شام روز قیامت پہ قیامت دہی</p>
<p>۲۰۳ یہ وہ کہتی تھی کہ گذار اور اٹک دے پس کے تیار پیکاری اسے صغرائے اوس سافزار عجز رسول غفار کچھ کچھ حال کہنگی میں غریب یار</p>	<p>۲۰۴ نکلتے یہ کو دیا خاک پہ وہ نادیدہ کچھ کچھ تسلیم کی دیوڑھی کی فتنہ کچھ صغرائے کو پیچھے کو پکارا کبار میری شہزادی یہ خادمی میں غریب یار</p>	<p>۲۰۵ نظر رہا جو اس حوال سے نہ آکا بے نظر رہا نہانے سے غریب یہ وہ نیک</p>
<p>۲۰۶ ہو جو تکلیف رہ حق میں تو آرام ہو یہ کچھ غریبوں کے بھی کام اگر عجب کام ہو یہ</p>	<p>۲۰۷ کہ بلاتک صفت یار صبا جاؤنگا جلد اس فخر سلیمان کی خبر لاؤنگا</p>	<p>۲۰۸ خسرو خلق کو حرا کیا جھک کر اسے رکھد یا سر نہ بکس کے قدم پر اسے</p>

<p>۲۲۸ جس کے شانِ گلگون میں چاند کی طرح بہرِ جراتی تو سوچیں یہ فیض میں کون ہو جو اس راب سے کرنا ہو سلام خون کی آنسو سے کرنا ہو سلام</p>	<p>۲۲۹ پہلے چلی بی بی کی مرضی چلی کبھی چلی کبھی کاغذ پہلے دیا خلو کر کے جو دیکھو گئے پیسے بہت جاری یہ ہوا کیا پیرا</p>	<p>۲۳۰ اب ہمارا کوئی نہیں جو کوئی نہیں وہ صاحبہ بدکار نہ شکر نہ علم چل گئی قاسم شاہ پیر شکر بھائی عباس باز ہو چوچن</p>
<p>۲۳۱ شہرِ تربتِ بخت لیسے کو آیا ہوں میں یاسین ابن علی قاصد صغرا ہوں میں</p>	<p>۲۳۲ کہا قاصد سے کہ ہم چھوٹے پیاروں خط یہ جب تکا ہر وہ پرزے ہو تلواروں</p>	<p>۲۳۳ لطف کیا گو کہ بظاہر کوئی دم جیتے ہیں مر گئے ایسے جوان اور ابھی ہم جیتے ہیں</p>
<p>۲۳۴ نام صغرا کا سبب نبی نے نصیر استدرا کہ اشکوں کا سبب نبی نے</p>	<p>۲۳۵ کے لیے لیکے اس صلیب کو جس جگہ دل پہ خطا دریا کیا رسوا رکھ دیا چھائی پہ خطا دریا کیا رسوا نہ بھیجا ہر جن نے تھکین صغرا</p>	<p>۲۳۶ دیکھا لاشوں کو قاصد کا ہوا حال کبھی رو دیا کبھی کبھی تھوٹا پیاہ غیب الغرض اس یو بولادہ چھوٹا کاجیب بھائی رخصت ہو کر اب میری شادی</p>
<p>۲۳۷ غم کے مضمون پھری قلب پہ چلی جاتی تھی آہ ہر نقطہ پہ پہننے کے کج جاتی تھی</p>	<p>۲۳۸ دورِ حرموں کا لکھو پیاس کی اینٹ لکھو اٹھو ازل جو اب خط صغرا لکھو</p>	<p>۲۳۹ لاکھ تلواریں ہیں عریان کراں کے دیکھ خجروہ علم ہیں مری گردن کے</p>
<p>۲۳۹ کہتے جاتے یہ دورِ خشک خصال سچ اس بھی سوا ہو گیا لکھا ہوا حال بہی ہو کر کوئی نہ یہ اندوہ لال حیف یہ پوری اور یہ میکاں</p>	<p>۲۴۰ دینک رو دیا کہ کئے اہم اہل بار لے پھر تبت صغرا پہ اباد لزار رو کے فرما کر چھوٹا تھا جو میرا دار نہ بھی سی اسی کی اور یہی ناچار</p>	<p>۲۴۱ جاکے کدو سب گھس موارہ آگاہ نہج فرزند نبی ہو گیا بھیس گناہ اچھے غلطوں پر دل نہ اب دیا</p>
<p>۲۴۲ میر القدر سے کچھ بس نہیں ناچار ہوں کیا خبر اسکو کہ آفت میں گرفتار ہوں</p>	<p>۲۴۳ ساتھ منظور تھا بچپن میں ہمارا اسکو تیریداد سے جلا دے مارا اسکو</p>	<p>۲۴۴ جیتے جی ہو گا نہ اس تشنہ جگر سے اب قیامت میں میرکان پدر سے</p>

<p>۳۵۴ پرو صیت آریہ از دفتر بچار و علیل رہو صابر خوشی ہو گا خداوند جلیل پس یاد و روزگار دیا ہے ہوا ہون میں قلیل بچے نام کی دروازے پر مگر کھوپیلی</p>	<p>۳۵۵ مونس ابدان شہر دین جاگو پر گزیند دل کا یہ حال اور تشہد چوبیس پند ختم نظم پر کس طرح منسوب کو پند ایک دریا تھا کوڑے میں کیا پند</p>	<p>۳۵۶ مناجعت نہ تو ہر حال کی ضرورت ہر آدمی صبر و تحمل کی ضرورت کونسی صفت صبر و تحمل کی ضرورت یہ خبر کیا پھٹی کہ ایسے خبر ہو جائے</p>
<p>۳۵۷ کیسوی لے وہ جسے شہنہ لہی ہو گو پاتی یہ نذر حسین ابن علی ہو گو</p>	<p>۳۵۸ تجہ ہر دم کرم سرور عالی ہو کوئی مصرع بہین جو دروسے خالی ہو</p>	<p>۳۵۹ ماہ تابان قرین داغ جگر ہو جائے شہر کے شمع خواروں کو کیا پند</p>
<p>۳۶۰ ننگے شاہ سحر نصرت ہوا دھما دھما گلہ گئے یان صف اعدائے امام ابرار نغمہ کھا کر جو گرسے شہنشاہ کبار زین فتح جابانے لگے دن میں کفار</p>	<p>۳۶۱ سلام سکینہ دین غم شہر میں بس ہو جائے زینت دین غم شہر میں دل میں ہو جائے خوشی دین غم شہر میں دل میں ہو جائے خوشی دین غم شہر میں دل میں ہو جائے</p>	<p>۳۶۲ چشم تنہا دین غم شہر میں ہو جائے چشم تنہا دین غم شہر میں ہو جائے چشم تنہا دین غم شہر میں ہو جائے چشم تنہا دین غم شہر میں ہو جائے</p>

<p>۷۱ بیکس دیوین و عاجز و مضطرب بیکس دیوین و عاجز و مضطرب بیکس دیوین و عاجز و مضطرب بیکس دیوین و عاجز و مضطرب</p>	<p>۷۲ راست کو عالم غربت میں بھلا جان کر راست کو عالم غربت میں بھلا جان کر راست کو عالم غربت میں بھلا جان کر راست کو عالم غربت میں بھلا جان کر</p>	<p>۷۳ میں سے کتنا تھا بڑا بھائی چہرہ پر میں سے کتنا تھا بڑا بھائی چہرہ پر میں سے کتنا تھا بڑا بھائی چہرہ پر میں سے کتنا تھا بڑا بھائی چہرہ پر</p>
<p>۷۴ دور نے تھے کبھی گھر کے کبھی گئے تھے دور نے تھے کبھی گھر کے کبھی گئے تھے دور نے تھے کبھی گھر کے کبھی گئے تھے دور نے تھے کبھی گھر کے کبھی گئے تھے</p>	<p>۷۵ قید سے چھلکے نہ راحت کی بھی موت دی گئی قید سے چھلکے نہ راحت کی بھی موت دی گئی قید سے چھلکے نہ راحت کی بھی موت دی گئی قید سے چھلکے نہ راحت کی بھی موت دی گئی</p>	<p>۷۶ جو مقدر میں ہو وہ جو رجحان کھینکے جو مقدر میں ہو وہ جو رجحان کھینکے جو مقدر میں ہو وہ جو رجحان کھینکے جو مقدر میں ہو وہ جو رجحان کھینکے</p>
<p>۷۷ راہ چلنے سے جو واقف نہ رہے راہ چلنے سے جو واقف نہ رہے راہ چلنے سے جو واقف نہ رہے راہ چلنے سے جو واقف نہ رہے</p>	<p>۷۸ وہ شب تارہ صبح کی ڈرائی آواز وہ شب تارہ صبح کی ڈرائی آواز وہ شب تارہ صبح کی ڈرائی آواز وہ شب تارہ صبح کی ڈرائی آواز</p>	<p>۷۹ صبح کے پہلے ہی چن چن چن چن صبح کے پہلے ہی چن چن چن چن صبح کے پہلے ہی چن چن چن چن صبح کے پہلے ہی چن چن چن چن</p>
<p>۸۰ دل اُٹھتے تھے بدن سے تھرتارتے تھے دل اُٹھتے تھے بدن سے تھرتارتے تھے دل اُٹھتے تھے بدن سے تھرتارتے تھے دل اُٹھتے تھے بدن سے تھرتارتے تھے</p>	<p>۸۱ اشک زخاروں پر کھون ڈھلے جاتے تھے اشک زخاروں پر کھون ڈھلے جاتے تھے اشک زخاروں پر کھون ڈھلے جاتے تھے اشک زخاروں پر کھون ڈھلے جاتے تھے</p>	<p>۸۲ اور راحت نہ گیس گیسوؤں کوں کوئی اور راحت نہ گیس گیسوؤں کوں کوئی اور راحت نہ گیس گیسوؤں کوں کوئی اور راحت نہ گیس گیسوؤں کوں کوئی</p>
<p>۸۳ کبھی در کبھی کبھی کبھی کبھی در کبھی کبھی کبھی کبھی در کبھی کبھی کبھی کبھی در کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۸۴ کتنا تھا رو بہ بھائی چہرہ پر کتنا تھا رو بہ بھائی چہرہ پر کتنا تھا رو بہ بھائی چہرہ پر کتنا تھا رو بہ بھائی چہرہ پر</p>	<p>۸۵ ایک جا بسوڑا گئے دو ماؤں پر ایک جا بسوڑا گئے دو ماؤں پر ایک جا بسوڑا گئے دو ماؤں پر ایک جا بسوڑا گئے دو ماؤں پر</p>
<p>۸۶ تپے جھو کوں ہوا کے جو کھر کھنے لگتے تپے جھو کوں ہوا کے جو کھر کھنے لگتے تپے جھو کوں ہوا کے جو کھر کھنے لگتے تپے جھو کوں ہوا کے جو کھر کھنے لگتے</p>	<p>۸۷ باب کے ساتھ تو راحت سے ادھر آگئے باب کے ساتھ تو راحت سے ادھر آگئے باب کے ساتھ تو راحت سے ادھر آگئے باب کے ساتھ تو راحت سے ادھر آگئے</p>	<p>۸۸ یہ تو میں کبھی کہ آوارہ وٹن ہوؤں یہ تو میں کبھی کہ آوارہ وٹن ہوؤں یہ تو میں کبھی کہ آوارہ وٹن ہوؤں یہ تو میں کبھی کہ آوارہ وٹن ہوؤں</p>

<p>۱۰۰</p> <p>کے کیون جا بویا خون کھانے شدید جاون میں ظالم نہیں غلبے دور کھڑا خالی ہوا رسی نہ تر سر پر جل کے تکیے کے عوض سر زانی پیر</p>	<p>۱۰۱</p> <p>تو نے رو کر جو احوال بار بار چکا مان کی شفقت میں یاد دہانی آسم غما صاحب درد ہر دیو سے تلخ الدنیا سگر کے قہقروں پہ بول کی لڑی ہو</p>	<p>۱۰۲</p> <p>کے دربار سے جیجی جین طلوعہ رحمن سے پرتو بوسا ساگر قریش کی سنگی جبر سے بنان بنکیا سما کر کون ہار سے لینے تکلیف نہ</p>
<p>۱۰۳</p> <p>پاسے اس عمر میں بچوں نہ مادر چھوٹے یہ تو تیرا لاکر تم باپ سے کیون کر چھوٹے دو کے وہ بویا کر کیا حال میں واد ہم میں غریب زرد دیوں دشت جگر بلان تو بڑا کھانا کو نہ سینا ہو قیل پاپ پوتا نوید دھک کا ہے کو تو پیر</p>	<p>۱۰۴</p> <p>بھونچا بچوں ضعیفہ نے کیا کاروان بولی وہ گھر میں جلو میرا نہیں زبان کہا چھٹے نے کہ تو نہیں لی زبان تب بڑا لکھے یہ بولار چو جانی خال</p>	<p>۱۰۵</p> <p>جب سے بابا سے چھٹے رنج و الم سینہ میں اب تو عادت ہو کر ہم خاک پر سورتے ہیں کھت اور خاک ہو کیا میں یہاں بیاور سال بھر قید میں آقا زادہ رہی پر یوریا بھی نہ نہیں ہوا کیا لیا</p>
<p>۱۰۶</p> <p>دو دو دن تک میں غریب رنج آلتی ہو تو موت آتی ہو نہ امن کی جا ملتی ہو جو طبیعت ہو نہ ناک کر کے بیان دھونڈتے ہیں کھنڈے کو تو جان جب گلو چھپ پائی ایسا نہیں کوئی تیرے چھوٹ کے چھپ گئے ہیں</p>	<p>۱۰۷</p> <p>آسنے والی ہو بلا جو نہ وہ ملجا وگی روک رکھیا کوئی کیا جو اصل آویگی تے علی دوزخ کو سناٹا نے ضعیفہ دیں گے کھجک لگا لگا ختم ہر طرف دیکھتے تھے وہ باوجود فیر احسان کو نہ بھوسے لنگے ہو</p>	<p>۱۰۸</p> <p>پاؤں زخم میں طوقوں میں گلے رہتے تھے ہاتھ تکیے کے عوض سر کے تلے رہتے تھے پلی لاد تو پوچھیں دوزخ کے کنارے حق کی درگاہ میں غور میں غور و دراز ہم کو درپیش ہو جانے سفر دور و دراز کیا خدا جانے دکھا دکھا کشت بد ہزار</p>
<p>چو کیاں تھی بین ہر مت جفا کار دلی کون غریب میں خبر لے وطن کار دلی</p>	<p>صادق الوعدہ ہیں اک ان سر کام دینے ہم اسی طرح تجھے خلد میں لیا دینے</p>	<p>وقت فرمت ہو فیض تو ادا ہو دیکھا کے معلوم ہو کل صبح کو کیا ہو دیکھا</p>

<p>۱۹ حاجت حق سے نیچو چور و خست ماخضر سنے دونوں کے ضعیفہ آئی دن نورا حق سے کٹا شام مصیبت آئی سو گیا بھائی سے مجھ کے پیچ لپک چلا گیا</p>	<p>۲۰ واجب اعظم عزت سلطان ایسے بچپن کو پیکر کوئی آغوش کمر بنی بی بی پدی نچو طلب تو کج بول کے بیویوں سے بھلا گیا</p>	<p>۲۱ کھلے غصے میں تیرے گزردہ غدار ایک نیا جواب دل میں دین کر آیا وان قصداں جو مجھ کے دین کے سیدار دھوئے بھائی نے طے ہے یہاں دلا</p>
<p>۲۲ نصف شب بھی جو وہ ملعون بد انجام آیا نیندیان آئی وہاں موت کا پیغام آیا</p>	<p>۲۳ بیوہ بن جو میں تھیں سہ کو جاتے ہیں لوگ کچھ دس کے اسیرن کو چھڑاتے ہیں</p>	<p>۲۴ خواب میں سید لولا کو دکھیا میں نے ابھی بابا کے سچ پاک کو دکھیا میں نے</p>
<p>۲۵ کئی باری جو مصیبت کے کپار چھو خوف کے مارے ضعیفہ کا احوال بند جو کر کیا دروازے کی کھولی نہ پھر تکے دالان میں ظالم نے نہ لپکائی</p>	<p>۲۶ قطع کرنا جو کئی کھجلی نخل مد رجم کر کج بوی بھی اللہ نے دی ہر دار زن بیوہ کے پس میں وہ غیب و نثار ایسے بھولے میں کہ کھر کا خجین تھیں</p>	<p>۲۷ خونین جو غدار کے تھے پاس روئے جب دور ہو کر کیا چن چھک کر مڑے ابائی نہ مانے لگے غیب پین عجب طرح کی آفت میں ہو کر</p>
<p>۲۸ کستا تھا دل کو یہ خواہش ہو کر زرا بھر سخت غم ہو کر نہ مسلم کے پسر ہاتھ لے</p>	<p>۲۹ کیا ملے گا جو وہ کوئے میں نظر بند ہے کام وہ کر کہ خدا تجھے رضا مند ہے</p>	<p>۳۰ در بدر پھرتے ہیں یہ نازوں کے پائے سلم دونوں فرزندوں کو پاس سے ہلائے سلم</p>
<p>۳۱ کر گیا راہ میں گھوڑا بھی غم میں بھٹکا نہ لاگو ہو ہر مقصود سال خدو رخت کہا مارنے کو لاش سے ڈرای رخت پہنچ سکھو جو ملاقب ہے بد تو وہ رخت</p>	<p>۳۲ ان بھجوا کہ وہ بولا کہ یہ بچا بچ کا پن سپاہی بھی پیشہ ہو ہمارا ہی کام رجم کیا بچ کے لئے پین کیا ہو سلام خاک بیکہ کہہ دو حادین جو ہیں کاہن کا نام</p>	<p>۳۳ جو کر کہ ہاتھ کی عین پیر اسم کل بیوہ دونوں کے ماریں بیکے پیر اسم بھائی غنی سے عراب ہیں بنیں بچے اسم مگر کہہ دی شہادت ہیں خالق کی</p>
<p>۳۴ حق تعالیٰ بھی بیویوں پہ کرم کرتا ہو کوئی بن باپ کے بچوں پہ ہم کرتا ہو</p>	<p>۳۵ زر کا خواہاں ہوں اگر انکو میں پاؤں ابھی دربار میں سر کاٹے بچاؤں میں</p>	<p>۳۶ مان کا ویدار میسر نہ دو بار اہو کا کوچ اب صبح کو دینا سے ہمارا ہو کا</p>

<p>۳۸ روکھا اسم بیچ بھائی کے پہن ڈال دئی تو اس کی بکھیا تھا کہ کہے بیچو کلے کے بعد روکھا تو میرزا بیگم نے جواب دیا تو کچھ</p>	<p>۳۹ وہ کہے سو گئے سو گئے بھائی کے بائی کے ہاتھ پہ خاتم نے طارک لپکا سوئی ہو گئے بیچو کلے کے بعد پہن چوڑے تھے ہاتھ وہ بیچو کلے</p>	<p>۴۰ جاکے دریا پہ چو کھا کھا تیغ سو گئے بیچو کلے کے بعد دونوں بیچوں کی سپر ہوئی بیچو کلے سکو بیچو کلے کے شکار نے ماری</p>
<p>۴۱ پوچھا مادر سے بیان آہ و کاسکی ہو گھر کے حجرے میں یہ روکی صداسکی ہو</p>	<p>۴۲ تھا جو دست پہ لوطا لم بر خو بانہ سے کس کے اک تہی میں ان نون بازو بانہ سے</p>	<p>۴۳ خاک پر گر کے پکاری کرین داری بچو حق کو سوینا بھین خست ہو ہماری بچو</p>
<p>۴۴ بولی بھائی کے ضعیف تھے ان بولوں سوچی رہے کوئی بھلے میں بھوکا بھینگی ملواریے پائین خاتم تھا جاکے داکان دروازہ جلدی کھولا</p>	<p>۴۵ بیچو کلے بھائی کے ہاتھ کھج کو کچھ چاہیہ دونوں کو دے نیچ کر ہاتھ میں اک ہاتھ میں کچھ کسی نہ کچھ تھے وہ بیچو کلے</p>	<p>۴۶ نہی جبکہ شب کردہ میں بیچو کلے لو کے معصومین وایا کہ انا باند بھائی سے بھائی سے کہنے لگا نا انا باند اسکی ملواریے ملنے کی نہیں</p>
<p>۴۷ ور کے کھلتے ہی شب طرح کا عالم رکھا ایک ٹھٹھان مہ و خور شیر کو باہم رکھا</p>	<p>۴۸ آٹھ اٹھاتے تھے جدھر موت نظر آتی تھی بچے سرکھوے ضعیف بھی چلی جاتی تھی</p>	<p>۴۹ اب یقین ہو کہ قضا سر پہ آنے والی مرگئی ہاسے غریبوں کی بچانے والی</p>
<p>۴۹ تھا شکار کیا کہے بیچو کلے ور کے وہ بولے کہ ہم بیچو کلے تھیں بھائی کے ہاتھ میں تھیں بھائی کے ہاتھ میں</p>	<p>۵۰ نہی تھی پاؤں چوڑے وہ گرگ بھائی انکے پس اس کاٹ لے اور باجبار چوڑے در کے کو جانے ان بیچو کلے کے بن باپ بیچو کلے میں بیچو کلے</p>	<p>۵۱ خاک پر گرنے کا گاہ بیچو کلے ایک ہی ضرب میں بیچو کلے خون میں دریا پہ بیچو کلے خون میں دریا پہ بیچو کلے</p>
<p>۵۲ دونوں بچوں پہ بھکائی تیغ جفا جو کپڑے ایک ہاتھ اور اک بھائی کے گیسو کپڑے</p>	<p>۵۳ منین کرتی تھی پر رحم نہ کھاتا تھا وہ دونوں معصوموں کو کھینچے یہ جاتا تھا</p>	<p>۵۴ پھینک کر نہر میں لاشوں کو تمکا جلا دونوں سر چاند سے لیکر سوور بار جلا</p>

<p>۳۰۰ چو چار بار سنگ تیا جو درہ گویا سانے حاکم کو نیلے دیکھے چون کلکے دونوں اور جو نیل انتر کر سون چکے دیکھے جب جھک</p>	<p>۳۰۱ برہکے تلو اور جو وقت لگاتے غل تھا رو کا پچھ چکا نہ آتا تھا دونوں معصوموں چلے کہا یا جید سوئی کہتا تھا کہ زیادہ ہی بی بیٹ</p>	<p>۳۰۲ سرخ آؤ دنیا کا جہت کی جا ربا بس دین جو جہان لایا سے سوز غم کی منور جی آہ سے جلا اور دھوان لگیا</p>
<p>۳۰۳ مباری صحبت جو آنکھوں بہاے آتسو چشم حاکم سے بھی اُدم کل آئے آتسو</p>	<p>۳۰۴ شرع پیتے تھے فاطمہ چلائی تھی ہاے بچوں کی برابر سے صدائی تھی</p>	<p>۳۰۵ جی بڑھ گئے دانے معراج بین کروح القدس جی جہان لگیا</p>
<p>۳۰۶ کرزا نو پہ تھا اپنے اچھے آداب تو نے چون کو کمان قتل کیا اور بڑا مرض کی تانے کرا را انجین بیک بیک بوللا وہ کہتے تھے کیا اس گھڑی پینے</p>	<p>۳۰۷ عاجی جو بچوں کی حقیقت ساری سرور بار ہوا شور فغان وزاری مونس بے شک کی جا آتوں خون چا پری جو ہر اک صاحب اولاد پر تہ تھاری</p>	<p>۳۰۸ رکے جا جا انبیاء کے قسم کوئی یان رہا کوئی وان لگیا</p>
<p>۳۰۹ کہا عالم نے کہ دہشت ہوے جانے تھے تھے سے ہاتھوں کو جوڑ ہو تھرتے تھے</p>	<p>۳۱۰ مشرک مائیم شاہ دو جہان تازہ ہو لو کہ کہہ ہو یہ مضمون پہ بیان تازہ ہو</p>	<p>۳۱۱ رہجہ زفت منزل مصطفیٰ سارے سے کہ آسمان لگیا</p>
<p>۳۱۱ بہر جادو کے دونوں پینے تھے بجائی بجائی میں ایک کبھی کبھی نینک پیا بجائی بجائی میں چو اس رتن سے تار بجھکے کہتا تھا چو ابجائی کہ پہلے تھپتھپا</p>	<p>۳۱۲ سلام سلامی غم آں گویا پن تنہا پس کاروان لگیا دراد کیو خجسم کارش کمان سے یہ کیا کمان لگیا</p>	<p>۳۱۳ کیا عشقت فاکہ کا جوڑ کر خج چپ کے زیر زبان لگیا کہا شہنشاہ کیونکہ غم کھاون میں کہا سامرا میجان رہ گیا</p>
<p>۳۱۳ پاؤں پیچھے نہ کسی بجائی کا ہٹ جاتا تھا دوڑ کر تیغ سے ایک ایک لپٹ جاتا تھا</p>		

<p>۱۷۱ جسم جبار زل پہ پہ ہوا تباہ یعنی جانبِ ناغہ کا گھر ہوا تباہ شکرہ سمیت صاحبِ شکرہ ہوا تباہ غل پر کیا کہ خانہ حیدر ہوا تباہ</p>	<p>۱۷۲ پتی بیکار تھی کہ ان میں چھاپ مادر کا تھاپہ بول کہ بی بی میں جاؤ کستی تھی کوئی سید کا سو بھاد غضی ہو چھپ اس کا گوشہ چین</p>	<p>۱۷۳ جب نوٹ سے ریاض ہی ہوا غریب فوج امیر شام کے سلیسے تھے باغِ مرغ اور تھے چین چین دلِ خیر النساء بانِ شمع دین بوجھ کی اور دیاں</p>
<p>۱۷۴ عالم کا بادشاہ شہب آج ہو گیا لبنہ رسول پاک کا محتاج ہو گیا</p>	<p>۱۷۵ موتی سے اشکِ چاند سے چہرہ چلے تھے تلوارین ننگی دیکھے بچے دہلتے تھے</p>	<p>۱۷۶ آلِ رسول کو تو غم و رنج و غمیش تھا واں بختیں تھیں جشن کی سالانِ غمیش تھا</p>
<p>۱۷۷ نوکِ سان پر کھلے سرِ اقدار فوجِ بنی ایتھ جانِ جانبِ خیال گھر میں جی کے ہو گیا اعدا کا ازخام اکر شور تھا کہ لوٹ لوٹاں ازل</p>	<p>۱۷۸ سے در دین چھپے گلینِ داغِ صیبا نہر کی شبیوں میں قیامت ہوئی یا غل کا لٹھا اور سرِ شوم کی روا تفیع ملک تو فاطمہ گرا کھین</p>	<p>۱۷۹ باج آدھ تو فتح کے بختے تھے جا بجا تھی فاطمہ کی سبزی زنی کی اور عصا راڈین کھڑی ہوئی رقیین کھلے منہ منہ ڈھا نیپے کو پس کسی نہ بھی را</p>
<p>۱۸۰ کبر اکا اور سکینہ کا زیور امارو سر سے علی کی بیٹی کے چادر امارو</p>	<p>۱۸۱ بچوں کے دل دکھائے کروں کو مارو دُرے یے ملائے سکینہ کو مارو</p>	<p>۱۸۲ بسیون کے سب آہوں کے سفلے بکھلے تھے خیمے بھی جل رہے تھے کیلے بھی چلے تھے</p>
<p>۱۸۳ کچھ کو تھیں کچھ وہ پیرینِ نصیب کچھ کو دین کمانِ حرم پاکِ نصیب خالم کمان کمان نہ ہمدرد وارث نہ سر پرست نہ سبکدوش</p>	<p>۱۸۴ وہ عیب جو کہتے تھے میں سے نکم جس در پہ چربیل ادب رکھے فخر اس خیمہ کو علانِ آتش سے بھڑک لو ریاض فاطمہ کو کیا تیغوں سے بھڑک</p>	<p>۱۸۵ وہ شام ہونا کہ وہ محلے پہ نظر نہر کے گھر پہ تھی یاد اسی کا فخر سبزی زنی جو کہ تھیں راڈین پر بچے بکبک کے تھے شہ فاک</p>
<p>۱۸۶ اسم زمین بھی پاؤں کے نیچے سے لٹی تھی مادر سے بیٹی بیٹی سے اور لٹی تھی</p>	<p>۱۸۷ جود ستیگر خلیق تھا وہ دستگیر تھا پوتا علی کا طوق ورس میں اسیر تھا</p>	<p>۱۸۸ جاتی تھی آسمان پہ صد شورشوں کی آوازیں آتی تھی ہر حسین کی</p>

<p>۱۰</p> <p>نورین غلامی کیلئے شکر کی گلیب اسم عمران عارفی پو گلیب نشی سے نشی سے کوئی نہ گلیب بان خدمت ندیدین کچھ نہ گلیب</p>	<p>۱۱</p> <p>ہر خیر خیر جوان ہر خیر خیر اکیل کیلئے شکر کی گلیب کہ کیا لڑکے ہیں آگے نہ گلیب آگے نہ گلیب چوین گلیب</p>	<p>۱۲</p> <p>نورین غلامی کیلئے شکر کی گلیب بولہ لڑکے کیلئے شکر کی گلیب اب و تر جوان کیلئے شکر کی گلیب</p>
<p>۱۱</p> <p>خیر سے خیر دل فاطمہ ہوا لے چھین کار و زور ہم خاتمہ ہوا</p>	<p>۱۲</p> <p>قیدی ہیں لڑکے ایک سر پر ہون اتیک کسی جوان کو کفن بھی ملان</p>	<p>۱۳</p> <p>بیعت نہ کی تو حلق سے تیغ بھالی ہم پر خورج کرنے کی آخر سزا لی</p>
<p>۱۲</p> <p>ار کے تے نام عقلمندی اب بن محمدی نہ جینی نہ جیری کرنا نہ تھا جان بن کول خیر جیری یہاں سے ہی لڑکے وہ ہستی کو زوری</p>	<p>۱۳</p> <p>ار کے تے حسین بیک کیلئے شکر کی گلیب اب بن محمدی نہ جینی نہ جیری کرنا نہ تھا جان بن کول خیر جیری یہاں سے ہی لڑکے وہ ہستی کو زوری</p>	<p>۱۴</p> <p>ایک تھا خان کیلئے شکر کی گلیب اقبال کے لڑکے کیلئے شکر کی گلیب عیدان کے لڑکے کیلئے شکر کی گلیب</p>
<p>۱۳</p> <p>پھولا پھولا رسول کا گلزار سٹ گیا جس سے تجھے خلش تھی سو وہ خاموش گیا</p>	<p>۱۴</p> <p>لے آؤں قید کر کے اٹھیں بار بار دون یا گردن سمجھوں کی تون جدا گردن</p>	<p>۱۵</p> <p>گر تھا تو اطمینت میں جل تھا حسین پس لب میں خواب گاہ میں موند گیا حسین</p>
<p>۱۴</p> <p>گاسر کو تو لکھین لکھین چن چن نادو چوین کی لڑکے کیلئے شکر کی گلیب تلوار علی علی کیلئے شکر کی گلیب توتہ ناز لڑکے کیلئے شکر کی گلیب</p>	<p>۱۵</p> <p>وہ فتح نامہ کیلئے شکر کی گلیب پو چا صبا کیلئے شکر کی گلیب در بار میں لڑکے کیلئے شکر کی گلیب جوانے کے لڑکے کیلئے شکر کی گلیب</p>	<p>۱۶</p> <p>ہر خیر خیر جوان ہر خیر خیر اکیل کیلئے شکر کی گلیب کہ کیا لڑکے ہیں آگے نہ گلیب آگے نہ گلیب چوین گلیب</p>
<p>۱۵</p> <p>ہنگام عصر قتل کا غل بدیرغ تھا فرزند فاطمہ کا گلزار تیغ تھا</p>	<p>۱۶</p> <p>اور عرض کی حضور کا اقبال ورجا کل عصر کو شید علی کا پسر ہوا</p>	<p>۱۷</p> <p>ٹونکا ہمارے نام کا الپڑ لڑکے میں نوبت بجائیں فتح کی نثار خیر میں</p>

۱۹
فل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۲۰
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۲۱
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

حاکم کے حکم سے نہ کوئی سرکشی کرے
اسکی یہی سزا ہے جو لشکر کشی کرے

ہر چیز کچھ بھرنے ہی زہر کے جامے کی
آتی تھی پر وہوں کے عدا اہا کے کی

ہر چیز کچھ بھرنے ہی زہر کے جامے کی
آتی تھی پر وہوں کے عدا اہا کے کی

۲۲
اطراف میں اردان ہو گیا
یونچا جو خطہ دینی کے حاکم کو کیا
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۲۳
سنیوں میں اہل شیعہ کے
خلفت تھی جو اس دین میں
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۲۴
کستی تھیں ان کی سیان
اپنے تو داروں کا نہیں
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۲۵
میں ہر کہ سطح ہا انسان کو کل ہے
تھا اگرچہ سنگدل مگر آنسو کل پر ہے

۲۶
غل تھا کہ دیکھیں کیا خبر شاہ آئی ہے
روشن ہے مصطفیٰ کے اداسی تھی پائی ہے

۲۷
فرزند مصطفیٰ کے لیگانوں کی خبر
یار رسول زادوں کی جانوں کی خبر

۲۸
ایک سوچ سوچ کے حکم سے
پان شہر میں پھل کے منادی سے
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۲۹
خود غافل ہو کر نہ دلاطم تھا کو
ارتی تھی خاک شہر کی گدگد میں
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۳۰
خالی کر کے صلیب تھا تخت تاج
شاہان عصر فرستے دیوں سے خراج
نفل ہو کہ جان بیدار
تاریخ کے فتح نامے روانہ ہوں

۳۱
قاضی کسی کو آج نہ دکھلا سکا وہ خط
کل مسجد نبی میں پڑھا جائیگا وہ خط

۳۲
بیٹھے تھے لوگ جو سرباز ارٹھ گئے
دوکانیں بند کر کے دکاندار اٹھ گئے

۳۳
صندل سے مانگتے تھیں گودی مٹی
یار ببول پاک کی گیتی ہر گدی

۱۹۱۹

<p>۳۰۸ بہارِ مصطفیٰ کی دھن چھین لینا ہے صنم کے دودھ بڑھنے کی خاطر دیکھنا ہے آفت سے مالک مگر کوا کی غذا کھانے وارث سمیت لیکے وہ چون کو لے جائے</p>	<p>۳۰۹ بیابانِ تھین زمانِ نبی با ہر گھر جانی تھی کا پتی ہوئی اک دوسرے گھر پانی تو دور تھین تھین اور فانی تھین سوتلی شعیب چھپ چھپ کی گونگی تھین</p>	<p>۳۱۰ سب کیوں بیابانِ تھین زمانِ نبی با ہر گھر جانی تھی کا پتی ہوئی اک دوسرے گھر پانی تو دور تھین تھین اور فانی تھین سوتلی شعیب چھپ چھپ کی گونگی تھین</p>
<p>جستی رہے حسین گسایہ میں حسین سے نخالن اُسے ادا کرے کرا کے دین سے</p>	<p>کچھ پیمہ حال قید و نیا و دین کھلا مضمون خط کسی پہ کھلا یا نہیں کھلا</p>	<p>دل کو نہیں امید کہ وصل میں ہو خط مجھ کو کوئی لاکے دکھاؤ تو نہیں ہو</p>
<p>۳۱۱ زیب کا دیکھ کر کون ہوا رن کی تینا سب وارثوں کو روچی و غم کی تینا ابنِ جنین میں نامِ بربانی حسین کا یارب جیسے مسافر حوا کے کربلا</p>	<p>۳۱۲ سب زیادہ فائدہ صغرِ اطفال میں شہوتِ طغیٰ و غرورِ بک اور کشتِ اس عشقِ تنِ ضعیف میں رخِ زرد دلِ دا پیار کرنا سید بھی تھی تو گاہ یا</p>	<p>۳۱۳ کیا جانے سفر میں ہر جا کجاں سختی ہوں میں علیؑ پر وہ خاصہ خدا نارک مزاج مان مجھ پر نشیہ بربلا چو شبابِ شامی مطلقِ نہیں تھا</p>
<p>۳۱۴ اباد و شاہِ خلق کی شہزادیان رہیں آلِ نبی کے گھر میں سرداشادیاں رہیں</p>	<p>۳۱۵ لہتی تھی ابنِ فاطمہ زہرا کی خیر ہو یامرقی علیؑ مرے بابا کی خیر ہو</p>	<p>۳۱۶ حدے جیسے یہ ہو میں اسے کیا بھلا وہ تندرست ہوں مجھے اُنکی بلا</p>
<p>۳۱۷ اچھین کہ روئے غم سے نہ بے ہوش کہ جسے اشتیاق میں مضطرب رہا ہر مشکلِ مصطفیٰ کو خدا لا جلیان ہر چکر بن زیارتِ پیغمبرِ زمان</p>	<p>۳۱۸ کیا خط میں آئی ہر خبرِ سربو میں سخت تیار ہوں کیونکر کے گشتِ شب کیا جانے کیا ہے کیا ہے کیا ہے تو خود بخود نیک کے لئے کیا ہے</p>	<p>۳۱۹ نہی یہ اس کے اتنی رہی تبصیف میں بعدِ جاؤں روئے بولی و صبح سب بوجہ خبر سے یہ تیرے کیا کیاب کہہ تھی کہ کیا کون ام جو بوجہ</p>
<p>۳۲۰ اسکی خبر نہ تھی کہ جہان سے گزر گئے اتھار و حویں ہمیں میں تھان کھکے مر گئے</p>	<p>۳۲۱ سب طبعی نے کونسی سبھی بسا لی ہر اگر خیریت ارواں تو خبر کون چھپائی ہر</p>	<p>۳۲۲ ہو ہو یہ بقراری دل بے بہت نہیں مانی ساز و ن کی مرے خیریت نہیں</p>

<p>۳۰۲</p> <p>بجی چاہتا ہوں روئے بیکانہ چہاں اب دیکھیے جسے کہ مقدر کا ہر کار بستی پل پہر کہ مدینہ ہو اجاڑ ہو کر یہ کسی جگہ کی شب ہو بھی ہاڑ</p>	<p>۳۰۳</p> <p>مائی نے نبی کہا کہ عیثیٰ کی بیجا قربان جاؤں خواب کی بانوں کی بیجا تہا نہیں کی کچھ پر شیر ذوالجلال میں کو تاسکے کوئی دنیا میں بیجا</p>	<p>۳۰۴</p> <p>نیا کے کچ کے جس نے چلن مژدہ ہوں اس دن کے کوئی نہ تھا وہ حورین مٹھ سے کہنا نہ باب خلافت میں بیجا خطا سے کہنا نہ دن کے چھو کر کو</p>
<p>۳۰۵</p> <p>کسی ڈالنی رات ہو یہ دامن صبا کہہ دل سے آتی ہر فرد کی صدا بجوالی و فلق ہر جاورد ہر جا کیا جانے پیر پر سے بگبی ہو گیا</p>	<p>۳۰۶</p> <p>زیر اسے کن کی طرح محفل کا صحن اختر سپرین کا تو دنیا کا شین کنین کا چرخ شمشاد شین ایچین بن کون اگر ہو تو جو شین</p>	<p>۳۰۷</p> <p>مکی خوشی کے سپر چور اپنی شین گرمی میں کیلے بچوں کو بانی شین کچھ خیر ہو وہ سب بانی کے کیا شین اب علی سے نفع ہر انت کو کیا شین</p>
<p>۳۰۸</p> <p>کیا نہ پھر کے ہوں شمشاد خلق سے پانی ایک ایک اترتا ہر خلق سے کیا کہتی ہوں آئے ہیں سلطان بکا مائی ابھی جو اکھ مری گئی ہی بکا</p>	<p>۳۰۹</p> <p>زار سے غرض نسلک سلطان بکا دینا سے دوں کہ تباہی کا وہ دینا بکا مقدور وہ زار ہوان مثل برک کاہ ساکس ہر اس طریق کا جو ہر گئی</p>	<p>۳۱۰</p> <p>مائی نے اس بے حق کیا بیک کرے سے نہ خود کو پچھو کہ بیک بیک ناگہ یہی غم ہوئی عیان اور جودن میں ہوئی ہوئی عیان</p>
<p>۳۱۱</p> <p>سن لو گی تم جو اپنے صد اٹھائے یان ہم مختار سے واسطے ملے کوئی قرب اس سخن کو ہو وہ خدا قرب ہر نان جوین غذا سے حسین غریب ہر</p>	<p>۳۱۲</p> <p>خورشید کا عروج تزلزل تھا ناہ کا قل ہر طرف تھا اشہد ان لا الہ کا</p>	<p>۳۱۳</p> <p>۳۱۴</p>

<p>۳۰۶ جس سے جلاؤ شک کے پکار رہی ہو میں کس طرف کا اور عباس میں نادار وادی نام رات نہی ہوں میں تیار بوجھ ہو کر ناز پر چھوٹے ہیں تیار</p>	<p>۳۰۷ بسند زلفہ سے کمر بچیں ادا رو کر چچی زیارت میں نبیب نفا باندھا قصار زلف پا اور ڈھل ردا نسج ایک ہاتھ میں لی ایک میں عصا</p>	<p>۳۰۸ اس از دھام میں گنجین گنجیب کو جھجکے کہنے کے اس طرح خطیب کس خاندان سے ہے ضعیفہ بلا نصیب بدلا کوئی کہ عاشق شایستہ غریب</p>
<p>۳۰۹ صدمہ لگی پکڑ کے مرا ہاتھ چیلو مسجد تلمک بنی کی مجھے ساتھ بچلو لہجہ میں کبھی طمہ سے شہان واری تھے بھی نیند میں آلی رانی چھلکے سے غل خوش میں کیلیا اور انداز لانی ہوں جا کے میں خبر کو کائنات</p>	<p>۳۱۰ چلنے کو ساتھ اہل محبہ بھی آگئے ڈیوڑھی سے نکلیں جب قدم تھڑھکا کسے بھی ہو چکی پتھیں حال خرابہ تانے نہ پاؤں بڑھتے تھے جھجکتی تار کہتی تھی ایک ایک سے بھی کیے نگاہ گو کہ دھڑکے سب نبیب رالم</p>	<p>۳۱۱ یہ آسمان جناب میں خصمت پناہ میں ام البنین میں زد و جد شیر اکہ میں اس صاحب دقار سے نبیب زکھ فرمایا السلام علیک اے کابو ہو کر چشم مغر صادق کی کیا خبر کس دیار میں ہے یہ اللہ کا کام</p>
<p>۳۱۲ غرض قدم میں ہوئی بدن تھڑھکا تم ناتوان ہو پھر میں جایا نہ جائیگا جس اور علی نے جہان کیا سفر اس دن میں گئی نیند میں جھجکتے تبار سب جگمگاتی ہوں گھر سے بیچ کر ناچار اب کھلتی ہوں فصل سنون</p>	<p>۳۱۳ بتلاؤ مجھ کو راہ جو ہو دے قریب کی جاتی ہوں میں خبر کو حسین غریب کی پیچیدہ جو تار میں نبیب زانم سب سے بھی تلمک تھا جہم مودن غور و غور یہ بڑھ کر کیا کلام سب جاؤ راہ و در او ب کا بازیغا</p>	<p>۳۱۴ سستی ہوں کہ بلا کے مہلے کا تھکا کوئے سے کب تلمک ادھر آنے کا قصدا کس میں کوئے کی عبت نام بارے طمع قبیلہ عالم میں اہل نام دنیا میں سرفراز ہے وہ فلک مقام لگے گم فراق میں ہم ہو گئے نام</p>
<p>۳۱۵ بیوہ ہوں پیر ہوں میں ابرہہ پیش ایتھو نہ اپنا دھیان نہ پرکد کا ہوش حال حسین سننے کو تشریف لالی ہیں بیت الشرف کا اور عباس لی ہیں</p>		<p>۳۱۶ دن رات خالی جبر میں آسوتا ہیں تیرے دیکھے وہ میں کیلئے ہیں</p>

<p>۵۵۵ چند نیکو کامندین جو انوکھی اصلاح ہوں تین سچ سید پر خفیہ وزار خانی کے حسین دنیا میں برتر رائوں کا آسرا جو وہ زیر اکا بودگار</p>	<p>۵۵۶ دن کے کا خطیب نکر عبدالل بودار اور ضعیفہ نقد و خوشحال کچھ پتھریوں میں کاجو خیال فرایا پہلے کہ بسر فاطمہ کا حال</p>	<p>۵۵۷ بلا اور سلسلے سے سو خلیفہ کا بیان فرایا اخیر کچھ خبر عوں نوجوان اُسے کہا کہ سنئے آپ کے کلی نشان یوں نرا شکر خواہد و درود بجان</p>
<p>دیا ہوا ورجیب خدا کا حبیب ہو آگے حسین کے بچے مرنا نصیب ہو</p>	<p>بیوں کی کیا خبر تھے اپنی خبر نہیں میرا سو حسین کے کوئی پسر نہیں</p>	<p>کلام آیا شمع کے عاقبت اسکی نگر ہوئی میں بھی جناب طہرے سرخرد ہوئی</p>
<p>۵۵۸ شکر حسین کی تنگ کردن میرا ام سیرا شت سیرا شت زبان کی طرح سے مری غلیب کی سدا باعتوان کو پہلے پڑ گیا پیچھے</p>	<p>۵۵۹ اُسے کہا کہ حضرت عباس کی کام فرایا جان حسین تو آنا اور وہ غلام نا سکھو غرض کی کاجیب کی بھی کام تینوں تھے جو گاہ میں پروردگار</p>	<p>۵۶۰ بک کر بیان مری کچھ خبر سی اُسے کہا کہ کھائی علی کی والدہ بارگاہ غمت خورشید جاری تکے پر تین اہل حق تھر تھی</p>
<p>رتبہ پر جسکو جو اسے پہچانتے ہیں وہ فقتہ سے کم ہوں اور مجھے جان تیرے ہیں</p>	<p>یوں سے پراختی سے تو لشکر کا اور تھا عباس نامدار علمدار فوج تھا</p>	<p>اتنا کہا کہ صدے میں اس فرعین کے وہ بھی تیار ناخن پائے حسین کے</p>
<p>۵۶۱ وہ دن خدا دکھائے کہ آزاد ہو گئے اٹھ جاؤں آگے جان خیرین خطیب کے میں جو شہید ہو گئے مکدونا سے فرشتہ سرورین</p>	<p>۵۶۲ کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین</p>	<p>۵۶۳ کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین کچھ کہتے ہیں کہ گلی وہ آجین</p>
<p>موت آگے جبکہ پاسی عالی جناب تھے ایسا نہو کہ بان مری سٹی خراب ہو</p>	<p>ہوں میں تو اور فکر میں تو اور فکر میں نوکر غلام کرنا ہو آقا کے ذکر میں</p>	<p>بھائی سے ابن مجر صادق نے کیا کیا مشتوق سے جہاد میں عاشق نے کیا کیا</p>

<p>۱۶۳ بلا وہ جب شہید ہوا فاطمہ اندر گر حنین پر وہ غم کلچلے غلے گئے سرورم سرور غل غلہ زار نہ ہوئی اک آنکھ کی</p>	<p>۱۶۴ کلچلے کلچلے گئے حنین کی تو تیر جگو نظر میں فاطمہ کی کردار تیر چوٹی تیرا جسے حقیقہ لایا ایک بندہ نہ اسکو بخشنی اپنا</p>	<p>۱۶۵ فاطمہ کلچلے سے جوت ہوئی تیر بولا کہ وہ خفیہ زنا دنا مراد نہ کر نہ شکوہ عباس شش نماز سن پہلے جسے مکر آرائی جبار</p>
<p>۱۶۴ رحمت طلب حسین سے عباس تو تھے حضرت لیٹ لیٹ گئے برادر روتے تھے</p>	<p>۱۶۵ جیتا رہا وہ سرور حسین بن میں کٹ گیا ہرچہ نہ نام و مراد دل سے بٹ گیا</p>	<p>۱۶۶ تھا عشق اسکا فاطمہ کے نور حسین عباس کی وفا کوئی پوچھ حسین سے</p>
<p>۱۶۵ جس قدر سناؤ از اوصاف اکمال غلے سے کانچکے بولے وہ تو کچھ پید کیا کیا یہ مراد کا حال ضیا فاطمہ شہید ہو احب حال</p>	<p>۱۶۶ کچھ کو تیرا کچھ کو تیرا چلائی باطن میں شہید زار احوال آقا سنا حضور اپنے آپ کا حال نہ لے لے تھے ضعیفی میں دے دیے کمال</p>	<p>۱۶۷ لے لے لے لے حنین بن اسعج کباب سہج کی روح فاطمہ غیبت ناچار تھا کہ روکنے غلے شاہ عجب بوجا اس کے پیلوہ درن میں کسے</p>
<p>۱۶۶ گر کہ کیا تو خوب خوشی مراد دل کیا اسے حسن کی روح سے جگو جمل کیا</p>	<p>۱۶۷ حضرت کا شہر خجک میں سبقت نہ کر گیا بچے تو قتل ہو گئے اور وہ نہ مر گیا</p>	<p>۱۶۸ اسکی بہادری کا تو لشکر میں شور تھا منصف ہو چھوچھین کہ کچھ آقا سے نور تھا</p>
<p>۱۶۷ کیا ہوئی تیرا سبب عباس نور جان اسکی عزیز ہوئی اسکو اپنی جان فاطمہ کو وہ امر کہ چلنے نہ تھا کمان رہیں ج سے وہ میر پرور کی</p>	<p>۱۶۸ چھوٹا تھا حجابات پر غلے غلے عباس کوئی نہ بین دنیا میں باغ باطن کو کس کا پانچا جگر کا وہ ہر روز حسین پر اس پر علی غل</p>	<p>۱۶۹ حجابات فاطمہ شاہ غلے غلے غلے بوجا تھا حسین کی شہید سے رنگ گر تیرے تیرے میں یا تھا اتحاد میں زینب علیہا السلام کی</p>
<p>۱۶۸ قمر علی پہلی شکایت کو جاوہر گلی شرب میں اب کسی نہ میں ہنہ دکھاو گلی</p>	<p>۱۶۹ دیکھا نہ تھا خلافت کلام حضور میں اتیک تو کوئی بات نہ آئی خور میں</p>	<p>۱۷۰ بھائی خدا کے واسطے بھائی کو بھار مر جائیگے حسین نہ جانے کا نام تو</p>

<p>۱۷۷ بوجا ناخدا فانی فرخ چکان موجب ہوا شہید بوجا بانی کاپ آسوف منیر اسفند عیان ہو آفاق سے برف کراؤ شاہ جادو</p>	<p>۱۷۸ افخڑ چا زرق دہ سپر گونا گونا شکستہ کئے کیا جادو نور نور سے نکلے پھل کی پتی رن میں اگر شوشی بھی پتی رن میں</p>	<p>۱۷۹ شکستہ غن جی نکستہ گشت عجب چچا بولا خالیان میں چا سنبل میں چچا دیکھا اندین سنبل میں چچا دیکھا اندین</p>
<p>۱۸۰ مرنے سے اس مجتبیٰ کے اراغلام کو بیل بینین ہر صبر کا یار اعلام کو</p>	<p>۱۸۱ غل مصفا علی کا حسن بھی شباب میں شان ابو تراب ہو اس قباب میں</p>	<p>۱۸۲ ابسمین لوگ دیکھ لے کئے تھے دور سے دیکھو دھواں اٹھا ہر سرخ طوطے</p>
<p>۱۸۳ جیل سے حسین بھائی کو دتی خا پو پو بول کر یوں سارا دہاجا فانی کر سنا عشق و عشق کو جلا بیل سے لٹے تھے شہنشاہ کو لیا</p>	<p>۱۸۴ کائنات میں بی بی رہا بخت چو چو کی دھچک علم کی شکوہ نقشبند کی غم خیز کچھ پرستے کشتی البیت کو کا بادبان</p>	<p>۱۸۵ وہ ایوان کی بیت تھی نور کا گھر تھے دیوال ایک تیرے کے ادھر ادھر وڑتے تھے بچوں میں کاج نشین نقشبند کی غم خیز کچھ پرستے</p>
<p>۱۸۶ رفتہ کے وقت خاک پر اٹھ کر تھے قد مو نہ سرور رکھتا تھا یہ گرد پیر تھے</p>	<p>۱۸۷ بچے سے اسکے بچہ خور زبردست تھا طوبی اسی علم کی بلندی سے پست تھا</p>	<p>۱۸۸ اقدوس بخت فوج سنگار سب گئی دیکھا اٹھا کے اکھ جدم صاف لکھی</p>
<p>۱۸۹ شاوین چو تھم کئے تھے بار بار او کبیرا و فاشا انوک میں غار نظر انداز روئے تھے عباسی دیکھا زینب آج نکلتی تھیں</p>	<p>۱۹۰ بالا سفر خود سر میں مو تراب گویا غار پر یہ ہے قوس قباب اقدوس صبح کی آفتاب حکیم شعلے سے دہا پر جواب</p>	<p>۱۹۱ ایک روزہ خط کا ادودہ خراسان کاشمیر فی شہر کاشمیر فی اڑنا خوشی جیکے سامنے معلوم ہو گیا اگر تفرقہ خاصوہ و افسان</p>
<p>۱۹۲ باہن گل بین ال کے جدم لیتے تھے اسدم کلیجہ دیکھنے والوں کے پچھتے تھے</p>	<p>۱۹۳ سینہ پر ایک رکنا کھینچے ہو گیا لوکھی جو وہ جبین تو دل آئینہ ہو گیا</p>	<p>۱۹۴ ظاہر خراج کا حسن مشکام سے نور دم سے نظر آتا تھا شام سے</p>

۱۷۷
بوجا ناخدا فانی فرخ چکان
موجب ہوا شہید بوجا بانی کاپ
آسوف منیر اسفند عیان ہو
آفاق سے برف کراؤ شاہ جادو

<p>۵۱۵</p> <p>فکر تبت سیکر کما و جگر نگار من کر جوت نرس غلام ارادہ نخے اسطوت واکہ جوان نمودار نخے ویاکملت غی بن صغین ہر کار</p>	<p>۵۱۵</p> <p>سینہ مینہ علم کا تھا اور کا کھ نہوین آگے شے کے رہا صغین پارائے بن عکس تھانخ کا جادوگر غل تھا اگر ایک نظر آتے تین</p>	<p>۵۱۵</p> <p>سب سے نسخ لعل بختا بن لیکین لہین جودین حاصل دانتون کی آشتاقت بران درود وہ گوہر تھے کہ جکا نہ تھا نسخ</p>
<p>لو ارن کھنچے جنگ سے تھنا جوئے اُس فرج میں ہزار علم تھے کھلے ہوئے</p>	<p>کوسون بھی رو تھانخ رو شیک تو سے قدیل ملئی تھی زرہ تن کا نور سے</p>	<p>موتی سدھین نے اسیر اتا سے تھے دندان تھے وہ عرش تھا ستار سے تھے</p>
<p>۵۱۶</p> <p>کوسون بڑا تھا سوار کا کھنچ نہی بڑا کھنچ نزون کی غل بن پارائے بن نہوین تھانخ صغین نہوین سوسا بڑا زور بوسے بن</p>	<p>۵۱۶</p> <p>بہت سے پیکر سے کہ بند تھا نور شیک پاس سارک بن شہا ملاں کی نیک سادون بن مال کیا کھنچ بڑا کر دھی جکے چر سکا</p>	<p>۵۱۶</p> <p>صغین صغین شہور و صغین نور جوان ہو جو کھنچے ایک شہو اُس شمع بوزغ نہ پائے چراغ ہو میں صغین بن بیاغ کھنچے نور</p>
<p>شکل نگاہ کا بھی گذر تا بہ نہ تھا لشکر نہ تھا نرید کا دریا سے نہ تھا</p>	<p>اکھنچ رکھ تھے قدم اسباب کے حلقے تھے خیم دور کے حلقے رکاب کے</p>	<p>لوشن گلے کے حسن کے دشت قال تھا پرتو سے پر بن کا گریبان ہلال تھا</p>
<p>۵۱۷</p> <p>لیکن شارب آت عباس نوبان ٹھہر کر چھ نگاہ میں وہ لشکر اگر دراصلت غل کھنچے نور نور کے ساتھ کھنچے نور</p>	<p>۵۱۷</p> <p>نور کے شکت قز نہ باقا سرخ تونخ پارتی پر کے کیا بانجہ خدا تھا گرجا کو اس سے کیا دور کر دھیں تھی بوسہ دل را</p>	<p>۵۱۷</p> <p>شکت وہ صغین خدا کا نشان خون کا انین در علی کی شکوہ تھانخ کیا بازو کی بازو سے شکت کر دھان شکت تھی جس صغین صغین کی عیا</p>
<p>بھونک کر شکتوں کی کمانیں کل گئیں ترکش سے ترجم سے جانیں کل گئیں</p>	<p>میدان میں سامنا جو ہوا تیغ و تیر کا و کھلایا کس ح سے اثر میرے تیر کا</p>	<p>ساحل کا زور رسم دستان نہ پا سکے بچہ وہ جس سے شیر نہ بچہ بلا سکے</p>

کھنچے اگر کھنچے کا
نور بھی نور کا
کھنچے نور کا
نور کا
نور کا
نور کا
نور کا
نور کا

<p>۹۹۱ اچھی پس کے ساتھ بیڑاں بوا دیں غصے میں کے غصے کو خجائی پر نہی بات منہ سے نہ پوچھو پھر نہ کہہ دو اگر کوئی پوچھے</p>	<p>۹۹۲ تیرا نہشت کینچ کیا ہوتے تھے اور از دہون نے کھینچ لیا سیان کچھ بلبل ہو کے پوشت شعلہ میچ ہوا سے چنے پو جانے لگے</p>	<p>۹۹۳ کھینچ دیتی ہوئی دشمن ملک دشمن دھان آگاہی تھی گردن کو ان کاٹ کے پوشت چون سے اک شام سہیلی تھی</p>
<p>۹۹۴ اسکو جواب دے یہ کسی کو نہ ہوش تھا فرزند مر قفسے کو شجاعت کا ہوش تھا</p>	<p>۹۹۵ جلوہ کیا جلال خداے جلیل نے تھرا کے پر میٹھے جبریل نے</p>	<p>۹۹۶ ٹھہری نہ زین پر نہ کرا ہوا پر راکب گرا زین پر تو مرکب ہوا پر</p>
<p>۹۹۷ نعرہ تھا کان پر پڑا صندرخا نزل چو کی شان میں لاسیت دیا دیکھ کے علم کا شفا امیر کھا راجم را جم حق حجت خدا</p>	<p>۹۹۸ درا فوج میں بسر سبک جس صفت پینچ چلی تھی سپر بہا تھا الفیہ کا غل رن میں ہوا مگر نہ تھا کسی سے بیا بعد کا فتن</p>	<p>۹۹۹ کھینچ جی جلال غنی وہ تھی نہ کشتوں میں پینچ نہ جھپون میں فوج عدد میں تھا ملک الموت کا نہایت فخر میں پوچھتے ہوئے</p>
<p>۱۰۰۰ دریا سے فخر ہوں غضب و جلال ہوں میں بھی کنندہ درخیز کلال ہوں</p>	<p>۱۰۰۱ گھوڑے کو مثل برن نہ اک جا فر تھا اس صفت میں کھینچ چلی اس صفت کا پڑھا</p>	<p>۱۰۰۲ ہستیا تک شکست میں آوارہ ہو گئے چار آئینہ بھی شیشہ صد پارہ ہو گئے</p>
<p>۱۰۰۳ کھینچ پیچیں آؤ شیشہ جیدی دشمن سے فخر کیا دوشیداری نزدیک زین پر کس پینچ افتری چھپنے لگے زیدی کوئی زبری</p>	<p>۱۰۰۴ اند کا غضب غنی وہ شمشیر آید خدا ایک غریب میں نہ سوار دند آید کیا چاہئے اجل کا طاعہ تھا اکوڑا نہ پوچھو نہ پوچھو گئے غنی وقت کا آید</p>	<p>۱۰۰۵ کھینچ آؤ دھر سے چاچاں کے خیم ابن علی سے جان آؤ آڑ لگے ہم غزین سلاح حرب سے دھانی ہم گھوڑے سگوان کاٹ سبک خیز فوج ہم</p>
<p>۱۰۰۶ تینوں کی دشمنوں کی جھک گرد ہو گئی اٹھا غبار یہ نہ زمین زرد ہو گئی</p>	<p>۱۰۰۷ سر کو خیار نہ کی طرح کاٹتی تھی وہ نہوے کو نیشکر کی طرح کاٹتی تھی وہ</p>	<p>۱۰۰۸ دو رخ کی سرکشوں کے غماز میں تھی چاروں کو پینچنے کے گھوڑے سے لاگ تھی</p>

راز مافی
دل نہ پہنچے
میں بھی ہوئی
میں

نظارے
مجاہد ایک نیراز نازک تیغ کا دھنی
سوتھن غور ہاتھوں میں زور
اک غلیم میں مستند نازک رافعی
کماندے پاک لڑنے کے تھا کریم

نظارے
آئی جو برقی تیغ چمکے ایدھر زور
ہاتھ ایک کھڑا دیا در دوسرے
نیرت آئی چاکے جو کی تیغ باز
دو ہو گیا بصورت لاسرے تاکہ

نظارے
خاتمہ کھلا جان میں جی وفا کا نام
مشائزہ بھر لیا پیر سے
پانی سے منہ اٹھا کے جلا سے
جوان رہ گیا ایتھنا جو شیر کا نام

ایک ایک کو نہ روک سکا اس در کو
لوگا براہ راستے چاروں نے شیر کو

چوتھا بھی خاک پر اسی خبر سے
سرخانہ تیر تھا نہ کمان تھی نہ ہاتھ تھا

دو تین روز بے علف و دانہ رگیا
رہو ارکی وفا کا بھی افسانہ رگیا

نظارے
خازنی کو کنا تھا کریم چال
چھپے تھے شیر سے پیرا چھپ
نفر کیا یہ خیر کر اسے شال
بچانے نہیں بچ بچن علی کا

نظارے
جلتے شاہو دین سے شیر کا
نکیم کر کے کسی کی آج سے
نیرت اٹھا اٹھا کے لگی روئے سیاہ
میرت تھا کب کر یہ خیر سے

نظارے
ہو جانے نہ جو وہ شیر کا
اٹھا اٹھا کر اسے پیرا
کب کیا شکر دین لڑا وہ نہ پیرا
واختہ کر کے پانی شائے پیرا

ہاں پہلے وار کرو اگر غم جنگ ہی
سبقت کریں یا اپنے گھرانے کا تنگ ہی

گھوڑا صفوں کو بھانڈ کے سے نکل گیا
ملاؤں گا اگر کے چمن سے نکل گیا

ملواریا میں ہاتھ میں لی اس لہرے
چھوڑا نہ شک نہ مہرو ہی کو شیر سے

نظارے
خیر نہ کہہ سکتے تھے راز کا کیا
کس نے کہہ سکتا تھا راز کا کیا
نولی کے شمشیر سے آبد
ازدھی بھی کر دیتی تھی راز کا کیا

نظارے
چو خاویز میں آتھن آتھن آتھن
پیرا نہیں سم آتھن آتھن آتھن
گر دیکھ نہ شور وہ ہو کی جی قیاد
بھجا پیرا کس کے کمر بن ہو پیرا

نظارے
لگا اسے زمین پر گنا کا علم
حک کیا پیرا کے سوسے شکیم
سالم ہر دست چپ چپ کے پیرا
اٹھ کر دیکھا اب در سے پیرا

چاروں کو یوں چھپ کے دلاور نہ جالیا
غصے میں نہ شیر نہ جیسے دبا لیا

کھا خاتمہ وفا کا دل میں شناس پر
روتا تھا راز راز سکبہ کی پیاس پر

شان غنفری سر صے میں آئی ہی
یاں نہ چپ میں قوت غیر کشائی ہی

میں

<p>۱۱۰۰</p> <p>راستی بنی جبر آقا شریف سید رسول ابن علی سید عرب فرزند نامور شریف سید سبب جنتیک دم پر خورشید پادشاه</p>	<p>۱۱۰۱</p> <p>فاخر بن جمال علمدار کج سید بنی جبر آقا شریف العلین فاشک کا سبب کجا اور دونوں کا خط اٹھلے لگا</p>	<p>۱۱۰۲</p> <p>راستی بن جبر آقا شریف سید رسول ابن علی سید عرب فرزند نامور شریف سید سبب جنتیک دم پر خورشید پادشاه</p>
<p>۱۱۰۳</p> <p>علی کا لطف سید پیر کے ساتھ یہ مشک یہ علم تو سر کے ساتھ</p>	<p>۱۱۰۴</p> <p>دینا گلہ میں کرتی تھی نور عین کا تقصیر میری بخشہ صدقہ حسین کا</p>	<p>۱۱۰۵</p> <p>مذی ابو کی نمرہ شانوں سے گئی حسرت تھارے لاش پہ روئی رہی</p>
<p>۱۱۰۶</p> <p>یکے کیا بون کو دلاوے کیا نادر دست چپے وہ غازی راستی بون کو تو توک جی کیا وہ ہاتھ علی امام پہ لپٹے کیا</p>	<p>۱۱۰۷</p> <p>جبر کا خلیفہ تھی میری بن بابا تو تھا امیر عرب شہر دار کہ غنی کنیز فاطمہ سے میں کلہا پیارا ہوا بلند جان میں مراد کا</p>	<p>۱۱۰۸</p> <p>فاخر چکر کا کہرا شایہ کا انے کا کہ جسم میں غفلت نہ تھی کہا کہ سن چکر کیا اگر اس بدین سے حسین کو پیر و ناتوان</p>
<p>۱۱۰۹</p> <p>چھوڑی مشک دانتوں سے اس کو دین گودے سے گھر کے شہرے تیرے پچھان</p>	<p>۱۱۱۰</p> <p>تمہارے زمانے میں درجف ملا واری تھارے نام سے مجھ کو شرف ملا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>چاروں طرف سے فوج بستم کا وہ تھا طاقت نہ تھی کہ میں نہ لکھوں نہ تو تھا</p>
<p>۱۱۱۲</p> <p>جہاں کی شان کا جا انہوں کیا اک انہم چکر چکر اکون کیا ہاتھ کے شرف انہوں کیا منہ چکر چکر اکون کیا</p>	<p>۱۱۱۳</p> <p>میں فخر تیرے ہاتھوں کیا راستی بون کو گودا رہو میرا جنتیک دم پر خورشید پادشاه غنی بن جبر آقا شریف</p>	<p>۱۱۱۴</p> <p>بیجا کا داغ رخ علمدار با وقار غیر سے سفید بون کو شریف خضدار خجہ کے در پہ پانچ تلی خجہ زار تھے جنتیک دم پر خورشید پادشاه</p>
<p>۱۱۱۵</p> <p>بھالی سے ایسے لپک کر خیرین کے منہ رکھکے پاس شاہ پرجاس کے</p>	<p>۱۱۱۶</p> <p>جورین میں تیرے رہ گھر میں ہاتھوں کے بد سے لکھو ابھر کے پلین</p>	<p>۱۱۱۷</p> <p>کیا رحم تھا کہ ہاتھ نہ قطع نہ تھے جنتیک دم پر خورشید پادشاه</p>

<p>۱۱۸۵</p> <p>مختار تھے و انجمن چیدم اور ہم چلتی تھی ببول علی چلتے تھے سر جس طرح راہ عرش کا تارازین پر تیکہ شہر کو آگے بڑھا</p>	<p>۱۱۸۶</p> <p>ایک کون کہ دفتر عالم الٹ گیا پیرا سا گلا حسین کا نجر سے کٹ گیا</p>
<p>۱۱۸۷</p> <p>مکتبہ شہادت پسر فاکو کا حال پیرا ہوا یہ شور کہ جو پر علی کا ایک نینچ کھولے جو سر کے سفید آئی صدا گر رہ جو بیہ و الجبال</p>	<p>۱۱۸۸</p> <p>تو رہ خطیب پچھا کے جامے زمین پر پھینکے نمازیوں سے دعائے زمین پر</p>
<p>۱۱۸۹</p> <p>غل کا لٹ گیا اسلٹ کا چین افسوس کہ جگہ کے دنیا نے نہیں وہ حسین کے دران ہوا یوں بہوون کے کپڑے کے روئے مودوں</p>	<p>۱۱۹۰</p> <p>اک مرتبہ حسین کا افسانہ ہو گیا مرقت سے گھڑا کاغذ خانہ ہو گیا</p>

<p>کے گھر میں داخل دریاں گنگا و جہلم جس کو دیکھ کر اسے جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم</p>	<p>کے گھر میں داخل دریاں گنگا و جہلم جس کو دیکھ کر اسے جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم</p>	<p>کے گھر میں داخل دریاں گنگا و جہلم جس کو دیکھ کر اسے جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم</p>
<p>پانوں تھر اسے تھے اور ہاتھ بھی مارتے ایسا ان ایک تھی اور آہ کئی بازو تھے</p>	<p>رہ سا جمع عراق و عرب و روم کے تھے اور جرم با سرعریان شہ معلوم کے تھے</p>	<p>خون ہوا غم سے جو خشک طاقت نہ تھی زور ہاتھوں میں اور انگوٹھیں ہاتھ تھی</p>
<p>کے گھر میں داخل دریاں گنگا و جہلم جس کو دیکھ کر اسے جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم</p>	<p>کے گھر میں داخل دریاں گنگا و جہلم جس کو دیکھ کر اسے جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم</p>	<p>کے گھر میں داخل دریاں گنگا و جہلم جس کو دیکھ کر اسے جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم نہیں جانتے تھے کہ یہ جہلم و جہلم</p>
<p>شکر کستا تھا کہ حاکم کا غضب آئیگا قید یوں میں کوئی رو یا تو زراہے گا</p>	<p>جسے جو کام کیا قابل انعام کیا غسل و شکر میں کہ دونوں کا کام کیا</p>	<p>کچھ نصیحت کا غنم لبب آنے نہ دیا سر بھی سجدے سے غلہ کی کوٹھا نہ دیا</p>

<p>۱۰ کھلے روئے کوئی بھونکے غیہ عبر سحر و طاعت کے نواسے کو کیون کر سکتا تھا احد کے نواسے کی فوج ایں عمل پر طفرہ پائی کی فوج</p>	<p>۱۱ بہی ہو شکر و شکر کی گھاٹ پر آئے قریب نہیں شکر سے تو پانی ہوا بندھو بہج حلقہ کو پانی پوچھو چنگے</p>	<p>۱۲ میری تابا علی آکے کوئی رہن جی میں دیکھو کوئی پہلے کے اختلال میں سے کوئی نہیں پہلے کے کوئی کر سکتا</p>
<p>۱۱ کھلی کا ہوتا راج مبارک ہوئے جنگ و تخت و علم و تاج مبارک ہوئے</p>	<p>۱۲ حم ثابت قدمی فوج شہنشاہ بہتھی ہاتھ تلواروں پہنچے اور نظر انداز بھی</p>	<p>۱۳ فوج کو ایک جوان زبرد بر کردتا ایک ثابت قدم اس جنگ کو سر کردتا</p>
<p>۱۲ ایں گنگا بھی نہی ایستہ جنگ جنگ و تھوڑے دن میں لٹ گیا خاندان پوروشی کا جو سکھ گیا مارچ میں ہوا</p>	<p>۱۳ کھلی دھر سبط شکر کے تہتر صاحب اور تری فوج سفر میں وہ بھی مادر اقلت نصار کے بانی باب فادہ دین کا جگر پس کی کر</p>	<p>۱۴ کھلی دھر سبط شکر کے تہتر صاحب کے تری فوج و تھوڑے دن میں ایک کھلی کوئی دیا جو تہتر دو دیر میں لٹ گیا</p>
<p>۱۳ تھے لڑنے کا کوئی نام نہیں لینے کا اب کوئی ہاتھ میں مصمص نہیں لینے کا</p>	<p>۱۴ تھوڑے لوگوں کے صف ہر باندھی جان لینے پر کمر فوج خدا سے باندھی</p>	<p>۱۵ جو تھوڑے دکھا یا وہ تماشا دکھیا خون میں باہو ایک ایک لاشا دکھیا</p>
<p>۱۴ نہیں کہتے تھے تھوڑے تھوڑے خدا حرم شاہ میں نہ کھڑے تھے خوشی کی تھی کہنے لگی زینب کسی سے سن کر کوئی نہ بچا</p>	<p>۱۵ کوئی ایک پہنچ شش است آتا خیر خط سے کہہ دوز قیامت آتا جو بھائی کو آگوش شجاعت آتا ایک لکھ میں باجگت سلامت آتا</p>	<p>۱۶ نہیں کہتے تھے تھوڑے تھوڑے خدا حرم شاہ میں نہ کھڑے تھے خوشی کی تھی کہنے لگی زینب کسی سے سن کر کوئی نہ بچا</p>
<p>۱۵ حال مقتل کا یہ آوارہ وطن جاتی ہو جو سم بھائی پر گدے ہیں جاتی ہو</p>	<p>۱۶ آنکو تو سرہ خاق میں ذرا کرنا تھا وعدہ عالم طفلی کو ادا کرنا تھا</p>	<p>۱۷ کبھی آندون کی تسلی کے لیے آتے تھے کبھی دے پو میدان کو چلے جاتے تھے</p>

<p>۲۱۴ جنت جی کو کو تیرا جی کثیر کی نصیحت بہت نامور ہے ختم کیک چھت کو امام دیکر میرزا بن سدا سکھ چھت چھت</p>	<p>۲۱۵ ہم تجھ جی کے لیکار ہو تو کو کو پوسکے بہت گراں نہ ہو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو دیکھ نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>	<p>۲۱۶ ایک جی کی عیبت کے بن بیا اُس نہ تو کو کو نہ تو کو کو پہلی جرات کو کو دل نہ تو کو کو اچھا کو کو تو فاق نہ تو کو کو</p>
<p>۲۱۷ ایک ہی جلیں سب گریہ ہوا رون بوجھ اس جنگ تو اپنے طرفداروں اس طرح جی نہ تو کو کو نہ تو کو کو کہ تری جی نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>	<p>۲۱۸ تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>	<p>۲۱۹ تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>
<p>۲۲۰ فوج کے سب جی نہ تو کو کو نہ تو کو کو بھاگے اکثر نہیں سب جنگی نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>	<p>۲۲۱ تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>	<p>۲۲۲ تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>
<p>۲۲۳ چھت کے آخر سے ظالم نے جفا سے مارا ہاتھ ملو ارکا شانے پہ دغا سے مارا تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>	<p>۲۲۴ تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>	<p>۲۲۵ تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو تو کو کو نہ تو کو کو نہ تو کو کو</p>

<p>۵۲۱ عداوت بے سبب ملک سے جہنم سے کاشے لاش پھوڑا جاگ کر انوں کے زبانی درجہ انبیا ہے کھینچنے کے وہ سبب کفن کو زنی ہے</p>	<p>۵۲۲ خاک کو لڑکا کوئی بھی شک خیاں مانجھ سے بڑا مال محمد کا جمال منجھ چھپانے کو نہ برقع نہ راز نہ ریل چھپانے پر پھر باخون کچھو کچھو</p>	<p>۵۲۳ قدر کم ہے دن جگمگ اٹکا کی ہو سبب بیاری بین سبب ابرار کی ہو بنت زبیر کو جعفر طیار کی ہو نضاح خندان حیدر کرار کی ہو</p>
<p>۵۲۴ چھپ سبب کرشمہ سویر بھنگال سبب باندہ کیا عمر کو جس وقت کیا زولی کا زہ اور زاماری پوشاک شمشیر کی نوبت کیا شاکت پاک</p>	<p>۵۲۵ آسمان پر سرفراز کا نہ خراب نیچر کی کے سر بارش عش خباب کش خورشید سے بیکچہ پیکباب سبب پاک کمان اور کمان نہ خراب</p>	<p>۵۲۶ کما کا کم جو تھا ابن علی سبب نضاح نوکریوں میں کچھ کچھ پیرانی شنبہ گر تھیں خاندان آل نبی با تو سب کچھ کچھ سبب ان کو تو سب</p>
<p>۵۲۷ سبب باندہ زامی کا فکری عورت کوئی بونا تھا بھنگال فیدین کا کھانہ کی جو آئی رشتہ خولنے احمد ریل نہ اڑھائی چار</p>	<p>۵۲۸ دفتر مصحف ناطق کے جب کلام فصاحت بچہ دیکھتے احاکم شام شمشیر لکھ کر سبب سی ناشاد کا نام مان کی جا پوری بی کو سچھے تھے نام</p>	<p>۵۲۹ نوکریوں کا لیا احمد شاکر چھپتی کیون مفت زبیر کی سبب کاچو کیون غازیوں کو نوکری چارادر کردار بین کیون لٹن کو لا بکھ</p>
<p>۵۳۰ کتنے سچے دھڑوادیہ لکھاتی ہو اسکے ماحول نہ پانہ جو کچھ شرم کی ہو</p>	<p>۵۳۱ قیدیوں کی ایسا نہیں سید حسین جھاتیان چھٹی ہیں جب کتنی ہو حسین</p>	<p>۵۳۲ دھڑوادیہ مدینہ کو طانچے مارے کتنے کتنے سے سکینہ کو طانچے مارے</p>

<p>۵۴۴ ہو از او تو شکر گئے کہا جھجلا کر سے سناچہ پیرین جھکو نین جان سے سناچہ پیرین کے خوف کہا سجاد سننے میں ہم ہر گویا کہیں کہہ کر سمجھنے میں ہم ہر گویا</p>	<p>۵۴۵ غیب میں گیا پیٹنے میں غلامانہ کہا تکل کرے اسکو کمان پر بوسہ سجاد عالم ہی میری پیاد قدیم سے لیکے میں ہوں مریختان</p>	<p>۵۴۶ بیخ تامل سجاد پیر چو چکی کباب باو دلپائی کہہ کر سہا کباب اکھنڈ و ہم سکاری اسرن سے ازار سہا کباب سے کباب سے کباب</p>
<p>۵۴۷ شیر کے سامنے کیا مرتبہ رو باہ کاہی خوف ہو کر تو جہان میں فقط اسکاہی</p>	<p>۵۴۸ اسطی سے مرن میں الی ہوئے طوق دوزخ کے جھکے سے مائی ہوئے</p>	<p>۵۴۹ سینے سے خواہ سلطان مدینہ لپٹی دور کر بھائی کی گردن سے سکینہ لپٹی</p>
<p>۵۴۸ سکھنے کا مہین مکر ہو ازاد بجا دینے کا مہین مکر ہو ازاد بجا تجربے اپنے عوض خون راہم آج سکھنا بابا کی وصیت نے کیا ہو آج</p>	<p>۵۴۹ کھینچنے کے کا مہین مکر ہو ازاد بجا تجربے اپنے عوض خون راہم آج سکھنا بابا کی وصیت نے کیا ہو آج</p>	<p>۵۵۰ چو کر رخ سے ہاتھوں کی باتیں کیا ہر حق کاٹ نہ ظالم سے بابا کیا چلو شمشیر خرم تو مری گردن پر کیا چلو شمشیر خرم تو مری گردن پر کیا</p>
<p>۵۵۱ ابھی گر عقدہ کشائی تجھے دکھلائے اک اشارے میں بچہ ماتھے پہ لچکاتے ہیں</p>	<p>۵۵۲ روح مخدومہ کو مین کی ہمراہ تو ہو ہم نہونگے جو مرد کرنے کو اسد تو ہو</p>	<p>۵۵۳ چھوٹ جائیگا مصیبت جو مر جائیگا سر پہ ایگی نہیں تو کہ مر جائیگا</p>
<p>۵۵۴ گزار دیات ہو اسطرح اسیر اجی گردن کھانچا ہو طوقا کو بیدار کاشٹے ہاتھوں میں ہو زور شمشیر جھینٹنے کے مہین مکر ہو ازاد بجا</p>	<p>۵۵۵ اب جاد بھی ان تہ میں کھینچنے پہلے کہ خاک پہ سجاد نے نور ایدار آسمان کی کیا کانیجی شمشیر سکھنے پر ازاد بچہ سے خوف سے خیر</p>	<p>۵۵۶ پیشی تھوین بچہ ہاتھوں کی باتیں کیا شور دنیا میں بیجا ہاتھوں کی باتیں کیا کتنی تھی سامنے جا کر شمشیر تجربے پر ازاد بچہ سے خوف سے خیر</p>
<p>۵۵۷ چمچ کیا عجب ہوا مظلوم بد بخت بڑا مادون ٹھوکر تو الٹ جائے ابھی تخت</p>	<p>۵۵۸ ہر طرف غل تھا کلاب خلق پافنت آئی رو کے جبریل پکارے کہ قیامت آئی</p>	<p>۵۵۹ جلیبکس کی بدد کرنے کو اڈ بھائی مرے بیار بھیجے کو بچاؤ بھائی</p>

<p>۵۵۵ او کج بند رسول دوسرا آؤر سنئی اس مودگار دہ غرابا آؤر سنئی دقتا مارو کہو عقدہ کشا آؤر سنئی بیان آؤر سنئی یا شیر خدا آؤر سنئی</p>	<p>۵۵۵ ساتھ میں احمد نسل کے قبول زچہ موش کرتی ہیں یہ بابا بے عصیا آؤہ قطع ہوتی ہوئی نسل بھی اس کا قہر فاطمہ پیو غلط میں ہیں</p>	<p>رباعی انہیں نہ کیا دنیا سے انتقال افسوس جہاں گیا کیا صاحب کمال افسوس دین شعرون جگہ دم سے دشمنی وہ آفتاب مود و زوال افسوس</p>
<p>۵۵۵ ابو نوہوتون پر قمار کی دم ہو چنے انی آواز یہ اند کی ہم آہو چنے</p>	<p>۵۵۵ تو ستم کرتا ہو راندوں کے ستانے کے لیے بجتن آئے ہیں مد کے بجانے کے لیے</p>	
<p>۵۵۵ جان کرنا تھو سے فانی کے میں پیچھے شائے تک شایع اورست عین تکرار خوش رہا کے اگر اور پیچھا آؤر کر خوش رہا کے چھوڑا تے میں خراب حیدر</p>	<p>۵۵۵ تخت نہ ہو گئے کے اٹھا کا شوم سوسہ نزلان گئے ہوں میں غلام دل چو نرس جو غم منج درد کا جو م نیر لطف کہ ہے پیچہ فدا سے نیم</p>	<p>رباعی ملاح جی دال دنیا سے اٹھا خوش خلعت خوش حال دنیا سے اٹھا تھا بدر صفت کمال جبکہ روشن افسوس دی کمال دنیا سے اٹھا</p>
<p>۵۵۵ موسے مرگئے ہو فاطمہ جلائی ہو صاف نعرون کی محمد کے صدا آئی ہو</p>	<p>۵۵۵ یہ تری نظم قبول شہ عادل ہوئے شرع مل تمنا تھے حاصل ہوئے</p>	

